جامع الاحادیث

(جلد سوم)

مجدد اعظم امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہٗ

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

ناشر

مرکز اہل سنت برکات رضا

امام احمد رضا روڈ، پوربندر (گجرات)

خوشخبری

مسلک اہلسنت و جماعت کے عقائد و نظریات۔۔۔

بد مذہبوں کے باطلہ عقائد اور ان کے رد۔۔۔

اہلسنت پر کئے جانے والے اعتراضات کے جوابات پر مشتمل

کتب و رسائل، آڈیو ویڈیو بیانات اور وال پیپر حاصل کرنے کے لئے

تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن کریں

https:/ / t.me/ tehqiqat

لقد من اللہ علی المومنین اذ بعث فیھم رسولا من انفسھم یتلوا علیھم ایتہ و یزکیھم ویعلمھم الکتاب و الحکمۃ

امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ کی تقریباً تین سو تصانیف سے ماخوذ (۳۶۶۳) احادیث

وآثار اور (۵۵۵) افاداتِ رضویہ پر مشتمل علوم ومعارف کا گنج گرانمایہ

المختارات الرضویہ من الاحادیث النبویہ والاثار المرویہ

المعروف بہ

جامع الاحادیث

مع افادات

مجددِ اعظم **امام احمد رضا** محدث بریلوی قدس سرہ

جلد سوم

تقدیم، ترتیب، تخریج، ترجمہ

مولانا محمد حنیف خاں رضوی بریلوی

صدر المدرسین جامعہ نوریہ رضویہ بریلی شریف

سلسلہ اشاعت......

نام کتاب.................. **جلد سوم**

اصلاح ونظر ثانی........... بحر العلوم حضرت علامہ مفتی عبد المنان صاحب قبلہ مبارک پوری

ترتیب وتخریج............ مولانا محمد حنیف خاں رضوی صدر المدرسین جامعہ نوریہ بریلی شریف

پروف ریڈنگ........... مولانا عبد السلام صاحب رضوی استاذ جامعہ نوریہ بریلی شریف

کمپوز ڈسیٹنگ........... محمد ارشد علی جیلانی جبل پوری۔ محمد تطہیر خاں بریلوی

تعداد.................. (۱۰۰۰)

سن اشاعت............ ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

قیمت..................

ملنے کے پتے

۱۔ مرکز اہل سنت برکات رضا امام احمد رضا روڈ پور بندر گجرات

۲۔ کتب خانہ امجدیہ مٹیا محل جامع مسجد دہلی

۳۔ رضا دار الاشاعت آنند وہار بریلی شریف

کتاب الجنائز

ابواب

اجمالی فہرست

ا۔موت

(۱)مردوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو

۱۰۱۷۔**عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَقِّنُوا مَوْتَاکُمْ لَاَ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو لا اله الا الله سکھاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام سیکھانے کی حاجت کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔اور جو دفن ہو چکا حقیقۃ مردہ ہے اور اسے بھی کلمۂ پاک سکھانے کی حاجت، بعون اللہ تعالیٰ جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔اور بیشک اذان میں یہی کلمہ لا اله الا الله تین جگہ موجود ہے بلکہ اسکے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔انکے سوال تین ہیں۔ من ربك ، تیرا رب کون؟ مادینك ، تیرا دین کیا ہے؟ ما کنت تقول فی هذا الرجل ، تو ان مرد یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے باب میں کیا اعتقاد رکھتا تھا؟ اب اذان کی ابتداء میں ، الله اکبر ، الله اکبر ، الله اکبر ،الله اکبر اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان لا اله الا الله ،اور

۱۰۱۷۔ الصحیح لمسلم ،	کتاب الجنائز ،			۳۰۰/۱
الجامع للترمذی،	باب ما جاء تلقین المریض عند الموت ،			۱۱۷/۱
السنن لابی داؤد	کتاب الجنائز باب فی التلقین ،			٤٤٤/۲
السنن لابن ماجه ،	باب ما جاء فی تلقین المیت ،			۱۰۵/۱
السنن الکبری للبیهقی،	۳۸۳/۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۳۳/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی،	۳۲۳/۲	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۱۱/۵
کنز العمال للمتقی، ۲۵۱٦۰،	۹۸/۹	☆	حلیة الاولیا ء لابی نعیم ،	۳۱۰/۳
المسند للعقیلی،	۷۳/۳	☆	کامل لابن عدی،	۲۷۷/۵
الدر المنثور للسیوطی،	۲۹۸/۳	☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۲۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی،	٤٤۸/۲	☆		

آخر میں" الله اکبر ، الله اکبر "سوال من ربك، کا جواب سکھائیں گے۔ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔اور اشھد ان محمد رسول الله ، اشھد ان محمد رسول الله ،سوال " ما کنت تقول فی ھذا الرجل "کا جواب تعلیم کریں گے کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔اور حی علی الصلاۃ ، حی علی الفلاح ، جواب" ما دینك "کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن وستون ہے کہ " الصلوۃ عماد الدین " تو بعد دفن اذان دینا اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس حدیث صحیح متواتر مذکور میں فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۶۹

(۲) رزق مکمل ہونے سے پہلے موت نہیں آتی

۱۰۱۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ رُوحَ الْقُدُسِ نَفَثَ فِی رُوُعِی أَنَّ نَفُسًا لَنُ تَمُوتَ حَتّٰی تَسُتَكُمِلَ رِزُقَهَا۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک روح القدس نے میرے باطن میں وحی کی کہ کوئی جاندار نہ مرے گا جب تک اپنا رزق پورا نہ کرے۔ الکوکبۃ الشہابیہ ۲۲

(۳) موت سے مسلمان کے گناہ مٹتے ہیں

۱۰۱۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْمَوُتُ كَفَّارَةٌ لِكُلِّ مُسُلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موت کفارۂ گناہ ہے ہر سنی مسلمان کیلئے۔ اہلاک الوہابیین ۱۹

۱۰۱۸۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۵۹/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۳۸/۱
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۵۳٤/٦ ☆
۱۰۱۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵۳/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲۲۷/۱
کنز العمال للمتقی، ٤۲۱۲۲ ، ۵٤۸/۱۵ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۳۲۷/۱
تاریخ اصفھان لابی نعیم ، ۲۳۱/۲ ☆

(۴) جمعہ کی رات اور دن میں انتقال کی فضیلت

۱۰۲۰۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَاتَ لَيْلَةَ الْجُمُعَةِ أَوْ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أُجِيرَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَجَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهِ طَابِعُ الشُّهَدَآءِ۔ جدالممتار ۱/۴۰۸

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص جمعہ کی رات یا دن میں انتقال کر جائے اسکو عذاب قبر سے محفوظ کردیا جاتا ہے اور وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس پر شہداء کی مہر لگی ہوگی۔ ۱۲م

(۵) روح قبض ہونے کے بعد کیا کیا جائے؟

۱۰۲۱۔ **عن** أم سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال : دخل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی ابی سلمۃ و قد شق بصرہ فاغمضہ ثم قال: اِنَّ الرُّوْحَ اِذَا قُبِضَ تَبِعَهُ الْبَصَرُ فَضَجَّ نَاسٌ مِنْ أَهْلِهِ فَقَالَ : لَا تَدْعُوْ عَلٰى أَنْفُسِكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ ، فَاِنَّ الْمَلَآئِكَةَ يُؤَمِّنُوْنَ عَلٰى مَاتَقُوْلُوْنَ ، ثم قال : اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِأَبِى سَلَمَةَ وَ ارْفَعْ دَرَجَتَهٗ فِى الْمَهْدِيِّيْنَ وَ اخْلُفْهُ فِى عُقُبَةِ الْغَابِرِيْنَ وَاغْفِرْ لَنَا وَ لَهٗ يَا رَبَّ الْعَالَمِيْنَ وَ افْسَحْ لَهٗ فِى قَبْرِهٖ وَ نَوِّرْ لَهٗ فِيْهِ ۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے جنازہ پر حاضر ہوئے تو دیکھا کہ آپکی آنکھیں کھلی ہیں تو

۱۰۲۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۵۵۹۵، ۳/۲۶۹ ☆ کشف لاخفاء للعجلونی، ۲/۳۱۸
المسند للربیع بن حبیب ، ۳/۱۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۷۶
کنز العمال للمتقی، ۲۱۰۸۳، ۷/۷۱۹ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ، ۳/۱۵۵
اتحاف السادۃ للزبدی، ۳/۲۱۷ ، ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۳۱۹
جامع مسانید ابی حنیفہ، ۱/۱۵۷ ☆ المسند لابی حنیفۃ ، ۵۸
۱۰۲۱۔ الصحیح لمسلم ، الجنائز، ۱/۳۰۰ ☆
السنن لابی داؤد ، باب تغمیض المیت ، ۲/۲۴۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۹۷ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۳۸۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۱۷۲، ۱۵/۵۶۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۵۷۲،
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۱۰۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۰۵

آپ نے انکو اپنے دست مبارک سے بند فرمادیا اور ارشاد فرمایا: جب روح قبض ہوجاتی ہے تو نگاہ پیچھے پیچھے اسے دیکھتی جاتی ہے۔ یہ سن کر اہل خانہ چیخ کر آواز سے رونے لگے۔ تو حضور قدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی طرف سے بھلائی کے علاوہ بین کرنے میں کوئی دوسرا کلمہ نہ نکالو کہ ملائکہ تمہاری باتوں پر آمین کہتے ہیں۔ پھر دعا کی: اے اللہ! ابوسلمہ کی مغفرت فرما۔ ہدایت یافتہ لوگوں میں انکا درجہ بلند فرما۔ باقی ماندہ لوگوں میں کسی کو انکا جانشین بنا۔ اے رب العالمین! انکی اور ہماری مغفرت فرما اور انکی قبر کو کشادہ اور منور فرما۔

فتاوی رضویہ ۱۹/۴

(۶) نابالغ بچوں کے مرنے پر اجر

۱۰۲۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لهٗ ثَلٰثَةٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا أدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهٖ اِيَّاهُمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغی میں مریں گے اللہ تعالی اسے جنت میں داخل فرمائے گا اس رحمت کی زیادت سے جوان بچوں پر کریگا۔

۱۰۲۳۔ **عن** عتبة بن عبد السلمى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَوْهُ مِنْ أبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أيِّهَا شَآءَ دَخَلَ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازہ سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔

۱۰۲۲۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما قيل فى الاولاد الملسمين ، ۱۸۴/۱
السنن للترمذى، باب ما جاء فى ثواب من قدم و لدا، ۱۲۶/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى ثواب من اصيب و بولده، ۱۱۶/۱
كنز العمال للمتقى، ۶۵۶۰، ۲۸۲/۳ ☆ التمهيد لابن عبد البر ، ۱۸۶/۷
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۷۴/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۹۵/۲
۱۰۲۳۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى ثواب من اصيب بولده، ۱۱۶/۱

۱۰۲۴۔ **عن** معاذبن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَمُوتُ لَهٗ ثَلٰثَةٌ مِنْ وُلْدٍ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ اِلَّا تَلَقَّوْهُ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ الثَّمَانِيَةِ مِنْ أَيِّهَا شَآءَ دَخَلَ ، فقالو : یا رسول اللہ ! او اثنان ، قال : أَوْ اِثْنَان ، قالوا : او واحد ، قال : أَوْ وَاحِدٌ ، ثم قال : وَالَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ اِنَّ السِّقْطَ لَيَجُرُّ اُمَّهٗ بِسُرَرِهٖ اِلَى الْجَنَّةِ اِذَا احْتَسَبَتْهُ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے تین بچے نابالغ مریں گے وہ جنت کے آٹھوں دروازوں سے اسکا استقبال کریں گے کہ جس سے چاہے داخل ہو۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! یادو، فرمایا: یادو، عرض کیا: یاایک، فرمایا: یاایک، پھر فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے کہ کچا بچہ جو گر جاتا ہے اگر ثواب الٰہی کی امید میں اسکی ماں صبر کرے تو وہ اپنی نال سے اپنی ماں کو جنت میں کھینچ لے جائے گا۔

۱۰۲۵۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ وَ لَدُ الْعَبْدِ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ لِمَلآئِكَتِهٖ: قَبَضْتُمْ وَ لَدَعَبْدِی فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : قَبَضْتُمْ ثَمْرَةَ فُؤَادِهٖ فَيَقُوْلُوْنَ : نَعَمْ ، فَيَقُوْلُ : مَاذَا قَالَ عَبْدِی؟ فَيَقُوْلُوْنَ:حَمِدَكَ وَاسْتَرْجَعَ ، فَيَقُوْلُ : اُبْنُوا لِعَبْدِی بَيْتًا فِی الْجَنَّةِ وَ سَمُّوْهُ بَيْتَ الْحَمْدِ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مسلمان کا بچہ مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: تم نے میرے بندے کے بچے کی روح قبض کرلی۔ عرض کرتے ہیں: ہاں۔ فرمایا: تم نے اسکے دل کا پھل توڑلیا؟ عرض کرتے ہیں: ہاں، فرماتا ہے: پھر میرے بندے نے کیا کہا،؟ عرض کرتے ہیں: تیرا شکر کیا اور " انا للہ و انا الیه راجعون " پڑھا۔ فرماتا ہے میرے بندے کیلئے جنت میں ایک گھر بناؤ اور اسکا نام حمد کا مکان رکھو۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۱۴۱

۱۰۲۴۔ المسند لاحمدبن حننبل، ۲/۵۱۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۰/۲۹۹

۱۰۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۴۱۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۵۹

(۷) جوجس حال میں مریگا اسی پر اٹھیگا

١٠٢٦ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ مَاتَ عَلیٰ شَیۡءٍ بَعَثَهُ اللّٰهُ عَلَیۡهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوجس حال میں مریگا اللہ تعالیٰ اسے اسی حال میں اٹھائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

افسوس ان مسلمانوں پر جو مسلمانوں کی مخالفت میں ہندوؤں کا ساتھ دیں اور انکی جماعت بڑھاویں، انکا نفع چاہیں، مسلمانوں کو نقصان پہونچائیں خصوصاً وہ بھی ایسی بات میں جسکی بنا مذہبی کام پر ہو ان لوگوں کو توبہ کرنا چاہئے ورنہ اندیشہ کریں کہ اسی حالت میں موت آ گئی تو حشر بھی ہندوؤں کے ساتھ ہوگا۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱/۹



١٠٢٦ ـ المسند لاحمدبن حنبل، ٣١٤/٣ ☆ المستدرك للحاكم ، ٣١٣/٤
التفسير للبغوى، ٦٤/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٢٧٢١، ٦٨١/١٥
السلسلة الصحيحة للالبانى، ٢٨٣ ☆ الفقيه والمتفقه للخطيب، ٢٩/١

۲۔ تجہیز و تکفین و تدفین

(۱) غسل و کفن

۱۰۲۷۔ **عن** اُم عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : لما دخل علینا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و نحن نغتسل ابنته فقال : اغسلنها ثلثلا و خمسا او اکثر من ذلك ان رأیتن ذلك بماء وسدرو اجعلن فی الآخرة کافوراو شیئامن کافور فاذا فرغتن فاذننی ، فلما فرغنا اٰذنا ہ فالقی علینا ھقوہ فقال : اِشْعِرَنَّهَا اِيَّاهُ ۔

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے جب ہم آپ کی صاحبزادی (حضرت زینب یا حضرت ام کلثوم رضی اللہ تعالیٰ عنہما) کو غسل دے رہے تھے۔ سرکار نے فرمایا: انکو تین یا پانچ یا اس سے زیادہ مرتبہ غسل دینا۔ خواہ صاف پانی سے یا بیری کے پتوں کو جوش دیکر اور بعد میں کافور لگانا۔ پھر جب فارغ ہوجاؤ تو مجھے بتانا۔ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے بتایا۔ سرکار نے ہمیں تہبند عطا فرمایا کہ انکے بدن سے متصل رکھنا۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۲) کفن میں لکھ کر رکھنے کی دعا

۱۰۲۸۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ كَتَبَ هٰذِهِ الدُّعَاءَ وَجَعَلَهٗ بَيْنَ صَدْرِ الْمَيِّتِ وَكَفَنِهٖ فِی رُقْعَةٍ لَمْ يَنَلْهُ عَذَابُ الْقَبْرِ وَلَا يَرٰی مُنْكَرًا وَ نَكِيْرًا وَهُوَ هٰذَا " لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ لَا اِلٰهَ اِلَّااللّٰهُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ"۔ 　فتاوی رضویہ ۴/۱۲۸

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے یہ دعا لکھی اور ایک کپڑے

۱۰۲۷۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز، ۱/۳۰۴
الجامع الصحیح للبخاری، باب نقض مشر المرأة ، ۱/۱۶۸
۱۰۲۸۔ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۱۶ ☆ نوادر الاصول لحکیم للترمذی،

پر لپیٹ کر میت کے سینہ پر رکھی تو اسکو نہ عذاب قبر ہو اور نہ منکر نکیر کو دیکھے۔ وہ دعا یہ ہے ”لا اله الا الله والله اکبر ، لا اله الا الله وحده لا شريك له ، لا اله الاالله له الملك وله الحمد ، لا اله الاالله ولا حول ولا قوة الا بالله العلى العظيم ۔“ ۱۲م

(۳) جنازہ میں جلدی کرو

۱۰۲۹۔ **عن** حصين بن دحدح الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: عَجِّلُوا فَاِنَّہٗ لَا يَنۢبَغِیُ لِجِيفَةِ مُسلِمٍ أنۡ تُحۡبَسَ بَيۡنَ ظَهۡرَانَیۡ أهۡلِهٖ ۔

حضرت حصین بن دحدح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جلدی کرو کہ مسلمان مردے کو روکنا نہ چاہئے۔

۱۰۳۰۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَاتَ أحَدُكُم فَلَا تَحۡبِسُوۡهُ وَاسۡرَعُوۡا بِهٖ اِلیٰ قَبۡرِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں کوئی مرے تو اسے نہ روکو اور جلدی دفن کو لے جاؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا علماء فرماتے ہیں: کہ اگر روز جمعہ پیش از جمعہ جنازہ تیار ہو گیا تو جماعت کثیرہ کے انتظار میں دیر نہ کریں ۔ پہلے ہی دفن کردیں۔ اس مسئلہ کا بہت لحاظ رکھنا چاہئے کہ آج کل عوام میں اسکے خلاف رائج ہے۔ جنہیں کچھ سمجھ ہے وہ تو اسی جماعت کثیرہ کے انتظار میں روکے رکھتے ہیں۔ اور نرے جہال نے اپنے جی سے اور باتیں تراشی ہیں کوئی کہتا ہے کہ میت بھی جمعہ کی نماز میں شریک ہوجائے۔ کوئی کہتا ہے نماز کے بعد دفن کریں گے تو میت کو ہمیشہ جمعہ ملتا رہیگا۔ یہ سب بے اصل اور خلاف مقصد شرع ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

۱۰۲۹۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب تعجیل الجنائزة ، ۲/۴۵۰

۱۰۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۴۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۰ ۱/۳۷۰

الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۴۴

کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۹۰، ۱۵/۸۵۲ ☆

(۴) اچھا کفن دو اور میت کا دَین جلد ادا کرو

۱۰۳۱۔ **عن** أم المؤمنین أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَحْسِنُوا الْكَفَنَ وَلَا تُؤذُوا مَوْتَاكُمْ بِعَوِيْلٍ ، وَلَا تَاخِيرِ وَصِيَّةٍ وَلَا بِقَطِيْعَةٍ ، وَعَجِّلُوا قَضَاءَ دَيْنِهٖ وَاعْزِلُوا عَنْ جِيْرَانِ السُّوْءِ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا کفن دو، اور اپنی میت کو چلا کر رونے، یا اسکی وصیت میں دیر لگانے، یا قطع رحم کرنے سے ایذا نہ پہونچاؤ۔ اور اسکا قرض جلد ادا کرو، اور برے ہمسائے سے الگ رکھو۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قبور کفار واہل بدعت وفسق کے پاس دفن نہ کرو۔

فتاوی رضویہ، ۴/۲۶۱

(۵) میت کے کنگھی کرنا ممنوع ہے

۱۰۳۲۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها انها سئلت عن المیت یسرح رأسه فقالت : علامَ تنصون میتکم ۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ آپ سے میت کے بارے میں پوچھا گیا کہ کیا کنگھی کی جاسکتی ہے؟ تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچاؤگے۔ ۱۲م

۱۰۳۳۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالی عنها انها رأت امراة یکدون رأسها بمشط فقالت : علام تنصون میتکم۔

فتاوی رضویہ، ۱۰/۱۷۴

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے دیکھا

۳۱ ----------

۱۰۳۱۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۳۱۸

۱۰۳۲۔ کتاب الاثار للمحمد، باب الجنائز و غسل المیت ، ٤٦

۱۰۳۳۔ المصنف لعبد الرزاق، باب شعر المیت و اظفاره، ٤٣٧/٣

کہ ایک عورت کے جنازہ کو کنگھی کی جارہی ہے تو آپ نے فرمایا: کس لئے اپنی میت کو تکلیف پہونچارہے ہو۔۱۲م

(۶) جنازہ کے ساتھ کیا پڑھے

۱۰۳۴۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: لم یکن یسمع من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وھو یمشی خلف الجنازۃ الا قول " لا الہ الا اللہ "۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب بھی کسی جنازہ کے پیچھے چلتے تو 'لا الہ الا اللہ' پڑھتے۔　فتاوی رضویہ ۴/۵

(۷) میت کو قبر میں اتارے تو کیا پڑھے

۱۰۳۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: حضرت مع بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی جنازۃ فلما وضعھا فی اللحد قال: بسم اللہ و فی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ، فلما اخذ فی تسویۃ اللبن علی اللحد قال: اللھم اجرھا من الشیطان ومن عذاب القبر، اللھم جاف الارض عن جنبھا وصعد روحھا ولقھا منک رضوانا، قالت: یا ابن عمر، أ شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ام قلتہ برأیک؟ قال: إنی إذا لقادر علی القول بل شئ سمعتہ من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت سعید بن میّب رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر ہوا۔ جب آپ نے اسکو قبر میں رکھا تو " بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملۃ رسول اللہ" پڑھا۔ جب اینٹیں دی جانے لگیں تو آپ نے دعا کی: اے اللہ! اسکو شیطان سے محفوظ رکھ اور عذاب قبر سے۔ اے اللہ زمین کو اسکے دونوں پہلوؤں سے کشادہ فرما۔ اسکی روح بلند فرما اور اسکو اپنی شرف لقا سے مشرف فرما اس حال میں کہ تو اس سے راضی ہو۔ میں نے کہا: اے ابن عمر! کیا اس سلسلہ میں تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ دعائیہ کلمات کہہ رہے ہو؟ آپ نے فرمایا:

۱۰۳۴۔ الکامل لابن عدی،

۱۰۳۵۔ السنن لابن ماجہ،　ما جاء فی ادخال المیت القبر،　۱۱۲/۱

بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر رہوں ۔لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنا۔

فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

(۸) میت قبر میں رکھ کر دعا کرنا

۱۰۳۶۔ **عن** عمر و بن مرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضع المیت فی اللحد ان یقولوا: اللھم اعذہ من الشیطان الرجیم ۔

حضرت عمرو بن مرہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو لحد میں رکھا جائے تو دعا کریں: الٰہی ! اسے شیطان رجیم سے پناہ دے۔

۱۰۳۷۔ **عن** خیثمة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کانوا یستحبون اذا وضعوا المیت ان یقولوا: بسم اللہ وفی سبیل اللہ وعلی ملة رسول اللہ ، اللھم اجرہ من عذاب القبرو عذاب النار ومن شرالشیطان الرجیم ۔

حضرت خیثمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام یا تابعین عظام مستحب جانتے تھے کہ جب میت کو دفن کریں تو یوں کہیں: اللہ کے نام سے اللہ کی راہ میں اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملت پر، الٰہی اسے عذاب قبر وعذاب دوزخ اور شیطان ملعون کے شر سے پناہ بخش۔　　فتاوی رضویہ ۲/۶۷۰

(۹) جنازہ کے ساتھ آگ نہ لے جاؤ

۱۰۳۸۔ **عن** عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه انه قال قال لابنه وھو فی سیاق الموت ! اذاانامت فلا تصاحبنی نائحة ولا ناراً ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۴۱

حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے بیٹے سے موت سے کچھ قبل فرمایا؛ جب میں مرجاؤں تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی رونے والی جائے اور نہ آگ ۔۱۲م

۱۰۳۶۔ نوادر الاصول لحکیم للترمذی، الفضل التاسع الاربعون، ۳۲۳

۱۰۳۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ما قالوا اذا وضع المیت فی قبرہ، ۳/۳۲۹

۱۰۳۸۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۱/۷۶

(۱۰) جنازے میں عورتیں شریک نہ ہوں

۱۰۳۹۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه انه رأی نسوة فی جنازة فقال : ارجعن مأ زورات غیر مأ جورات ، فكن لتفتن الا حیاء وتو ذینالا موات ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک جنازہ میں کچھ عورتیں دیکھیں تو ارشاد فرمایا: پلٹ جاؤ، گناہ سے بوجھل ثواب سے اوجھل۔ تم زندوں کو فتنوں میں ڈالتی ہو اور مردوں کو اذیت دیتی ہو۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۶۰

(۱۱) معظم دینی وبزرگوں کے کپڑوں سے کفن دینا بہتر ہے

۱۰۴۰۔ **عن** سهل بن سعد الساعدی رضی اللہ تعالی عنه قال: ان امرأة جائت الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ببردة منسوجة فیها حاشیتان ، تدرون ما البردة ؟ قالوا : الشملة ، قال : نعم ، قالت: نسجتها بیدی فجیئت لاكسو كها فاخذ ها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم محتا جا الیها فخرج الینا وانها ازراه فحسنها فلان فقال : اكسنیها ما احسنها ، فقال القوم : ما احسنت لبسها النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم محتا جا الیها ثم سألته وعلمت انه لا یرد ، قال : انی واللہ ما سألته لا بسه وانما سألته لتكون كفنی ، قال سهل ، فكانت كفنه ۔

حضرت سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک تہبند اپنے ہاتھ سے نہایت خوبصورت بن کر پیش کیا۔ سرکار کو اس وقت ضرورت تھی قبول فرما لیا۔ اس تہبند کو باندھ کر ہمارے درمیان تشریف فرما ہوئے کہ اتنے میں ایک صحابی (حضرت عبدالرحمٰن بن عوف یا حضرت سعد بن ابی وقاص) نے تعریف کرتے ہوئے اسکو طلب کر لیا۔ حضور اجود الاجودین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے عطا فرمایا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے انہیں ملامت کی کہ اس وقت اس ازار شریف کے سوا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس اور تہبند نہ تھا اور آپ جانتے ہیں کہ حضور اکرم الکرماء صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کبھی سائل کو رد نہیں فرماتے۔ پھر آپ

۱۰۳۹۔ السنن لسعید بن منصور، 　شرح الصدور، 　۲۷۸
۱۰۴۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، 　باب من استعد الكفن الخ، 　۱/۱۷۰

نے کیوں مانگ لیا؟ انہوں نے کہا: واللہ میں نے استعمال کو نہ لیا بلکہ اس لئے کہ اس میں کفن دیا جاوں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی اس نیت پر انکار نہ فرمایا۔ آخر اسی میں کفن دیئے گئے۔

(۱۲) حضور نے حضرت علی کی والدہ کو اپنی قمیص میں کفن دیا

۱۰۴۱۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لما ماتت فاطمة ام علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما خلع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قمیصه والبسها اياه واضطجع فی قبرها فلما سوی علیها التراب قال بعضهم : یا رسول اللہ ! رأیناك صنعت شیئا لم تصنعه باحد ، قال : اِنِّی أَلْبَسْتُهَا قَمِیْصِی لِتُلْبَسَ مِنْ ثِیَابِ الْجَنَّةِ فَاضْطَجَعْتُ مَعَهَا فِی قَبْرِهَا لِاُخَفِّفَ عَنْهَا مِنْ ضُغْطَةِ الْقَبْرِ اِنَّهَا کَانَتْ أَحْسَنَ خَلْقِ اللّٰهِ صَنَعًا اِلَیَّ بَعْدَ أَبِی طَالِبٍ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی والدہ حضرت فاطمہ بنت اسد رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا انتقال ہوا تو حضور نے اپنی قمیص مبارک انکے کفن کے لئے عطا فرمائی اور قبر میں اترے۔ جب مٹی برابر کی جا چکی تو بعض صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! ہم نے آج آپ سے ایسا کام دیکھا جو آپ نے اس سے پہلے کبھی نہیں کیا۔ ارشاد فرمایا: میں نے اپنی قمیص کفن میں اس لئے عنایت کی تا کہ یہ جنت کا لباس پہنیں پھر انکی قبر میں اترا، تاکہ قبر کے عذاب سے محفوظ رہیں کہ یہ ابوطالب کے بعد مجھ پر مخلوق خدا میں سب سے زیادہ احسان کرنے والی تھیں۔

(۱۳) عبداللہ بن اُبی منافق کے کفن کے لئے حضور نے قمیص دی

۱۰۴۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالی عنہما قال: ان عبداللہ بن ابی لماتوفی جاء ابنه الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقال: اعطنی قمیصك اکفنه فیه وصل علیه واستغفر له فاعطاه قمیصه فقال : آذننی اصل علیه فاذنه فلما اراد ان یصلی علیه جذبه عمر فقال : الیس اللہ نهاك ان تصلی علی المنا فقین فقال :

۱۰۴۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۵۷/۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۲۴
۱۰۴۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الکفن فی القمیص الذی الخ، ۱۶۹/۱

انا بين خير تين۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ عبداللہ بن ابی رئیس المنافقین جب مرا تو اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا مجھے اپنی قمیص مبارک عطا فرمائیں کہ میں اپنے والد کو اس میں کفن دوں اور آپ اسکی نماز جنازہ پڑھیں اور مغفرت کی دعا کریں۔ چنانچہ حضور نے قمیص مبارک عطا فرمائی اور فرمایا: مجھے اطلاع دینا میں نماز جنازہ پڑھونگا۔ لہذا اطلاع آنے پر حضور نے جانے کا ارادہ فرمایا۔ حضرت عمر نے روکا کہ آپ اس منافق پر کیسے نماز پڑھیں گے جبکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع فرمادیا ہے۔ سرکار نے فرمایا: مجھے پڑھنے نہ پڑھنے کا اختیار دیا گیا ہے۔

۲۰۴۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنه قال : اتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عبدالله بن ابى بعد ما دفن فاخرجه فنفث فيه من ريقه والبسه قميصه۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عبداللہ بن ابی کے یہاں اس وقت تشریف لائے جب کہ وہ دفن کیا جاچکا تھا۔ آپنے اسکو نکلوایا اور اپنا لعاب دہن اس پر ڈالکر قمیص مقدس بھی عطا کی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ بدلہ اسکا تھا کہ روز بدر جب سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما گرفتار آئے برہنہ تھے۔ بوجہ طویل قامت کسی کا کرتہ ٹھیک نہ آتا تھا۔ اس مردک نے انہیں اپنا قمیص دیا تھا۔ حضور عزیز غیور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نہ چاہا کہ منافق کا کوئی احسان حضور کے اہل بیت کرام پر بے معاوضہ رہ جائے۔ لہذا آپنے دو قمیصیں مبارک اسکے کفن میں عطا فرمائے۔ نیز مرتے وقت وہ ریا کار نفاق شعار خود عرض کر گیا تھا کہ حضور مجھے اپنی قمیص مبارک میں کفن دیں۔ پھر اسکے بیٹے حضرت عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے درخواست کی۔ اور ہمارے کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا داب قدیم ہے کہ کسی کا سوال رد نہیں فرماتے۔ پھر حکمت الہی

۲۰۴۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الكفن فى القميص الخ، ۱/۱۶۹

اس عطائے بے مثال میں یہ ہوئی کہ حضور رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ شان رحمت دیکھ کر کہ اپنے کتنے بڑے دشمن کو کیسا نوازا ہے۔ ہزار آدمی قوم ابن ابی سے مشرف بہ اسلام ہوئے کہ واقعی یہ حلم ورحمت وعفو ومغفرت نبی برحق کے سوا دوسرے سے متصور نہیں۔ صلی الله تعالیٰ علیه و آله و صحبه اجمعین وبارك وسلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۰

(۱۴) بعد دفن دعا پڑھو

۱۰۴۴۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقف علی القبر بعدما سوی علیه فیقول : أَللّٰهُمَّ! نَزَلَ بِكَ صَاحِبُنَا وَخَلَفَ الدُّنیَا خَلْفَ ظَهْرِهٖ ، أَللّٰهُمَّ ! ثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسْئَلَةِ نُطْقَهٗ وَلاَ تَبْتَلِهٗ فِی قَبْرِهٖ بِمَا لاَ طَاقَةَ لَهٗ بِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت کریمہ تھی کہ جب مردہ دفن ہوکر قبر درست ہوجاتی تو آپ قبر پر کھڑے ہوکر دعا کرتے۔ الہی! ہمارا ساتھی تیرا مہمان ہوا اور دنیا اپنے پس پشت چھوڑ آیا۔ الہی! سوال کے وقت اسکی زبان درست رکھ۔ اور قبر میں اس پر وہ بلا نہ ڈال جسکی اسے طاقت نہ ہو۔

(۱۵) بعد دفن استغفار کرو

۱۰۴۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا فرغ من دفن المیت وقف علیه قال: اِسْتَغْفِرُوْا لِأَخِیْكُمْ وَاسْئَلُوْا لَهٗ بِالتَّثْبِیْتِ فَاِنَّهُ الْآنَ یُسْئَلُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب دفن سے فارغ ہوتے قبر پر وقوف فرماتے اور ارشاد کرتے: اپنے بھائی کے لئے استغفار کرو اور اسکے لئے جواب نکیرین میں ثابت قدم رہنے کی دعا مانگو کہ اب اس

۴۴

۱۰۴۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲۹۹ ☆ الدرا لمنثور للسیوطی، ۴/۸۲
۱۰۴۵۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ، باب الاستعار عند القبر للمیت الخ، ۲/۴۵۹
المستدرك للحاكم، کتاب الجنائز، ۱/۳۷۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۹

سے سوال ہوگا۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان حدیثوں سے ثابت کہ دفن کے بعد دعا سنت ہے۔امام محمد بن علی حکیم ترمذی قدس سرہ الشریف دعا بعد دفن کی حکمت میں فرماتے ہیں: نماز جنازہ با جماعت مسلمین ایک لشکر تھا کہ آستانۂ شاہی پر میت کی شفاعت اور عذر خواہی کے لئے حاضر ہوا اور اب قبر پر کھڑے ہو کر دعا، یہ اس لشکر کی مدد ہے کہ یہ وقت میت کی مشغولی کا ہے کہ اس نئی جگہ کا ہول اور نکیرین کا سوال پیش آنے والا ہے ۔اور میں گمان نہیں کرتا کہ یہاں استحباب دعا کا، عالم میں کوئی عالم منکر ہو۔امام آجری فرماتے ہیں: مستحب ہے کہ دفن کے بعد کچھ دیر کھڑے رہیں اور میت کے لئے دعا کریں۔

اسی طرح اذکار امام نودی وجوہرۂ نیرہ ودرمختار وفتاوی عالمگیری وغیرہا اسفار میں ہے۔طرفہ یہ کہ امام ثانی منکرین یعنی مولوی اسحاق صاحب دہلوی نے مأۃ مسائل میں اسی سوال کے جواب میں کہ بعد دفن قبر پر اذان کیسی ہے۔

فتح القدیر و بحر الرائق ونہر الفائق وفتاوی عالمگیریہ سے نقل کیا کہ قبر کے پاس کھڑے ہو کر دعا سنت سے ثابت ہے اور براہ بزرگی اتنانہ جانا کہ اذان خود دعا بلکہ بہترین دعا سے ہے کہ وہ ذکر الہی ہے اور ہر ذکر الہی دعا تو وہ بھی اسی سنت ثابتہ کی ایک فرد ہوئی پھر سنیت مطلق سے کراہت فرد پر استدلال عجب تماشا ہے۔مولانا علی قاری علیہ رحمۃ الباری مرقاۃ شرح مشکوۃ میں فرماتے ہیں۔

کل دعا ء ذکر و کل ذکر دعاء۔

ہر دعا ذکر ہے اور ہر ذکر دعا ہے۔

۱۰۴۶ ۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : أُفُضَلُ الدُّعَاءِ أُلُحَمُدُ لِلّٰہِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب دعاؤں سے افضل دعا الحمد للہ ہے۔

۱۰۴۶ ۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان دعوۃ المسلم مستحابہ، ۱۷۴/۲

۱۰۴۷۔ **عن** ابی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی سفر فجعل الناس یجهرون بالتکبیر فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّهَا النَّاسُ ! أَرْبِعُوا عَلىٰ أَنْفُسِكُمْ ، إِنَّكُمْ لَيْسَ تَدْعُوْنَ أَصَمَّ وَلَا غَائِبًا ، إِنَّكُمْ تَدْعُوْنَهٗ سَمِيْعًا قَرِيْبًا وَهُوَ مَعَكُمْ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ سے روایت ہے کہ ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔لوگوں نے بلند آواز سے اللہ اکبر کہنا شروع کیا۔ حضور نے ارشادفرمایا: اے لوگو! اپنی جانوں پر نرمی کرو۔تم کسی بہرے یا غائب سے دعا نہیں کرتے سمیع وبصیر سے دعا کرتے ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دیکھو! حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی تعریف اور خاص کلمۂ اللہ اکبر کو دعا فرمایا۔تو اذان کے بھی ایک دعا اور فرد مسنون ہونے میں کیا شک رہا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲

(۱۶) مردہ غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۰۴۸۔ **عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا و هو یعلم ما یکون فی اهله بعده و انهم یغسلونه ویکفنونه وانه لینظر الیهم ۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اسکے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہورہا ہے۔لوگ اسے نہلاتے ہیں کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۴۹۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : اذا مات المیت فملك قابض نفسه، فما من شئ الا وهو یراه عند غسله و عند حمله حتی بوصله الی قبره ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا

۱۰۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب خفص الصوت بالذکر، ۳۴۶/۲
۱۰۴۸۔ شرح الصدور للسیوطی، ۳۹
۱۰۴۹۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت ، ۳۹

ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۰۔ **عن** عمر و بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسله و کیف یکفن و کیف یمشی به و یقال له وهو علی سریره اسمع ثناء الناس علیك۔

حضرت عمرو بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردے کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے کہ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں کیسے لیکر چلتے ہیں۔اور وہ جنازے پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا ہے سن تیرے حق میں بھلا یا برا کیا کہتے ہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۱۔ **عن** بکر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه ویکفنونه وهویری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینها هم عن الرنة و العویل۔

حضرت بکر بن عبداللہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ جو شخص مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے کہ اسکے گھر والے کیا کرتے ہیں وہ ان سے بول نہیں سکتا کہ انہیں شور وفریاد سے منع کرے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۰۵۲۔ **عن** سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انه لینا شد باللہ غاسله الا خففت علی قال: ویقال له وهو سریر ہ اسمع ثناء الناس علیك۔ فتاوی رضویہ،۴/ ۲۵۷

حضرت سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے کہ سن لوگ تیرے بارے میں کیا کیا کہتے ہیں

۱۰۵۰۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/ ۳۴۹

۱۰۵۱۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت، ۳۹

۱۰۵۲۔ شرح الصدور للسیوطی باب معرفة المیت، ۴۰

۱۰۵۳۔ **عن** عبدالرحمن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : الروح بیدالملك یمشی به مع الجنازۃ یقول له اسمع ما یقال لك الحدیث ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لے کر چلتا اور کہتا ہے سن تیرے حق میں کیا کہا جاتا ہے۔

۱۰۵۴۔ **عن** اِبن أبی نجیح رضی الہ تعالیٰ عنه قال : ما من میت یموت الا روحه فی ید ملك ینظر الی جسدہ کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبرہ ۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اسکی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔اور کیونکر قبر کی طرف لے کر چلتے ہیں۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۰۵۵۔ **عن** ابی عبداللہ بکرالمزنی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : حدثت ان المیت لیستبشر بتعجیله الی المقابر ۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جعلنا اللہ بمنه و کرمه من المسرورین المستبشرین برحمته المریحین بالموت بجودہ ۔ آمین ،آمین۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

(۱۷) نیک لوگوں کے قرب میں دفن کرو

۱۰۵۶۔ **عن** أبی هریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۳۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　۴۰

۱۰۵۴۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　۴۰

۱۰۵۵۔ شرح الصدور للسیوطی　　باب معرفة المیت ،　　۴۰

۱۰۵۶۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۵۴/۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۷۴/۱

المجروحین لابن حبان ، ۲۹۱/۱ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۶۳

کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۱ ☆

عليه وسلم : اِدْفِنُوا مَوْتَا كُمْ وَسْطَ قَوْمٍ صَالِحِيْنَ ، فَاِنَّ الْمَيِّتَ يَتَأَذّٰى بِجَارِ السُّوْءِ كَمَا يَتَأَذَّى الْحَيُّ بِجَارِ السُّوْءِ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۰۳

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کرو۔ کیونکہ مردہ اپنے بدکار پڑوسی سے ویسی ہی تکلیف محسوس کرتا ہے جیسی زندہ اپنے برے پڑوسی سے۔ ۱۲م

(۱۸) انسان اپنی مٹی کی جگہ دفن ہوتا ہے

۱۰۵۷۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ مَوْلُوْدٍ اِلَّا وَفِيْ سُرَّتِهٖ مِنْ تُرْبَتِهِ الَّتِيْ خُلِقَ مِنْهَا حَتّٰى يُدْفَنَ فِيْهَا وَأَنَا وَأَبُوْ بَكْرٍ وَعُمَرُ خُلِقْنَا مِنْ تُرْبَةٍ وَاحِدَةٍ فِيْهَا نُدْفَنُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر بچہ کی ناف میں اس مٹی کا حصہ ہوتا ہے جس سے وہ بنایا گیا یہاں تک کہ اسی میں دفن کیا جائے۔ اور میں اور ابوبکر وعمر ایک مٹی سے بنے۔ اسی میں دفن ہونگے۔

۱۰۵۸۔ **عن** عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ....

....

....

....

....

....

....

....

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۵۷۔ كنز العمال للمتقی، ۳۲۶۷۳، ۱۱/۵۶۵ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۱/۱۹۳

۱۰۵۸۔ نوادر الاصول للحكيم الترمذی، یہ کتاب نہیں مل سکی لہذا متن نقل نہیں کیا جاسکا۔ ۱۲م

علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فرشتہ جورحم زن پرموکل ہے جب نطفہ رحم میں قرار پاتا ہے اسے رحم سے لیکراپنی ہتھیلی پررکھ کر عرض کرتا ہے: اے رب میرے! بنے گا یانہیں؟ اگرفرماتا ہے: نہیں، تواس میں روح نہیں پڑتی اورخون ہوکررحم سے نکل جاتا ہے۔ اوراگرفرماتا ہے: ہاں، تو عرض کرتا ہے: اے میرے رب! اسکارزق کیا ہے؟ زمین میں کہاں کہاں چلے گا؟ کیاعمرہے؟ کیا کام کریگا؟ ارشادہوتا ہے: لوح محفوظ میں دیکھ کہ اس میں نطفہ کاسب حال پائیگا۔ پھرفرشتہ وہاں کی مٹی لاتا ہے جہاں اسے دفن ہونا ہے۔ اسے نطفہ میں ملاکرگوندھتا ہے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کاوہ فرمان کہ''زمین ہی سے ہم نے تمہیں بنایااوراسی میں پھرہم تمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ، ص۔۱۰۰

۱۰۵۹۔ **عن** عطاء الخراسانی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان الملك ینطلق فیأ خذ من تراب المکان الذی ید فن فیه فیذره علی النطفة فیخلق من التراب و من النطفة و ذلك قوله تعالیٰ: منها خلقنا کم وفیها نعید کم الآیة ۔

حضرت عطاءخراسانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرشتہ جاکراسکے مدفن کی مٹی لاکراس نطفہ پرچھڑکتا ہے۔ توآدمی اس مٹی اوراس بوند سے بنتا ہے۔ اور یہ ہے اللہ تبارک وتعالیٰ کاارشادکہ:''ہم نے تمہیں زمین ہی سے بنایااوراسی میں پھرتمہیں لے جائینگے۔

فتاوی افریقہ ص۱۰۰

(۱۹) حضرت فاطمہ کاوصال اورکفن دفن میں جلدی

۱۰۶۰۔ **عن** عبدالله بن محمد بن عقیل رضی الله تعالیٰ عنه ان فاطمة رضی الله تعالیٰ عنها لما حضرتها الوفاة امرت علیا کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم فوضع لها غسلا فاغتسلت و تطهرت ودعت ثیاب اکفانها فلبستها ومست من الحنوط ثم امرت علیا ان لا تکشف اذا قضت وان تدرج کما هی فی ثیا بها ، قال : فقلت له: هل علمت احدا فعل ذلك ؟ قال: نعم، کثیر بن عباس ، وکتب فی اطراف اکفانه ، شهد کثیر بن عباس ، ان لا اله الا الله ۔

حضرت عبداللہ بن محمدبن عقیل بن طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت

۵۸-----

۱۰۵۹۔ الترغیب و الترهب للمنذری،

۱۰۶۰۔ المصنف لعبد الرزاق،　　کتاب الجنائز ،　　۴۱۱/۳

سیدہ فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انتقال کے قریب امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے اپنے غسل کے لئے پانی رکھوایا پھر نہائیں اور کفن منگا کر پہنا اور حنوط کی خوشبو لگائی، پھر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو وصیت فرمائی کہ میرے انتقال کے بعد کوئی مجھے نہ کھولے اور اسی کفن میں دفنا دی جائیں۔ میں نے پوچھا کسی اور نے بھی ایسا کیا ہے؟ کہا: ہاں، حضرت کثیر بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے۔ اور انہوں نے اپنے کفن کے کناروں پر لکھا تھا کثیر بن عباس گواہی دیتا ہے، لا اله الا الله ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۱۲۸



۳۔ نماز جنازہ

(۱) ہر مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۶۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلصَّلٰوةُ وَاجِبَةٌ عَلَيۡكُمۡ عَلیٰ كُلِّ مُسۡلِمٍ مَاتَ بَرًّاكَانَ أَوۡ فَاجِرًا وَاِنۡ عَمِلَ الۡكَبَائِرَ۔ فتاوی رضویہ ۴/۱۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مسلمان کی نماز جنازہ تم پر واجب ہے خواہ نکوکار ہو یا بدکار اگر چہ اس نے گناہ کبیرہ ہی کیوں نہ کئے ہوں۔ ۱۲م

(۲) مومن کی نماز جنازہ پڑھنا باعث مغفرت ہے

۱۰۶۲۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَوَّلُ تُحۡفَةِ الۡمُؤۡمِنِ أَنۡ يُّغۡفَرَ لِمَنۡ صَلّٰی عَلَيۡهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اس کی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔ ۱۲م

(۳) مومن کی نماز جنازہ پڑھنے پر ثواب عظیم

۱۰۶۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنۡ شَهِدَ الۡجَنَازَةَ حَتّٰی يُصَلِّیَ عَلَيۡهَا فَلَهٗ قِيۡرَاطٌ، وَمَنۡ شَهِدَهَا حَتّٰی تُدۡفَنَ فَلَهٗ قِيۡرَاطَانِ، قيل : وما قيراطان ، قال : مِثۡلُ الۡجَبَلَيۡنِ الۡعَظِيۡمَيۡنِ أَصۡغَرُهَا أُحُدٌ ۔

۱۰۶۱۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الغزو مع ائمة الجور ، ۳۴۳/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۱۲۱/۳ ☆ السنن للدارقطنی، ۵۶/۲
العلل المتناهية لابن الجوزی، ۲۵/۱،
۱۰۶۲۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۲۷/۱ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۳۸۲/۱
۱۰۶۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من انتظر حتی يدفن ، ۱۷۷/۱
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز، ۳۰۷/۱

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ہونے تک جنازہ میں حاضر رہے اسکے لئے ایک دانگ ثواب ہے، اور دفن تک حاضر رہے تو دو دانگ، عرض کیا گیا: دو قیراط کتنے ہوتے ہیں، فرمایا: جیسے دو بڑے پہاڑوں میں کا چھوٹا کوہ احد کے برابر۔

۱۰۶۴۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَةٍ فَلَهُ قِيرَاطٌ، وَمَنْ شَهِدَ دَفْنَهَا فَلَهُ قِيرَاطَانِ، قال: سئل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن القیراط فقال: مِثْلَ اُحُدٍ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے جنازہ کی نماز پڑھی اسے ایک دانگ ثواب ہے۔ اور جو دفن تک حاضر رہا اسے دو دانگ، حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے دانگ کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: احد پہاڑ کے برابر۔

۱۰۶۵۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ غَسَلَ مَيِّتًا وَكَفَنَهُ وَحَنَطَهُ وَحَمَلَهُ

۱۰۶۳۔ الجامع للترمذی، ما جاء فی فضل الصلوة علی الجنازة، ۱۲۴/۱
السنن لابی داؤد، فضل الصلوة علی الجنازه، ۴۵۱/۲
السنن لابن ماجه، ما جاء فی ثواب من صلی علی جنازة، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۴/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۹، ۵۹۶/۱۵ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۱۳۵/۴
السنن الکبری للبیهقی، ۴۱۲/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۴۱/۴

۱۰۶۴۔ الصحیح لمسلم، کتاب الجنائز، ۳۰۷/۱
السنن لابن ماجه، باب فی ثواب من صلی علی جنازة، ۱۱۲/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۴۱۳/۳ ☆ المصنف لعبدالرزاق، ۶۲۶۸، ۴۴۹/۳
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۴۲/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۷۵/۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۵۵/۳ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۱۰۵/۲
الکنی و االاسماء للدولانی، ۵۶/۲ ☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۰۵۷
التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۷۳/۲ ☆

۱۰۶۵۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فی غسل المیت، ۱۰۶/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۳۹/۴ ☆ اللالی المصنوعة للسیوطی، ۴/۲
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۴۱۴/۲ ☆

وَصَلّٰی عَلَیْہِ وَلَمْ یُفْشِ عَلَیْہِ مَارَأٰی خَرَجَ مِنْ خَطِیْئَتِہٖ مِثْلَ یَوْمٍ وَلَدَتْہُ اُمُّہٗ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی میت کو نہلائے، کفن پہنائے، خوشبو لگائے، جنازہ اٹھائے، نماز پڑھے، اور جو ناقص بات نظر آئے اسے چھپائے وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوجاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

۱۰۶۶۔ **عن** جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَتْبَعَ جَنَازَۃً حَتّٰی یُقْضٰی دَفْنُھَا کُتِبَتْ لَہٗ ثَلٰثَۃُ قِیْرَاطٍ، أَلْقِیْرَاطُ مِنْھَا أَعْظَمُ مِنْ جَبَلِ اُحُدٍ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی جنازہ کے ساتھ رہے یہاں تک کہ دفن ہوچکے اسکے لئے تین قیراط اجر لکھا جائے۔ ہر قیراط کوہ احد سے بڑا۔

۱۰۶۷۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَلّٰی عَلٰی جَنَازَۃٍ فَلَہٗ قِیْرَاطٌ، وَمَنِ انْتَظَرَھَا حَتّٰی یُقْضٰی قَضَاءُ ھَا أَوْتُدْفَنَ فَلَہٗ قِیْرَاطَانٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نماز جنازہ پڑھی اسے ایک قیراط ثواب اور جس نے دفن تک انتظار کیا اسے دو قیراط۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۱

(۴) نماز جنازہ صرف ایک بار جائز ہے

۱۰۶۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی

۱۰۶۶۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۹/۱۱۷ ☆ مجمع البحرین، ۴۱۳۹

۱۰۶۷۔ مسند البزار، ۵/۲۰۹ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۳/۱۳

۱۰۶۸۔ المسند لابی داؤد، باب اذا صلی باب اذا فی جماعۃ ثم ادرک لعید، ۱/۸۶

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۹

السنن الکبری للبیہقی، ۲/۳۰۳ ☆ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/۵۵

التمہید لابن عبدالبر، ۴/۲۴۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۱۵۷

حلیہ الاولیاء لابی نعیم، ۸/۳۸۵ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۳/۴۳۱

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُصَلُّوا صَلٰوۃً فِی یَوْمٍ مَرَّتَیْنِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کوئی نماز ایک دن میں دو بارنہ پڑھو۔

۱۰۶۹ ۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لا یصلی بعد صلاۃ مثلھا۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۸

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔فرماتے ہیں: کسی نماز کے بعد اس کے مثل نماز نہ پڑھی جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے متعلق امام محمد نے فرمایا: یہ مرفوع ہے۔ یہ حدیثیں بھی نماز جنازہ کی نفی تکرار پر صریح دال ہیں۔حدیث ثانی تو عام مطلق ہے اور اول میں 'فی یوم' کی قید اس نظر سے کہ مثلا ظہر کی نمازوں کی تکرار سے تو آپ ہی مکرر ہوگی۔کل کی ظہر اور آج کی کہ ان کا سبب وقت ہے جب وقت دوبارہ آیا دوبارہ آئی۔مگر ایک ہی سبب یعنی ایک ہی وقت میں مکرر نہ ہوگی۔نماز جنازہ کا سبب مسلم میت ہے۔جب میت متکرر ہو نماز متکرر ہوگی۔مگر ایک ہی میت پر متکرر نہیں ہوسکتی۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۴۸

دوسری بات یہ کہ اگر نماز جنازہ میں تکرار کی اجازت دیتے ہیں تو لوگ تسویف وکسل کی گھاٹی میں پڑینگے۔کہیں گے جلدی کیا ہے،اگر ایک نماز ہوچکی ہم دوبارہ پڑھ لیں گے،اس تقدیر پر اگر لوگوں کا انتظار کیا جائے تو جنازہ کو دیر ہوتی ہے۔اور جلدی کیجئے تو جماعت ہلکی رہتی ہے اور دونوں باتیں مقصود شرع کے خلاف۔لاجرم مصلحت شرعیہ اسی کی مقتضی ہوئی کہ تکرار کی اجازت نہ دیں۔ جب لوگ جانیں گے کہ اگر نماز ہوچکی تو پھر نہ ملے گی اور ایسے افضال عظیمہ ہاتھ سے نکل جائینگے تو خواہی نخواہی جلدی کرتے حاضر آئیں گے۔اور میت کے فائدے اور اپنے بھلے کے لئے جلد جمع ہو جائینگے اور شرع مطہر کے دونوں مقصد باحسن وجوہ رنگ ظہور پائینگے۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱

تیسرے شہر کی میت پر صلاۃ کا ذکر جسکو بعض لوگ نماز غائبانہ سے تعبیر کرتے ہے

۱۰۶۹ ۔ نصب الرایۃ للزیلعی، ۲/ ۵۵ ☆

صرف تین واقعوں میں روایت کیا جاتا ہے۔واقعہ نجاشی، واقعہ معاویہ لیثی، واقعہ امرائے موتہ، ان میں اول ودوم بلکہ سوم کا بھی جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے حاضر تھا۔ تو نماز غائب پر نہ ہوئی بلکہ حاضر پر۔اور دوم وسوم کی سند صحیح نہیں۔اور سوم صلاۃ بمعنی نماز صریح نہیں۔انکی تفصیل بعونہ تعالیٰ ابھی آتی ہے۔

عام طور پر ترک اور صرف دوایک بار وقوع خود ہی بتارہا ہے کہ کوئی خصوصیت خاصہ تھی جسکا حکم عام نہیں ہوسکتا، حکم عام وہی عدم جواز ہے جسکی بناپر عام احتراز ہے۔

☆ واقعہ اولیٰ

حضرت نجاشی سے متعلق ہے جسکی تفصیل احادیث میں اس طرح ہے۔

۱۰۷۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نعی لهم النجاشی صاحب الحبشة فی اليوم الذی مات فيه وقال:اِسۡتَغۡفِرُوۡا لِأَخِيۡكُمۡ، وصفّ بهم فی المصلی فصلی عليه و كبر عليهم اربعا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ حبشہ حضرت نجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن سنائی جس دن انکا وصال ہوا۔فرمایا: اپنے دینی بھائی کے لئے مغفرت کی دعا کرو۔پھر حضور نے عیدگاہ میں صف بندی فرمائی اور نماز جنازہ پڑھتے ہوئے چار تکبیریں کہیں۔۱۲م

۱۰۷۱۔ **عن** جابر بن عبدالله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما ان نبی الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم صلی علی النجاشی فصففنا وراء ه فكنت فی الصف

۱۰۷۰۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب موت النجاشی، ۱/۵٤۸
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۰۹
السنن للنسائی، عدد التكبير علی الجنازة ۱/۲۱۷
التمهيد لابن عبدالبر، ٦/۳۲٤

۱۰۷۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب موت النجاشی، ۱/۵٤۷
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۰۹
التمهيد لابن عبد البر، ٦/۳۲۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۳۸
المصنف لابن ابی شيبة ، ۱٤/۱۵٤ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۵/۲۳۵
جمع الجوامع للسيوطی، ٦۱۳٤ ☆

الثانی او الثالث۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نجاشی شاہ حبشہ حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر نماز پڑھی تو ہم نے آپ کے پیچھے صفیں قائم کیں میں دوسری یا تیسری صف میں تھا۔

(۵) حضور کا غائبانہ نماز پڑھنا آپکی خصوصیات سے ہے

۱۰۷۲۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : ان اخاکم النجاشی تو فی فقو موا صلوا علیہ ، فقام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و صفوا خلفہ فکبر اربعا وھم لا یظنون الا ان جنازۃ بین یدیہ۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارا بھائی نجاشی انتقال کر گیا ہے اٹھو اس پر نماز پڑھو۔ پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ صحابہ نے پیچھے صفیں باندھیں۔ حضور نے چار تکبیریں کہیں، صحابہ کو یہ ہی ظن تھا کہ انکا جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے ہے۔

۱۰۷۳۔ **عن** عمران بن حصین وعن الصحابۃ جمیعا رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا ، الی ان قال : فصلینا خلفہ ونحن لا نری الا ان الجنازۃ قدامنا۔

حضرت عمران بن حصین ودیگر صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے حدیث مذکور مروی ہے یہاں تک کہ حضرت عمران نے فرمایا: ہم نے حضور کے پیچھے نماز پڑھی اور ہم یہ ہی اعتقاد کرتے تھے کہ جنازہ ہمارے آگے موجود ہے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ دونوں روایات صحیح عاضد قوی ہیں اس حدیث مرسل اصولی کی کہ امام واحدی نے اسباب نزول قرآن میں نقل فرمائی۔

۱۰۷۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۴۶/۴ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۹/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۳۲، ۱۵۰/۱۲ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۳۵/۵
۱۰۷۳۔ الصحیح لابی عوانۃ ، ☆

۱۰۷۴۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کشف للنبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن سریرالنجاشی حتی رأہ و صلی علیہ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے نجاشی کا جنازہ ظاہر کردیا گیا تھا۔حضور نے اسے دیکھا اور اسپر نماز پڑھی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال دارالکفر میں ہوا۔ وہاں ان پر نماز نہ ہوئی تھی لہذا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہاں پڑھی۔اسی لئے امام ابوداؤد نے اپنی سنن میں اس حدیث کے لئے یہ باب وضع کیا کہ ” الصلوۃ علی المسلم یموت فی بلا د الشرک “ ۔

۱۰۷۵۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نعی للناس النجاشی فی الیوم الذی مات فیہ و خرج بھم الی المصلی فصف بھم و کبرا ربع تکبیرات۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام کونجاشی کے انتقال کی خبر اسی دن دی جس دن انتقال ہوا صحابہ کرام کولیکر مصلی پرتشریف لائے اورصحابہ کی صفیں قائم فرما کرچار تکبیریں کہیں۔

اب بھی خصوصیت نجاشی ماننے سے چارہ نہ ہوگا۔جبکہ اور موتیں بھی ایسی ہوئیں اور نماز غائب کسی پر نہ پڑھی گئی۔نیز بعض کوانکے اسلام میں شبہ تھا یہاں تک کہ بعض نے کہا: حبشہ کے ایک کافر پرنماز پڑھی گئی۔لہذا اس نماز سے مقصود انکی اشاعت اسلام تھی۔

۱۰۷۶۔ **عن** حذیفۃ بن اسید رضی اللہ تعالی عنہ ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بلغہ موت النجاشی فقال: لا صحابہ : ان اخاکم النجاشی قدمات ،فمن اردا ان یصلی علیہ فلیصل علیہ ، فتوجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۰۷۴۔ اسباب نزول قرآن للواحدی، ☆ شرح الزراقانی علی المواھب ، ۸/۸۷
۱۰۷۵۔ السنن لابی داؤد ، باب الصلوۃ علی المسلم ، الخ، ۲/۴۵۷
۱۰۷۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی،، ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۴/۵۰

نحو الحبشة فکبر علیه اربعا۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شاہ نجاشی حضرت اصحمہ رضی اللہ تعالیٰ کے انتقال کی خبر ملی تو صحابہ کرام سے فرمایا: تمہارے بھائی نجاشی کا انتقال ہوگیا تو جوان پر نماز پڑھنا چاہے پڑھے۔ پھر حضور نے حبشہ کی جانب متوجہ ہوکر چار تکبیریں کہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

☆ واقعہ ثانیہ حضرت معاویہ لیثی سے متعلق ہے کہ معاویہ بن معاویہ مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مدینہ طیبہ میں انتقال کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان پر نماز پڑھی۔

۱۰۷۷۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال مات معاویة فی المدینة اتحب ان اطوی لك الارض فتصلی علیه قال: نعم، فضرب بجنا حیه علی الارض فرفع له سریره فصلی علیه وخلفه صفان من الملائکة کل صف سبعون الف ملك۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام، نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ مزنی نے مدینہ میں انتقال کیا۔ تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضور ان پر نماز پڑھیں، فرمایا: ہاں، جبرئیل نے اپنا پر زمین پر مارا۔ جنازہ حضور کے سامنے آگیا اس وقت حضور نے ان پر نماز پڑھی۔ اور فرشتوں کی دو صفیں حضور کے پیچھے تھیں، ہر صف میں ستر ہزار فرشتے تھے۔

۱۰۷۸۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان جبرئیل علیه السلام أتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: مات معاویة فی المدینة وقال: أتحب أن أطوی لك الأرض فتصلی علیه، قال: نعم، فوضع جناحه الا یمن علی الجبال فتواضعت وو ضع جناحه الایسرعلی الا رضین فتوا ضعت حتی نظرنا الی مکة والمدینة فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم

۱۰۷۷۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۵۱/٤

۱۰۷۸۔ مجمع الزوائد للهثمی، ۳۸/۳

و جبرئیل والملا ئکة ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کرعرض کیا: یا رسول اللہ! معاویہ بن معاویہ نے مدینہ میں انتقال کیا۔تو کیا حضور چاہتے ہیں کہ میں حضور کے لئے زمین لپیٹ دوں تاکہ حضوران پرنماز پڑھیں۔فرمایا: ہاں،حضرت جبرئیل نے اپنا داہنا پر پہاڑوں پر رکھا وہ جھک گئے۔بایاں زمینوں پر رکھا وہ پست ہوگئیں یہاں تک کہ مکہ مدینہ ہم کونظر آنے لگے۔اس وقت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور جبرئیل وملائکہ نے ان پرنماز پڑھی۔

ان دونوں حدیثوں کی مکمل سنداس طرح ہے۔

نوح بن عمر السکسکی ثنا بقیة بن الولید عن محمد زیاد الا لھانی عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ المجم الاوسط ،

اخبرنا ابو الحسن احمد بن عمر بدمشق ثنا نوح عمر بن حری ثنا بقیة ثنا محمد بن عن ابی امامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ ۔ابو احمد حاکم ۔

۱۰۷۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : مات معاویة فی المدینة وقال : اتحب ان اطوی بك الارض فتصلی علیہ قال : نعم ، فضرب بجنا حیہ الارض فلم تبق شجرة ولا اکمة الا تضعضعت ورفع لہ سریرہ حتی نظر الیہ فصلی الیہ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حضرت جبرئیل علیہ السلام حاضر ہوئے اورعرض کیا: مدینہ میں معاویہ کا انتقال ہوگیا ۔کیا حضوران پرنماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں۔سرکار نے ارشادفرمایا: ہاں،پس جبرئیل نے زمین پر اپنا پر مارا۔ کوئی پیڑ یا ٹیلہ نہ رہا جو پست نہ ہوگیا ہو،اوران کا جنازہ حضور کے سامنے بلند کیا گیا۔یہاں تک کہ پیش نظر اقدس ہوگیا۔اس وقت حضور نے ان پرنماز پڑھی۔

۱۰۸۰۔**عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان جبرئیل علیہ السلام اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : یا رسول اللہ ! ھل لك ان تصلی علیہ فا قبض

۱۰۷۹۔ باب الصلوة علی المیت الغائب، ۵۱/٤

۱۰۸۰۔ الاصابة فی تمیز الصحابة للعسقلانی، ٤۳۷/۳

لك الارض، قال : نعم، فصلی علیه ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت جبرئیل علیہ الصلوۃ والسلام حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ معاویہ پر نماز جنازہ پڑھنا چاہتے ہیں تو میں آپ کے لئے زمین سمیٹ دوں۔ فرمایا: ہاں حضرت جبرئل نے ایسا ہی کیا۔ اس وقت حضور نے انپر نماز پڑھی۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ ان تمام احادیث کو ائمہ حدیث عقیل، ابن حبان، بیہقی، ابوعمرو ابن عبدالبر، ابن جوزی، نووی، ذہبی، اور ابن الہمام وغیرہم نے ضعیف بتایا۔ پہلی دو حدیثوں کی سند بقیہ بن ولید مدلس ہے اور اس نے عنعنہ کیا۔ یعنی محمد بن زیاد سے اپنا سننا نہ بیان کیا بلکہ کہا۔ ابن زیاد سے روایت ہے۔ معلوم نہیں راوی کون ہے۔ به اعله المحقق فی الفتح ۔

ذہبی نے کہا: یہ حدیث منکر ہے۔ نیز اسکی سند میں نوح بن عمر ہے۔

ابن حبان نے اسے اس حدیث کا چور بتایا۔ یعنی ایک سخت ضعیف شخص اسے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کرتا تھا۔ اس نے اس سے چرا کر بقیہ کے سر باندھی۔

تیسری حدیث کی سند میں محبوب بن ہلال مزنی ہے۔

ذہبی نے کہا: یہ شخص مجہول ہے اور اسکی یہ حدیث منکر ہے۔

چوتھی حدیث کی سند میں علاء بن یزید ثقفی ہے۔

امام نودی نے خلاصہ میں فرمایا: اسکے ضعیف ہونے پر تمام محدثین کا اتفاق ہے۔

امام بخاری وابن عدی اور ابوحاتم نے کہا: وہ منکر الحدیث ہے۔

ابو حاتم ودار قطنی نے کہا: متروک الحدیث ہے۔

امام علی بن مدینی استاذ امام بخاری نے کہا: وہ حدیثیں دل سے گڑھتا تھا۔

ابن حبان نے کہا: یہ حدیث بھی اسکی گڑھی ہوئی ہے۔ اس سے چرا کر ایک شامی نے بقیہ سے روایت کی۔

ابوالولید طیالسی نے کہا: علاء کذاب تھا۔

عقیلی نے کہا: علاء کے سوا جس جس نے یہ حدیث روایت کی سب علا ہی جیسے ہیں یا

اس سے بھی بدتر۔

ابوعمرو بن عبدالعزیز نے کہا: اس حدیث کی سب سندیں ضعیف ہیں۔ اور در بارۂ احکام اصلاً حجت نہیں۔ صحابہ میں کوئی شخص معاویہ بن معاویہ نام معلوم نہیں ابن حبان نے بھی یونہی فرمایا: کہ مجھے اس نام کے کوئی صاحب صحابہ میں یاد نہیں۔

ثانیاً۔ فرض کیجئے کہ یہ احادیث اپنے طرق سے ضعیف نہ رہیں۔ کما اختارہ الحافظ فی الفتح ۔ یا بفرض غلط لذاتہ صحیح سہی۔ پھر اس میں کیا ہے۔ خود اسی میں تصریح ہے۔ کہ جنازہ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر انور کردیا گیا تھا۔ تو نماز جنازہ حاضر پر ہوئی نہ کہ غائب پر۔ بلکہ طرز کلام مشیر ہے کہ نماز جنازہ پڑھنے کے لئے جنازہ سامنے ہونے کی حاجت سمجھی گئی۔ جبھی تو حضرت جبرئیل نے عرض کی: حضور نماز جنازہ پڑھنا چاہیں تو زمین لپیٹ دوں۔ تاکہ حضور نماز پڑھیں۔

وہابیہ کے امام شوکانی نے نیل الاوطار میں یہاں عجیب تماشا کیا۔

اولاً۔ استیعاب سے نقل کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے معاویہ بن معاویہ لیثی پر نماز پڑھی۔ پھر کہا: استیعاب میں اس قصہ کا مثل معاویہ بن مقرن کے حق میں ابوامامہ سے روایت کیا۔

پھر کہا: نیز اسکا مثل انس سے ترجمہ معاویہ میں بھی معاویہ مزنی روایت کیا۔

اس میں یہ وہم دلانا ہے کہ گویا یہ تین صحابی جدا جدا ہیں جن پر نماز غائب مروی ہے۔ حالانکہ یہ محض جہل یا تجاہل ہے۔ وہ ایک ہی صحابی ہیں۔ معاویہ نام جنکے نسب ونسبت میں راویوں سے اضطراب واقع ہوا۔ کسی نے مزنی کہا کسی نے لیثی، کسی نے معاویہ بن معاویہ، کسی نے معاویہ بن مقرن۔

ابوعمر نے معاویہ بن مقرن مزنی کو ترجیح دی کہ صحابہ میں معاویہ بن معاویہ کوئی معلوم نہیں۔

حافظ نے اصابہ میں معاویہ بن معاویہ مزنی کو ترجیح۔ اور لیثی کہنے کو علاء ثقفی کی خطا بتایا، اور معاویہ بن مقرن کو ایک صحابی مانا جن کے لئے یہ روایت نہیں۔

بہرحال صاحب قصہ شخص واحد ہیں اور شوکانی کا الہام تثلیث محض باطل۔

ابن الاثیر نے اسد الغابہ میں فرمایا؛ معاویہ بن معاویہ مزنی ہیں۔ انکو لیثی بھی کہا جاتا ہے اور معاویہ بن مقرن مزنی بھی۔ ابوعمرو نے کہا: یہ ہی صواب سے نزدیک تر ہے۔ پھر حدیث انس کے طریق اول سے پہلے طور پر نام ذکر کیا۔ اور طریق دوم سے دوسرے طور پر، اور حدیث امامہ سے تیسرے طور پر۔

☆ واقعہ سوم یہ ہے

۱۰۸۱۔ **عن** عاصم بن عمر بن قتادة و عبدالله بن ابی بکر رضی الله تعالیٰ عنهما قالا: لما التقی الناس بموته جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المنبر و کشف له مابینه و بین الشام فهو ینظر الی معرکتهم، فقال صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدُ بْنُ حَارِثَةَ فَمَضٰى حَتّٰى اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعا له فقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ وَهُوَ يَسْعٰى، ثُمَّ أَخَذَ الرَّايَةَ جَعْفَرُ بْنُ أَبِى طَالِبٍ فَمَضٰى حَتّٰى اسْتُشْهِدَ، فصلی علیه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ودعاله وقال: اِسْتَغْفِرُوْا لَهٗ وَقَدْ دَخَلَ الْجَنَّةَ فَهُوَ يَطِيْرُ فِيْهَا بِجَنَاحَيْنِ حَيْثُ شَآءَ۔

حضرت عاصم بن عمر اور حضرت عبداللہ بن ابی بکر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مقام موتہ میں لڑائی شروع ہوئی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم منبر پر تشریف فرما ہوئے۔ اللہ عزوجل نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے لئے پردے اٹھا دیئے کہ ملک شام اور وہ معرکہ حضور دیکھ رہے تھے۔ اتنے میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: زید بن حارثہ نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انہیں اپنی صلوۃ اور دعا سے مشرف فرمایا: اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اس کے لئے استغفار کرو۔ بیشک وہ دوڑتا ہوا جنت میں داخل ہوا۔ حضور نے پھر فرمایا: جعفر بن ابی طالب نے نشان اٹھایا اور لڑتا رہا یہاں تک کہ شہید ہوا۔ حضور نے انکو اپنی صلوۃ ودعا سے مشرف فرمایا۔ اور صحابہ کو ارشاد ہوا کہ اسکے لئے استغفار کرو

۱۰۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرجل ینعی الی اهل المیت بنفسه، ۱۶۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۱۳/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۴/۸
المستدرك للحاكم، ۴۲/۳ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۲۸۴/۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۶۰/۶ ☆ التاریخ الصغیر للبخاری، ۲۲/۱

وہ جنت میں داخل ہوا اور اسمیں جہاں چاہے اپنے پروں سے اڑتا پھرتا ہے۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اولاً۔ یہ حدیث دونوں طریق سے مرسل ہے۔عاصم بن عمر اوساط تابعین سے ہیں۔ قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابی کے پوتے۔اور یہ عبداللہ بن ابی بکر بن محمد بن حزم صغار تابعین سے ہیں۔عمرو بن حزم صحابی کے پرپوتے۔

ثانیاً۔ خود واقدی کو محدثین کب مانتے ہیں یہاں تک کہ ذہبی نے انکے متروک ہونے پر اجماع کیا۔

یہ دونوں جواب الزامی ہیں ورنہ ہم حدیث مرسل کو قبول کرتے ہیں اور امام واقدی کو ثقہ مانتے ہیں۔

ثالثاً۔ عبداللہ بن ابی بکر سے راوی امام واقدی کے شیخ عبد الجبار بن عمارہ مجہول ہیں کما فی المیزان ۔ تو یہ مرسل نا معتضد ہے۔

رابعاً۔ خود اسی حدیث میں صاف تصریح ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔معرکہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پیش نظر تھا۔

لیکن یہاں یہ اعتراض کیا جاسکتا ہے کہ جنگ موتہ ملک شام میں بیت المقدس کے قریب ۸ ھجری میں ہوئی۔اور خانۂ کعبہ ۲ ھجری میں قبلہ قرار پاچکا تھا۔اور نماز جنازہ کے لئے صرف رؤیت کافی نہیں بلکہ جنازہ نمازی کے سامنے ہو۔

تو اسکا جواب یہ ہے کہ ہمارا مقصود 'رابعاً' سے غائبانہ نماز جنازہ پڑھنے والوں کا رد ہے اور وہ اتنی ہی بات سے ہوگیا کہ حدیث میں یہ ہے کہ پردے اٹھا دیئے گئے تھے۔

خامساً۔ کیا دلیل ہے کہ یہاں صلاۃ بمعنی نماز معہود ہے بلکہ بمعنی درود ہے اور 'دعا لہ' عطف تفسیری نہیں بلکہ تعمیم بعد تخصیص ہے۔اور سوق روایت اسی میں ظاہر کہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اس وقت منبر اطہر پر تشریف فرما ہونا مذکور اور منبر انور دیوار قبلہ کے پاس تھا اور معتاد یہی کہ منبر اطہر پر رو بحاضرین و پشت بقبلہ جلوس ہو اور اس روایت میں نماز کے لئے منبر سے اترنے پھر تشریف لیجانے کا کہیں ذکر نہیں۔ نیز بر حالت نجاشی اس میں نماز صحابہ بھی نہیں۔نہ یہ کہ حضور نے ان کو نماز جنازہ کے لئے فرمایا۔اگر یہ نماز تھی تو صحابہ کو

شریک نہ فرمانے کی کیا وجہ ۔ نیز اس معرکہ میں تیسری شہادت حضرت عبداللہ بن رواحہ کی ہے ان پر صلاۃ کا ذکر نہیں۔اگر نماز ہوتی تو ان پر بھی ہوتی۔

ہاں درود کی ان دو کے لئے تخصیص وجہ وجیہ رکھتی ہے اگر چہ وجہ کی ضرورت وحاجت بھی نہیں کہ وہ احکام عامہ سے نہیں۔وجہ اس حدیث سے ظاہر ہوگی کہ جس میں ان صحابۂ کرام کا حضرت ابن رواحہ سے فرق ارشاد ہوا۔اور وہ یہ کہ انکو جنت میں منہ پھیرے ہوئے پایا کہ معرکہ میں قدرے اعراض ہوکر اقبال ہوا تھا۔

اور سب سے زائد یہ کہ وہ شہدائے معرکہ ہیں ۔نماز غائب جائز ماننے والے شہید معرکہ پر نماز ہی نہیں مانتے ۔تو باجماع فریقین صلاۃ بمعنی دعا ہونا لازم ۔جس طرح خود امام نووی شافعی،امام قسطلانی شافعی اور امام سیوطی شافعی رحمہم اللہ تعالیٰ نے صلاۃ علی قبور شہدائے احد میں ذکر فرمایا کہ یہاں صلاۃ بمعنی دعا ہونے پر اجماع ہے۔ کما اثر نا ہ فی النھی الحاجز، حالانکہ وہاں تو صلی علی اھل احد صلاتہ علی المیت، ہے یہاں تو اس قدر بھی نہیں۔

وہابیہ کے بعض جاہلان بے خرد مثل شوکانی صاحب نیل الاوطار ایسی جگہ اپنی اصول دانی یوں کھولتے ہیں ۔کہ صلاۃ بمعنی نماز حقیقت شرعیہ ہے اور بلا دلیل حقیقت سے عدول ناجائز۔

اقول: اولاً۔ ان مجتہد بننے والوں کو اتنی خبر نہیں کہ حقیقت شرعیہ صلاۃ بمعنی ارکان مخصوصہ ہے۔یہ معنی نماز جنازہ میں کہاں، کہ اس میں رکوع ہے نہ سجود، نہ قرأت ہے نہ قعود، الثالث عندنا والبواقی اجماعاً۔لہذا علماء تصریح فرماتے ہیں کہ نماز جنازہ صلاۃ مطلقاً نہیں اور تحقیق یہ ہے کہ وہ دعائے مطلق اور صلاۃ مطلقہ میں برزخ ہے ۔ کما اشار الیہ البخاری فی صحیحہ واطال فیہ ۔

لاجرم امام محمود عینی نے تصریح فرمائی کہ نماز جنازہ پر اطلاق صلاۃ مجازا ہے۔صحیح بخاری میں ہے۔سماھا صلاۃ لیس فیھا رکوع ولا سجود ۔۱/۱۷۲

عمدۃ القاری میں ہے۔

لکن التسمیۃ لیست بطریق حقیقۃ ولا بطریق الاشتراك ولکن بطریق المجاز

ثانیا۔ صلاۃ کے ساتھ جب علی فلاں مذکور ہوتو ہرگز اس سے حقیقت شرعیہ مراد نہیں ہوتی اور نہ ہوسکتی ہے۔

قال اللہ تبارک و تعالیٰ :

یَا أَیُّھَا الَّذِیۡنَ آمَنُوۡا صَلُّوا عَلَیۡهِ وَسَلِّمُوۡا تَسۡلِیۡمًا۔

اللھم! صل وسلم وبارك علیه وعلی آله کما تحب و ترضی ۔

وقال تعالیٰ :

صَلِّ عَلَیۡھِمۡ ، اِنَّ صَلَاتَكَ سَکَنٌ لَّھُمۡ ،

وقال صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ۔

اللھم! صل علی آل ابی اوفی ۔

کیا اس کے یہ معنی ہیں کہ الٰہی ابی اوفی پر نماز پڑھ۔ یا ان کا جنازہ پڑھ۔ کیا صلاۃ علیہ، شرع میں بمعنی درود نہیں، ولکن الوھا بیھة قو م لا یعقلون۔

فتاوی رضویہ ۴/۷۵

(٦) اہل قبلہ کی نماز جنازہ پڑھو

۱۰۸۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: صَلُّوا عَلیٰ مَنۡ قَالَ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کلمہ طیبہ پڑھا اسکی نماز جنازہ پڑھو۔

۱۰۸۳۔ **عن** واثلة بن الاسقع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : صَلُّوا عَلیٰ کَلِّ مَیِّتٍ ۔

۱۰۸۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۳۴۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/۶۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۳/۱۷۹ ☆ السنن للدارقطنی، ۲/۵٦
کنز العمال للمتقی، ٤٢٢٦٤، ۱۵/۵۸۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۳۰۵
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱/۲۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/٤۲
العلل المتنھایة لابن الجوزی، ۱/٤۲۲ ☆ الدر المنتشرة للحلبی، ۱۰٤
۱۰۸۳۔ السنن لابن ماجه ، الصلوة علی اھل القبلة ، ۱/۱۱۱
کنز العمال للمتقی، ٤۲۲٦۳، ۱۵/۵۸۰ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۳۰۹

حضرت واثلہ اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردے مسلمان کی نماز جنازہ پڑھو۔

(۷) نماز جنازہ کا طریقہ اور ابتداء

۱۰۸۴۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: آخر ما کبر النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی الجنازة اربع تکبیرات ، و کبر عمر علی ابی بکر اربعا ، و کبر ابن عمر علی عمرا ربعا، وکبر الحسن بن علی علیٰ علی اربعا ، و کبر الحسین بن علی علیٰ الحسن بن علی اربعا، و کبر ت الملائکة علی آدم اربعا ، ولم تشرع فی الاسلام الا فی المدینة المنورة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخری حیات طیبہ میں جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں اور حضرت فاروق اعظم نے حضرت سیدنا صدیق اکبر کے جنازہ پر چار تکبیریں پڑھیں، اسی طرح حضرت عبداللہ بن عمر نے فاروق اعظم پر چار، اور امام حسن مجتبیٰ نے حضرت علی پر چار، اور حضرت امام حسین نے امام حسن پر چار ،اور ملائکہ نے حضرت آدم پر چار تکبیریں پڑھیں ، اور نماز جنازہ اسلام میں مدینہ طیبہ میں شروع ہوئی۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر عسقلانی نے فرمایا: واقدی کے قول کے مطابق حضرت اسعد بن زرارہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا انتقال ہجرت کے ۹/ ماہ بعد ہوا۔ امام بغوی کہتے ہیں: ہجرت کے بعد سب سے قبل صحابہ میں وصال حضرت اسعد بن زرارہ کا ہوا۔ اور سب سے پہلے نماز جنازہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ پر پڑھی۔　　فتاوی رضویہ ۲/ ۴۶۸

(۸) حضرت خدیجۃ الکبری کا وصال

۱۰۸۵۔ **عن** حکیم بن حزام رضی الله تعالیٰ عنه ان ام المؤمنین خدیجة رضی الله تعالیٰ عنها توفیت سنة عشر من البعثة بعد خروج بنی ها شم من الشعب

۱۰۸۴۔ المستدرك للحاكم ، 　التكبير على الجنائز اربعا ، 　۳۸٦/۱

۱۰۸۵۔ الاصابة لابن حجر ، 　ترجمة خريجة ، 　۲۸۳/٤

ودفنت بالحجون ونزل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی حفرتھا ولم تکن شرعت الصلوۃ علی الجنائز۔
فتاوی رضویہ ۲/۴۶۸

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت خدیجہ کبری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وصال دس نبوی میں ہوا جب آپ شعب ابی طالب سے باہر تشریف لائے۔اور حجوں میں دفن ہوئیں (جسکو جنۃ المعلیٰ کہا جاتا ہے) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بنفس نفیس آپ کی قبر انور میں اترے۔اس وقت نماز جنازہ شروع نہیں ہوئی تھی۔

(۹) نماز جنازہ میں تین صفیں بناؤ

۱۰۸۶۔**عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم صلی علی جنازۃ فکانوا سبعۃ فجعل الصف الاول ثلثہ والثانی اثنین والثالث واحدا۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔صرف سات آدمی تھے۔تو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پہلی صف تین آدمیوں کی کی۔دوسری صف دو کی اور تیسری صف ایک شخص کی۔

(۱۰) تین صفوں کے ذریعہ نماز جنازہ باعث مغفرت ہے

۱۰۸۷۔**عن** مالک بن ھبیرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ صَلَّی عَلَیْہِ ثَلٰثَۃُ صُفُوْفٍ غُفِرَلَہٗ ۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسی جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکی مغفرت ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۴/۷۸

۱۰۸۶۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۲/۳
۱۰۸۷۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف علی الجنازۃ ۴۵۱/۲
الجامع للترمذی، باب کیف الصلوۃ علی المیت ، ۱۲۲/۱
السنن لابن ماجہ ، باب ما جاء فیمن صلی علیہ جماعۃ الخ، ۱۰۸/۱
المستدرک للحاکم ، کتاب الجنائز، ۳۶۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۹/۴ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۶۸۷

۱۰۸۸۔ **عن** مالك بن هبيره رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنْ مَيِّتٍ يَمُوتُ فَيُصَلِّي عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ اِلَّا أَوْجَبَ ، قال : فكان مالك اذااستقل اهل الجنازة جزاهم ثلثة صفوف۔

حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اشادفرمایا: جس میت پر مسلمانوں کی تین صفیں نماز پڑھ لیں اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔تو حضرت مالک بن ہبیرہ جب جنازہ میں شریک لوگوں کی تعدادکم دیکھتے تواسی حدیث کے پیش نظر لوگوں کوتین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔

۱۰۸۹۔ **عن** مرثد بن عبدالله اليزنى قال : كان مالك بن هبيرة اذا صلى على جنازة فتقالّ الناس عليها جزاهم ثلثة اجزاء ثم قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ ثَلٰثَةُ صُفُوفٍ فَقَدْ أَوْجَبَ ۔

فتاوی رضویہ ۸۱/۴

حضرت مرثد بن عبداللہ یزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت مالک بن ہبیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب جنازہ کی نماز پڑھتے اورلوگ کم ہوتے تو انکوتین صفوں میں تقسیم فرمادیتے۔پھرفرماتے: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایاہے جس جنازہ پر تین صفوں نے نماز پڑھی اسکے لئے جنت واجب ہوگئی۔۱۲م

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگرکہیئے چھ مقتدیوں کی اس ترتیب میں کوئی حکمت بھی ہے؟

اقول: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے افعال کی حکمتیں خوب جانتے ہیں۔ نظرظاہر میں یہاں دوحکمتیں معلوم ہوتی ہیں۔

اولاً۔ جمع تام ہے،اورجمع تام گویاصف تام ہےلہذاایک روایت میں تین عورتوں کو جمیع صفوف مابعدکی نماز کا قاطع بتایا۔

اورظاہرالروایت میں بھی اسےاس درجہ قوی بتایاکہ ایک صف کودوسری کا حائل نہ جانا۔اورانکی محاذات میں آخر صفوف تک تین مردوں کی نماز پرحکم فسادفرمایا۔اس

۱۰۸۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصفوف على الجنازة ، ۴۵۱/۱

۱۰۸۹۔ الجامع للترمذی، با ب كيف الصلوة على الميت ، ۱۲۲/۱

معنوی کثرت وقوت کی تحصیل کوصف اول میں تین شخص رکھے۔

ثانیاً۔اس میں تعدیل فضل ہے کہ جمع میں برکت ہے۔ایک سے دو میں زائد دو سے تین میں،اورصفوف جنازہ میں آخر بالآخر افضل ہے۔پہلی سے دوسری افضل،دوسری سے تیسری افضل،تو اس ترتیب سے ہرصف کے لئے چار فضل حاصل ہو گئے۔پہلی صف میں باعتبار صف ایک اور بلحاظ رجال تین۔دوسری صف میں صف اور رجال دونوں کے اعتبار سے دو دو۔تیسری میں باعتبار صف تین بلحاظ رجل ایک۔ والله ذو الفضل العظيم ۔

فتاوی رضویہ ۸۱/۴

(۱۱)سونمازیوں کے طفیل میت کی بخشش ہو جاتی ہے

۱۰۹۰۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ صَلَّى عَلَيْهِ مِأَةٌ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ غُفِرَلَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:جس پر سومسلمان نماز پڑھیں وہ بخشا جائیگا۔

۱۰۹۱۔ **عن** أم المؤمنين ميمونة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَا مِنْ مَيِّتٍ يُصَلِّي عَلَيْهِ أُمَّةٌ مِنَ النَّاسِ اِلَّا شُفِّعُوْا فِيْهِ

ام المؤمنین حضرت میمونہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:جس مردے پرمسلمانوں کاایک گروہ نماز پڑھے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہو۔

۱۰۹۰۔ السنن لابن ماجه، باب ما جاء فيمن صلى عليه جماعة ۱۰۸/۱
مشكل الآثار للطحاوى، ۱۰۵/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۲۲۷۵، ۵۹۹/۱۵
تاريخ اصفها ن لابى نعيم، ۳۶۰/۱ ☆

۱۰۹۱۔ السنن للنسائى، فضل من صلى عليه مائة، ۲۱۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۴۰/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۹۶/۲
كنز العمال للمتقى، ۴۲۲۷۴، ۵۹۹/۱۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۵۶/۳
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۴۴/۴ ☆

۱۰۹۲۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنُ رَجُلٍ یُصَلِّی عَلَیُهِ مِأۃٌ اِلَّاغَفَرَ اللّٰہُ لَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان پر سو آدمی نماز پڑھیں اللہ عزوجل اسکی مغفرت فرمادے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا شریعت مطہرہ نے صرف فرضیت کفایہ پر اکتفا نہ فرمایا بلکہ نماز جنازہ میں نمازیوں کے لئے عظیم واعظم افضال الھیہ کے وعدے دیئے کہ لوگ اگر نفع میت کے خیال سے جمع نہ ہونگے تو اپنے فائدے کے لئے دوڑیں گے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰

(۱۲) مومن کے جنازہ میں شریک لوگ بخشد یئے جاتے ہیں

۱۰۹۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِذَا مَاتَ الرَّجُلُ مِنُ أَھُلِ الُجَنَّۃِ اِسُتَحُیٰ اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ أَنُ یُّعَذِّبَ مَنُ حَمَلَہٗ وَ مَنُ تَبِعَہٗ وَ مَنُ صَلّٰی عَلَیُهِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی جنتی شخص انتقال کر جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کو حیا آتی ہے کہ وہ ان لوگوں کو عذاب دے جو اسکا جنازہ اپنے کاندھے پر رکھیں اور شریک ہوں اور جو نماز جنازہ پڑھیں۔۱۲م

۱۰۹۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ أَوَّلَ مَا یُبَشَّرُ بِهِ الُمُؤمِنِیُنَ أَنُ یُّقَالَ لَھُمُ أَبُشِرُوُا وَلِیَّ اللّٰہِ بِرَضَاہُ وَالُجَنَّۃِ، قَدِمُتَ خَیُرَ مَقُدَمٍ ، قَدُ غَفَرَ اللّٰہُ لِمَنُ شَیَّعَکَ ، وَاسُتَجَابَ لِمَنِ اسُتَغُفَرَ لَکَ ،

۱۰۹۲۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵۷/۳۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹۱/۲
مجمع الزوائد للھیثمی، ۳۶/۳ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۳۴۳/۴
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۳، ۵۹۹/۱۵ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۱۳/۵
۱۰۹۳۔ مسند الفردوس للدیلمی، ۲۸۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۴۸، ۵۹۵/۱۵
۱۰۹۴۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۲۷۵/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۵، ۵۹۶/۱۵

وَقَبِلَ مَنْ شَهِدَ لَكَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومنین کو سب سے پہلی خوشخبری یہ سنائی جاتی ہے کہ تم اللہ کے ولی کو اسکی رضا اور جنت کی بشارت دو۔ تیرا آنا مبارک ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے جنازہ میں شرکت کرنے والوں کو بخش دیا۔ نماز جنازہ پڑھنے والوں کی دعا قبول فرمائی اور گواہی دینے والوں کی گواہی قبولیت سے سرفراز ہوئی۔

۱۰۹۵۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ تُحْفَةِ الْمُؤمِنِ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا پہلا تحفہ یہ ہے کہ اسکی نماز جنازہ پڑھنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۰۹۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَوَّلُ مَا يُتْحَفُ بِهِ الْمُؤمِنُ اِذَا دَخَلَ قَبْرَهٗ أَنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ صَلّٰى عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کو قبر میں داخل ہوتے ہی پہلا تحفہ یہ دیا جاتا ہے کہ اسکی نماز میں شرکت کرنے والے کو بخش دیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۰۹۷۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ أَوَّلَ مَايُجَازِیْ بِهِ الْمُؤمِنِيْنَ بَعْدَ مَوْتِهٖ اَنْ يُّغْفَرَ لِجَمِيعِ مَنْ تَبِعَ جَنَازَتَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۰۹۵۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۶۷ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳/۲۲۶

۱۰۹۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۳، ۱۵/۵۹۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۳۶۹

۱۰۹۷۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۶ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۰۸

العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۱/۳۸۲ ☆ المسند للعقیلی، ۴/۲۰۴

الموضوعات لابن الجوزی، ۳/۲۲۶ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲/۳۷۰

الکامل لابن عدی، ۶/۳۸۴ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے پہلے مومنین کو جو بدلہ دیا جاتا ہے وہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی بخشش ہو جاتی ہے جو انکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔۱۲م

۱۰۹۸۔ **عن** جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ أَوَّلَ تُحْفَةِ الْمُؤمِنِ أنْ يُّغْفَرَ لِمَنْ خَرَجَ فِي جَنَازَتِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا سب سے پہلا تحفہ یہ ہے کہ ان تمام لوگوں کی مغفرت کردی جاتی ہے جو اسکے جنازہ میں شریک رہے ہوں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۴۲

(۱۳) چالیس نمازیوں کی دعا سے میت بخش دی جاتی ہے

۱۰۹۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَامِنْ رَجُلٍ مُّسْلِمٍ يَمُوْتُ فَيَقُوْمُ عَلٰى جَنَازَتِهٖ أَرْبَعُوْنَ رَجُلًا لَا يُشْرِكُوْنَ بِاللّٰهِ شَيْئًا اِلَّا شَفَّعَهُمُ اللّٰهُ فِيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کے جنازہ پر چالیس مسلمان کھڑے ہوں اللہ تعالیٰ اسکے حق میں انکی شفاعت قبول فرمائیگا۔

(۱۴) سو نمازیوں کے طفیل میت بخش دی جاتی ہے

۱۱۰۰۔ **عن** اُم المؤمومنین عائشة الصديقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال

۱۰۹۸۔ الموضوعات لابن الجوزی، ۳/۲۲۶ ☆
۱۰۹۹۔ الصحیح لمسلم ، الجنائز، ۱/۳۰۸ ☆
السنن لابی داؤد ، باب فضل الصلوة علی الجنائز ، ۲/۴۵۲
السنن لابن ماجه ، باب فیمن صلی علیه جماعة ، ۲/۱۰۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۵۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۲، ۱۵/۵۸۲ ☆ الترغیب والترهیب للممنذری، ۴/۳۴۳
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۱۰۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۳۸۱
۱۱۰۰۔ الصحیح لمسلم ، کتا ب الجنائز ۱/۳۰۸
السنن للنسائی، فضل من صلی مائة ، ۱/۲۱۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۷
کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۴، ۱۵/۵۸۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۴۴
اتحاف السادة للزبیدی، ۲/۴۵۶ ☆

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ماَ مِنْ مَیّتٍ تُصَلِّی عَلَیْهِ أُمَّةٌ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوْنَ مِأَةً کُلُّهُمْ یَشْفَعُوْنَ لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس میت پر سو مسلمان نماز جنازہ میں شفیع ہونگے انکی شفاعت اسکے حق میں قبول ہوگی۔

۱۱۰۱۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَمُوتُ أحَدٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ فَیُصَلِّی عَلَیْهِ اُمَّةٌ مِّنَ الْمُسْلِمِیْنَ یَبْلُغُوا أنْ یَّکُونُوا مِأَةً فَیَشْفَعُوْا لَهٗ اِلَّا شُفِّعُوْا فِیْهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مسلمان کی نماز جنازہ سو مسلمان پڑھیں اور وہ سب بارگاہ خداوند قدوس میں اسکی مغفرت کی دعا کریں تو اللہ تعالیٰ اسکی مغفرت فرما دیتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۶

(۱۵) قبر پر نماز جنازہ پڑھنا

۱۱۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امرأة سوداء کانت تقم اوشابا ففقد ها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأل عنها اوعنه فقالوا: مات ، قال : قال: اَفَلا کُنْتُمْ آذَنْتُمُوْنِیُ ، قال : فکانهم صغروا امرها او امره فقال: دُلُّوْنِیُ عَلیٰ قَبْرِهَا فَدَلُّوْهُ فَصَلَّی عَلَیْهِ۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک سیاہ رنگ عورت مسجد نبوی میں جھاڑو لگاتی تھی یا ایک جوان تھا جو یہ کام انجام دیتا تھا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۱۰۱۔ الجامع للترمذی، باب کیف الصلوة علی علی المیت ، ۱۲۲/۱
السنن للنسائی، فضل من صلی علیه مائة ، ۲۱۸/۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۲۷۰، ۵۸۱/۱۵
۱۱۰۲۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی الصلوة علی القبر ، ۱۱۱/۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۶۵۹

ایک دن اسکو نہ پایا تو پوچھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: انتقال ہوگیا فرمایا: تو تم لوگوں نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ راوی کہتے ہیں شاید انہوں نے اس مرد یا عورت کو معمولی شخص سمجھا۔ حضور نے فرمایا: چلو مجھے اسکی قبر بتاؤ صحابہ کرام نے نشاندہی کی۔ آپ نے اس قبر پر نماز جنازہ پڑھی۔

(۱۶) مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں

۱۱۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : حَقُ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ خَمْسٌ ، رَدُّالسَّلَامِ ، وَعِيَادَةُ الْمَرِيْضِ، وَاِتِّبَاعُ الْجَنَازَةِ ، وَاِجَابَةُ الدَّعْوَةِ ، وَتَشْمِيْتُ الْعَاطِسِ۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۴۷

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کے مسلمان پر پانچ حق ہیں۔ سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازہ میں شرکت کرنا، دعوت قبول کرنا، چھینک کا جواب دینا۔۱۲م

(۱۷) مسجد میں نماز جنازہ جائز نہیں

۱۱۰۴۔ **عن** صالح مولی التوأمه رضی الله تعالیٰ عنه عن عمن ادرك ابابكر وعمر رضی الله تعالیٰ عنهما انهم كانوا اذا تضا يق بهم المصلی انصرفوا ولم يصلوا علی الجنازة فی المسجد ۔

حضرت صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے ایسے شخص سے روایت کی جنہون نے خلیفۂ اول سیدنا صدیق اکبر اور خلیفۂ دوم سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا مبارک زمانہ پایا۔ ان حضرات کی عادت تھی کہ جب نماز جنازہ میں مصلی تنگی کرتا کہ اس میں

۱۱۰۳۔ الجامع الغير للسيوطی، ۱/۲۲۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۵٤۰
السنن الكبری للبيهقی، ۳/۳۸٦ ☆ نصب الراية للزيعلی، ۲/۲۵۷
كنز العمال للمتقی، ۲٤۷۷۰، ۹/۲۸ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ٦/۲۵۲
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۵۲٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۳/۱٤۵
الاحكام النبوية للكحال، ۱/۱۳٦ ☆ تغليق التعليق لابن حجر ، ۱۵۹
الاذكار النوويه، ۲٤۰ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۱۹۱
المغنی للعراقی، ۲/۱۹۱ ☆

۱۱۰٤۔ المصنف لابن ابی شيبة ، ☆ كنز العمال للمتقی، ٤۲۸۲۲، ۱۵/۷۰۹

گنجائش نہ پاتے تو واپس جاتے اور نماز جنازہ مسجد میں نہ پڑھتے۔

(۱۸) نماز جنازہ کے لئے بوقت ضرورت تیمّم جائز ہے

۱۱۰۵۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما اذا فجئتك الجنازة وانت علی غیر وضو فتیمم وصل علیه۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور تم بے وضو ہو تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لو۔

۱۱۰۶۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازة وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب تمہیں نماز جنازہ کے فوت کا اندیشہ ہو اور وضو نہیں تو تیمّم کرکے پڑھ لو۔

۱۱۰۷۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه اتی الجنازة وهو علی غیر وضوء فتیمم وصلی علیها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے پاس ایک جنازہ آیا اس وقت وضو نہ تھا۔ تیمّم کرکے نماز میں شریک ہوگئے۔

۱۱۰۸۔ **عن** ابراهیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :اذا فجئتك الجنازة ولست علی وضوء فان کان عندك ماء فتوضا وصل وان لم یکن عندك ماء فتیمم وصل۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تمہارے سامنے اچانک جنازہ آجائے اور وضو نہ ہو تو اگر تمہارے پاس پانی ہے تو وضو کرکے نماز پڑھو۔ اور اگر پانی نہیں تو تیمّم کرکے نماز پڑھلو۔ ۱۲م

۱۱۰۵۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب ذکر الجنت و الحائض ، ۵۲/۱

۱۱۰۶۔ المصنف لابن ابی شیبة ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۷/۲

۱۱۰۷۔ السنن للدار قطنی ، باب الوضو و التیمم من آنیة الخ، ۷۴/۱

۱۱۰۸۔ المصنف لابن ابی شیبة ، باب فی الرجل یخاف ان الخ، ۴۹۸/۲

۱۱۰۹۔ **عن** عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا خفت ان تفوتك الجنازہ فتیمم وصل ۔

حضرت عطاء بن ابی رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز جنازہ فوت ہوجانے کا خوف ہوتو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۰۔ **عن** عامر الشعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: یتیمم اذا خشی الفوت ۔

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب نماز جنازہ کے فوت ہونے کا اندیشہ ہوتو تیمّم کرے۔۱۲م

۱۱۱۱۔ **عن** الحکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خفت ان تفوئك الصلوۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم۔

حضرت حکم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تجھے نماز فوت ہوجانے کا اندیشہ ہو اور تو بے وضو ہے تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۲۔ **عن** ابن شہاب الزہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : اذا فئجبتك الجنازۃ وانت علی غیر وضوء فتیمم وصل ۔

حضرت ابن شہاب زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تیرے سامنے اچانک جنازہ آئے اور تیرا وضو نہیں تو تیمّم کرکے نماز پڑھ لے۔۱۲م

۱۱۱۳۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : یتیمم ویصل ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نماز جنازہ کے لئے تیمّم کرلے۔۱۲م

۱۱۰۹۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۰۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۱۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۴۹۸/۲
۱۱۱۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی،	باب ذکر الجنب و الحائض، الخ،	۵۲/۱
۱۱۱۳۔ المصنف لابن ابی شیبۃ ،	باب فی الرجل یخاف ان الخ،	۴۹۸/۲

(۱۹)حضور کی نماز جنازہ کس طرح پڑھی گئی

۱۱۱٤۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لما وضع رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : لا يقوم عليه احد هو امامكم حيا وميتا فكان يد خل الناس رسلا رسلا فيصلون عليها صفا صفاليس لهم امام ويكبرون وعلى رضى الله تعالىٰ عنه قائم بحيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول السلام عليك ايها النبى ورحمة الله وبركاته ، اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصع لُامته وجاهد فى سبيل الله حتى اعزالله دينه وتمت كلمته ، اللهم فاجعلنا ممن تبع ما انزل اليه وثبتنا بعده واجمع بيننا وبينه فيقول الناس ، آمين ، حتى صلى عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

امیر المؤمنین حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب حضور پرنور رسید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوغسل دیکر سریر منیر پر لٹایا تو حضرت علی نے خودفرمایا: حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے آگے کوئی امام بنکر نہ کھڑا ہوکہ وہ تمہارے امام ہیں، دنیوی زندگی میں بھی اور بعد وصال بھی ۔ پس لوگ گروہ درگروہ آتے اور پرے کے پرے حضور پر صلوۃ کرتے ۔کوئی انکا امام نہ تھا۔حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے عرض کرتے تھے۔سلام حضور پراے نبی اوراللہ کی رحمت اور اسکی برکتیں۔الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ حضور نے پہونچادیا جو کچھ انکی طرف اتارا گیا۔اور ہر بات میں اپنی امت کی بھلائی اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ عزوجل نے اپنے دین کوغالب کیااوراللہ کافرمان پوراہوا۔الٰہی توہم کوان پراتاری ہوئی کتاب کے پیرؤوں میں سے کر اورانکے بعد بھی انکے دین پر قائم رکھ اور روز قیامت ہمیں ان سے ملا۔مولی علی یہ دعا کرتے اور حاضرین آمین کہتے ۔ یہاں تک کہ ان پر پہلے مردوں پھرعورتوں پھرلڑکوں نے صلاۃ کی۔

۱۱۱۵۔ **عن** محمد ابراهيم التيمى المدنى رضى الله تعالىٰ عنه قال ؛ لما كفن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ووضع على سريره دخل ابو بكر وعمر

۱۱۱٤۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ذكر الصلوة على رسول الله ﷺ ، ۲۲۲/۲

۱۱۱۵۔ الطبقات الكبرى لابن سعد ، ذكر الصلوٰة على رسول الله ﷺ ، ۲۲۱/۲

فقالا : السلام عليك ايها النبى ورحمته وبركاته ومعها نفر من المهاجرين والانصار قد رما يسع البيت فسلموا كما سلم ابو بكر وعمر وهما فى الصف الاول حيال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،اللهم انا نشهد ان قد بلغ ما انزل اليه ونصح لا مته وجاهد فى سبيل الله حتى اعز الله دينه وتمت كلمته فاومن به وحده لا شريك له فا جعلنا يا الهنا ممن يتبيع القول الذى انزل معه واجمع ،بنينا وبينه ، حتى نعرفه وتعرفه بنا فانه كان بالمؤمنين رؤفا رحيما لا ينبغى بالا يمان بدلا ، ولا نشترى به ثمنا ابدا فيقول الناس ، آمين ، آمين ، ثم يخرجون ويد خل عليه آخرون حتى صلوا عليه الرجال ثم النساء ثم الصبيان ۔

حضرت محمد ابراہیم تیمی مدنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کفن دیکر سریر مبارک پر آرام دیا۔ سیدنا صدیق اکبر اور سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حاضر ہوکر عرض کیا: سلام حضور پر اے نبی ،اور اللہ کی مہر اور اسکی افزونیاں ،دونوں حضرات کیساتھ ایک گروہ مہاجرین وانصار کا تھا جس قدر اس حجرۂ پاک میں سما جاتا ،ان سب نے یونہی سلام عرض کیا۔ اور صدیق وفاروق پہلی صف میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سامنے کھڑے یہ دعا کرتے تھے۔ الٰہی ہم گواہی دیتے ہیں کہ جو کچھ تو نے اپنے نبی پر اتارا حضور نے امت کو پہونچا دیا۔ اور امت کی خیر خواہی میں رہے اور راہ خدا میں جہاد فرمایا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو غلبہ دیا اور اللہ تعالیٰ کی باتیں پوری ہوئیں ، میں ایک اللہ پر ایمان لاتا ہوں اسکا کوئی شریک نہیں ۔ اے معبود ہمارے ہمیں انکی کتاب کے پیروؤں میں کر جو انکے ساتھ اتری اور ہمیں ان سے ملا کہ ہم انہیں پہچانیں اور تو ہماری پہچان انہیں کرادے کہ وہ مسلمانوں پر مہربان رحم دل تھے۔ ہم نہ ایمان کسی چیز سے بدلنا چاہیں نہ اسکے عوض کچھ قیمت لینا۔ لوگ اس دعا پر آمین کہتے تھے ۔ پھر باہر جاتے اور آتے یہاں تک کہ مردوں پھر عورتوں پھر بچوں نے حضور پر صلاۃ کی ۔

١١١٦ ـ **عن** عبدالله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِذَا غَسَلْتُمُونِىْ وَكَفَنْتُمُوْنِىْ فَضَعُوْنِىْ عَلىٰ سَرِيْرِىْ ثُمَّ

١١١٦ ـ المستدرك للحاكم ، ٦٠/٣
اتحاف السادة للزبيدى، ٢٩٠/١٠

أُخْرُجُوا عَنِّی فَأنَا أوَّلُ مَنْ یُّصَلِّی عَلَیَّ جِبْرَئِیْلُ ثُمَّ مِیْکَائِیْلُ ثُمَّ اِسْرَافِیْلُ ثُمَّ مَلَكُ الْمَوْتِ مَعَ جُنُوْدِهٖ مِنَ الْمَلآئِكَةِ بِأجْمَعِهِمْ ثُمَّ ادْخُلُوْا عَلَیَّ فَوْجًا بَعْدَ فَوْجٍ فَصَلُّوا عَلَیَّ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب میرے غسل کفن مبارک سے فارغ ہوجاؤ تو مجھے نعش مبارک پر رکھ کر باہر چلے جانا، سب سے پہلے جبرئیل مجھ پر صلاۃ کرینگے، پھر میکائیل، پھر اسرافیل، پھر ملک الموت اپنے سارے لشکروں کے ساتھ۔ پھر گروہ گروہ آکر مجھ پر درود وسلام عرض کرتے جانا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۱



۴۔نماز جنازہ کی دعائیں

(۱)دعائے جنازہ

۱۱۱۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اذا صلی علی الجنازة قال : أللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِحَيِّنَا وَ مَيِّتِنَا وَ شَاهِدِنَا وَ غَائِبِنَا وَصَغِيْرِنَا وَكَبِيْرِنَا وَذَكَرِنَا وَأُنْثَا نَا ، أللّٰهُمَّ مَنْ أَحْيَيْتَهٗ مِنَّا فَأَحْيِهٖ عَلَى الْإِسْلَامِ وَ مَنْ تَوَفَّيْتَهٗ مِنَّا فَتَوَفَّهٗ عَلَى الْإِ يْمَان ، أللّٰهُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز جنازہ پڑھتے تو اس طرح دعا کرتے، الٰہی بخشدے ہمارے زندے اور مردے، اور حاضر اور غائب اور چھوٹے اور بڑے، اور مرد اور عورت، الٰہی تو جسے زندہ رکھے ہم میں سے اسے زندہ رکھ اسلام پر، اور جسے موت دے ہم میں سے اسے موت دے ایمان پر، الٰہی ! ہمیں اس میت کے ثواب سے محروم نہ رکھ اور ہمیں اس کے بعد فتنہ میں ڈال۔ فتاوی رضویہ ۴/۸۹

(۲)نماز جنازہ کی دیگر مسنون دعائیں

۱۱۱۸۔ **عن** عوف بن مالك الأشجعی رضی الله تعالیٰ عنه يقول : صلی النبی

۱۱۱۷۔ الجامع للترمذی ،	باب ما يقول فی الصلوة علی المتی			۱۲۲/۱
السنن لابی داؤد ،	باب الدعاللميت،			۴۵۷/۲
السنن لابن ماجه ،	ما جاء فی الدعا فی الصلوة ،			۱۰۹/۱
السنن للنسائی،	كتاب الدعا			۲۱۷/۱
المستدرك للحاكم ،	كتاب الجنائز،			۳۵۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۳۶۸/۲	☆	اتحا ف السادة للزبيدی،	۴۵۰/۳
السنن الكبری للبيهقی،	۳۸/۴	☆	مشكل الآثار للطحاوی، ،	۴۲۴/۱
السنة لابن ابی عاصم،	۱۱۵/۳	☆	المسند لابی يعلی،	
المصنف لابن عبد الرزاق،	۴۸۶/۳	☆	كنز العمال للمتقی، ۴۲۳۰۰،	۵۸۶/۱۵
۱۱۱۸۔ الصحيح لمسلم ،	باب الدعا للميت ،			۳۱۱/۱
الجامع للترمذی،	باب ما يقول فی الصلوة علی الميت			۱۲۲/۱
السنن لابن ماجه ،	باب فی الدعا فی الصلوة علی الجنازه ،			۱۰۹/۱
السنن للنسائی، الدعا،	۲۱۷/۱	☆		
المصنف لابن ابی شيبة ،	۲۹۱/۳	☆	المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۳/۶
البداية و النهاية لابن كثير،	۹۳/۵	☆	كنزالعمال للمتقی، ۴۲۳۰۱،	۵۸۷/۱۵

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فحفظت من دعائہ وھو یقول : أَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَہٗ وَارْحَمْہُ وَعَافِہٖ وَ اعْفُ عَنْہُ وَأَکْرِمْ نُزُلَہٗ وَوَسِّعْ مَدْخَلَہٗ وَاغْسِلْہُ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرْدِوَنَقِّہٖ مِنَ الْخَطَایَا کَمَا نَقَّیْتَ الثَّوْبَ الْأَبْیَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبْدِلْہُ دَارًا خَیْرًا مِّنْ دَارِہٖ وَأَھْلًا خَیْرًا مِنْ أَھْلِہٖ وَزَوْجًا خَیْرٌ مِنْ زَوْجِہٖ وَأَدْخِلْہُ الْجَنَّۃَ وَأَعِذْہُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ فِتْنَۃِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، قال : تمنیت ان اکون انا ذلک المیت ۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی۔ میں نے سرکار کی دعا کو یاد کرلیا، آپ خداوند قدوس سے یوں دعا کر رہے تھے، الٰہی اس میت کو بخش دے اور اس پر رحم فرما، اور اسے ہر بلا سے بچا اور اسے معاف کر، اور اسے عزت کی مہمانی دے، اور اسکی قبر کشادہ فرما اور اسے دھودے پانی اور برف اور اولوں سے، اور اسے پاک کردے گناہوں سے جیسے تو نے پاک کیا سفید کپڑا میل سے، اور اسے بدل دے مکان بہتر اسکے مکان سے، اور بدل دے گھر والے بہتر اسکے گھر والوں سے، اور زوجہ بہتر عطا فرما اسکی زوجہ سے، اور اسے داخل فرما بہشت میں، اور اسے پناہ دے قبر کے عذاب اور قبر کے سوال اور دوزخ کے عذاب سے۔ حضرت عوف فرماتے ہیں: یہ سنکر مجھے اس بات کی تمنا ہوئی کہ کاش میں اس میت کی جگہ ہوتا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۱۹۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : صلی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم علی جنازۃ فقال : أَللّٰھُمَّ! عَبْدُکَ وَابْنُ أَمَتِکَ یَشْھَدُ أَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ وَحْدَکَ لَا شَرِیْکَ لَکَ ، وَیَشْھَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُکَ وَرَسُوْلُکَ ، أَصْبَحَ فَقِیْرًا اِلٰی رَحْمَتِکَ وَأَصْبَحْتَ غَنِیًّا عَنْ عَذَابِہٖ، تَخَلّٰی مِنَ الدُّنْیَا وَأَھْلِھَا ، اِنْ کَانَ زَاکِیًا فَزَکِّہٗ وَاِنْ کَانَ مُخْطِئًا فَاغْفِرْ لَہٗ ، أَللّٰھُمَّ لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَہٗ وَتُضِلَّنَا بَعْدَہٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی تو یہ دعا پڑھی: الٰہی ! یہ میت تیرا بندہ اور تیری باندی کا بچہ گواہی دیتا ہے کہ کوئی سچا معبود نہیں مگر اکیلا تو، تیرا کوئی شریک نہیں، اور گواہی دیتا ہے کہ محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں ۔ یہ محتاج ہے تیری مہربانی کا اور تو بے نیاز ہے اسکے

۱۱۱۹۔ المستدرک للحاکم ،　　کتاب الجنائز ،　　۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للھیثمی ،　　۳/۳۳　　☆　　المطالب العالیۃ لابن حجر ،　　۷۶۳

عذاب سے۔ یہ اکیلا رہا دنیا اور دنیا کے لوگوں سے، اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے، اور اگر خطاوار تھا تو اسے بخشدے۔ الہی ہمیں محروم نہ کرا سکے ثواب سے اور گمراہ نہ کرا سکے بعد۔

فتاوی رضویہ ۴/۸۹

۱۱۲۰۔ **عن** أمير المؤمنين علی كرم الله تعالیٰ وجهه الكريم قال : دعا رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی جنازة ، أَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبُدُكَ اِبُنُ عَبُدِكَ اِبُنُ أَمَتِكَ مَا ضٍ فِيهِ حُكُمُكَ ، خَلَقْتَهٗ وَلَمُ يَكُ شَيْئًا مَذْكُورًا ، أَنْزَلَ بِكَ وَأَنُتَ خَيُرُ مَنُزُولٍ بِهٖ، أَللّٰهُمَّ ! لَقِّنْهُ حُجَّتَهٗ وَأَلُحِقُهٗ بِنَبِيِّهٖ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيُهِ وَسَلَّمَ ، وَ ثَبِّتُهُ بِالْقَوُلِ الثَّابِتِ، فَاِنَّهٗ اِفْتَقَرَ اِلَيُكَ وَاسُتَغْنَيْتَ عَنُهُ ، كَانَ يَشُهَدُ أَنُ لَّا اِلٰهَ اِلَا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ ، فَاغُفِرُ لَهٗ وَارُحَمُهُ ، وَلاَ تَحُرِمُنَا أَجُرَهٗ وَلاَ تَفُتِنَّا بَعُدَهٗ ، أَللّٰهُمَّ !اِنُ كَانَ زَاكِيًا فَزَكِّهٖ وَاِنُ كَانَ خَاطِئًا فَاغُفِرُ لَهٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنازہ پر یہ دعا پڑھی، الہی ! یہ تیرا بندہ تیرے بندے کا بیٹا تیری باندی کا بچہ ہے۔ نافذ اس میں حکم تیرا، تو نے اسے پیدا کیا اس حال میں کہ نہ تھا کوئی چیز جسکا نام تک کوئی لیتا۔ یہ تیرے یہاں اترا ہے اور تو بہتر ہے ان سب سے جنکے یہاں کوئی غریب الوطن اترے۔ الہی ! اسے اسکی حجت سکھا دے، اور اسے اسکے نبی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملا دے۔ اور اسے ٹھیک بات پر ثابت رکھ کہ یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے غنی ہے۔ یہ گواہی دیتا تھا کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا اللہ کے۔ پس اسے بخشدے اور اس پر رحم فرما۔ اور ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کرا اور اسکے بعد فتنے میں نہ ڈال۔ الہی ! اگر یہ ستھرا تھا تو اسے ستھرا فرمادے اور اگر خطا کار تھا تو اسے بخش دے۔

فتاوی رضویہ ۴/۹۰

۱۱۲۱۔ **عن** يزيد بن ركانة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی جنازة فدعا له ، أَللّٰهُمَّ ! عَبُدُكَ وَابُنُ أَمَتِكَ اِحُتَاجَ اِلٰی رَحُمَتِكَ وَأَنُتَ غَنِیٌّ عَنُ عَذَابِهٖ ،اِنُ كَانَ مُحُسِنًا فَزِدُ فِی اِحُسَانِهٖ، وَاِنُ كَانَ مُسِيئًا

۱۱۲۰۔ الجامع الكبير للطبرانی، ۲/۱۸۷۰☆

۱۱۲۱۔ المستدرك للحاكم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۵۹

مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۳۳

فَتَجَاوَزْ عَنْهُ ۔

حضرت یزید بن رکانہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک جنازہ پر نماز پڑھی اور اسکے لئے اس طرح دعا کی ۔ الٰہی ! یہ تیرا بندہ ہے اور تیری باندی کا بیٹا ہے۔ تیری رحمت کا محتاج ہے اور تو اسکو عذاب دینے سے بے نیاز ہے، اگر یہ نکوکار ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما۔ اور اگر گنہگار ہے تو اسکو بخشدے ۔۱۲م

۱۱۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : صلی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی المیت فقال :أَللّٰهُمَّ !عَبۡدُكَ وَابۡنُ عَبۡدِكَ ،كَانَ يَشۡهَدُ أَنۡ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا عَبۡدُكَ وَرَسُوۡلَكَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيۡهِ وَسَلَّمَ ، وَأَنۡتَ أَعۡلَمُ بِهٖ مِنَّا اِنۡ كَانَ مُحۡسِنًا فَزِدۡ فِي اِحۡسَانِهٖ ، وَاِنۡ كَانَ مُسِيۡئًا فَاغۡفِرۡ لَهٗ،وَلَا تَحۡرِمۡنَا أَجۡرَهٗ وَلَا تَفۡتِنَّا بَعۡدَهٗ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ میں یہ دعا پڑھی ۔ الٰہی ! یہ تیرا بندہ اور تیرے بندے کا بیٹا ہے، یہ گواہی دیتا تھا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اور محمد تیرے بندے اور تیرے رسول ہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اور تو اسکو ہم سے خوب جانتا ہے۔ اگر یہ نیک ہے تو اسکی نیکیاں اور زیادہ فرما، اور اگر یہ بد ہے تو اسکی مغفرت فرما۔ ہمیں اسکے ثواب سے محروم نہ کر اور اسکے بعد ہمیں کسی آزمائش میں مبتلا مت فرما۔۱۲م

۱۱۲۳۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه صلی الجنازة فقال: اللهم ! اصبح عبدك هذا قد تخلی عن الدنیا وترکها لا هلها وافتقر الیك واستغنیت عنه ، وقد كان یشهد أن لا اله الا الله وأن محمدا عبدك ورسولك صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، اللهم ! اغفرله وتجاوزه عنه والحقه بنبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا

۱۱۲۲۔ المصنف لابن ابی شیبة ، بالقراة و الدعا فی الصلوة الخ ۴۸۷/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۷۷/۸
۱۱۲۳۔ المسند لابی یعلی، المصنف لعبد الرزاق، ۴۸۷/۳

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جنازہ میں اس طرح دعا کی۔الٰہی ! تیرے اس بندے نے دنیا سے چھٹکارا حاصل کرلیا اور دنیا کو دنیا والوں کے لئے چھوڑ دیا۔یہ تیرا محتاج ہے اور تو اس سے بے نیاز ہے۔یہ اس بات کی گواہی دیتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم،اے اللہ اسکی مغفرت فرما۔ اسکے گناہوں کو معاف فرما اور اسکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے جوار اقدس میں جگہ عطا فرما۔١٢م

١١٢٤۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال :سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يصلی علی الجنازة ، أَللّٰهُمَّ ! أَنُتَ رَبُّهَا وَأَنُتَ خَلَقُتَهَا وَأَنُتَ هَدَيُتَهَا لِلُاِسُلَامِ وَأَنُتَ قَبِضُتَ رُوُحَهَا وَأَنُتَ أَعُلَمُ بِسِرِّهَا وَعَلاَ نِيَّتِهَا ، جِئُنَا شُفَعَاءَ فَاغُفِرُ لَهَا ۔ فتاوی رضویہ ۹۱/۴

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نماز جنازہ پڑھاتے ہوئے سنا تو یہ دعا پڑھ رہے تھے۔الٰہی ! تو اسکا رب ہے۔تو نے اسے پیدا کیا۔تو نے اسے اسلام کی ہدایت دی،تو نے ہی اسکی روح قبض فرمائی اور تو ہی اسکے ظاہر و باطن کو خوب جانتا ہے،ہم اسکے سفارشی بنکر آئے ہیں اسکی مغفرت فرما۔١٢م

١١٢٥۔ **عن** الحارث بن نوفل رضی الله تعالیٰ عنه : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علمهم الصلوة علی المیت ، أَللّٰهُمَّ ! اغُفِرُ لِاِخُوَانِنَا وَأَخَوَاتِنَا، وَ أَصُلِحُ ذَاتَ بَيُنِنَا ،وَأَلِّفُ بَيُنَ قُلُوُبِنَا ، أَللّٰهُمَّ ! هٰذَا عَبُدُكَ فُلَانُ بُنُ فُلَانٍ ، وَلاَ نَعُلَمُ اِلَّا خَيُرًا وَ أَنُتَ أَعُلَمُ بِهٖ مِنَّا فَاغُفِرُ لَنَا وَلَهٗ ۔

حضرت حارث بن نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو نماز جنازہ اس طرح سکھائی ،الٰہی ہمارے بھائی اور بہنوں کی مغفرت فرما ہمارے درمیان صلح قائم رکھ، ہمارے دلوں کو ملا،الٰہی ! یہ تیرا بندہ فلاں بن فلاں ہے،ہم تو

١١٢٤۔ السنن لابی داؤد ، باب لدعاء للمیت، ٤٥٦/٢
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٤٥/٢ ☆ السن الکبری للبیهقی، ٤٢/٤
الاذکار النوویة ١٤٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٢٣٠٢، ٥٨٧/١٥
١١٢٥۔ مشکل الآثار للطحاوی، ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٢٨٤٤، ٧١٤/١٥

اسکے بارے میں بھلائی ہی جانتے ہیں اور تو بہتر جاننے والا ہے تو ہماری اور اسکی مغفرت فرما۔۱۲م

١١٢٦۔**عن** واثلة بن الأ سقع رضى الله تعالىٰ عنه قال: صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على رجل من المسلمين فاسمعه يقول: أَللّٰهُمَّ ! اِنَّ فُلَانَ بُنَ فُلَان فِي ذِمَّتِكَ وَحَبُلِ جَوَارِكَ فَقِهٗ مِنُ فِتُنَةِ الُقَبُرِ وَعَذَابِ النَّارِ ، وَأَنُتَ أَهُلِ الُوَفَاءِ وَ الُحَقِّ ، فَاغُفِرُ لَهٗ وَارُحَمُهُ ، اِنَّكَ أَنُتَ الُغَفُورُ الرَّحِيُم ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صحابی کی نماز جنازہ پڑھی تو میں نے حضور سے یہ دعا سنی، الٰہی ! فلاں بن فلاں تیرے ذمۂ کرم اور جوار رحمت میں ہے، تو اسکو امتحان قبر اور عذاب جہنم سے محفوظ فرما۔ تو وعدہ پورا فرمانے والا اور حق فرمانے والا ہے۔ اسکی مغفرت فرما اور اس پر مہربانی فرما۔ بیشک تو ہی بخشنے والا مہربان ہے۔۱۲م

١١٢٧۔**عن** سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه قال : حضرت مع بن عمر فى جنازة ، فلما وضعها فى اللحد قال : بسم الله و فى سبيل الله و على ملة رسول الله ، فلما اخذ فى تسوية اللبن على اللحد قال : اللهم ! اجرها من الشيطان و من عذاب القبر ، اللهم ! جاف الارض عن جنبيها و صعدروحها و لقها منك رضوانا ، قلت : يا ابن عمر ! أشئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ام قلته برائك قال: اِنى اذا لقادر على القول ، بل شئ سمعته من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کیساتھ ایک جنازہ میں شریک ہوا، جب آپ نے اسے قبر میں رکھا تو پڑھا بسم الله وفى سبيل الله وعلى ملة رسول الله ، جب مٹی برابر کرنے لگے تو پڑھ رہے تھے الٰہی ! اسکو شیطان کے شر سے محفوظ رکھ، اور عذاب قبر سے مامون فرما، الٰہی ! زمین کو اسکے

١١٢٦۔ السنن لابن ماجه ، باب الدعا فى الصلوة لعلى الجنازة ١/١٠٩
السنن لابى داؤد ، باب الدعاء للميت ، ٢/٤٥٧

١١٢٧۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فى ادخال الميت القبر ، ١/١١٢

پہلوؤں سے دور رکھ، اسکی روح کو بلندیوں پر پہونچا، اپنی رضا سے سرفراز فرما، میں نے عرض کیا: اے ابن عمر! کیا آپ نے اس سلسلہ میں حضور سے کچھ سنا ہے یا خود اپنی رائے سے یہ سب کہہ رہے ہو؟ فرمایا: بلاشبہ میں اس طرح کی دعا پر قادر ہوں، لیکن میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ سب سنا ہے۔١٢م

١١٢٨۔ **عن** اِبراهيم الأشهل عن أبيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم صلى على جنازة فقال: أَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِأَوَّلِنَا وَ آخِرِنَا وَحَيِّنَا وَمَيِّتِنَاوَذَكَرِنَا وَأُنْثَانَا وَصَغِيرِنَا وَكَبِيرِنَا وَشَاهِدِنَا وَغَائِبِنَا ، أَللّٰهُمَّ ! لَا تَحْرِمْنَا أَجْرَهٗ وَلَا تَفْتِنَّا بَعْدَهٗ ۔　　فتاوی رضویہ ٩١/٤

حضرت ابراہیم اشہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نماز جنازہ پڑھی تو یہ دعا کی، الہی! ہمارے اگلوں اور پچھلوں کی، زندوں مردوں کی، مردوں اور عورتوں کی، چھوٹوں اور بڑوں کی، حاضرین وغائبین کی مغفرت فرما۔ الہی! اسکے ثواب سے ہمیں محروم نہ کر اور اسکے بعد کسی آزمائش میں نہ ڈال۔١٢م

١١٢٩۔ **عن** أبى حاصر رضى الله تعالىٰ عنه أنه صلى على جنازة فقال : الا اخبركم كيف كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يصلى على الجنازه؟ كان يقول : أَللّٰهُمَّ ! اِنَّكَ خَلَقْتَنَا وَ نَحْنُ عِبَادِكَ، أَنْتَ رَبُّنَا وَاِلَيْكَ مَعَادُنَا ۔

حضرت ابوحاصر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ایک جنازہ کی نماز پڑھائی تو فرمایا: کیا میں تمہیں اس بات کی خبر نہ دوں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز جنازہ میں کس طرح دعا کرتے تھے۔ حضور دعا کرتے، الہی! بیشک تو نے ہمیں پیدا کیا اور ہم تیرے بندے ہیں اور تو ہمارا رب ہے او تیری ہی طرف ہمیں پھرنا ہے۔

فتاوی رضویہ، ٩٤/٤

١١٢٨۔ كنز العمال للمتقى، ٤٢٢٩٩، ٥٨٦/١٥

١١٢٩۔ كنز العمال للمتقى، ٤٢٨٤٩، ٧١٥/١٥

۵۔زیارت قبور

(۱)ایک سال پر قبروں کی زیارت اورعرس

۱۱۳۰۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یأتی احدا کل عام فاذا بلغ الشعب سلم علی قبور الشهداء فقال : سَلاَمٌ عَلَیُکُم بِمَا صَبَرُ تُم فَنِعُمَ عُقُبَی الدَّارِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کے مزارات پر ہر سال تشریف لیجاتے ۔جب وادی کے پاس پہونچتے تو شہداءکو سلام کرتے تو فرماتے: کہ تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کے سبب اور تمہارا آخری گھر بہت اچھا ہے۔۱۲م

۱۱۳۱۔ **عن** محمد بن اِبراهیم التیمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یأتی قبور الشهداء عند رأس الحول فیقول : سَلاَمٌ عَلَیُکُم بِمَا صَبَرُ تُم فَنِعُمَ عُقُبَی الدَّارِ قال : و کان أبو بکر و عمر و عثمان یفعلون ذلك ۔

حضرت محمد ابرہیم تیمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہر سال شہدائے احد کی قبروں پر تشریف لاتے اور یوں فرماتے:تم پر سلامتی ہو تمہارے صبر کا بدلہ کیا ہی اچھا گھر ملا۔سیدنا صدیق اکبر، فاروق اعظم اور عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا بھی یہ ہی طریقہ تھا۔　فتاوی رضویہ ۱۹۲/۴

(۲)بوسۂ قبر تعظیم روح کیلئے ہے

۱۱۳۲۔**عن** داؤد بن أبی صالح رضی الله تعالیٰ عنه قال : أقبل مروان یوما فوجد رجلا واضعا وجهه علی القبر ، فأخذ مروان برقبته ثم قال : هل تدری ما تصنع ،

۱۱۳۰۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/٤ ☆

۱۱۳۱۔ المصنف لعبد الرزاق ، ۵۷۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۸/٤
التفسیر للقرطبی، ۳۱۲/۹ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۵٤/٤

۱۱۳۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم، ۵۱۵/٤
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۸۹/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲٤۵/۵
کنز العمال للمتقی، ۱۵۹٦۸، ۳٤٤/٦ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۳۷۳

فاقبل عليه فقال : نعم ، انى لم آت الحجر ، انما جئت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ولم اٰت الحجر سمعت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم، يقول: لَا تَبۡكُوۡا عَلَى الدِّيۡنِ اِذَا وَلِيَهٗ أَهۡلُهٗ وَ لٰكِنۡ أَبۡكُوۡا عَلَى الدِّيۡنِ اِذَا وَ لِيَهٗ غَيۡرُ أَهۡلِهٖ۔

حضرت داؤد بن ابی صالح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مروان بن حکم نے اپنے زمانہ تسلط میں ایک صاحب کو دیکھا کہ قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اپنا منہ رکھے ہوئے ہیں۔ مروان نے انکی گردن پکڑ کر کہا: جانتے ہو کیا کرر ہے ہو؟ اس پر ان صاحب نے اسکی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ہاں، میں سنگ وگل کے پاس نہیں آیا ہوں۔ میں تو رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے حضور حاضر ہوا ہوں۔ میں اینٹ پتھر کے پاس نہیں آیا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ دین پر نہ روؤ جب اسکا اہل اس پر والی ہو۔ ہاں اس وقت دین پر روؤ جبکہ نا اہل والی ہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ صحابی سیدنا حضرت ابو ایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے۔ تو تعظیم قبر و روح میں فرق نہ کرنا مروان کی جہالت تھی۔ اور اسی کے ترکہ سے وہابیہ کو پہونچی۔ اور تعظیم قبر سے جدا ہو کر تعظیم روح کی برکت لینا صحابہ کرام کی سنت ہے۔ اور اہل سنت کو ان کی میراث ملی۔ فللہ الحمد۔ فتاوی رضویہ ۱۶۱/۴

(۳) زیارت قبر سے مردہ کا دل بہلتا ہے

۱۱۳۳۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا مِنۡ رَجُلٍ يَزُوۡرُ قَبۡرَ أَخِيۡهٖ وَ يَجۡلِسُ عِنۡدَهٗ اِلَّا اسۡتَانَسَ وَ رَدَّ عَلَيۡهِ حَتّٰى يَقُوۡمَ۔ جدالممتار ۱/ ۴۰۵

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا؛ کوئی مرد اپنے بھائی کی قبر کی زیارت نہیں کرتا اور اسکے پاس نہیں بیٹھا مگر وہ صاحب قبر اس سے انس حاصل کرتا ہے اور اسکی باتوں کا جواب دیتا ہے جب تک وہ وہاں سے اٹھ کھڑا نہیں ہوتا۔ ۱۲ م

۱۱۳۳۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۳۶۵/۱۰ ☆ الحاى للفتاوى للسيوطى، ۳۰۲/۲

(۴) اہل قبور کو سلام کر و وہ جواب دیتے ہیں

١١٣٤- **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال ابورزين يا رسول الله ! إن طريقی علی الموتی فهل من كلام اتكلم به اذا مررت عليهم ؟ قال : قُلُ أَلسَّلَامُ عَلَيُكُمُ يَا أَهُلَ الْقُبُوُرِ مِنَ الْمُسُلِمِيُنَ وَ الْمُؤْمِنِيُنَ ، أَنُتُمُ لَنَا سَلَفٌ وَ نَحُنُ لَكُمُ تَبِعٌ وَ اِنَّا اِنُ شَآءَ اللّٰهُ تَعَالیٰ بِكُمُ لَا حِقُوُنَ ، قال ابو رزين : يا رسول الله ! يسمعون ؟ قال : يَسُمَعُوُنَ وَ لٰكِنُ لَّا يَسُتَطِيُعُوُنَ أَنُ يُّجِيُبُوُا۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ابورزین رضی اللہ تعالیٰ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرا راستہ مقابر پر ہے۔کوئی کلام ایسا ہے کہ جب ان پر گذروں کہا کروں ؟فرمایا: یوں کہہ،سلام تم پراے قبر والو! اہل ایمان اور اہل اسلام سے، تم ہمارے آگے ہو اور ہم تمہارے پیچھے اور ہم انشاءاللہ تم سے ملنے والے ہیں ابوزرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا مردے سنتے ہیں؟ فرمایا: سنتے ہیں لیکن جواب نہیں دیتے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام جلال الدین سیوطی شرح الصدور میں فرماتے ہیں: ای جوابا يسمعه الحی و الا فهم يردون حيث لا يسمع یعنی حدیث کی مراد یہ ہے کہ مردے ایسا جواب نہیں دیتے جو زندے سن لیں ورنہ وہ ایسا جواب تو دیتے ہیں جو ہمارے سننے میں نہیں آتا۔ نیز یہ معنی خود متعدد احادیث سے ثابت وواضح کہ ان میں تصریحا فرمایا: مردے جواب سلام دیتے ہیں۔ اسکی نظیر وہ حدیث ہے کہ روح سب کچھ دیکھتی ہے مگر بول نہیں سکتی کہ شور وفریاد سے منع کرے۔ اسکے معنی بھی وہی ہیں کہ اپنی بات احیاء کو سنا نہیں سکتے۔ ورنہ صحیح حدیثوں میں اسکا کلام کرنا وارد۔

فقیر کہتا ہے: پھر یہ ہمارا نہ سننا بھی دائمی نہیں۔ صدہا بندگان خدا نے اموات کا کلام و سلام سنا ہے۔ جنکی بکثرت روایات خود شرح الصدور وغیرہ میں مذکور۔

١١٣٥- **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم علی قبر مصعب بن عمير و رفقائه وقال: وَالَّذِیُ نَفُسِی

١١٣٤- المسند للعقيلی، ١٩/٤ ☆

١١٣٥- الطبقات الكبری لابن سعد، ٨٥/٣ ☆ الدر المنثور للسيوطی ١٩١/٥

بِیَدِہٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْہِ أحُدٌ اِلَّا رَدُّوا عَلَیْہِ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور انکے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت تک جوان پر سلام کرے گا جواب دیں گے۔

١١٣٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جلس رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قبر مصعب بن عمیر و رفقائه و قال: وَالَّذِیْ نَفْسِیْ ، بِیَدِہٖ لَا یُسَلِّمُ عَلَیْهِمْ أحُدٌ اِلَّا رَدُّوا عَلَیْہِ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم حضرت مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھیوں رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی قبور پر ٹھہرے اور فرمایا: قسم اسکی جسکے ہاتھ میں میری جان۔ قیامت تک جوان پر سلام کریگا جواب دیں گے۔

١١٣٧۔ **عن** عبد الله بن فروة رضی الله تعالیٰ عنه قال : زار رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم شهداء احد فقال : أللّٰهُمَّ ! اِنَّ عَبْدَكَ وَ نَبِیَّكَ یَشْهَدُ أنَّ هٰؤُلَاءِ شُهَدَآءٌ وَ أنَّهٗ مَنْ زَارَهُمْ أوْ سَلَّمَ عَلَیْهِمْ اِلیٰ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ رَدُّوا عَلَیْہِ۔

حضرت عبداللہ بن فروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد کی زیارت کیلئے تشریف لے گئے اور عرض کی؛ الٰہی ! تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہید ہیں اور قیامت تک جوانکی زیارت کو آئے گا اور ان پر سلام کریگا یہ جواب دیں گے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عطاف بن خالد مخزومی کہتے ہیں: میری خالہ مجھ سے بیان کرتی تھیں: میں ایک بار زیارت قبور شہداء کو گئی۔ میرے ساتھ دو لڑکوں کے سوا کوئی نہ تھا جو میری سواری کا جانور تھامے تھے۔ میں نے مزارات پر سلام کیا جواب سنا آواز آئی۔ واللہ انا نعرفکم کما یعرف بعضنا بعضا۔ خدا کی قسم، ہم تم لوگوں کو ایسا پہچانتے ہیں جیسے آپس میں ایک دوسرے کو۔

١١٣٦۔ المستدرك للحاکم ، ☆

١١٣٧۔ المستدرك للحاکم ، ٣/٢٩ ☆ کنز العمال للمتقی، ٢٩٨٩٧، ١٠/٣٨٢

جمع الجوامع للسیوطی، ٩٩٧٠ ☆ دلائل النبوة للبیهقی، ٣/٣٠٧

میرے بدن پر بال کھڑے ہو گئے اور میں واپس چلی آئی۔

امام بیہقی نے ہاشم بن عمری سئے روایت کی کہ مجھے میرے باپ مدینہ طیبہ سے زیارت قبور احد کو لے گئے۔ جمعہ کا روز تھا، صبح ہو چکی تھی اور آفتاب نہ نکلا تھا۔ میں اپنے والد کے پیچھے تھا۔ جب مقابر کے پاس پہونچے۔ انہوں نے بلند آواز سے کہا: سلام علیکم بما صبرتم فنعم عقبی الدار، جواب آیا۔ وعلیك السلام یا ابا عبد الله! بانے میری طرف پھر کر دکھا اور کہا: اے میرے بیٹے! کیا تو نے جواب دیا؟ میں نے کہا: نہ انہوں نے میرا ہاتھ پکڑ کر اپنی داہنی طرف کر لیا اور، کلام مذکور کا اعادہ کیا۔ دوبارہ ویسا ہی جواب ملا۔ سہ بارہ کیا پھر وہی جواب ہوا۔ میرے باپ اللہ کے حضور سجدۂ شکر میں گر پڑے۔ ابن ابی الدنیا اور بیہقی دلائل میں انہیں عطاف مخزومی کی خالہ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن میں نے قبر سیدنا حضرت امیر حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس نماز پڑھی اس وقت جنگل بھر میں کسی آدمی کا نام ونشان نہ تھا بعد نماز مزار مطہر پر سلام کیا جواب آیا اور اسکے ساتھ یہ فرمایا: من یخرج من تحت القبر اعرفه كما اعرف ان الله خلقنی و كما اعرف اللیل و النهار۔

جو میری قبر کے نیچے سے گزرتا ہے میں اسے ایسا پہچانتا ہوں جیسے اس بات کو کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے پیدا کیا۔ اور جس طرح رات و دن کو پہچانتا ہوں۔

١١٣٨۔ **عن** محمدبن واسع رضی الله تعالیٰ عنه قال: بلغنی ان الموتی یعلمون بزوارهم یوم الجمعة و یوما قبله و یوما بعده۔

حضرت محمد بن واسع ثقہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مردے اپنے زائروں کو جانتے ہیں جمعہ کے دن اور ایک دن اس سے قبل اور ایک دن بعد۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث کے یہ معنی ہیں کہ بوجہ برکت جمعہ ان تین ایام میں انکے علم وادراک کو زیادہ وسعت دیتے ہیں جو معرفت وشناسائی ان دنوں میں ہوتی ہے اور دنوں سے بیش وفزوں ہے۔ نہ یہ کہ صرف یہ ہی تین دن علم وادراک کے ہوں۔ ابھی سن چکے کہ احادیث کثیرہ مطلق

١١٣٨۔ شعب الایمان للبیهقی، ١٨/٧ ☆

ہیں جن میں بلاتخصیص ایام ان کا علم وادراک ثابت ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۴

(۵) قبر کی زیارت سے مردہ خوش ہوتا ہے

۱۱۳۹۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أُنسُ مَا یَکُونُ لِلُمَیّتِ فِی قَبُرِہٖ اِذَا زَارَہٗ مَنُ کَانَ یُحِبُّہٗ فِی دَارِ الدُّنُیَا۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قبر میں مردے کا زیادہ دل بہلنے کا وقت وہ ہوتا ہے جب اسکا کوئی پیارا زیارت کو آتا ہے۔

۱۱۴۰۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنه قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنُ رَجُلٍ یَزُوُرُ قَبُرَ أَخِیهِ وَ یَجُلِسُ عَلَیُهِ اِلَّا اسُتَأنَسَ وَ رَدَّ عَلَیُهِ حَتّٰی یَقُوُمَ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر کی زیارت کو جاتا ہے اور وہاں بیٹھتا ہے تو میت کا دل اس سے بہلتا ہے اور جب تک وہاں سے اٹھے مردہ جواب دیتا ہے۔

۱۱۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال ابی و هو فی سیاق الموت : اذا انامت فلاتصاحبنی نائحة و لا نارا ،و اذا دفنتمونی فشنوا علی التراب شنا ، ثم اقیموا حول قبری قدر ما ینحر جزور و یقسم لحمها حتی استانس بکم و اعلم ما ذا راجع به رسل ربی۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے میرے والد گرامی نے وقت نزع فرمایا: جب میرا انتقال ہوجائے تو میرے جنازہ کے ساتھ نہ کوئی نوحہ کرنے والی ہو اور نہ آگ ،اور جب مجھے دفن کرچکو تو مجھ پر تھم تھم کر آہستہ آہستہ مٹی ڈالنا ۔پھر میری قبر کے گرد اتنی دیر ٹھہرے رہنا کہ ایک اونٹ ذبح کیا جائے اور اسکا گوشت تقسیم ہو یہاں تک کہ میں تم سے انس حاصل کروں اور جان لوں کہ اپنے رب کے رسولوں کو کیا جواب

۱۱۳۹۔ شرح الصدور للسیوطی، ☆ شفا السقام للسبکی،
۱۱۴۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۶۵
۱۱۴۱۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز

دیتاہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۹

(۶) اہل قبور سنتے اور دیکھتے ہیں

۱۱۴۲۔ **عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : كنت أدخل بيتى الذى فيه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و انى واضع ثوبى و أقول : اِنما هو زوجى و أبى ، فلما دفن عمر معهم فوالله ما دخلته الا و انا مشدودة على ثيابى حياء من عمر۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں اس مکان جنت آستان میں جہاں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا مزار پاک ہے یونہی بے لحاظ ستر و حجاب چلی جاتی اور جی میں کہتی : وہاں کون ہے۔ یہ ہی میرے شوہر اور میرے باپ، صلی اللہ تعالیٰ علی زوجها ثم ابيها ثم عليها و بارك و سلم، جب سے عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ دفن ہوئے، خدا، کی قسم بغیر سراپا بدن چھپائے نہ گئی۔ عمر سے شرم کے باعث، رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگر ارباب مزارات کو کچھ نظر نہیں آتا تو اس شرم کے کیا معنی تھے۔ اور دفن فاروق اعظم سے پہلے اس لفظ کا کیا منشا تھا۔ کہ مکان میں میرے شوہر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے سوا میرے باپ ہی تو ہیں۔ غیر کون۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۸

۱۱۴۳۔ **عن** عقبة بن عامر رضى الله تعالىٰ عنه قال : ماابالى فى القبو ر قضيت حاجتى أم فى السوق بين ظهرانيه و الناس ينظرون ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں ایک سا جانتا ہوں قبرستان میں قضائے حاجت کو بیٹھوں یا بیچ بازار میں کہ لوگ دیکھتے جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۷

۱۱۴۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۲۰۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱/ ۱۵۴
۱۱۴۳۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ☆ المستدرك للحاكم ،

(۷) قبروں کی زیارت کرنے والی عورتوں پر لعنت

۱۱۴۴۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم لعن زائرات القبور و المتخذین علیها المساجد و السرج ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے قبور کی زیارت کرنے والی عوتوں پر اور قبروں پر مسجد بنانے والے اور چراغ جلانے والوں پر لعنت فرمائی۔۱۲م

(۵) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہاں وہ صورت مراد ہے کہ محض عبث بلا فائدہ قبور پر شمعیں روشن کریں ورنہ ممانعت نہیں۔فائدہ کی متعدد مثالیں حدیقہ ندیہ شرح طریقہ محمدیہ پھر فتاوی بنرازیہ میں اس طرح مذکور ہیں۔

☆ وہاں کوئی مسجد ہو کہ نمازیوں کو بھی آرام ہوگا اور مسجد میں بھی روشنی ہوگی۔

☆ مقابر برسر راہ ہوں کہ روشنی کرنے سے راہ گیروں کو فائدہ پہونچے گا اور اموات کو بھی کہ مسلمان مقابر مسلمین کو دیکھ کر سلام کریں گے۔ فاتحہ پڑھیں گے دعا کریں گے، ثواب پہونچائیں گے۔گزرنے والوں کی قوت زائد ہے تو اموات برکت لیں گے اور اگر اموات کی قوت زیادہ ہے تو گزرنے والے فیض حاصل کریں گے۔

☆ مقابر میں اگر کوئی بیٹھا ہو کہ زیارت یا ایصال ثواب، یا افادہ واستفادکیلئے آیا ہے تو اسے روشنی سے آرام ملے گا قرآن عظیم دیکھ کر پڑھنا چاہے تو پڑھ سکے گا۔

☆ وہ تینوں منافع مزارات اولیاء کرام قدسنا الله تعالیٰ باسرارھم کو بروجہ اولی شامل تھے کہ مزارات مقدسہ کے پاس غالباً مساجد ہوتی ہیں گزرگاہ بھی بہت جگہ ہے۔اور حاضرین زائرین خواہ مجاورین سے تو نادراً خالی ہوتے ہیں۔مگر امام ممدوح صاحب فتاوی بزازیہ نے ان پر اکتفاء نہ فرما کر خود مزارات کریمہ کیلئے بالتخصیص روشنی میں فائدہ جلیلہ کا افادہ فرما کر ارشاد فرمایا انکی ارواح طیبہ کی تعظیم کیلئے روشنی کی جائے۔

اقول: ظاہر ہے روشنی دلیل اعتناء ہے اور اعتناء دلیل تعظیم اور تعظیم اہل اللہ دلیل ایمان و

۱۱۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی زیارة النساء القبور، ۲/۴۶۱

موجب رضائے رحمٰن عزجلالہ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۱۴۵

۱۱۴۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ زَائِرَاتِ الْقُبُوْرِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ان عورتوں پراللہ کی لعنت جوزیارت قبورکوجائیں۔

﴿۶﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی سندضعیف ہےاگرچہ امام ترمذی نے اسکی تحسین کی۔اس میں ابوصالح باذام ہے ۔یہ تابعی ہیں امام بخاری نے انکی تضعیف کی۔امام نسائی نے ان کوغیرثقہ کہا۔اورابن معین کہتے ہیں:لیس به بأس ۔ فتاوی افریقہ ۸۱

(۸) عورتوں کا قبرستان جانا جائزنہیں

۱۱۴۶۔ **عن** عبد الله بن عمرو بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : بینما نحن نسیرمع رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم اذ بصر بامراة لا نظن انه عرفها ، فلما توسط الطری وقف حتی انتهت الیه فاذا فاطمة بنت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، قال لها : مَا أَخْرَجَكَ مِنْ بَيْتِكَ يَا فَاطِمَةُ ! قالت : اتیت اهل هذا المیت فترحمت الیهم و عزیتهم بمیتهم ، قال: لَعَلَّكِ بَلَغْتِ مَعَهُمُ الْكُدٰی : قالت : معاذ الله أن أكون بلغتها و قد سمعتك تذكر فی ذلك ما تذكر ،فقال لها: لَوْ بَلَغْتِهَا مَعَهُمْ مَا رَأَيْتِ الْجَنَّةَ حَتّٰی جَدُّ أَبِيكَ ۔

۱۱۴۵۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن زیارة القبور، ۱/۱۱۴
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی كراهیة زیارة القبور للنساء ، ۱/۱۲۵
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۴۴۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۲۲۹
المستدرك للحاكم ، ۱/۵۳۰ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۲/۷۸
كنز العمال للمتقی ، ۴۵۰۴۹، ۱۶/۳۸۹ ☆ الكامل لابن عدی، ۵/۴۰
ارواء الغلیل للالبانی، ۲/۲۳۲ ☆
۱۱۴۶۔ السنن للنسائی، باب الغی، ۱/۲۶۵ ☆
السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز باب التعزیة ، ۲/۴۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۶۹ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۴/۳۵۹
البدایة و النهایة لابن كثیر ، ۲/۲۸۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کے ساتھ جارہے تھے کہ اچانک حضور نے ایک خاتون کو دیکھا، ہم نہیں سمجھ پائے کہ حضور نے انکو پہچان لیا ہے۔حضور درمیان راستہ میں کھڑے ہوگئے۔جب وہ قریب آئیں تو حضرت فاطمہ بنت رسول اللہ (رضی اللہ تعالیٰ عنہا، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) تھیں ،فرمایا: اپنے گھر سے باہر کہاں گئی تھیں ۔عرض کی: یہ جوایک موت ہوگئی تھی میں انکے یہاں تعزیت ودعائے رحمت کرنے گئی تھی فرمایا: شاید توانکے ساتھ قبرستان تک گئی۔عرض کی: خدا کی پناہ کہ میں وہاں تک جاؤں حالانکہ حضور سے سن چکی جو کچھ اس بارے میں ارشاد ہوا۔ سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تو ان کے ساتھ وہاں تک جاتی تو جنت نہ دیکھتی جب تک عبدالمطلب نہ دیکھیں۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ تو حدیث کا ارشاد ہے۔اب ذرا عقائد اہل سنت پیش نظر رکھتے ہوئے نگاہ انصاف درکار۔عورتوں کا قبرستان جانا غایت درجہ اگر ہے تو معصیت ہے۔یہاں چار مقدمے ہیں۔

(۱)　ہرگز کوئی معصیت مسلمان کو جنت سے محروم اور کافر کے برابر نہیں کرسکتی اہل سنت کے نزدیک مسلمان کا جنت میں جانا واجب شرعی ہے اگر چہ معاذ اللہ مؤاخذے کے بعد۔

(۲)　کافر کا جنت میں جانا محال شرعی کہ ابدالآباد تک کبھی ممکن ہی نہیں۔

(۳)　نصوص کو حتی الامکان ظاہر پر محمول کرنا واجب اور بے ضرورت تاویل ناجائز۔

(۴)　عصمت نوع بشر میں خاصہ حضرات انبیاء کرام علیہم الصلوٰۃ و السلام ہے ان کے غیر سے اگر چہ کیسا ہی عظیم الدرجات ہو وقوع گناہ ممکن ومتصور۔

یہ چاروں باتیں عقائد اہل سنت میں ثابت ومقرر،اب اگر بحکم مقدمہ رابعہ مقابر تک بلوغ فرض کیجئے تو بحکم مقدمہ ثالثہ جزا کا ترتب واجب،اوراس تقدیر پر کہ حضرت عبدالمطلب کو معاذ اللہ غیر مسلم کہیئے بحکم مقدمتین اولین ونیز بحکم آیت کریمہ محال و باطل،تو واجب ہوا کہ حضرت عبدالمطلب مسلمان واہل جنت ہوں۔اگر مثل صدیق و فاروق وعثمان وعلی وزہراء و صدیقہ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سابقین اولین میں نہ ہوں۔اب معنی حدیث بلاتکلف و بے حاجت تاویل وتصرف عقائد اہل سنت سے مطابق ہیں۔یعنی اے فاطمہ! اگر یہ امر تم سے

واقع ہوتا تو سابقین اولین کے ساتھ جنت میں جانا نہ ملتا بلکہ اس وقت جاتیں جبکہ عبد المطلب داخل بہشت ہوں گے۔هكذا ينبغي التحقيق و الله تعالىٰ ولى التوفيق ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۵۸

(۹) قبر پر عورت کی حاضری اور جزع فزع سے ممانعت

۱۱۴۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : مر النبى صلى الله تعالى عليه وسلم بِامرأة عند قبر وهى تبكى فقال لها : اِتَّقِى اللّٰهَ وَ اصُبِرِیُ ۔

جد الممتار ۱/ ۴۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک عورت کے پاس سے گزرے جو قبر کے پاس بیٹھی رو رہی تھی۔ تو اس سے ارشاد فرمایا: اللہ سے ڈر اور صبر کر۔ ۱۲م

(۱۰) کافر کی قبر سے گزرو تو کیا کہو

۱۱۴۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : جاء اعرابى الى النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فقال : يا رسول الله ! ان ابى كان يصل الرحم و كان و كان فاين هو ، قال : فِى النَّارِ ، قال فكانه و جد من ذلك فقال : يا رسول الله ! فاين ابوك قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : حَيُثُ مَا مَرَرُتَ بِقَبُرِ مُّشُرِكٍ فَبَشِّرُهُ بِالنَّارِ ، قال : فاسلم الاعرابى بعد و قال : لقد كلفنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم تعبا ما مررت بقبر كافر الا بشرته بالنار ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر بولا: یارسول اللہ! میرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا اور

۱۱۴۷۔ الجامع الصحيح للبخارى،	باب قول الرجل اصبرى ،				۱۶۷/۱
الصحيح لمسلم ،	كتاب الجنائز ،				۳۰۲/۱
السنن الكبرى للبيهقى،	۶۵/۴	☆	مشكوة المصابيح للتبريزى،		۱۷۲۸
المسند لاحمد بن حنبل ،	۱۴۳/۳	☆	حلية الاولياء لابى نعيم ،		۴۰/۲
شرح السنة للبغوى، ،	۴۴۷/۵	☆	مجمع الزوائد للهيثمى،		۲/۳
فتح البارى لابن كثير ،	۸۰/۱۱	☆			
۱۱۴۸۔ السنن لابن ماجه ،	باب ما جاء فى زيارة قبور المشركين ،				۱۱۴/۱

ایسا ایسا تھا۔ تو اس کا انجام کیا ہے؟ فرمایا: دوزخ، اسے اس بات سے کچھ صدمہ لاحق ہوا تو بولا: آپ کے باپ کہاں ہیں؟ آپ نے فرمایا: سنو، جب تو کسی مشرک کی قبر سے گزرے تو اسے دوزخ کی بشارت سنا۔ اس کے بعد وہ اعرابی مسلمان ہوگیا اور کہنے لگا: رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے صدمہ پہونچایا تھا لیکن اب میں جس مشرک کی قبر سے گزرتا ہوں اسے دوزخ کی بشارت سناتا ہوں۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر عاقل جانتا ہے کہ بشارت ومژدہ دینا بے سماع وفہم محال، اور صحابی مخاطب نے ارشاد اقدس کو معنی حقیقی پر محمول کیا۔ ولہذا عمر بھر اس پر عمل فرمایا۔ فتبصر۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۱



۶۔احترام مقابر

(۱)مسلم کی قبر پر ہرگز نہ چلو

۱۱۴۹۔**عن** عقبة بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : لَأَنْ أَمْشِيَ عَلیٰ جَمْرَةٍ أَوْ سَيْفٍ أَوْ أَخْصِفَ نَعْلِي بِرِجْلِي أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَمْشِيَ عَلیٰ قَبْرِ مُسْلِمٍ ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے آگ کی چنگاری پر یا تلوار پر چلنا، یا میرا پاؤں جوتے میں سی دیا جانا زیادہ پسند ہے اس سے کہ میں کسی مسلمان کی قبر پر چلوں۔۱۲م

۱۱۵۰۔**عن** أبی هریره رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم:لَأَنْ أَطَأَ عَلیٰ جَمْرَةٍ حَتّی یَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِیْ أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ اَطَأَ عَلیٰ قَبْرِ مُّسْلِمٍ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھے چنگاری پر پاؤں رکھنا یہاں تک کہ وہ جوتا توڑ کر کھال تک پہونچ جائے اس سے زیادہ پسند ہے کہ کسی مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھوں۔

فتاوی رضویہ ۶/۴۸۰

(۲) قبر پر ٹیک نہ لگاؤ

۱۱۵۱۔ **عن** عمر و بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : رانی رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم متکئا الی القبر فقال : لَا تُوْذِ صَاحِبَ هٰذَا الْقَبْرِ ۔

۱۱۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب النهی عن المشی علی القبر ، ۱/۱۱۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۴
ارواء الغلیل للالبانی، ، ۱/۱۰۲ ☆
۱۱۵۰۔ الصحیح لمسلم کتاب الجنائز، ۱/۳۱۲ ☆
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن المشی علی القبور ، ۱/۱۱۳
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۱۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۴۲
۱۱۵۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۶۰۶، ۱۵/۶۵۷ ☆

حضرت عمرو بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر سے تکیہ لگائے دیکھا۔فرمایا: مردے کو ایذا نہ دے۔

۱۱۵۲۔ **عن** عمارة بن حزم رضی الله تعالیٰ عنه قال : رانی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی القبر فقال : يَا صَاحِبَ الْقَبْرِ! اِنْزِلْ مِنْ عَلَى الْقَبْرِ ، لَا تُوْذِ صَاحِبَ الْقَبْرِ وَ لَا يُوْذِيْكَ ۔

حضرت عمارہ بن حزم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے مجھے ایک قبر پر بیٹھے دیکھا تو فرمایا: اے قبر والے! قبر سے اتر، نہ تو صاحب قبر کو ایذا دے اور نہ وہ تجھے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن ابی دنیا ابو قلابہ بصری سے راوی، میں ملک شام سے بصرہ کو جاتا تھا رات کو خندق میں اترا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر ایک قبر پر سر رکھ کر سو گیا۔ جب جاگا تو صاحب قبر کو دیکھا کہ مجھ سے گلہ کرتا ہے اور کہتا ہے۔اے شخص! تو نے رات بھر مجھے ایذا دی۔

امام بیہقی نے دلائل النبوۃ میں اور ابن ابی الدنیا حضرت ابو عثمان نہدی سے وہ ابن مینا تابعی سے راوی، میں مقبرہ میں گیا دو رکعت پڑھ کر لیٹ رہا۔ خدا کی قسم! میں خوب جاگ رہا تھا کہ سنا کوئی شخص قبر میں سے کہتا ہے: اٹھ کہ تو نے مجھے اذیت دی۔ پھر کہا کہ تم عمل کرتے ہو اور ہم نہیں کرتے۔ خدا کی قسم! تیری طرح دو رکعتیں میں بھی پڑھ سکتا، مجھے تمام دنیا سے عزیز ہوتا۔

حافظ بن مندہ امام قاسم بن مخیمرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روای، اگر میں تپائی ہوئی بھال پر پاؤں رکھوں کہ میرے قدم سے پار ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس سے کہ کسی قبر پر پاؤں رکھو، پھر فرمایا: ایک شخص نے قبر پر پاؤں رکھا، جاگتے میں سنا، اے شخص! الگ ہٹ مجھے ایذا نہ دے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۰

۱۱۵۲۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/ ٦۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٤/ ۳۷٤
المستدرك للحاكم، ۳/ ٦۸۲ ☆

۱۱۵۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: لَأنْ یَّجْلِسَ أحَدُکُمْ عَلیٰ جَمْرَةٍ فَتَحْرِقَ ثِیَابَهٗ فَتَخَلَّصَ اِلیٰ جِلْدِهٖ خَیْرٌ لَّهٗ مِنْ أنْ یَّجْلِسَ عَلیٰ قَبْرٍ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک آدمی کو آگ کی چنگاری پر بیٹھا رہنا یہاں تک کہ وہ اس کے کپڑے جلا کر جلد تک توڑ جائے اس کے لئے بہتر ہے اس سے کہ قبر پر بیٹھے۔

اہلاک الوہابیین ۔ص ۱۳

۱۱۵۴۔ **عن** بشیر بن الخصاصیة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم رای رجلا یمشی بین القبور فی نعلین فقال : وَ یُحَكَ یَا صَاحِبُ السِّبْتَتَیْنِ اَلْقِ سِبْتَتَیْكَ۔

حضرت بشیر بن خصاصیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ایک شخص کو مقابر میں جوتا پہنے چلتے دیکھا ارشاد فرمایا: ہائے کمبختی تیری، اے طائفی جوتے والے! پھینک اپنی جوتی۔

۱۱۵۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : لان اطأ علی جمره احب الی من ان اطأ علی قبر مسلم ۔

حضرت عبداللہ مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مجھے آگ پر پاؤں رکھنا زیادہ پیارا ہے مسلمان کی قبر پر پاؤں رکھنے سے۔

اہلاک الوہابیین ص ۱۴

۱۱۵۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۱۲
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن المشی علی القبور ، ۱/۱۱۳
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ،باب فی کراهیة القعود علی القبر ، ۲/۴۶۰
السنن للنسائی، التشدید فی الجلوس علی القبور ، ۱/۲۸۷
۱۱۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۸۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۶۸۶۷، ۱۳/۳۰۱
السنن للنسائی، المشی بین القبور فی النعال ، ۱/۲۸۸
۱۱۵۵۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۴/۳۷۴ ☆ الکامل لابد عدی ، ۲/۱۷۳

(۳) قبر پر چلنے سے میت کو اذیت ہوتی ہے

۱۱۵۶۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: أَلْمَیِّتُ یُوْذِیْهِ فِی قَبْرِهٖ مَا یُوْذِیْهٖ فِی بَیْتِهٖ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو جس بات سے گھر میں ایذا ہوتی ہے قبر میں بھی ایذا پاتا ہے۔

۱۱۵۷۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال :اذی المؤمن فی موته کاذاه فی حیاته۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کو بعد موت ایذا دینی ایسی ہے جیسے زندگی میں اسے تکلیف پہونچانی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

۱۱۵۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه سئل عن وضع القدم علی القبر فقال : کما أکره أذی المؤمن فی حیاته فإنی أکره اذا ه بعد موته ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے قبر پر پاؤں رکھنے کا مسئلہ پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے جس طرح مسلمان زندہ کو ایذا ناپسند ہے یونہی مردہ کی۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان تمام صحیح حدیثوں اور انکے سوا اور احادیث کثیرہ سے ثابت ہے کہ قبر پر بیٹھنا یا پاؤں رکھنا بلکہ صرف اس سے تکیہ لگانے سے میت کو ایذا ہوتی ہے۔ اور مردہ مسلمان کو ایذا ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کو ایذا دینا تو اس پر پانی بہانا کس قدر باعث ایذا ہوگا۔ جب زندہ مردہ اس میں برابر ہیں تو کیا کوئی شخص روا رکھے گا کہ پاخانہ کے بدرو کا پانی اس پر بہایا جائے۔ یا لوگ اس کے سینے اور منہ پر پیشاب کیا کریں۔ یا دھوبی ناپاک کپڑے دھوکر وہ پانی اس کے منہ پر اور

۱۱۵۶۔ مسند الفردوس للدیلمی، ☆ اتحازف السادة للزبیدی، ۱۰/۳۷۴

۱۱۵۷۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ☆

۱۱۵۸۔ السنن لسعید بن منصور ، ☆

سر پر چھڑکا کرے۔ ہرگز کوئی مسلمان بلکہ کافر اسے اپنے لئے روا نہ رکھے گا۔ تو میت مسلمانوں کیلئے ایسی سخت ایذا کس دل سے روا رکھی جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۱۰

۳۔ قبر پر قبہ بنانا جائز ہے

۱۱۵۹۔ لما مات الحسن بن الحسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم ، ضربت اِمرأتہ القبة علی قبرہ سنة ثم رفعت فسمعوا صالحا یقول : الا ھل وجدو ا ما فقدوا فاجابہ اخر بل یئسوا فانقلبوا۔　　فتاوی رضویہ ۵/۲۹۰

حضرت حسن مثنی بن حضرت امام حسن ابن حضرت مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کا جب وصال ہوا تو ان کی اہلیہ حضرت فاطمہ صغری رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے انکی قبر پر ایک قبہ تانا جو ایک سال تک باقی رہا۔ پھر اٹھالیا، تو کسی پکارنے والے کو سنا جو کہتا تھا کیا انہوں نے جو کھویا تھا وہ پالیا دوسرے نے جواب دیا نہیں بلکہ مایوس ہو کر لوٹ گئے۔

علمائے کرام فرماتے ہیں:- یہ قبہ احباب کے جمع ہونے اوران کی قبر پر تلاوت قرآن و فاتحہ پڑھنے کیلئے تھا عبث ونا جائز نہ تھا کہ اہل بیت اطہار ایسا کام کبھی نہیں کرتے خصوصاً صحابہ کی موجودگی میں۔

اشعۃ اللمعات میں فرمایا کہ خود آپ کی بیوی ایک سال تک اس قبہ میں رہیں، ہوسکتا ہے اس قبہ کے دو حصے ہوں ایک میں آپ رہتی ہوں اور دوسرے حصہ میں احباب جمع ہو کر فاتحہ پڑھتے ہوں۔ اس حدیث سے دو مسئلے معلوم ہوئے۔ ایک یہ کہ بزرگوں کے مزارات پر زائرین کی آسانی کیلئے گنبد، عمارت بنانا جائز ہے۔ دوسرے یہ کہ وہاں مجاوروں کا بیٹھنا درست ہے کہ یہ دونوں کام اہل بیت نبوت نے صحابہ کرام کی موجودگی میں کیئے کسی نے منع نہ کیا، لہذا یہ دونوں عمل سنت صحابہ واہل بیت سے ثابت ہیں۔

(ماخوذ از مرأۃ المناجیح مصنفہ: حضرت علامہ مفتی احمد یار خاں نعیمی علیہ الرحمۃ)

یہ آواز ہاتف کی تھی جس میں بتایا گیا کہ کسی کی موت پر بہت غم کرنا چھوڑ کر جنگل میں بیٹھ جانا مردے کو واپس نہیں لے آتا۔ خیال رہے کہ یہ ندا ہم لوگوں کو سنانے کیلئے ہے نہ کہ اہل

۱۱۵۹۔ الجامع الصحیح للبخاری تعلیقا۔　باب ما یکرہ من اتخاذ المساجد،　۱/۱۷۷

بیت نبوت پر عتاب کیلئے، انہوں نے کوئی ناجائز کام نہ کیا تھا، اسی لئے اس ندا میں ڈانٹ ڈپٹ یا ان کیلئے اس فعل پر حرام ہونے کا فتوی نہیں۔

یہ زمانہ صحابہ کرام کا اخیر تھا اور تابعین کا دور اوسط تھا، سال بھر تک امام حسن مثنی کے مزار پر قبہ رہا مگر کسی نے منع نہیں کیا۔ اور نہ کوئی ایسی روایت ملتی ہے کہ کسی صحابی یا تابعی نے اس پر اعتراض کیا ہو۔ اس سے ظاہر ہوا کہ غرض صحیح کیلئے مزارات پر قبے بنانے جائز ہیں۔ یہی اہل سنت و جماعت کا مذہب ہے۔ اور اسی پر جملہ اہل سنت کا عمل ہے۔

لا یرفع علیه بناءً سے اسکی حرمت پر استدلال صحیح نہیں۔ اس لئے کہ اس سے مراد قبر پر ایسی عمارت بنانا ہے جیسے یہود و نصاری ستون نما سادی بناتے ہیں۔ اس پر قرینہ یہ کہ علی کے حقیقی معنی استعلاء کے ہیں اور استعلاء اس وقت ہوگا جبکہ میت کے محاذی اوپر عمارت بنائیں۔ اور اگر ارد گرد بنائیں گے تو استعلاء نہ ہوگا۔ علاوہ ازیں بہت سے احکام زمانہ کے اختلاف سے بدل جاتے ہیں جیسے ارشاد ہے۔

ابنو المساجدو اتخذوھا جما ۔

مسجدوں کو منڈی بناؤ۔ یعنی اس میں مینارے نہ بناؤ۔ مگر عہد تابعین ہی سے اس کے بر خلاف مساجد میں مینارے بننے لگے تھے۔ وجہ یہ ہوئی کہ عہد صحابہ تک شعائر دین کی عظمت شعائر دین کی وجہ سے دلوں میں بھر پور تھی ۔ نیز عام مکانات بھی بہت معمولی اور سادے ہوتے تھے۔ جب فتوحات ہوئیں اور دولت کی کثرت ہوئی اور مکانات عالیشان بننے لگے۔ اب اگر مسجدیں اسی طرح منڈی اور معمولی حیثیت کی رہتیں تو عام نگاہوں میں ان کی وقعت نہ ہوتی ۔ غیر ہنستے کہ مسلمانوں کی عبادت گاہ ایسی معمولی، تو مساجد کی عمارتیں عالیشان سے عالیشان بننے لگیں، مینارے، گنبد بننے لگے۔ اس سے مقصود شعائر دین کی دلوں میں عظمت بٹھانا ہے۔ اسی طرح عہد سابق میں ہر مسلمان مسلمان کی قبر کا احترام کرتا تھا۔ اور علماء صلحاء مشائخ کے مزارات کی ان کی شایان شان عظمت دلوں میں تھی۔ مگر اب جبکہ بصیرت باطنی کا فقدان ہے اور ظاہری شان و شوکت ہی عظمت کا نشان بن چکا ہے، علمائے کرام نے علماء و مشائخ کے مزارات پر قبے بنانے کی اجازت دے دی ہے، بلکہ اسے مستحسن بتایا ہے۔ علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں اور ملا علی قاری نے فرمایا۔ حتی کہ مولوی اعزاز علی مفتی دار العلوم دیوبند نے

بھی شرح نقایہ ملا علی کے حاشیہ میں بھی ذرا تغیر کے ساتھ لکھا ہے۔

قد اباح السلف البناء علی قبر المشائخ و العلماء المشهورين ليزورهم الناس وليستريحون بالجلوس فيه ۔

مشائخ اور علماء مشہورین کے مزارات پر عمارات بنانے کو علماء سلف نے جائز بتایا تاکہ لوگ ان کی زیارت کریں اور اس میں بیٹھنے پر آرام پائیں۔

نیز اس میں بہت سے فوائد ہیں، زائرین باطمینان وحضور قلب تلاوت ذکر اذکار کریں گے۔ جس سے دونوں کو فائدہ ہوگا، بارش دھوپ سردی سے محفوظ رہیں گے، قبے سے لوگ پہچان جائیں کہ یہ کسی محبوب بارگاہ کا مزار ہے، تو حاضر ہوں گے اور فیض حاصل کریں گے۔ یہی وجہ ہے کہ تمام متاخرین نے اس کے جواز کی تصریح کی ہے۔ حتی کہ علامہ علاء الدین حصکفی نے درمختار میں فرمایا۔

لا يرفع عليه بناء و قيل لا باس به و هو المختار ۔

قبر پر عمارت نہ بنائے، ایک قول یہ ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں اور یہی مختار ہے۔

اور علامہ محمد امین بن عابدین شامی نے ردالمحتار میں فرمایا۔

و فی الاحکام عن جامع الفتاوی و قیل لا یکره واذا کان المیت من المشائخ و العلماء و السادات ۔

احکام میں جامع فتاوی سے ہے کہ ایک قول یہ ہے قبر پر عمارت بنانا مکروہ نہیں جبکہ میت مشائخ اور علماء اور سادات سے ہو۔

طحطاوی علی المراقی میں درمختار کا قول نقل کر کے برقرار رکھا۔ یہ دلیل ہے کہ ان کا بھی مختار یہی ہے

(ماخوذ از نزہۃ القاری مصنفہ: حضرت علامہ مفتی شریف الحق امجدی علیہ رحمۃ)

۷۔ مردوں سے حسن سلوک اور ایصال ثواب

(۱) مردوں کو بھلائی سے یاد کرو

۱۱۶۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ فَاِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلىٰ مَا قَدَّمُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو بھلائی سے ہی یاد کرو کہ وہ اپنے اعمال کو پہونچ گئے۔

۱۱۶۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَاِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا اِلىٰ مَا قَدَّمُوْا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برامت کہو کہ وہ اپنے کئے کو پہونچ چکے ہیں۔

۱۱۶۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا تَذْكُرُوا هَلْكَاكُمْ اِلَّا بِخَيْرٍ، اِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ تَأْثِمُوْنَ، وَاِنْ يَّكُوْنُوْا مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَحَسْبُهُمْ مَا هُمْ فِيْهِ۔

۱۱۶۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى من سب الاموات، ۱۸۷/۱
السنن للنسائى، باب النهى عن ذكر الهلكى لا بخير، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۰/۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۲۷۱۲، ۶۸۰/۱۵

۱۱۶۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما ينهى من سب الاموات، ۱۸۷/۱
السنن للنسائى، باب النهى عن سب الاموات، ۲۱۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۸۰/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۷۵/۴
المستدرك للحاكم ۳۸۵/۱ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۸۶/۵
اتحاف السادة للزبيدى، ۴۹۰/۷ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۷۱۴، ۶۸۰/۱۵
فتح البارى للعسقلانى، ۳۶۲/۱۱ ☆ الاذكار النوويه ۱۵۱
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۷۹/۲ ☆

۱۱۶۲۔ اتحاف السادة للزبيدى، ۴۹۱/۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى ۵۷۹/۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مردوں کو یاد نہ کرو مگر بھلائی کیساتھ۔ کہ اگر وہ جنتی ہیں تو برا کہنے میں تم گنہگار ہوگے۔ اور اگر دوزخی ہیں تو انہیں وہ عذاب ہی بہت ہے جس میں وہ ہیں

۱۱۶۳۔ **عن** المغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَا تَسُبُّوا الْأَمْوَاتَ فَتُؤْذُوا بِهِ الْأَحْيَآءَ ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردوں کو برا نہ کہو کہ اس کے باعث زندوں کو ایذا دو۔

۱۱۶۴۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالى عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : إِذَا مَاتَ صَاحِبُكُمْ فَدَعُوهُ وَ لَا تَقَعُوا فِيهِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تمہارا ساتھی مر جائے تو اسکو معاف رکھو اور اس پر طعن نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۴/۳۴

(۲) قبرستان میں جا کر استغفار کرو

۱۱۶۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهاقالت : قال

۱۱۶۳۔ الجامع الصحيح للبخارى ،	باب ما ينهى عن سب الاموات ،			۱۸۷/۱
الجامع للترمذى،	باب ما جاء فى الشتم ،			۱۹/۲
السنن لابى داؤد ،	كتاب الادب ، باب فى النهى عن سب الموتى			۶۷۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ،	۳۰۰/۱	☆	كنز العمال للمتقى، ۴۲۷۱۵ ،	۶۸۰/۱۵
اتحا ف السادة للزبيدى،	۴۹۰/۷	☆	مجمع الزوائد للهيثمى،	۷۶/۸
الجامع الصغير للسيوطى،	۵۸۰/۲	☆	المغنى للعراقى،	۱۱۷/۳
مسند الربيع بن حبيب ،	۱۹۸۷	☆	الكامل لابن عدى،	۲۵۶/۴
۱۱۶۴۔ السنن لابى د اؤد ،	كتاب ا الادب فى النهى عن سب الموتى،			۶۷۱/۲
الجامع الصغيير للسويطى،	۵۸/۱	☆	اتحاف السادة للزبيدى،	۳۷۴/۱۰
المغنى للعراقى،	۳۷۷/۴	☆	كنز العمال للمتقى،	۴۲۷/۱
مسند لربيع بن حبيب ،	۱۳۱۲	☆	الكامل لابن عدى،	۱۸۳/۵
تاريخ اصفهان لابى نعيم ،	۳۴۶/۲	☆	آداب الزفاف للالبانى،	۱۴۷
۱۱۶۵۔ السنن للنسائى،	باب الامر بالاستغفار للمسلمين ،			۲۲۲/۱
المؤطا لمالك ،	۸۵	☆	المستدرك للحاكم ،	۴۸۸/۱

رسول الله صلی الله تعالیٰ عله وسلم: اِنِّی بُعِثْتُ اِلیٰ أهْلِ الْبَقِیعِ لِاُصَلِّیَ عَلَیْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اہل بقیع کی طرف بھیجا گیا کہ میں ان پر صلوۃ یعنی دعا و استغفار کروں۔

۱۱۶۶۔ **عن** اُم المؤمین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ جِبْرَئِیلَ أتَانِی فَأمَرَنِی أنْ آتِیَ الْبَقِیعَ فَأسْتَغْفِرَلَهُمْ قلت له : کیف اقول ، یا رسول الله! قال : قولی: اَلسَّلَامُ عَلیٰ أهْلِ الدَّارِ مِنَ الْمُؤمِنِینَ وَ الْمُسْلِمِینَ وَ یَرْحَمُ اللّٰهُ الْمُسْتَقْدِمِینَ مِنَّا وَ الْمُسْتَاخِرِینَ وَ اِنَّا اِنْ شَآءَ اللّٰهُ بِکُمْ لَاحِقُوْنَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور مجھے حکم دیا کہ بقیع جا کر اہل بقیع کیلئے دعا مغفرت کروں۔ام المؤمنین فرماتی ہیں: میں نے عرض کی: یا رسول اللہ! کس طرح کہوں۔حضور نے زیارت قبور کی دعا تعلیم فرمائی۔السلام علی اهل الدار من المؤمنین و المسلمین و یرحم الله المستقدمین منا و المستاخرین و انا انشاء الله بکم لا حقون ۔

۱۱۶۷۔ **عن** عقبة بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم خرج یوما فصلی علی اهل احد صلاته علی المیت۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم ایک دن نکلے اور اہل احد پر جنازہ کی نماز کی طرح نماز پڑھی۔

۱۱۶۶۔ السنن للنسائی، الامر بالاستغفار للمسلمین ، ۲۸۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب فی التسلیم علی اهل القبور ، ۳۱۲/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فیما یقال اذا دخل المقابر، ۱۱۱/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۰/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۲۹۲۸، ۶۰۶/۱۱

۱۱۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب اهد یحبنا ، ۵۸۵/۲
السنن للنسائی ، باب الصلوة علی الشهداء ، ۲۱۴/۱
السنن لابی داؤد ، باب الصلوة علی القبر، ۴۵۹/۲

۱۱۶۸۔ **عن** عقبه بن عامر رضی الله تعالیٰ عنه قال :صلی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم علی قتلی احد بعد ثمانی سنین کالمودع للاحیاء و الاموات ۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے شہدائے احد پر آٹھ سال بعد اس طرح صلوۃ و دعا کی جیسے سب کو رخصت فرما رہے ہوں۔ فتاوی رضویہ ۴/۰

(۳) میت کی ہڈیاں توڑنا زندہ کی طرح ہے

۱۱۶۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِنَّ کَسُرَ عَظُمِ الُمَیِّتِ کَکَسُرِهٖ حَیًا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ مسلمان کی ہڈی توڑنی ایسی ہے جیسے زندہ مسلمان کی ہڈی توڑنی۔ فتاوی رضویہ ۴/۳

(۴) مرنے کے بعد تین چیزوں کا ثواب ملتا ہے

۱۱۷۰۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: اِذَا مَاتَ الُاِنُسَانُ اِنُقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّامِنُ ثَلٰثٍ ، صَدَقَةٌ جَارِیَّةٌ ، أَوُ عِلُمٌ یُنُتَفَعُ بِهٖ ، أَوُ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدُعُو لَهٗ ۔ فتاوی رضویہ ۲۳۱/۶

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم

۱۱۶۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب غزوة احد، ۵۷۸/۲

۱۱۶۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی الحفار یجد العظم ، ۴۵۸/۲

السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن کسر عظم المیت ، ۱۱۷/۱

المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۸/۶ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۴۱/۱

المصنف لعبد الرزاق، ۴۴۴/۳ ☆ السنن للدار قطنی ۱۸۸/۳

جمع الجوامع للسیوطی، ۶۸۲۳ ☆ المؤطا لمالك ، ۸۳

۱۱۷۰۔ الصحیح لمسلم ، باب وصول ثواب الصدقة ، ۴۱/۲

السنن لابی داؤد ، باب فی الصدقه عندا لمیت ، ۲۹۸/۲

مشکل الآثار للطحاوی، ۹۵/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۷۲/۲

السنن الکبری للبیهقی، ۲۷۸/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۰۰/۱

اتحاف السادة للزبیدی، ۱۱۴/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۴۴۰/۷

نے ارشاد فرمایا: انسان جب مرجاتا ہے تو اس کا عمل ختم ہوجاتا ہے۔ مگر تین چیزیں باقی رہتی ہیں صدقہ جاریہ، علم نافع کہ لوگ اس سے فائدہ اٹھائیں، نیک اولاد جو والدین کیلئے دعا خیر کرے۔ ۱۲م

(۵) والدین کی طرف سے صدقہ دینے سے انکو ثواب ملتا ہے

۱۱۷۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: مَا عَلٰی أَحَدِکُمْ اِذَا أَرَادَ أَنْ یَّتَصَدَّقَ لِلّٰہِ صَدَقَۃً تَطَوُّعًا أَنْ یَجْعَلَھَا عَنْ وَالِدَیْہِ اِذَا کَانَ مُسْلِمَیْنِ فَیَکُوْنُ لِوَالِدَیْہِ أَجْرُھَا وَلَہٗ مِثْلُ أُجُوْرِھِمَا بَعْدَ أَنْ لَا یَنْقُصَ مِنْ أُجُوْرِھِمَا شَیْئًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی شخص کسی صدقہ نافلہ کا ارادہ کرے تو اس کا کیا حرج ہے کہ وہ صدقہ اپنے ماں باپ کی نیت سے دے کہ انہیں اس کا ثواب پہونچے گا۔ اور اسے ان دونوں کے اجروں کے برابر ملے گا۔ اور ان کے ثواب میں بھی کچھ کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰

۱۱۷۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم: اِذَا تَصَدَّقَ أَحَدُکُمْ بِصَدَقَۃٍ تَطَوُّعًا فَلْیَجْعَلْھَا عَنْ أَبَوَیْہِ فَیَکُوْنُ لَھُمَا أَجْرُھَا فَلَا یَنْقُصُ مِنْ أَجْرِہٖ شَیْءٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی صدقہ نافلہ دے تو اس میں والدین کی طرف سے نیت کرے کہ ان دونوں کو اس کا ثواب ملے گا اور اسکے ثواب میں بھی کوئی کمی نہ ہوگی۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۰۲

۱۱۷۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۶۱، ۶/۳۸۰ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲/۲۱۶
☆ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۶۴۵

۱۱۷۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۳۸ ☆

(۶) بعد دفن قبر پر دعا کرنا سنت ہے

۱۱۷۳۔ **عن** حصین بن وحوح الانصاری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان طلحة بن البراء رضی اللہ تعالیٰ عنه مرض فاتاہ النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم یعودہ فی الشتاء فی بردو غیم ، فلما انصرف قال لاھله: لا اری طلحة الا قد حدث فیه الموت ، فاذ نونی به و عجلوا فلم یبلغ النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم نبی سالم بن عوف حتی توفی و جن علیه اللیل فکان فیما قال طلحة لما دخل اللیل اذا مت فادفنونی و الحقولی بربی عزوجل و لا تدعوا رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم فاِنی أخاف علیه یھودا أن یصاب بسببی فأخبر النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم حین أصبح ، فجاء حتی وقف علی قبرہ فصف الناس معه ثم رفع یدیه فقال : أَللّٰھُمَّ ! أَلْقِ طَلْحَةَ وَ یَضْحَكُ اِلَیْكَ ۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۴

حضرت حصین بن وحوح انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ تعالیٰ عنہ مریض ہوئے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم انکی عیادت کیلئے جاڑوں میں نہایت سردی اور بادل کے موسم میں تشریف لے گئے جب واپس تشریف لا رہے تھے تو ان کے گھر والوں سے ارشاد فرمایا: مجھے طلحہ میں موت کے آثار دکھائی دے رہے ہین۔ لہذا مجھے اطلاع دینا اور جلدی کرنا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قبیلہ بنوسالم بن عوف تک پہونچے تھے کہ ان کا وصال ہوگیا۔ رات کی تاریکی چھا چکی تھی۔ لہذا وہی ہوا جو حضرت طلحہ نے کہا تھا۔ کہ مجھے جلد دفن کر دینا اور میرے رب کے حضور پہونچا دینا۔ حضور کو رات کو تکلیف نہ دینا کہ مجھے اس بات کا خوف ہے کہ کہیں میری وجہ سے یہودیوں کی طرف سے حضور کو کوئی تکلیف پہونچے۔ جب صبح ہوئی تو حضور کو یہ واقعہ سنایا گیا۔ حضور تشریف لائے اور قبر کے پاس کھڑے ہو کر صف بندی فرمائی پھر ہاتھ اٹھا کر دعا کی۔ الہی! طلحہ سے تیری ملاقات اس حال میں ہو کہ طلحہ تیرے حضور ہنستے ہوئے حاضر ہوں۔ ۱۲م

۱۱۷۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۴/۲۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۳۷
کنز العمال للمتقی، ۳۳۳۷۸، ۱۱/۶۹۷ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۹۷۸۶
التمهید لابن عبد البر، ۶/۲۷۴۳ ☆

۱۱۷۴۔ **عن** أمير المؤمنين عثمان بن عفان رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان النبى صلى الله تعالى عليه وسلم اذا فرغ من دفن الميت و قف عليه فقال : اِسۡتَغۡفِرُوۡا لِأخِيۡكُمۡ وَ اسۡئَلُوۡا لَهُ التَّثۡبِيۡتَ فَاِنَّهُ الۡأنَ لَيُسۡئَلُ ۔

حضرت امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی یہ عادت کریمہ تھی کہ جب مردے کو دفن کرکے فارغ ہو جاتے تو کچھ دیر تشریف فرما رہتے اورارشاد فرماتے: اپنے بھائی کیلئے دعائے مغفرت کرو اور اسکے لئے ثابت قدمی کی دعا کرو کہ اس سے اس وقت سوال ہونے والا ہے۔

(۷) ایصال ثواب

۱۱۷۵۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنۡ مَرَّ عَلَى الۡمَقَابِرِ وَ قَرَأَ " قُلۡ هُوَ اللّٰهُ أحَدٌ" اِحۡدٰى عَشۡرَةَ مَرَّةً ، ثُمَّ وَهَبَ أجۡرَهَا لِلۡأمۡوَاتِ أعۡطِىَ مِنَ الۡأَجۡرِ بِعَدَدِ الۡأمۡوَاتِ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا قبرستان سے گزر ہوا اور اس نے گیارہ بار قل ھو اللہ شریف پڑھ کر اس کا ثواب مردوں کو ایصال کیا تو تمام مردوں کے برابر اس کو ثواب ملے گا۔۱۲م

(۸) بیرام سعد برائے ایصال ثواب کھودا گیا

۱۱۷۶۔ **عن** سعد بن عبادة رضى الله تعالىٰ عنه انه قال: يا رسول الله ! ان ام سعد ماتت ، فاى الصدقة افضل؟ قال : أَلۡمَاءُ ، قال : فحضر بيرأ و قال : هذه لام سعد ۔

۱۱۷۴۔ السنن لابى داؤد ، باب الاستغفار عند القبر ، ۲/۴۵۹
المستدرك للحاكم ، ۱/۳۷۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۴/۵۶
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۱۹ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۰/۳۵۲
كنز العمال للمتقى، ۱۸۵۱۴، ۷/۱۵۸ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۳۴۵
۱۱۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۲۵۹۶، ۱۵/۶۵۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۱۰/۳۷۱
۱۱۷۶۔ السنن لابى داؤد ، كتاب الزكوة ، باب فى فضل سقى الماء ، ۱/۲۳۵
التفسير للقرطبى، ۷/۲۱۵ ☆

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم سے عرض کیا: یارسول اللہ! ام سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا انتقال ہوگیا تو کونسا صدقہ افضل ہے؟ فرمایا: پانی، تو کنواں کھودا اور اس طرح کہا: یہ کنواں ام سعد کیلئے ہے۔۱۲ م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قبل اس کے صدقہ محتاج کے ہاتھوں میں پہونچے ثواب اس کا میت کو پہونچانا جائز ہے۔ اس حدیث سے صاف ظاہر ومتبادر کہ کنواں تیار ہوجانے پر یہ الفاظ کہے: ھذہ لام سعد اور جب تک وہ کنواں رہا بحکم" ھذہ لام سعد "سب کا ثواب مادر سعد کو پہونچا اور سب کا ایصال منظور تھا۔ تو قبل تصرف بھی ایصال ثواب حاصل۔ یہ احادیث کثیرہ سے ثابت ہے۔ اب جو اسے ناجائز کہے حدیث کی مخالفت کرتا ہے۔ طرفہ یہ کہ خود امام الطائفہ میاں اسماعیل دہلوی اپنی تقریر ذبیحہ، میں اس تقریر وہابیہ کو ذبح کرگئے۔ لکھتے ہیں: اگر شخصے بزے درخانہ پرورش کندتا گوشت او خوب شود اورا ذبح کردہ و پختہ فاتحہ حضرت غوث الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خواندہ بخوارانند خللے نیست۔

اگر کوئی شخص اپنے گھر بکرے کی پرورش کرے اور جب وہ خوب فربہ ہوجائے تو اس کو ذبح کرکے گوشت پکا کر سیدنا غوث اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی فاتحہ دلائے اور لوگوں کو کھلائے تو اس میں کوئی حرج نہیں۔

ان لوگوں سے پوچھا جائے کہ یہ فاتحہ خواندہ بخوارند کیسی، یہاں "خوارندو فاتحہ خواند" کہا ہوتا۔

بات یہ ہے کہ فاتحہ ایصال ثواب کا نام ہے اور مومن کے نیک عمل پر ایک ثواب اسکی نیت کرتے ہی حاصل ہوجاتا ہے۔ اور عمل کئے پر دس ہوجاتا ہے جیسا کہ صحیح حدیثوں میں ارشاد ہوا۔ بلکہ متعدد حدیثوں میں فرمایا: نیة المؤمن خیر من عمله ، مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔ فاتحہ میں دو عمل نیک ہوتے ہیں۔ قرأت قرآن، اطعام طعام۔

طریقہ مروجہ میں ثواب پہونچانے کی دعا اس وقت کرتے ہیں جبکہ کھانا دینے کی نیت کرلی اور کچھ قرآن عظیم پڑھ لیا تو کم سے کم گیارہ ثواب تو اس وقت مل چکے۔ دس ثواب قرأت کے اور ایک نیت اطعام کا۔ کیا انہیں میت کو نہیں پہونچا سکتے؟

رہا کھانا دینے کا ثواب وہ اگر چہ اس وقت موجود نہیں ۔تو کیا ثواب پہونچانا شاید ڈاک یا پارسل میں کسی چیز کا بھیجنا سمجھا ہوگا۔کہ جب تک وہ شئ موجود نہ ہو کیا بھیجی جائے ۔ حالانکہ اس کا طریقہ صرف جناب باری میں دعا کرنا ہے کہ وہ ثواب میت کو پہونچ جائے۔خود امام الطائفہ صراط مستقیم میں لکھتا ہے۔

طریق رسانیدن آں دعا بجناب الٰہی است۔

کیا دعا کرنے کیلئے بھی اس شئ کا موجود فی الحال ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۹۴

٨۔ عالم برزخ کے احوال

١۔ عالم برزخ کی وسعت

١١٧٧۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَا شَبَّهْتُ خُرُوْجَ الْمُؤمِنِ مِنَ الدُّنْيَا اِلَّا مِثْلَ خُرُوْجِ الصَّبِيِّ مِنْ بَطْنِ اُمِّهٖ مِنْ ذٰلِكَ الْغَمِّ وَ الظُّلْمَةِ اِلىٰ رَوْحِ الدُّنْيَا ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا سے مسلمان کا جانا ایسا ہے جیسے بچے کا ماں کے پیٹ سے نکلنا۔ اس دم گھٹنے اور اندھیری کی جگہ سے اس فضائے وسیع دنیا میں آنا۔

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی لئے علماء فرماتے ہیں: دنیا کو برزخ سے وہی نسبت ہے جو رحم مادر کو دنیا سے پھر برزخ کو آخرت سے ایسی نسبت ہے جو دنیا کو برزخ سے۔ اب اس سے برزخ و دنیا کے علوم و ادراکات میں فرق سمجھ لیجئے۔ وہی نسبت چاہیئے جو علم جنین کو علم اہل دنیا سے، واقعی روح طائر ہے اور بدن قفس اور علم پرواز، پنجرے میں پرند کی پرفشانی کتنی۔ ہاں جب کھڑکی سے باہر آیا اس وقت اس کی جولانیاں قابل دید ہیں۔　　فتاوی رضویہ ٤/ ٢٤٥

(٢) مومن کی روح آزاد رہتی ہے

١١٧٨۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان الدنيا جنة الكافر و سجن المؤمن ، وانما مثل المؤمن حين تخرج نفسه كمثل رجل كان فى السجن فاخرج منه فجعل يتقلب فى الارض و يفسح فيها ۔

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: بیشک دنیا کافر کی بہشت اور مسلمان کا قید خانہ ہے جب مسلمان کی جان نکلتی ہے تو اسکی مثال ایسی ہے جیسے کوئی شخص زنداں میں تھا۔ اب آزاد کر دیا گیا تو زمین میں گشت کرنے اور بافراغت چلنے پھرنے لگا۔

١١٧٧۔ الجامع الصغير للسيوطى،　　٤٨٤/٢

١١٧٨۔ الجامع للترمذى ،　　باب ما جاء ان الدنياسجن المومن الخ،　　٥٦/٢

٢١٧٩۔ **عن** عبد الله بن عمر و بن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذا مات المؤمن يخلى سربه يسرح حيث شاء ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب مسلمان مرتا ہے اس کی راہ کھول دی جاتی ہے جہاں چاہے جائے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲ ☆ فتاوی رضویہ ۹/ ۴۸

(۳) روحین متعلقین سے ملاقات کرتی ہیں

١١٨٠۔ **عن** سعيد بن المسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان سلمان الفارسی و عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنهما التقيا فقال احدهما لصاحب : ان لقيت ربك قبلی فاخبرنی ما ذا لقيت ، فقال : او تلقى الاحياء الاموات؟ قال : نعم ، اما المؤمنون فإن أرواحهم فی الجنة و هی تذهب حيث شاء ت ۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت سلمان فارسی و عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہما باہم ملے۔ایک نے دوسرے سے کہا کہ اگر تم مجھ سے پہلے انتقال کرو تو مجھے خبر دینا کہ وہاں کیا پیش آیا۔کہا: کیا زندے اور مردے بھی ملتے ہیں؟ کہا: ہاں، مسلمانوں کی روحیں تو جنت میں ہوتی ہیں۔انہیں اختیار ہوتا ہے جہاں چاہیں جائیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

(۴) مومن کی روح آزاد رہتی ہے اور کافر کی قید

١١٨١۔ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان ارواح المؤمنين فی برزخ من الأرض تذهب حيث شاء ت و نفس الكافر فی سجين ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کی روحیں زمین کے برزخ میں ہیں۔جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔اور کافر کی روحیں سجین میں مقید ہیں۔

١١٨٢۔ **عن** الإمام مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : بلغنی ان ارواح المؤمنين

١١٧٩۔ المصنف لابن ابی شيبة ، ١٤٤/٧

١١٨٠۔ كتاب الزهد لابن المبارك ، ٣٧٣/١

١١٨١۔ كتاب الزهد لابن المبارك ، ☆ ابن ابی الدنيا

١١٨٢۔ ابن ابی الدنياء

مرسلة تذهب حیث شاء ت ۔　　فتاوی رضویہ ۴/۲۳۲

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ مومنوں کی روحیں آزاد ہیں جہاں چاہتی ہیں جاتی ہیں۔

(۵) مردہ اپنے غسل دینے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۸۳۔ **عن** بکربن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : بلغنی انه ما من میت یموت الاوروحه فی ید ملك الموت فهم یغسلونه و یکفنونه و هو یری ما یصنع اهله فلم یقدر علی الکلام لینها هم عن الرنة و العویل ۔

حضرت بکر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جو مرتا ہے اسکی روح ملک الموت کے ہاتھ میں ہوتی ہے لوگ اسے غسل وکفن دیتے ہیں اور وہ دیکھتا ہے جو کچھ اس کے گھر والے کرتے ہیں۔ ان سے بات نہیں کرسکتا کہ ان کو شور وفریاد سے منع کرے۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۱۴۲

۱۱۸۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : اِنَّ الْمَیِّتَ یَعْرِفُ مَنْ یُّغَسِلُهٗ وَ یَحْمِلُهٗ وَ مَنْ یَکْفِنُهٗ وَ مَنْ یُّدْلِیْهُ فِی حُفْرَتِهٖ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ پہچانتا ہے اسے جو اس کو غسل دے، اور جو اٹھائے، اور جو کفن پہنائے، اور جو قبر میں اتارے۔

۱۱۸۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم: مَا مِنْ مَیِّتٍ یَمُوْتُ اِلَّاوَھُوَ یَعْرِفُ غَاسِلَهٗ وَ یُنَاشِدُ حَامِلَهٗ اِنْ کَانَ بُشِّرَ بِرَوْحٍ وَّ رَیْحَانٍ وَ جَنَّةِ النَّعِیْمِ أنْ یُّعَجِّلَهٗ، وَ اِنْ کَانَ بُشِّرَ بِنُزُلٍ مِّنْ حَمِیْمٍ وَ تَصْلِیَةِ جَحِیْمٍ أنْ یَّحْبِسَهٗ ۔

۱۱۸۳۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۸۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۳ ☆ المعجم الاوسط للطبرانی، ۷/۲۵۷

۱۱۸۵۔ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۱۶۷ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱/۳۳۰

الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۰ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر مردہ اپنے نہلانے والے کو پہچانتا ہے اور اٹھانے والے کو قسمیں دیتا ہے۔ اگر اسے آسائش اور پھولوں اور آرام کے باغ کا مژدہ ملا تو قسم دیتا ہے مجھے جلد لے چل، اور اگر آب گرم کی مہمانی اور بھڑکتی آگ میں جانے کی خبر ملی ہے تو قسم دیتا ہے کہ مجھے روک رکھ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

۱۱۸۶۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : مَا مِنْ مَیِّتٍ یُوْضَعُ عَلٰی سَرِیْرِہٖ فَیُخَطِّیْ بِہٖ ثَلٰثَ خَطًّا اِلَّاتَکَلَّمَ بِکَلَامٍ یَسْمَعُہٗ مَا شَآءَ اللّٰہُ اِلَّا الثُّقَلَیْنِ ، اَلْجِنَّ وَ الْاِنْسَ ، یَقُوْلُ : یَا اِخْوَتَاہُ وَ یَا حَمَلَۃَ نَعْشَاہُ ! لَا تَغُرَّنَّکُمُ الدُّنْیَا کَمَا غَرَّتْنِیْ وَ تَلْعَبَنَّ بِکُمْ کَمَا لَعِبَتْ بِیْ، خَلَفْتُ مَا تَرَکْتُ لِوَرَثَتِیْ وَ الدَّیَّانُ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ یُخَاصِمُنِیْ وَ یُحَاسِبُنِیْ وَ أَنْتُمْ تَشِیْعُوْنِیْ وَ تَدْعُوْنِیْ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب مردے کو جنازہ پر رکھ کر تین قدم لے چلتے ہیں تو وہ ایک کلام کرتا ہے جسے سب سنتے ہیں جنہیں خدا چاہے جن و انس کے سوا۔ کہتا ہے: اے بھائیو، اے نعش اٹھانے والو! تمہیں دنیا فریب نہ دے، جیسا مجھے دیا۔ اور تم سے نہ کھیلے جیسا مجھ سے کھیلی ۔ اپنا ترکہ تو میں وارثوں کیلئے چھوڑ چلا ۔ اور بدلا دینے والا قیامت میں مجھ سے جھگڑے گا اور حساب لے گا۔ تم میرے ساتھ چل رہے ہو اور اکیلا چھوڑ آؤ گے۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۶

(۶) مردہ قبرستان لیجانے والوں سے کلام کرتا ہے

۱۱۸۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : اِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَۃُ وَ احْتَمَلَتِ الرِّجَالُ عَلٰی أَعْنَاقِھِمْ ، فَاِنْ کَانَتْ صَالِحَۃً قَالَتْ : قَدِّمُوْنِیْ ، وَ اِنْ کَانَتْ غَیْرَ صَالِحَۃٍ ، قَالَتْ : یَا وَیْلَھَا أَیْنَ

۱۱۸۶۔ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۵۷، ۱۵/ ۵۹۶ ☆ تاریخ جرجان للھثمی، ۱۷۸
۱۱۸۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ولی المیت قدمونی، ۱/ ۱۷۶
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ۴۳۴ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۴/ ۲۱

تُذْهَبُوْنَ بِهَا ، سَمِعَ صَوْتَهَا كُلُّ شَیْءٍ اِلَّا الْاِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهٗ لَصَعِقَ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب جنازہ رکھا جاتا ہے اور مرد اسے اپنی گردنوں پر اٹھاتے ہیں۔اگر نیک ہوتا ہے کہتا ہے: مجھے آگے بڑھاؤ، اور اگر بد ہوتا ہے تو کہتا ہے: ہائے خرابی اس کی کہاں لیجاتے ہو۔ ہرشیٔ اسکی آواز سنتی ہے مگر آدمی۔ کہ وہ سنے تو بے ہوش ہوجائے

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اگرچہ اہل سنت کا مسلک یہ ہے کہ نصوص ہمیشہ ظاہر پر محمول ہوں گے جب تک کہ اس میں محذور نہ ہو۔ لہذا ہم اس کلام جنازہ کو یوں بھی کلام حقیقی پر محمول کرتے ہیں۔ مگر بحمد اللہ تعالیٰ مصطفیٰ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ان پچھلے لفظوں سے نص کو مفسر فرمادیا کہ ہرشیٔ اسکی آواز سنتی ہے۔ اب کسی طرح مجال تاویل وتشکیک باقی نہ رہی۔ وللہ الحمد ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۲۵۵

(۷) مومن کو وقت انتقال ہی بشارت دے دی جاتی ہے

۱۱۸۸ـ **عن** أبی هريره رضی الله تعالیٰ عنه قال : لا يقبض المؤمن حتی يری البشری ، فاذا قبض نادی ، فليس فی الدار دابة صغيرة و لا كبيرة الا هی تسمع صوته الا الثقلين : الجن و الإنس تعجلوا به الی أرحم الراحمين ، فاذا وضع علی سريره قال : ما أبطأ ما تمشون ، فاذا أدخل فی لحده أُقعد فأری مقعده من الجنة و ما أعد الله له ، و ملی قبره من روح و ريحان و مسك قال : فيقول : يا رب ! قدمنی ، قال : فيقال : لم يأن لك ، اِن لك اِخوة و أخوات لما يلحقون ، ولكن نم قرير العين ، قال أبو هريره رضی الله تعالیٰ عنه : فو الذی نفسی بيده! مانا م نائم شاب طاعم ناعم و لا فتاة فی الدنيا نومة بأقصر و لا أحلی من نومته حتی يرفع راسه الی البشری يوم القيامة ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مسلمان کی روح نہیں نکلتی جب تک بشارت نہ دیکھ لے۔ جب نکل چکتی ہے تو ایسی آواز میں ندا کرتی ہے جسے جن وانس کے سوا گھر کا ہر چھوٹا بڑا جانور سنتا ہے۔ کہتی ہے مجھے لے چلو ارحم الراحمین کی طرف۔ پھر جب جنازہ پر

۱۱۸۸ـ المصنف لابن ابی شيبة ، كلام ابی هريره رضی الله تعالیٰ عنه ، ۷/۱۴۲

رکھتے ہیں کہتی ہے کتنی دیر لگا رہے ہو چلنے میں۔ جب قبر میں دفن کر دیا جاتا ہے تو اسکو اٹھا کر جنت میں اس کا ٹھکانا دکھایا جاتا ہے۔ اس وقت اسکی قبر آسائش کی چیزوں۔ پھولوں اور خوشبو سے بھر جاتی ہے۔ وہ کہتا ہے۔ اے رب کریم! مجھے وہاں تک پہونچا۔ فرمایا جاتا ہے ابھی تیرے لئے وہ وقت نہیں آیا کیونکہ ابھی تیرے عزیز واقارب نہیں آپہونچے ہیں۔ تو آرام سے سوجا۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قسم اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، دنیا میں اتنی میٹھی نیند آسودہ جوان مرد یا عورت کو نہیں آئی ہوگی جتنی اسکو آتی ہے۔ یہاں تک کہ قیامت کے دن اسی بشارت میں اسکی آنکھ کھلے گی۔ ۱۲م

(۸) مردہ سب کو دیکھتا اور آواز دیتا ہے

۱۱۸۹۔ **عن** اُم الدرداء رضی الله تعالیٰ عنها قالت: ان المیت اذا وضع علی سریره فانه ینادی: یا أهلاه: و یا جیراناه و یا حملة سریراه: لا تغرنكم الدنیا كما غرتنی۔

حضرت ام الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ بیشک مردہ جب چار پائی پر رکھا جاتا ہے۔ پکارتا ہے اے گھر والو، اے ہمسایو، اے جنازہ اٹھانے والو! دیکھو دنیا تمہیں دھوکہ نہ دے جیسا مجھے دیا۔

۱۱۹۰۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا مات المیت فملك قابض نفسه، فما من شئ الا وهو یراه عند غسله وعند حمله حتی یوصله الی قبره۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردہ مرتا ہے تو ایک فرشتہ اسکی روح ہاتھ میں لئے رہتا ہے۔ نہلاتے اٹھاتے وقت جو کچھ ہوتا ہے سب کچھ دیکھتا جاتا ہے یہاں تک کہ فرشتہ اسے قبر تک پہونچا دیتا ہے۔

۱۱۹۱۔ **عن** عمر بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال: ما من میت یموت الا و هو یعلم ما یكون فی اهله بعده، و انهم یغسلونه و یكفنونه و انه لینظر الیهم۔

۱۱۸۹۔ کتاب الزهد لاحمد

۱۱۹۰۔ ابن ابی الدنیاء

۱۱۹۱۔ ابن ابی الدنیاء

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ جانتا ہے کہ اس کے بعد اسکے گھر والوں میں کیا ہو رہا ہے۔ لوگ اسے نہلاتے ہیں، کفناتے ہیں اور وہ انہیں دیکھتا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ **عن** عمرو بن دینار رضی الله تعالیٰ عنه قال :ما من میت یموت الاوروحه فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یمشی به ، و یقال له و هو علی سریره أسمع ثناء الناس علیك ۔

حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہر مردہ کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی جاتی ہے۔ کیونکر غسل دیتے ہیں کس طرح کفن پہناتے ہیں۔ کیسے لیکر چلتے ہیں۔ اور وہ جنازہ پر ہوتا ہے کہ فرشتہ اس سے کہتا جاتا ہے، سن تیرے حق میں بھلا برا کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹۳۔ **عن** سفیان رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان المیت لیعرف کل شئ حتی انه لیناشد بالله غاسله الاخففت علی ، قال و یقال له و هو علی سریره اسمع ثنا ء الناس علیك ۔

حضرت سفیان ثوری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مردہ ہر چیز کو پہچانتا ہے یہاں تک کہ اپنے نہلانے والے کو، خدا کی قسم دیتا ہے کہ آسانی سے نہلانا۔ اور یہ بھی فرمایا: اس سے جنازہ پر کہا جاتا ہے: سن، تیرے بارے میں لوگ کیا کہتے ہیں۔

۱۱۹٤۔ **عن** عبد الرحمن بن أبی لیلی رضی الله تعالی عنه قال : الروح بید ملك یمشی به مع الجنازة یقول له أسمع ، ما یقال لك ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن ابی لیلیٰ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اسے جنازہ کے ساتھ لیکر چلتا ہے اور اس سے کہتا ہے سن، تیرے حق میں کیا کیا کہا جاتا ہے۔

۱۱۹۲۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۲/۳٤۹

۱۱۹۳۔ ابن ابی الدنیا

۱۱۹٤۔ ابن ابی الدنیا

۱۱۹۵۔ **عن** اِبن أبی نجیح رضی اللہ تعالی عنه قال: مامن میت یموت الاروحة فی ید ملك ینظر الی جسده کیف یغسل و کیف یکفن و کیف یمشی به الی قبره۔

حضرت ابن ابی نجیح رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جو مردہ مرتا ہے اس کی روح ایک فرشتہ کے ہاتھ میں ہوتی ہے کہ اپنے بدن کو دیکھتی ہے۔ کیونکر نہلایا جاتا ہے۔ کیونکر کفن پہنایا جاتا ہے۔ کیونکر قبر کی طرف لیکر چلتے ہیں۔

فتاوی رضویہ۴/ ۲۵۸

۱۱۹۶۔ **عن** أبی عبد اللہ بکر المزنی رضی اللہ تعالی عنه حدثت ان المیت یستبشر تبعجیله الی المقابر۔

حضرت ابوعبداللہ بکر مزنی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی گئی کہ دفن میں جلدی کرنے سے مردہ خوش ہوتا ہے۔

جلعنا اللہ تعالیٰ بمنه و کرمه من المسرور ین المستبشرین برحمته المسریحین بالموت بجوده ، آمین ، بجاه النبی الکریم الرؤف الرحیم علیه و علی آله و صحبه و اولیآء امته افضل الصلوٰة و التسلیم ۔ **فتاوی رضویہ۴/ ۲۵۸**

(۸) مومن مردہ قبر کے پاس سے گزرنے والے کو پہچانتا ہے

۱۱۹۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ یَّمُرُّ بِقَبْرِ أَخِیْهِ الْمُؤمِنِ کَانَ یَعْرِفُهٗ فِی الدُّنْیَا فَیُسَلِّمُ عَلَیْهِ اِلَّاعَرَفَهٗ وَ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مسلمان بھائی کی قبر پر گزرتا ہے اور سلام کرتا ہے۔ اگر وہ اسے دنیا میں پہچانتا تھا تو اب بھی پہچانتا اور سلام کا جواب دیتا ہے۔

۱۱۹۵۔
۱۱۹۶۔
۱۱۹۷۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابو محمد عبد الحق کہ اجلہ علمائے حدیث سے ہیں اس حدیث کی تصحیح کرتے ہیں۔ کما فی شرح الصدور ۔ اسی طرح امام ابو عمر و علامہ سید سمہوی نے اسکی تصحیح فرمائی۔ کما فی جامع البرکات و جذب القلوب، امام سبکی نے شفاء السقام میں بھی اسی طرح ذکر فرمایا۔

۱۱۹۸۔ **عن** ابی هریره رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا مَرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرٍ یَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ وَ عَرَفَهٗ ، وَ اِذَا مَرَّ بِقَبْرٍ لَا یَعْرِفُهٗ فَسَلَّمَ عَلَیْهِ رَدَّ عَلَیْهِ السَّلَامَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب آدمی ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے دنیا میں شناسائی تھی اور اسے سلام کرتا ہے۔میت سلام کا جواب دیتا ہے اور اسے پہچانتا ہے اور جب ایسی قبر پر گزرتا ہے جس سے جان پہچان نہ تھی اور سلام کرتا ہے تو میت اسے سلام کا جواب دیتا ہے۔

(۹) مردہ دفن کے بعد جانے والوں کے جوتوں کی آواز سنتا ہے

۱۱۹۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَیِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَہٗ أَنَّهٗ لَیَسْمَعُ خَفْقَ نِعَالِهِمْ اِذَا تَفَرَّقُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردہ جب قبر میں رکھا جاتا ہے اور لوگ دفن کر کے پلٹتے ہیں بیشک وہ ان کی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۰۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۱۹۸۔ اتحا السادة للزبیدی، ۳٦٥/۱۰

۱۱۹۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المیهت یسمع خنق النعال ، ۱۷۸/۱
الصحیح لمسلم ، کتا ب صفت الجنة و النار، ۳۸٦/۲
السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز باب المشی بین القبور فی النعل ، ٤٦۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲/۳ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۷۷/۷
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۷۱/٤ ☆

۱۲۰۰۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجنائز ،باب المشی بین القبور فی النعل ، ٤٦۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۳/۳ ☆ التفسیر للبغوی، ٤۲/٤
الدر المنثور للسیوطی، ۸۲/٤ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۷۷/۷

الله تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ الْمَيِّتَ يَسْمَعُ خَفقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَ لَّوا مُدْبِرِيْنَ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جوتیوں کی پچپل سنتا ہے جب لوگ اسے پیٹھ دیکر پھرتے ہیں۔

۱۲۰۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا دُفِنَ يَسْمَعُ خَفقَ نِعَالِهِمْ اِذَا وَ لَّوا عَنْهُ مُصْرِفِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک مردہ جب دفن ہوتا ہے اور لوگ واپس آتے ہیں وہ انکی جوتیوں کی آواز سنتا ہے۔

۱۲۰۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ الَّذِی نَفْسِی بِيَدِهٖ ، اِنَّ الْمَيِّتَ اِذَا وُضِعَ قَبْرَهٗ أَنَّهٗ يَسْمَعُ خَفقَ نِعَالِهِمْ حِيْنَ يُوَلُّوْنَ عَنْهُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ نے ارشاد فرمایا: قسم اسکی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے جب مردہ قبر میں رکھا جاتا ہے کفشہائے مردم کی آواز سنتا ہے جب اس کے پاس سے پلٹتے ہیں۔

۱۲۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَاِنَّهٗ يَسْمَعُ خَفقَ نِعَالِكُمْ وَ نَفضَ أَيْدِيْكُمْ اِذَا وَلَّيْتُمْ مُدْبِرِيْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک وہ یقیناً تمہارے جوتوں کی آواز اور ہاتھ جھاڑنے

۱۲۰۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۷۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۲۳۷۹، ۱۵/۶۰۰
جمع الجوامع للسیوطی، ۵۹۵۴، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۰
۱۲۰۲۔ المسندرك للحاكم ۱/۳۸۰ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۵۴۵
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۸۰ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/۴۱۹
۱۲۰۳۔ المصنف لابن ابی شیبة ، ۳/۳۷۸ ☆

کی آواز سنتا ہے جب تم اس کی طرف سے پیٹھ پھیر کر چلتے ہو۔

۱۲۰۴۔ **عن** أبی هريره رضی الله تعالی عنه قال : شهدنا جنازة مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما فرغ من دفنها و انصرف الناس قال : اِنَّهُ الْآنَ يَسْمَعُ خَفقَ نِعَالِهِمْ ۔ فتاوی رضویہ۴/ ۲۶۵

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک جنازہ میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ہمراہ رکاب حاضر تھے۔ جب اس کے دفن سے فارغ ہوئے اور لوگ پلٹے حضور نے ارشاد فرمایا: اب وہ تمہاری جوتیوں کی آواز سن رہا ہے۔

(۱۰) مردے سنتے ہیں خواہ کافر ہوں

۱۲۰۵۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالی عنهما قال : اطلع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی اهل القليب فقال : وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَرَبُّكُمْ حَقًا، فَقِيلَ لَهٗ : اتدعو امواتا؟ فقال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لٰكِنْ لَا يُجِيْبُوْنَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چاہ بدر پر تشریف لے گئے جس میں کفار کی لاشیں پڑی تھیں، پھر فرمایا: تم نے پایا جو تمہارے رب نے تمہیں سچا وعدہ دیا تھا۔ یعنی عذاب، کسی نے عرض کی: حضور مردوں کو پکارتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: تم کچھ ان سے زیادہ سننے والے نہیں پر وہ جواب نہیں دیتے۔

۱۲۰۶۔ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضی الله تعالی عنه قال : ان

۱۲۰۴۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/ ۴۵ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۱۰/ ۴۱۳
الدر المنثور للسيوطی، ۴/ ۸۰ ☆

۱۲۰۵۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/ ۲۸۷ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۵/ ۱۵۷
التفسير لابن كثير ، ۳/ ۴۱۳ ☆ التفسير للقرطبی، ۷/ ۲۴۲

۱۲۰۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب قتل ابی جهل ، ۱/ ۵۶۷
الصحيح لمسلم ، باب عرض مقعدار الميت من الجنة و النار ، ۲/ ۵۶۷
السنن للنسائی، باب ارواح المومنين، ۱/ ۲۲۵

۱۲۰۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/ ۲۷ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ۴/ ۳۷۹
المعجم الكبير للطبرانی، ۱۰/ ۱۹۸ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ۲/ ۱۱۳
مجمع الزوائد للهيثمی، ۶/ ۹۱ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ، ۱/ ۳۸۰
كنز العمال للمتقی، ۲۹۸۶۷، ۱۰/ ۳۷۵ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۳/ ۲۹۲
السنة لابن ابی عاصم ، ۲/ ۴۲۷ ☆ الاسماء و الصفات للبيهقی، ۱۶۸

رسول الله كان يرينا مصارع أهل بدر ، الى أن قال ، فانطلق رسول الله صلى الله تعاليى عليه وسلم حتى أتى اليهم فقال : يَا فُلَانَ ابْنُ فُلَان! يَا فُلَانَ ابْنُ فُلَان! هَلْ وَجَدْتُم مَاوَعَدَكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ حَقًا ، فَاِنِّي قَدْوَجَدْتُ مَاً وَعَدَنِى اللّٰهُ حَقًّاً ، قال عمر : يارسول الله صلى الله عليك و سلم !كيف تكلم اجسادالاارواح فيها؟ قال : مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ غَيْرَ أَنَّهُمْ لاَ يَسْتَطِيْعُوْنَ أَنْ يَّرُدُّوْا عَلَيَّ شَيْئًا۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمیں کفار بدر کی قتل گاہیں دکھاتے تھے کہ یہاں فلاں کافر قتل ہوگا اور یہاں فلاں ۔ جہاں جہاں حضور نے بتایا تھا وہیں وہیں انکی لاشیں گریں۔ پھر بحکم حضور وہ جیفے ایک کنویں میں بھر دئے گئے ۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم وہاں تشریف لے گئے اور نام بنام ان کفار لئام کو انکا اور انکے باپ کا نام لیکر پکارا اور فرمایا تم نے بھی پایا جو سچا وعدہ خدا ورسول نے تمہیں دیا تھا۔ میں نے تو پالیا جو حق وعدہ مجھ سے اللہ تعالی نے کیا تھا۔ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام حضور ان جسموں سے کیوں کلام فرمارہے ہیں جن میں روحیں نہیں ۔فرمایا: جو میں کہہ رہاہوں اسے کچھ تم ان سے زیادہ نہیں سنتے ۔مگر انہیں یہ طاقت نہیں کہ مجھے لوٹ کر جواب دیں۔

۱۲۰۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالى عنه قال :ـ قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَ الَّذِى نَفْسِى بِيَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ وَ لٰكِنَّهُمْ لَا يَقْدِرُوْنَ أَنْ يُّجِيْبُوْا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم اس کی جس کے دست قدرت میں میری جان ہے! میں جو فرمارہا ہوں اس کے سننے میں تم اور وہ برابر ہو مگر وہ جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

۱۲۰۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى

۱۲۰۷۔ الصحيح لمسلم، باب عرض مقعدالميت ، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۱ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۱۵۷/۵
دلائل النبوة للبيهقى، ۴۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۲۳/۵
كنز العمال للمتقى، ۲۹۸۷۴، ۳۷۶/۱۰ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۲/۷۔
۱۲۰۸۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۹۷/۷ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۰۳/۷

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَیَسْمَعُوْنَ کَمَا تَسْمَعُوْنَ وَ لٰکِنْ لَّا یُجِیْبُوْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جیسا تم سنتے ہو ویسا ہی وہ بھی سنتے ہیں مگر جواب نہیں دیتے۔

(۱۱) حضور نے قبر کی آواز سنی

۱۲۰۹۔ **عن** عبید من مرزوق رضی اللہ تعالی عنہ قال : کانت امرأۃ تقم المسجد فما تت ، فلم یعلم بھا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمر علی قبرھا فقال ۔ مَا ھٰذَا الْقَبْرُ ، قالوا: ام محجن ، قال: اَلَّتِی کَانَتْ تَقُمُّ الْمَسْجِدَ ، قالو: نعم فصف الناس فصلی علیھا ثم قال : أیُّ الْعَمَلِ وَ جَدْتِ أفْضَلَ؟ قالوا: یا رسول اللہ ! تسمع؟قال : مَا أنْتُمْ بِأسْمَعَ مِنْھَا ، فذکر انھا اجابت ان اقم المسجد ۔

حضرت عبید بن مرزوق رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھیں ان کا انتقال ہوگیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کسی نے خبر نہ دی۔ حضور ان کی قبر پر گزرے۔ دریافت فرمایا؟ یہ قبر کیسی ہے۔ لوگوں نے عرض کی: ام محجن کی، فرمایا وہی جو مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، عرض کی: ہاں، حضور نے صف باندھ کر نماز پڑھائی۔ پھر ان بی بی کی طرف خطاب کر کے فرمایا: تو نے کون سے عمل کو افضل پایا؟ صحابہ نے عرض کی: یا رسول اللہ! کیا وہ سنتی ہے؟ فرمایا: کچھ تم اس سے زیادہ نہیں سنتے۔ پھر فرمایا: اس نے جواب دیا کہ میں مسجد میں جھاڑو دیتی تھی۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۲۶۹

(۱۲) حضرت فاروق اعظم نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۰۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ مر بالبقیع فقال : السلام علیکم یا أھل القبور ، أخبار ما عندنا اِن نساء کم قد تزوجن و دیارکم قد سکنت و أموالکم قد فرقت فأجابہ ھاتف ، یا عمر ابن الخطاب ! أخبار ما عندنا أن ما قدمنا فقد وجدنا ہ و ما أنفقنا فقدر بجناہ وما خلفناہ فقد خسرنا ہ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ ایک

۱۲۰۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/ ٤٤٤ ☆ التمھید لابن عبد البر، ۲۶۷/٦

۱۲۱۰۔ کتاب القبور لابن ابی الدنیا

مرتبہ بقیع پر گزرے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ تمہاری عورتوں سے نکاح کر لئے۔ تمہارے گھروں میں اور لوگ بس گئے۔ تمہارے مال تقسیم ہو گئے۔ اس پر کسی نے جواب دیا: اے عمر بن الخطاب! ہمارے پاس کی خبریں یہ ہیں کہ ہم نے جو اعمال کئے تھے یہاں پائے اور جو راہ خدا میں دیا تھا اس کا نفع اٹھایا۔ اور جو پیچھے چھوڑا وہ ٹوٹے میں گیا۔

(۱۳) حضرت مولی علی نے اہل قبور کی آواز سنی

۱۲۱۱۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلنا مقابر المدینة مع علی بن أبی طالب فنادی: یا أهل القبور! السلام علیکم و رحمة الله، تخبرونا بأخبارکم، تریدون أن تخبرکم قال: سمعت صوتا و علیك السلام و رحمة الله و برکاته، یا أمیر المؤمنین! خبرنا عما کان بعدنا فقال علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ، اما أزواجکم فقد تزوجن، و أما أموالکم فقد اقتسمت و الأولاد فقد حشروا فی زمرة الیتامی، و البناء الذی شیه تم فقد سکن أعدائکم فهذه أخبارکم من ما عندنا، فما عندکم؟ فأجابه میت فد تخرقت الأکفان و انتثرت الشعور، و تقعطت الجلود، و سالت الأحد اق علی الخدود و سالت المناخیر بالقیح و الصدید، و ما قدمناه ربحناه، وما خلفنا خسرناه، و نحن مر تهنون بالأعما ل۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم مولی علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہم رکاب مقابر مدینہ طیبہ میں داخل ہوئے۔ حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل قبور پر سلام کر کے فرمایا: تم ہمیں اپنی خبریں بتاؤ گے یا یہ چاہتے ہو کہ ہم تمہیں خبریں دیں؟ حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: میں نے آواز سنی، کسی نے حضرت مولی علی کو سلام کا جواب دیکر عرض کی: یا امیر المؤمنین! آپ بتائیے۔ ہمارے بعد کیا گزری، امیر المؤمنین نے فرمایا: تمہاری عورتوں نے تو نکاح کر لئے تمہارے مال بٹ گئے۔ اولاد یتیموں کے گروہ میں اٹھی۔ اور وہ تعمیر جس کا تم نے استحکام کیا تھا اس میں تمہارے دشمن بسے۔ ہمارے پاس کی خبریں تو یہ ہیں۔ اب تمہارے پاس کیا چیز ہے؟ ایک مرد نے عرض کی: کفن پھٹ گئے۔ بال جھڑ پڑے۔ کھالوں کے پرزے پرزے ہو گئے آنکھوں کے ڈھیلے بہہ کر گالوں تک آئے۔ نتھنوں سے پیپ اور گندہ پانی جاری ہے۔ اور جو آگے بھیجا تھا اس کا نفع ملا۔

۱۲۱۱۔ تاریخ دمشق لابن عساکر، ☆ تاریخ نیشابور لاحمد

اور جو پیچھے چھوڑا تھا اس کا خسارہ ہوا۔ اور اپنے اعمال میں محبوس ہیں۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عہد معدلت فاروقی میں ایک جوان عابد تھا۔ امیر المؤمنین اس سے بہت خوش تھے۔ دن بھر مسجد میں رہتا۔ بعد عشاء باپ کے پاس جاتا راہ میں ایک عورت کا مکان تھا۔ اس پر عاشق ہوگئی۔ ہمیشہ اپنی طرف متوجہ کرنا چاہتی۔ جوان نظر نہ فرماتا۔ ایک شب قدم نے لغزش کی۔ ساتھ ہولیا۔ دروازہ تک گیا۔ جب اندر جانا چاہا خدا یاد آیا۔ اور بے ساختہ یہ آیت کریمہ زبان سے نکلی۔

اِنَّ الَّذِيۡنَ اتَّقَوۡا اِذَا مَسَّهُمۡ طٰٓئِفٌ مِّنَ الشَّيۡطٰنِ تَذَكَّرُوۡا فَاِذَا هُمۡ مُّبۡصِرُوۡنَ ۔

ڈروالوں کو جب کوئی جھپٹ شیطان کی پہونچتی ہے خدا کو یاد کرتے ہیں۔ اسی وقت آنکھ کھل جاتی ہے۔

آیت کریمہ پڑھتے ہی غش کھا کر گرا۔ عورت نے اپنی کنیز کے ساتھ اٹھا کر اس کے دروازہ پر ڈال دیا۔ باپ منتظر تھا۔ آنے میں دیر ہوئی دیکھنے نکلا۔ دروازے پر بے ہوش پڑا پایا۔ گھر والوں کو بلا کر اندر اٹھوایا۔ رات گئے ہوش آیا۔ باپ نے حال پوچھا۔ کہا خیر ہے۔ کہا بتادے۔ ناچار قصہ کہا۔ باپ بولا: جان پدر وہ آیت کونسی ہے؟ جوان نے پھر پڑھی۔ پڑھتے ہی غش آیا۔ جنبش دی۔ مردہ پایا۔ رات ہی میں نہلا کفنا کر دفن کردیا صبح کو امیر المؤمنین نے خبر پائی۔ باپ سے تعزیت اور خبر نہ دینے کی شکایت فرمائی۔ عرض کی: امیر المؤمنین رات تھی۔ پھر امیر المؤمنین ہمراہیوں کو لیکر قبر پر تشریف لے گئے۔ جوان کا نام لیکر فرمایا: اے فلاں! جو اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے ڈرا اس کے لئے دو باغ ہیں۔ جوان نے قبر میں سے آواز دی: اے عمر! مجھے میرے رب نے یہ دولت عظمٰی جنت میں دو بار عطا فرمائی۔ نسأل الله الجنة ، له الفضل و المنة و صلی الله تعالیٰ علی نبی الانس و الجنة و آله و صحبه و اصحاب السنة و آمین ، آمین ، آمین ۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۷۲

(۱۴) بے گناہ کے جسم کو مٹی نہیں کھاتی

۱۲۱۲۔ **عن** قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال :۔ بلغنی ان الارض لا تسلط

١٢١٢ ۔ مروزی

علی جسدالذی لم یعمل خطیئة ۔

حضرت قتادہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ زمین بے گناہ کے جسم کو نہیں کھاتی ۔١٢م



۹۔ سوگ اورنوحہ

(۱) غم اور آنسو پر عذاب نہیں

۱۲۱۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلَا تَسۡمَعُوۡنَ : اِنَّ اللّٰهَ لَا یُعَذِّبُ بِدَمۡعِ الۡعَیۡنِ وَ بِحُزۡنِ الۡقَلۡبِ ، وَلٰکِنۡ یُعَذِّبُ بِهٰذَا وَ أَشَارَ اِلٰی لِسَانِهٖ أَوۡ یَرۡحَمُ ، وَ اِنَّ الۡمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ أَهۡلِهٖ عَلَیۡهِ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سنتے نہیں ہو، بیشک اللہ تعالیٰ نہ آنسوؤں سے رونے پر عذاب کرے نہ دل کے غم پر۔ اور زبان کی طرف اشارہ کرکے فرمایا: ہاں اس پر عذاب فرماتا ہے۔ یا رحم فرمائے۔ اور بیشک مردے پر عذاب ہوتا ہے اس کے گھروالوں کے اس پر نوحہ کرنے سے۔

(۲) رونے سے مردہ کو تکلیف ہوتی

۱۲۱۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الۡمَیِّتَ لَیُعَذَّبُ بِبُکَآءِ الۡحَیِّ عَلَیۡهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زندوں کے رونے سے مردہ پر عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۵۔ **عن** امیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال

۱۲۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب البکاء عند لامریض ، ۱/۱۷٤
الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی المیت یعذب بما بخ علیه ، ۱/۱۱۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲٦ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤/٦۹
شرح السنة للبغوی، ٥/٤۲۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤۲۹ ۲، ۱۵/٦۱۱
۱۲۱٤۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۱/۳۰۳
المصنف لابن ابی شیبة ، ۳/٦٥ ☆
۱۲۱٥۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قول النبی ﷺ یعذب المیت ، ۱/۱۷۲
المصنف لابن ابی شیبة ، ۳/٦٥ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٤/۳٤۹

رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ لَيُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا زندوں کے رونے سے مردے پر عذاب ہوتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذِّبُ بِبُكَآءِ أَهْلِهٖ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو میں نے فرماتے سنا: گھر والوں کے رونے سے مردہ کو عذاب ہوتا ہے۔

۱۲۱۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال :كنا مع امير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه حتى اذا كنا بالبيداء اذا هو برجل نازل فى ظل شجرة فقال لى : انطلق فاعلم من ذلك ، فانطلقت فاذا هو صهيب ، فرجعت اليه فقلت : اِنك أمرتنى أن أعلم لك من ذاك و انه صهيب فقال : مروه فليحق بنا فقلت : اِن معه اهله ، قال : و أن كان معه أهله فلما بلغنا المدنية لم يلبث أمير المؤمنين أن اصيب ، فجاء صهيب فقال : وا أخاه واصاحباه ! فقال عمر : ألم تعلم أو لم تسمع أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِن الميت ليعذب ببعض ببكاء أهله عليه ، فاتيت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها فذكرت لها قول عمر فقالت : لا و الله ! ما قاله رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اِن الميت يعذب ببكاء أحد و لكن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : اِنَّ الْكَافِرَ لَيَزِيْدُهُ اللّٰهُ

۱۲۱۶۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى كراهية البكاء على الميت ، ۱/۱۱۹
الصحيح لمسلم ، كتاب الجنائز ، ۱/۳۰۳
فتح البارى للعسقلانى، ۷/۳۰۱ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۳/۲۹۳
المصنف لعبد الرزاق ،۶۶۷۵، ۳/۵۵٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳/۱۶
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۹٤۹ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۲/۱۳۹
شرح السنة للبغوى ، ۵/٤٤۰ ☆ الكامل لابن عدى، ۲/۸
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٤/۳٤۹ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۳۳۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/٤۷ ☆
۱۲۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ۱/٤۷ ☆ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۳/۱٤۸
تغليق التعليق لابن حجر ، ٤۷۶ ☆ الطب النبوى للذهبى، ۱٤۶

عَزَّوَجَلَّ بِبُكَآءِ أَهْلِهِ عَذَابًا ، وَ اِنَّ اللّٰهَ لَهُوَأَضْحَكَ وَ أَبْكٰى ، وَ لَا تَزِرُ وَ ازِرَةٌ وِ زْرَ أُخْرٰى ۔ و قالت انكم لتحدثونى عن غير كا ذبين و لا مكذبين ولا لكن السمع يخطى۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک سفر میں تھے۔ جب ہمارا قیام مقام بیداء میں ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص قریب درخت کے سایہ میں قیام پذیر ہیں۔ مجھ سے امیر المؤمنین نے فرمایا: جاؤ پتہ کرو یہ کون ہے؟ میں وہاں پہونچا تو دیکھا وہ تو حضرت صہیب رومی ہیں۔ میں نے واپس آ کر عرض کیا: فرمایا: ان سے جا کر کہنا سفر میں ہمارے ساتھ رہنا جب مدینہ طیبہ پہونچے تو چند دن بعد ہی حضرت امیر المؤمنین پر حملہ ہوا حضرت صہیب نے آ کر آہ و فغاں کی۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: اے صہیب! کیا تمہیں معلوم نہیں، کیا تم نے نہیں سنا؟ حضور کا فرمان اقدس ہے میت کو اس کے بعض احباب کے رونے پر عذاب ہوتا ہے۔ یہ سن کر میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا اور حضرت عمر کا قول نقل کیا۔ فرمایا۔ نہیں قسم خدا کی! حضور نے ایسا نہیں فرمایا: کسی کے نوحے سے میت کو عذاب نہیں ہوتا۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تو یوں فرمایا تھا: کافر کو اسکے گھر والوں کے رونے کی وجہ سے زیادہ عذاب دیا جاتا ہے۔ اور بیشک اللہ ہی ہنسانے اور رلانے والا ہے۔ کسی پر کسی دوسرے کے گناہوں کا بوجھ نہیں۔ ام المؤمنین نے پھر فرمایا: سنو تم نے جن سے یہ حدیث سنی وہ جھوٹے نہیں لیکن ان سے سننے میں غلطی ہوئی۔

۱۲۱۸۔ **عن** عمران بن الحصين رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَآءِ الْحَيِّ ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میت کو زندوں کے رونے سے عذاب ہوتا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک جماعت ائمہ کے نزدیک اس کے معنی یہی ہیں کہ زندوں کے چلانے سے مردے

۱۲۱۸۔ المصنف لابن ابی شیبة، ۶۵/۳

کوصدمہ ہوتا ہے۔امام اجل سیوطی نے شرح الصدور میں اس معنی کوایک حدیث مرفوع سے مؤیدکر کے فرمایا: امام ابن جریرکا یہی قول ہےاوراسی کوایک گروہ ائمہ نے اختیارفرمایا۔
فتاوی رضویہ ۴/۲۶۲

۱۲۱۹۔ **عن** أبی الربیع رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنت مع اِبن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه فی جنازۃ فسمع صوت انسان یصیح فبعث الیه فاسکته ، فقلت : لم أسکته ؟ یاأبا عبد الرحمن ! قال : انه یتأذی به المیت حتی یدخل فی قبرہ ۔

حضرت ابوربیع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے ساتھ ایک جنازہ میں تھا۔کسی کے چلانے کی آواز آئی۔آدمی بھیج کر اسے خاموش کرایا۔میں نے عرض کی: اے ابوعبدالرحمٰن! آپ نے اسے کیوں چپایا؟فرمایا:اس سے مردےکوایذاہوتی ہے یہاں تک کہ قبرمیں جائے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۶۱

(۳)مرثیہ ناجائزہے

۱۲۲۰۔ **عن** عبد اللہ بن أبی أوفی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : نھی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن المراثی ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مرثیوں سے منع فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کتب شہادت جوآج کل رائج ہیں اکثر حکایات موضوعہ وروایات باطلہ پر مشتمل ہیں یونہی مرثیے۔ایسی چیزوں کا پڑھنا سننا سب گناہ وحرام ہے۔ایسے ہی ذکرشہادت کوامام حجۃ الاسلام وغیرہ علمائے کرام منع فرماتے ہیں۔ کما ذکرہ الامام ابن حجر المکی فی الصواعق المحرقۃ ۔

۱۲۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۳۵/۶

۱۲۲۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۶/۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۶۰/۲
المستدرک للحاکم ، ۳۶۰/۱ ☆ الکامل لابن عدی، ۲۱۲/۱
المسند للحمیدی، ۷۱۹ ☆

ہاں، اگر صحیح روایات بیان کی جائیں اور کوئی کلمہ کسی نبی یا ملک یا اہل بیت یا صحابی کی توہین شان کا مبالغہ مدح وغیرہ میں مذکور نہ ہو نہ وہاں بین، یا نوحہ، یا سینہ کوبی یا گریبان دری یا ماتم یا تصنع یا تجدید غم وغیرہ ممنوعات شرعیہ ہوں تو ذکر شریف فضائل ومناقب حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بلاشبہ موجب ثواب ونزول رحمت ہے۔عند ذکر الصالحین تنزل الرحمة ، لہذا امام ابن حجر مکی بعد بیان مذکور فرماتے ہیں:

ما ذكر من حرمة رواية قتل الحسين و ما بعده لا ينافى ما ذكرته فى هذا الكتاب ، لان هذا البيان الحق الذى يجب اعتقاد ه من جلالة الصحابة و براء تهم من كل نقص بخلاف ما يفعله الوعاظ و الجهلة فانهم يأتون بالاخبار الكاذبة و الموضوعة و نحوها ولا يبينون المحامل و الحق الذى يجب اعتقاده و الله سبحانه و تعالى اعلم ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۸۸

(۴) نوحہ جائز نہیں

۱۲۲۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِثْنَتَانِ فِى النَّاسِ هُمَا بِهِمْ كُفْرٌ ۔ أَلطَّعْنُ فِى النَّسَبِ ، وَ النِّيَاحَةُ عَلَى الْمَيِّتِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں میں دو باتیں کفر ہیں کسی کے نسب پر طعنہ کرنا۔اور میت پر نوحہ۔

۱۲۲۲۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : صَوْتَانِ مَلْعُوْنَانِ فِى الدُّنْيَا وَ الآخِرَةِ، مِزْمَارٌ عِنْدَ نِعْمَةٍ ، وَرِنَّةٌ عِنْدَ مُصِيْبَةٍ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے

۱۲۲۱۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الايمان ، ۵۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۹۶/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۹۹/۶
السنن الكبرى للبيهقى، ۶۳/۴ ☆ المسند لابى عوانة ۲۶/۱
حلية الاولياء لابى نعيم ، ۳۰۶/۸ ☆ السنة لابن ابى عاصم ، ۴۶۲/۲
۱۲۲۲۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۳/۳ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۵۰/۴
كنز العمال للمتقى، ۰۶۶۱ ، ۲۱۹/۱۵ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۴۲۸

ارشادفرمایا: دوآوازوں پر دنیاوآخرت میں لعنت ہے۔نعمت کے وقت باجا۔اور مصیبت کے وقت چلانا۔

۱۲۲۳۔ **عن** أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم: أَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا تُقَامُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ عَلَيْهَا سِرْبَالٌ مِنْ قَطِرَانٍ وَ دِرْعٌ مِنْ جَرَبٍ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے پہلے توبہ نہ کرے تو قیامت کے دن کھڑی کی جائے گی یوں کہ اس کے بدن پر گندھک کا کرتا ہوگا اور کھجلی کا دوپٹہ۔

۱۲۲۴۔ **عن** عن أبی مالك الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلنَّائِحَةُ اِذَا لَمْ تَتُبْ قَبْلَ مَوْتِهَا قَطَعَ اللّٰهُ لَهَا ثِيَابًا مِنْ قِطْرَانٍ وَ دِرْعًا مِنْ لَهَبِ النَّارِ ۔

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چلا کر رونے والی جب اپنی موت سے قبل توبہ نہ کرے تو اللہ تعالیٰ اسے گندھک کے کپڑے پہنائے گا اوپر سے دوزخ کی لپٹ کا دوپٹہ اڑھائے گا۔

۱۲۲۵۔ **عن** أبی هریره رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ النَّوَائِحَ يُجْعَلْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ صَفَّيْنِ فِى جَهَنَّمَ ، صَفٌّ عَلٰى يَمِيْنِهِمْ وَصَفٌّ عَنْ يَسَارِهِمْ ، فَيَنْبَحْنَ عَلٰى أَهْلِ النَّارِ كَمَا تَنْبَحُ الْكِلَابُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۲۲۳۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الجنائز ، ۳۰۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن الناحة ۱۱٤/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳٤۲/۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۵٦/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۵۱/٤ ☆ تنزیة الشریعة لابن عراق ، ۹۲/٤
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲۱ ☆ السلسة الصحیحة للالبانی، ۱۹۵۲
المصنف لابن ابی شیبة، ۲۹۰/۳ ☆
۱۲۲٤۔ السنن لابن ماجه ، باب فی النهی عن النیاحة ، ۱۱٤/۱
۱۲۲۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱٤/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۵۱/٤
میزان الاعتدال ، ۳٤٤۹ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۲۹۷/۳

وسلم اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نوحہ کرنے والیاں قیامت کے دن جہنم میں دو صفیں کی جائیں گی دوزخیوں کے داہنے اور بائیں۔ وہاں ایسے بھوکیں گی جیسے کتیاں بھونکتی ہیں۔

۱۲۲۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم : أَنَا بَرِیءٌ مِمَّنْ حَلَقَ وَ سَلَقَ وَ خَرَقَ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں بے زار ہوں اس شخص سے جو بھدرا کرے، اور چلا کر روئے۔ اور گریبان چاک کرے۔

(۵) اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونا سوگ ہے

۱۲۲۷۔ **عن** جریر بن عبد اللہ البجلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنا نری الاجتماع الی اهل المیت و صنعة الطعام من النیاحة ۔

حضرت جریر عبداللہ بجلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم اہل میت کے یہاں کھانے کیلئے جمع ہونے کو سوگ جانتے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۱۳۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسکی حرمت پر متواتر حدیثیں ناطق۔

احکام شریعت ۴/۳۱۴

۱۲۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما ینهی عن الحلق عند المصیبة ، ۱۷۳/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۷۰/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن ضرب الخدود الخ، ۱۱۵/۱
السنن للنسائی، کتاب الجنائز، باب الحلق ، ۲۰٦/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ٦۱/۱ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۲٦
کنز العمال للمتقی، ٤۲٤۲۱، ۱۵/ ٦۰۹ ☆ منحة المعبود للساعاتی، ۷٤۹
۱۲۲۷۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی النهی عن الاجتماع ، ۱۱۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰٤/۲

۱۰۔اذان قبر

(۱)اذان قبر کا ثبوت

۱۲۲۸۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : لما دفن سعد بن معاذ رضی الله تعالیٰ عنه و سوی علیه ، سبح النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و سبح الناس معه طویلا ، ثم کبر و کبر الناس ، ثم قالوا : یا رسول الله ! لم سبحت ثم کبرت ؟ قال: لَقَدْ تَضَایَقَ عَلیٰ هٰذَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ قَبْرَهٗ حَتّٰی فَرَّجَ اللّٰهُ تَعَالیٰ عَنْهُ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن ہو چکے اور قبر درست کردی گئی فرماتے ہیں۔تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دیر تک سبحان اللہ سبحان اللہ فرماتے رہے اور صحابہ کرام بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے۔پھر حضور اللہ اکبر،اللہ اکبر فرماتے رہے اور صحابہ بھی حضور کے ساتھ کہتے رہے پھر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کی: یارسول اللہ! حضور اول تسبیح پھر تکبیر کیوں فرماتے رہے۔ارشاد فرمایا: اس نیک مرد پر اسکی قبر تنگ ہوگئی تھی یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے وہ تکلیف اس سے دور کی اور قبر کشادہ فرمادی۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میت پر آسانی کیلئے بعد دفن کے قبر پر اللہ اکبر ، اللہ اکبر، باربار فرمایا ہے۔اور یہ ہی کلمۂ مبارکہ اذان میں چھ بار ہے۔تو عین سنت ہوا غایت یہ کہ اذان میں اس کے ساتھ اور کلمات طیبات زائد ہیں سو انکی زیادت نہ معاذ اللہ کچھ مضر، نہ اس امر مسنون کے منافی، بلکہ زیادہ مفید ومؤید مقصود ہے کہ رحمت الٰہی اتارنے کیلئے ذکر خدا کرنا۔دیکھو! یہ بعینہ وہ مسلک نفیس ہے جو در بارۂ تلبیہ اجلہ صحابہ کرام مثل حضرت امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم ،حضرت عبد اللہ بن عمر، حضرت عبد اللہ بن

۱۲۲۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۷۷/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۵/٦
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۰/ ٤۲۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٤٦/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی ، ۱۳۵ ، ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱٦٦/۳
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۱۲۸/٤ ☆

مسعود، حضرت امام حسن مجتبیٰ وغیرہم رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کو ملحوظ ہوا۔ اور ہمارے ائمہ کرام نے اختیار فرمایا۔ ہدایہ میں ہے۔

ان کلمات میں کمی نہ کی جائے کہ یہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے منقول ہیں ۔تو ان سے گھٹائے نہیں۔ اور اگر بڑھائے گئے تو جائز ہے کہ مقصود اللہ تعالیٰ کی تعریف ہے اور اپنی بندگی کا اظہار کرنا۔ تو اور کلمے زیادہ کرنے سے ممانعت نہیں۔

فقیر غفرلہ القدیر نے اپنے رسالہ صفائح اللجین فی کون التصافح بکفی الیدین

وغیرہا رسائل میں اس مطلب کی قدرے تفصیل کی۔

فتاوی رضویہ ۲/ ٦٦٨

نیز بالاتفاق سنت اور حدیثوں سے ثابت اور فقہ میں مثبت کہ میت کے پاس حالت نزع میں کلمہ طیبہ " لا اله الا الله " کہتے رہیں کہ اسے سن کر یاد ہو۔ اب جو نزع میں ہے وہ مجازاً مردہ ہے اور اسے کلمۂ اسلام کے سکھانے کی حاجت، کہ بحول اللہ تعالیٰ خاتمہ اسی پاک کلمہ پر ہو۔ اور شیطان لعین کے بھلانے میں نہ آئے۔ اور جو دفن ہو چکا حقیقۃً مردہ ہے۔ اسے بھی کلمہ پاک سکھانے کی حاجت کہ بعون اللہ تعالی جواب یاد ہو جائے اور شیطان رجیم کے بہکانے میں نہ آئے۔ اور بیشک اذان میں یہی کلمہ طیبہ " لا اله الا الله "تین جگہ موجود ہے۔ بلکہ اس کے تمام کلمات جواب نکیرین بتاتے ہیں۔ ان کے سوال تین ہیں۔

من ربك ؟ تیرا رب کون؟

ما دینك ؟ تیرا دین کیا؟

ما كنت تقول فی هذا الرجل ؟ تو ان مرد (یعنی حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) کے بارے میں کیا کہتا تھا؟

اب اذان کی ابتداء میں، الله اكبر ، الله اكبر، الله اكبر ، الله اكبر، اشهد ان لا اله الا الله اشهد ان لا اله الا الله اور آخر میں الله اكبر الله اكبر، لا اله الله ،سوال، من ربك کا جواب سکھائیں گے۔ ان کے سننے سے یاد آئے گا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اور اشهد ان محمد رسول الله اشهد ان محمد رسول الله سوال ما كنت تقول فی هذا الرجل ،

کا جواب تعلیم کریں گے ۔ کہ میں انہیں اللہ کا رسول جانتا تھا۔ اور حی علی الصلوٰۃ حی علی الفلاح ، جواب ما دینک کی طرف اشارہ کریں گے کہ میرا دین وہ تھا جس میں نماز رکن و ستون ہے۔

تو بعد دفن اذان دینے میں اس ارشاد کی تعمیل ہے جو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حدیث صحیح متواتر۔ لقنو موتا کم لا اله الا الله میں فرمایا۔

نیز وارد ہے کہ جب بندہ قبر میں رکھا جاتا ہے اور سوال نکیرین ہوتا ہے۔، شیطان رجیم (کہ اللہ عزوجل صدقہ اپنے محبوب کریم علیہ افضل الصلوٰۃ والتسلیم کا ہر مسلمان مرد وزن کو حیات وممات میں اس کے شر سے محفوظ رکھے) وہاں بھی خلل انداز ہوتا ہے اور جواب میں بہکاتا ہے و العیاذ بوجه العزیز الکریم و لا حول و لا قوۃ الا بالله العلی العظیم ۔

امام ترمذی حکیم محمد بن علی نوادر الاصول میں امام اجل سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ سے روایت کرتے ہیں۔

جب مردے سے سوال ہوتا ہے کہ تیرا رب کون ہے۔ شیطان اس پر ظاہر ہوتا ہے اور اپنی طرف اشارہ کرتا ہے ۔ یعنی میں تیرا رب ہوں اس لئے حکم آیا کہ میت کیلئے جواب میں ثابت قدم رہنے کی دعا کریں۔

فتاوی رضویہ قدیم ۲/ ۲۶۶
فتاوی رضویہ جدید ۵/ ۶۵۵

۱۱۔کفن وغیرہ میں تبرکات

(۱)تبرکات کا استعمال

۱۲۲۹۔ **عن** طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خرجنا وفدا الی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فبایعناہ و صلینا معہ و أ خبرناہ ، اِن بأرضنابیعۃ لنا فاستوھبناہ من فضل طھورہ فدعا بماء فتوضأ و تمضمض ثم صبہ فی أداوۃ ، و أمرنا فقال ، أُخرُجُوا ، فَاِذَا أَتَیتُم أَرضَکُم فَاکسِرُوا بَیْعَتَکُم وَ انضِحُوا مَکَانَھَا بِھٰذَا الْمَاءِ وَ اتَّخِذُوھَا مَسجِدًا، قلنا: ان البلدبعید و الحر شدید و الماء ینشف ، فقال : مُدُّوہُ مِنَ الْمَاءِ فَاِنَّہٗ لَا یَزِیدُ اِلَّاطِیبًا۔

حضرت طلق بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک وفد کی شکل میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ہم نے آپ کے دست حق پرست پر بیعت کی اورآپ کے پیچھے نماز پڑھی اورآپ کو بتایا کہ ہماری زمین میں کچھ کلیسا ہیں۔حضور ہمیں غسالۂ وضوعطا فرمادیں۔حضور نے پانی منگا کر وضوفرمایا اوراس میں کلی ڈالی پھران کے برتن میں کردیااورارشادفرمایا: جب اپنے شہرمیں پہونچواپنا گرجاتوڑواوراس زمین پر پانی چھڑکو اوروہاں مسجد بناؤ انہوں نے اوران کے ساتھیوں نے عرض کی: شہردور ہےاورگرمی سخت ہے۔ وہاں تک جاتے جاتے پانی خشک ہوجائے گا فرمایا: اس میں اور پانی ملاتے جانا کہ پاکیزگی ہی بڑھے گی۔　　استمداد ص ۱۱۹

(۲)حضور کی مبارک چھڑی کفن میں رکھی گئی

۱۲۳۰۔ **عن** محمد بن سیر ین رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان عندہ عصیۃ لرسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فمات ، فدفنت معہ بین جنبیہ و بین قمیصہ۔

حضرت محمد بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ

۱۲۲۹۔ السنن للنسائی،　　باب اتخاذ البیع مسجدا ،　　۱۱٤/۱
المعجم الکبیر للطبرانی،　　۳۹۹/۸
۱۲۳۰۔ السنن الکبری للبیھقی،　　☆　　تاریخ دمشق لابن عساکر ،

عنہ کے پاس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک چھڑی مبارک تھی وہ ان کے سینہ پر قمیص کے نیچے ان کے ساتھ دفن کی گئی۔

(۳) حضور کے موئے مبارک منہ میں رکھے گئے

۱۲۳۱۔ **عن** ثابت البنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال لی انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ : ھذہ شیعرۃ من شعر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فضعھا تحت لسانی قال : فوضعتھا تحت لسانہ فد فن وھی تحت لسانہ ۔

حضرت ثابت بنانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مجھ سے فرمایا: یہ موئے مبارک سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہے اسے میری زبان کے نیچے رکھ دینا۔ میں نے رکھ دیا وہ یونہی دفن کئے گئے کہ موئے مبارک ان کی زبان کے نیچے تھا۔

(۴) حضور کا بچا ہوا مشک حضرت علی نے کفن میں لگوایا

۱۲۳۲۔ **عن** أبی وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قا ل : کان عند علی کرم اللہ تعالی وجھہ الکریم مسك فأوصی أن یحنط بہ و قال ھو الفضل حنوط رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۔

حضرت وائل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے پاس مشک تھا۔ وصیت فرمائی کہ میرے حنوط میں یہ مشک استعمال کی جائے۔ اور فرمایا: یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حنوط کا بچا ہوا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے انتقال کے وقت یہ وصیت فرمائی کہ میں صحبت حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے شرف یاب ہوا۔ ایک دن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حاجت کیلئے تشریف لے گئے۔ میں لوٹا لیکر ہمراہ رکاب سعادت مآب اقدس ہوا۔ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے جوڑے سے کرتا کہ بدن اقدس کے متصل تھا مجھے

۱۲۳۱۔ الاصابة لابن حجر، ۲۷٦/۱ ☆

۱۲۳۲۔ المستدرك للحاکم، ۵۱۵/۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۵٦۹/۳

انعام فرمایا۔وہ کرتا میں نے آج کیلئے چھپا رکھا تھا۔اورایک روز حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ناخن وموئے مبارک تراشے۔وہ میں نے لیکراس دن کیلئے اٹھار کھے۔جب میں مرجاؤں تو قمیص سراپا تقدیس کو میرے کفن کے نیچے بدن سے متصل رکھ دینا اور موئے مبارک اور ناخن ہائے مقدسہ کو میرے منہ میں اور آنکھوں اور پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر رکھ دینا۔

فتاوی ۴/۱۳۱

ظاہر ہے کہ جیسے نقوش کتابت آیات واحادیث کی تعظیم فرض ہے یونہی حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رداوقمیص خصوصاً ناخن وموئے مبارک کی کہ اجزائے جسم اکرم حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلی کل جزء جزء وشعرۃ شعرۃ منہ وبارک وسلم ہیں۔تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کا ان طریقوں سے تبرک کرنا اور حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا اسے جائز ومقرر رکھنا بلکہ بہ نفس نفیس یہ فعل فرمانا جواز ما نحن فیہ (کفن پر آیات کلام اللہ واحادیث لکھنے) کیلئے دلیل واضح ہے۔اور کتابت قرآن عظیم کی تعظیم زیادہ ماننا بھی ہرگز مفید تفرقہ نہیں ہوسکتا۔کہ جب علت منع تخیس ہے تو وہ جس طرح کتابت فرقان کیلئے ممنوع و محظور، یونہی لباس واجزائے جسم اقدس کیلئے قطعا ناجائز ومحذور، پھر صحاح حدیث سے اس کا جواز بلکہ ندب ثابت ہونا دلالۃ النص اس کے جواز کی دلیل کافی ہے۔وللہ الحمد۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۳۲

۱۲۔ شہید کون؟

(۱) شہیدوں کی قسمیں

۱۲۳۳۔ **عن** سعید بن زید رضی الله تعالی عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : مَنۡ قُتِلَ دُوۡنَ مَالِهٖ شَهِيۡدٌ، وَمَنۡ قُتِلَ دُوۡنَ دَمِهٖ فَهُوَ شَهِيۡدٌ ، وَ مَنۡ قُتِلَ دُوۡنَ دِيۡنِهٖ فَهُوَ شَهِيۡدٌ، وَ مَنۡ قُتِلَ دُوۡنَ أَهۡلِهٖ فَهُوَ شَهِيۡدٌ ۔

حضرت سعید بن زید رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنا مال بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنی جان بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنا دین بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔ جو اپنے گھر والوں کو بچانے میں مارا جائے شہید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۱۳۶

۱۲۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل دون ماله ، ۳۳۷/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۸۱/۱
السنن لابی داؤد ، السنة باب فی قتال الصرص، ۶۵۸/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما یری فیه الشهادة ، ۲۰۶/۲

المسند لاحمد بن حنبل ،	۷۹/۱ ☆	السنن الکبری للبیهقی،	۲۶۵/۳
المستدرك للحاكم ،	۶۳۹/۳ ☆	المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۱۵/۱
فتح الباری للعسقلانی،	۱۲۳/۵ ☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۲۴۴/۶
شرح السنة للبغوی، ۰	۲۴۸/۱ ☆	الترغیب و الترهیب للمنذری،	۳۳۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۸۰،	۴۱۶/۴ ☆	نصب الرایة للزیلعی،	۳۴۹/۴
التفسیر للقرطبی،	۴۲۰/۳ ☆	ارواء الغلیل للالبانی،	۱۶۴/۳
مشکوة المصابیح للتبریزی،	۳۵۱۲، ☆	المطالب العالیة لابن حجر ،	۱۸۵۴
تاریخ بغداد للخطیب ،	۳۲۹/۲ ☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۴۱۹/۱
حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۳۵۳/۳ ☆	تاریخ اصفهان لابی نعیم،	۶۲/۲
البدایة و النهایة لابن کثیر ،	۸۸/۸ ☆	کشف الخفاء للعجلونی،	۳۷۱/۲
الکامل لابن عدی، ،	۳۴۷/۴ ☆	المسند للشافعی،	۲۰۱
المسند لابی عوانه ،	۴۴/۱ ☆		

۱۲۳۴۔ **عن** ابی هريره رضی الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَلشُّهَدَآءُ خَمْسَةٌ ، أَلْمَطْعُوْنُ وَ الْمَبْطُوْنُ وَ الْغَرِيْقُ وَصَاحِبُ الْهَدَمِ وَ الشَّهِيْدُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ۔ **فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۱۹/۹**

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شہید پانچ ہیں۔طاعون زدہ، جو پیٹ کی بیماری میں مرا، ڈوب کرمرا، جس پر دیواروغیرہ گری اورمرا، اور جو جہاد میں شہید ہوا۔

۱۲۳۵۔**عن** جابر بن عتيك رضى الله تعالى عنه قال : انه مرض فاتاه النبی صلی الله تعالى عليه وسلم يعوده فقال قائل من اهله : انا كنا لنرجو ان تكون و فاته قتل شهادة فی سبيل الله ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اِنَّ شُهَدَآءَ اُمَّتِی اِذًا لَقَلِيْلٌ ، أَلْقَتْلُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَطْعُوْنُ شَهَادَةٌ ، وَ الْمَرْأَةُ تَمُوْتُ بِجُمْعٍ شَهَادَةٌ يَعْنِی الْحَامِلَ، وَ الْغَرَقُ وَ الْحَرَقُ وَ الْمَجْنُوْبُ يَعْنِی ذَاتَ الْجَنْبِ شَهَادَةٌ ۔

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ جب میں مریض ہوا تو

۱۲۳۴۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب الشهادة سبع سوى القتل ، ۳۹۷/۱
الصحیح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱۴۲/۲
الجامع للترمذی، باب ما جا فی الشهداء من هم، ۱۲۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۳۵/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۵۴۶
تلخيص الحبير لابن حجر، ۱۴۴/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۳۲/۲
تجريد المتهيد لابن عدبا لبر ، ۱۶۶ ☆ المؤطا لمالك ، ۱۳۱
فتح البارى لابن حجر، ۱۳۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ، ۱۱۱۸۴، ۴۱۷/۴

۱۲۳۵۔ الصحیح لمسلم ، باب بيان الشهداء ۱۴۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما يرجى فيه الشهادة ، ۲۰۶/۱
السنن لابی داؤد ، كتاب الجنائز ، باب فی فضل من مات بالطاعون ، ۴۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰۱/۴ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۲۰۹/۲
مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۱۷/۲ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۸۶/۴
المصنف لابن ابی شيبة ، ۳۳۲/۵ ☆ الطبقات لابن سعد ، ۸۱/۳
المصنف لعبد الرزاق، ۶۶۹۵، ۵۶۲/۳ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ۲۱۸/۷
كنز العمال للمتقى، ۱۱۱۹۰، ۴۱۸/۴

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم عیادت کوتشریف لائے۔گھر والوں میں سے کسی نے کہا: یا رسول اللہ! ہمارا تو یہ خیال تھا کہ یہ شہید ہوکر مریں گےآپ نے فرمایا: اس صورت میں تو میری امت کے شہداء بہت کم ہو جائیں گے۔سنو، جہاد میں قتل ہونا بھی شہادت، طاعون سے مرنا بھی شہادت ،عورت کا زچگی کی حالت میں مرنا بھی شہادت، ڈوب کر مرنا بھی شہادت پسلی کے مرض سے مرنا بھی شہادت ہے۔



۱۳۔ شہید کی فضیلت

(۱) فضیلت شہید

۱۲۳۶۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلشَّهِيْدُ يَشْفَعُ فِی سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کی شفاعت اس کے ستر اقارب کے بارے میں قبول ہوگی۔

اراءۃ الادب ص۴۲

۱۲۳۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم :أَلشَّهِيْدُ يُغْفَرُلَهٗ فِی أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِنْ دَمِهٖ وَ يَتَزَوَّجِ حُوْرَانِ وَ يَشْفَعُ فِی سَبْعِيْنَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شہید کے بدن سے پہلی بار جو خون نکلتا ہے اسکے ساتھ ہی اس کی مغفرت فرمادی جاتی ہے اور روح نکلتے ہی دو حوریں اس کی خدمت میں آجاتی ہیں۔اور اپنے گھر والوں سے ستر اشخاص کی شفاعت کا اسے اختیار دیا جاتا ہے۔

۱۲۳۸۔ **عن** عن عبادة بن الصامت رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنَّ لِلشَّهِيْدِ عِنْدَ اللّٰهِ سَبْعَ خِصَالٍ ، أَنْ يُّغْفَرَلَهٗ فِی أَوَّلِ دَفْعَةٍ مِّنْ دَمِهٖ ، وَ يُرٰی مَقْعَدَهٗ مِنَ الْجَنَّةِ، وَ يُحَلّٰی حُلَّةَ الْإِيْمَانِ، وَ يُزَوَّجُ مِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ ،و يُجَارُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ ،و يَأمَنُ مِن يَوْمِ الْفَزَعِ الْاَكْبَرِ ، وَ يُوْضَعُ عَلٰی رَاسِهٖ تَاجُ الْوَقَارِ الْيَا قُوْتَةُ مِنْهُ خَيْرٌ مِّنَ الدُّنْيَا وَ مَا فِيْهَا ، وَ يُزَوِّجُ اِثْنَتَيْنِ وَ سَبْعِيْنَ زَوْجَةً مِنَ

۱۲۳۶۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الجهاد، باب فی الشهید یشفع ، ۱/۳۴۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۳۱۶ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۰۰
الصحیح لابن حبان ، ۱۶۱۲ ، ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۰۵
۱۲۳۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۰۱، ۴/۳۹۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۰۵ ☆
۱۲۳۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۴/۱۳۱ ☆ السنن لابن ماجه ، ۲/۲۰۶

اَلْحُوْرِ الْعِیْنِ ، وَیَشْفَعُ فِی سَبْعِیْنَ اِنْسَانًا مِنْ أَقَارِبِہٖ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی کے یہاں شہید کیلئے سات کرامتیں ہیں پہلی بار اس کے بدن سے خون نکلتے ہی اس کی بخشش فرمادی جاتی ہے، جنت میں وہ اپنا ٹھکانا دیکھ لیتا ہے اور ایمان کے زیور سے اسے آراستہ کردیا جاتا ہے، حوروں سے اس کی شادی کردی جاتی ہے، عذاب قبر سے محفوظ رہتا ہے، قیامت کی ہولناکی سے مامون رکھا جاتا ہے، اس کے سر پر یاقوت کا تاج عزت رکھا جاتا ہے جو دنیا و مافیہا سے بہتر ہوتا ہے، بہتر حوروں سے شادی کردی جاتی ہے، اس کے اقرباء سے ستر شخصوں کے حق میں اسے شفیع بنایا جائے گا۔

اراءۃ الادب ص ۴۳

۱۲۳۹۔ **عن** عبد اللہ عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم قال : یُغْفَرُ لِلشَّهِیْدِ كُلُّ ذَنْبٍ اِلَّا الدَّیْنَ ۔

جدالممتار ۲/۱۷۱

حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کے علاوہ شہید کے تمام گناہ محو کردیئے جاتے ہیں۔ ۱۲م

۱۲۴۰۔ **عن** أبی أُمامة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : یُغْفَرُ لِشَّهِیْدِالْبَرِّ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا اِلَّا الدَّیْنَ ، وَ یُغْفَرُ لِشَهِیْدِ الْبَحْرِ الذُّنُوْبُ كُلُّهَا وَ الدَّیْنُ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خشکی میں شہید ہوا اس کے سب گناہ بخشے جاتے ہیں مگر حقوق عباد، اور جو

۱۲۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب من قتل فی سبیل اللہ کفرت خطایاه الا الدین ، ۲/۱۳۵

المسند لاحمد بن حنل ، ۲/۲۲۰ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۱۱۹

الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۳۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۱۰، ۴/۳۹۹

شرح السنة للبغوی، ۸/۳۰۰ ☆ مشكوة المصابيح للتبریزی، ۲۹۱۲

التفسیر لابن كثیر ، ۷/۲۹۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۹۸

۱۲۴۰۔ السنن لابن ماجه ، باب فضل غزوالبحر، ۱/۲۰۴

ارواء الغلیل للالبانی، ۵/۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۷۴

دریا میں شہادت پائے اس کے تمام گناہ اور حقوق عباد سب معاف ہوجاتے ہیں۔

۱۲۴۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الصَّبْرِ لَا يَمُرُّ بِذَنْبٍ اِلَّا مَحَاهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قتل صبر کسی گناہ پرنہیں گزرتا مگر یہ کہ اسے مٹادیتا ہے۔

۱۲۴۲۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : قَتْلُ الرَّجُلِ صَبْرًا كَفَّارَةٌ لِمَا قَبْلَهُ مِنَ الذُّنُوبِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشافرمایا: آدمی کا بروجہ صبر مارا جانا تمام گزشتہ گناہوں کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۵۱/۹

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شہید صبر یعنی وہ سنی المذہب صحیح العقیدہ مسلمان جسے ظالم نے گرفتار کرکے بحالت بیکسی و مجبوری قتل کیا، سولی، دی، پھانسی دی، کہ یہ بوجہ اسیری قتال و مدافعت پر قادر نہ تھا، بخلاف شہید جہاد کہ مارتا مرتا ہے۔اس کی بیکسی و بیدست و پائی زیادہ باعث رحمت الہی ہوتی ہے۔کہ حق اللہ وحق العبد کچھ نہیں رہتا، ان شاء اللہ تعالیٰ یہ احادیث مطلق ہیں اور مخصص مفقود، ہم نے سنی المذہب کی تخصیص اس لئے کی کہ حدیث میں ہے۔

۱۲۴۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : لَوْ أَنَّ صَاحِبَ الْبِدْعَةِ مُكَذِّبًا بِالْقَدْرِ قُتِلَ مَظْلُوْمًا صَابِرًا مُحْتَسِبًا

۱۲۴۱۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۳۳۷۰، ۳۸۹/۵
التفسير لابن كثير، ۸۱/۳ ☆ زاد المسير لابن الجوزى، ۳۳۶/۲
تاريخ اصفهان لابى نعيم، ۱۹۱/۲ ☆ الاسرار المرفوعه للقارى، ۳۰۴
كشف الخفاء للجلعونى، ۲۵۸/۲ ☆ الدر المنتثرة للسيوطى، ۱۳۸
۱۲۴۲۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ، ۲۶۶/۶ ☆ كنز العمال لمتقى، ۱۳۳۶۹، ۳۹۱/۵
الكامل لابن عدى، ۶۹/۴ ☆
۱۲۴۳۔ العلل المتناهية لابن الجوزى، ۱۴۰/۱ ☆ تنزية الشريعة لابن عراق، ۳۲۰/۱
تذكرة الموضوعات للفتنى، ۱۶ ☆

بَیۡنَ الرُّکۡنِ وَالۡمَقَامِ لَمۡ یَنۡظُرِ اللّٰہُ فِی شَیۡءٍ مِنۡ أَمۡرِہٖ حَتّٰی یُدۡخِلَہٗ جَھَنَّمَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بد مذہب تقدیر ہر خیر وشر کا منکر خاص حجر اسود اور مقام ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کے درمیان محض مظلوم وصابر مارا جائے اور وہ اپنے اس قتل میں ثواب الٰہی ملنے کی نیت بھی رکھے تاہم اللہ عزوجل اس کی کسی بات پر نظر نہ فرمائے یہاں تک کہ اسے جہنم میں داخل کرے۔ والعیاذ باللہ تعالیٰ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۵۱

(۲) شہید کی روح جسم مثالی میں رکھی جاتی ہے

۱۲۴۴۔ **عن** حبان بن ابی حیلة التابعی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :۔ بلغنی ان رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم قال : اِنَّ الشَّھِیۡدَ اِذَا اسۡتُشۡھِدَ أَنۡزَلَ اللّٰہُ تَعَالیٰ جَسَدًا کَأَحۡسَنِ جَسَدٍ ثُمَّ یُقَالُ لِرُوۡحِہٖ : اُدۡخُلِی فِیۡہِ : فَیَنۡظُرُ اِلیٰ جَسَدِہِ الۡأَوَّلِ مَا یُفۡعَلُ بِہٖ وَ یَتَکَلَّمُ فَیَظُنَّ أَنَّھُمۡ یَسۡمَعُوۡنَ کَلَامَھُمۡ وَ یَنۡظُرُ اِلَیۡھِمۡ فَیَظُنُّ أَنَّھُمۡ یَرَوۡنَہٗ حَتّٰی یَأۡتِیَہٗ أَزۡوَاجُہٗ یَعۡنِی مِنۡ الۡحُوۡرِ الۡعَیۡنِ فَیَذۡھَبۡنَ بِہٖ ۔

حضرت حبان بن ابی حیلہ تابعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے حدیث پہونچی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا شہید کیلئے ایک جسم نہایت خوبصورت یعنی اجسام مثالیہ سے اترتا ہے اوراس کی روح کو کہتے ہیں کہ اس میں داخل ہو۔ پس وہ اپنے پہلے بدن کو دیکھتا ہے کہ لوگ اس سے ساتھ کیا کرتے ہیں اور کلام کرتا ہے اور اپنے ذہن میں سمجھتا ہے کہ لوگ اس کی باتیں سن رہے ہیں اور خود جو انہیں دیکھتا ہے تو یہ گمان کرتا ہے کہ لوگ بھی اسے دیکھ رہے ہیں یہاں تک کہ حور عین سے اس کی بیبیاں آکر اسے لیجاتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۵۶

(۳) شہدائے احد کی تدفین اوران کی فضیلت

۱۲۴۵۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال :۔ کان النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم لیجمع بین الرجلین من قتلی احد فی ثوب واحد ثم یقول: أَیُّھُمۡ

۱۲۳۴۔ شرح الصدور للسیوطی، ۱۰۳ ☆

۱۲۴۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصلوة علی الشھید ، ۱/۱۷۹

أَكْثَرُ آخِذًا لِلْقُرْآنِ ؟ فاذا اشير له الى احدهما قدمه فى اللحد و قال : أَنَا شَهِيدٌ عَلٰى هٰؤُلَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ، و امر بدفنهم فى د مائهم و لم يغسلوا و لم يصل عليهم ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم شہدائے احد میں سے دو کو ایک کپڑے میں کفن دیتے پھر فرماتے بتاؤ ان میں سے کون قرآن کریم زیادہ جانتا ہے؟ ان میں سے ایک کے بارے میں بتایا جاتا تو قبر میں انہیں کو آگے رکھتے۔ پھر حضور فرماتے میں قیامت کے دن ان پر گواہ ہوں اور ان کے دفن کا حکم فرماتے نہ تو کسی کو غسل دیا گیا اور نہ نماز پڑھی گئی۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۴۶

(۴) فاروق اعظم کا جسم اطہر ایک مدت کے بعد صحیح وسلامت تھا

۱۲۴۶۔ **عن** هشام بن عروة عن ابيه رضى الله تعالىٰ عنهما قال : لما سقط عليهم الحائط فى زمان الوليد بن عبد الملك اخذوا فى بنائه فبدت لهم قدم ففزعوا و ظنوا انها قدم النبى صلى الله تعالى عليه وسلم فما و جدوا احدا يعلم ذلك حتى قال لهم عروة ، لا و الله ، ما هى قدم رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ، ما هى الاقدم عمر ۔

حضرت ہشام بن عروہ اپنے والد حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ ولید بن عبد الملک کے زمانہ میں جب دیوار منہدم ہوئی تو اس کی تعمیر شروع ہوئی اسی درمیان ایک قدم ظاہر ہوا۔ سب لوگ گھبرا گئے اور یہ سمجھے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک

۱۲۴۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فى ترك الصلوة على الشهيد ، ۱۲۳/۱
السنن لابى داؤد ، كتاب الجنائز ، باب فى الشهيد يغسل ، ۴۴۸/۲
السنن للنسائى، باب دفن الجماعة فى القبر الواحد ، ۲۲۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فى الصلوٰة على الشهداء ۱۱۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۰/۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۴
شرح السنة للبغوى، ۳۶۴/۵ ☆ المصنف لابن ابى شيبة، ۳۲۵/۳
دلائل النبوة للبيهقى، ۲۹۵/۳ ☆ الترغيب وا لترهيب للمنذرى، ۱۱۳/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۱۷۳۷، ۵۹۵/۴ ☆ البداية و النهاية لابن كثير ، ۴۱/۴
ارواء الغليل للالبانى، ۱۶۳/۳ ☆
التاريخ الكبير للبخارى، ۳۱۳/۵ ☆
۱۲۴۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما جاء فى قبر النبى ﷺ ، ۱۸۶/۱

ہے، کوئی ایسا نہ ملا جو یہ بتاتا کہ یہ کس کا قدم ہے یہاں تک کہ حضرت عروہ نے کہا، قسم بخدا! یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا قدم مبارک نہیں بلکہ یہ سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قدم ہے۔۱۲م

۱۴۔طاعون

(۱) طاعون میں مرنے والا شہید ہے

۱۲۴۷۔**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : انها سألت رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم عن الطاعون ، فاخبرنى رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم أَنَّهٗ كَانَ عَذَابًا يَبْعَثُهُ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ مَنْ يَّشَاءُ فَجَعَلَهٗ رَحْمَةً لِلْمُؤمِنِيْنَ ،فَلَيْسَ مِنْ رَجُلٍ يَقَعُ الطَّاعُوْنَ فَيَمْكُثُ فِى بَيْتِهٖ صَابِرًا مُحْتَسِبًا يَعْلَمُ أَنَّهٗ لَا يُصِيْبُهٗ اِلَّا مَا كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ اِلَّا كَانَ لَهٗ مِثْلُ أجْرِ الشَّهِيْدِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ایک عذاب تھا کہ اللہ تعالیٰ جس پر چاہتا ہے بھیجتا ہے اوراس امت کیلئے اسے رحمت کردیا ہے تو جو شخص زمانۂ طاعون میں اپنے گھر میں صبر کئے طلب ثواب کیلئے اس اعتقاد کے ساتھ ٹھہرے کہ اسے وہی پہونچے گا جو خدا نے لکھ دیا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

(۲) طاعون مومن کیلئے شہادت ہے

۱۲۴۸۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم :أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون ہر مسلمان کیلئے شہادت ہے۔

۱۲۴۷۔ الجامع الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الطاعون ، ۸۵۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۱/۶

۱۲۴۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الشهادة سبع سوى القترل ، ۳۹۷/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان الشهداء ، ۱۴۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۱۰/۱۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۵/۲
فتح البارى للعسقلانى، ۱۸۰/۱۰ ☆ شرح السنة للبغوى، ۲۵۲/۵
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۵۴۵ ، ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۴۳۳، ۷۷/۱۰
التاريخ الكبير للبخارى، ۳۹۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۳۴/۲

١٢٤٩ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : مَنْ مَاتَ فِی الطَّاعُوْن فَهُوَ شَهِيْدٌ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا طاعون میں مرنے والاشہید ہے۔

١٢٥٠ ـ **عن** صفوان بن أُمية رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِیْ ـ

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ہے۔

١٢٥١ ـ **عن** ربيع بن اياس الانصاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ ـ

حضرت ربیع بن ایاس انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: طاعون شہادت ہے۔

١٢٥٢ ـ **عن** جابر بن عتيك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی عليه وسلم : أَلْمَطْعُوْنُ شَهِيْدٌ ـ

حضرت جابر بن عتیک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان کوطاعون ہووہ شہید مرا۔

١٢٥٣ ـ **عن** اِبن مسيب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله

١٢٤٩ ـ الصحيح لمسلم، باب بيان الشهداء، ١٤٣/٢

١٢٥٠ ـ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٥٢/٦ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٣٣٤/٢
كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٧، ٧٧/١٠ ☆ التفسير للقرطبی، ٢٨٥/٣

١٢٥١ ـ مجمع الزوائد لهيثمی، ٣١٧/٢ ☆ باب الشهادة سبع سوی القتل، ٣٩٧/١

١٢٥٢ ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب الشهادة سبع سوی القتل، ١٩٧/١
المسند لاحمد بن حنبل ٥٢٢/٢ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٦٦٩٥، ٥٦٢/٣
مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٠١/٥ ☆ كنز العمال للمتقی، ١١٢٢١، ٣٣/٤
التفسير للقرطبی، ٢٣٥/٣ ☆ الطبقات لابن سعد، ٣٠١/٣

١٢٥٣ ـ اتحاف السادة للزبيدی، ٣٩٢ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ٣٣٤
كنز العمال للمتقی، ٢٨٤٣٧، ٧٧/١٠ ☆ التفسير للقرطبی، ٢٨٥/٣

تعالی علیه وسلم : أَلطَّاعُوْنُ شَهَادَةٌ لِأُمَّتِی وَ رَحْمَةٌ لَّهُمْ وَ رِجْسٌ عَلَى الْكَافِرِيْنَ ـ

حضرت ابن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت ہے اور کافروں پر عذاب۔

۱۲۵۴ ـ **عن** أبی بردة الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : دعا رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم ، أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءُ أُمَّتِی قَتْلًا فِی سَبِيْلِكَ بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْن ـ

حضرت ابو بردہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی! میری امت کو اپنی راہ میں شہادت نصیب کر دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے۔

۱۲۵۵ ـ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْ فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ ـ

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے دعا فرمائی: الٰہی! میری امت کو دشمنوں کے نیزوں اور طاعون سے وفات نصیب کر۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۸

۱۲۵۶ ـ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تَفْنٰی أُمَّتِی اِلَّا بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ، غَدَةٌ كَغَدَةِ الْاِبِلِ الْمُقِيْمِ فِيْهَا كَالشَّهِيْدِ وَا لْفَارُّ مِنْهَا كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ ـ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ دشمن کے نیزوں اور طاعون سے ہی ہوگا،

۱۲۵٤ ـ جمع الجوامع للسيوطی ، ۹۸۸۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۸٤۳۹، ۱۰/ ۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/ ۲۳۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی ، ۱۰/ ۱۸۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۳۷ ☆

۱۲۵۵ ـ كنز العمال للمتقی، ۲۸٤٤۸، ۱۰/ ۸۰ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۹٦۸۱
التمهيد لابن عبد البر، ۸/ ۳۷۲ ☆ دلائل النبوة للبيهقی، ۳۸٤

۱۲۵٦ ـ المسند لاحمد بن حنبل ، ٦/ ۱۳۳ ☆ جمع الجوامع للهيثمی، ۲/ ۳۱٤
كنز العمال للمتقی، ۲۸٤۵۰، ۱۰/ ۸۰ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳۳۸
الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۳۱۲ ☆ ارواء الغليل للالبانی ، ٦/ ۷۲

یہ اونٹ کی سی گلٹی ہے جو اس میں ٹھہرا رہا وہ شہید کے مانند ہے اور جو اس سے بھاگ جائے وہ ایسا ہو جیسا کفار کو پیٹھ دیکر جہاد سے بھاگنے والا۔

۱۲۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم :أَلطَّاعُوْنُ وَخزُ أَعْدَآئِکُم مِنَ الْجِنِّ وَ هُوَ لَکُمْ شَهَادَةٌ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے اور وہ تمہارے لئے شہادت ہے۔

۱۲۵۸۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : فَنَاءُ أُمَّتِی بِالطَّعْنِ وَ الطَّاعُوْنِ وَخزُ أَعْدَآئِکُمْ مِنَ الْجِنِّ وَ فِی کُلِّ شَهَادَةٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا خاتمہ جہاد اور طاعون سے ہے کہ تمہارے دشمن جنوں کا چوکا ہے۔ اور دونوں شہادت ہے۔

۱۲۵۹۔ **عن** معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول صلی اللہ تعالی علیه وسلم:اِنَّ الطَّاعُوْنَ رَحْمَةٌ لَّکُمْ وَ دَعْوَةُ نَبِیِّکُمْ وَمَوْتُ الصَّالِحِیْنَ قَبْلَکُمْ وَهُوَ شَهَادَةٌ فَیَسْتَشْهِدُ اللّٰهُ بِهٖ أَنْفُسَکُمْ وَ ذَرَارِیْکُمْ یُزَکِّی بِهٖ أَعْمَالَکُمْ ۔

حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک طاعون تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا اور اگلے نیکوں کی موت ہے اور وہ شہادت ہے۔ تو اللہ تعالی طاعون سے تمہیں اور تمہارے بچوں کو شہادت دیگا اور اس

۱۲۵۷۔ المستدرك للحاکم ، ۱/ ۵۰ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/ ۵۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۸۶ ☆

۱۲۵۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۱۳۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲/ ۳۱۱
المتھید لابن عبد البر، ۱۳۳ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/ ۳۹۲
کنز العمال للمتقی، ۱۱۱۷۳، ۴/ ۴۱۵ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/ ۳۳۶
تاریخ الکبیر للبخاری، ۴/ ۲۱۲ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳/ ۲۳۴

۱۲۵۹۔ کنز العمال للمقفی، ۲۸۴۴۵، ۱۰/ ۷۹ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۸۴

کے سبب تمہارے اعمال ستھرے کرے گا۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/ ۳۱۹

(۳) طاعون سے بھاگنا حرام ہے

۱۲۶۰۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : إِذَا سَمِعْتُمُ الطَّاعُوْنَ بِأَرْضٍ فَلاَ تَدْخُلُوْا عَلَيْهَا ، وَ إِذَا وَقَعَ وَ أَنْتُمْ بِأَرْضٍ فَلاَ تَخْرُجُوْامِنْهَا فِرَارًا مِنْهُ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم کسی مقام کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ اور جب تم طاعون زدہ بستی میں ہو تو وہاں سے راہ فرار اختیار نہ کرو۔۱۲م

۱۲۶۱۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :۔ قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم : أَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ عَنِ الزَّحْفِ ، وَمَنْ صَبَرَ فِيْهِ كَانَ لَهُ أَجْرُ شَهِيْدٍ ۔ فتاوی رضویہ حصہ

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کو پیٹھ دیکر بھاگنے والا۔اور جو اس میں صبر کئے بیٹھا ہے اس کیلئے شہید کا ثواب ہے۔

۱۲۶۲۔ **عن** عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما انه

۱۲۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مایذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاعون و الیرة و الهاته ۲۲۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۳۸، ۷۸/۱۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۹/۱
۱۲۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الفرار من الطاعون ، ۱۲۶/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۹۱/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۱۳/۵
الدر المنثور للسیوطی، ۳۱۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۴۴۲، ۷۹/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۲۳۵/۴ ☆
۱۲۶۲۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۸۵۳/۲
الصحیح لمسلم ، باب الطاون و الطیرة الکهانة ، ۲۲۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۲۵۴/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۵۴۱۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۹۱/۶ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۷۸/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۲۹/۲ ☆

سمعه يسأل اسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما ماذا سمعت من رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الطاعون ، قال : رجز ارسل على بنى اسرائيل او على من كان قبلكم فاذا سمعتم به بارض فلا وتقدموا عليه ، و اذا وقع بارض و انتم بها فلا تخرجوا فرارا منه ۔

حضرت عامر بن سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد کو حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ سوال کرتے ہوئے سنا کہ آپ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے طاعون کے بارے میں کیا سنا ہے؟ بولے حضور نے فرمایا: یہ عذاب تھا جو بنی اسرائیل اوران سے پہلے لوگوں کی طرف آیا۔تو جب تم کسی جگہ کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو نہ جاؤ ،اور جب تم ایسی زمین میں ہو کہ جہاں طاعون پھیلا ہوا ہے تو وہاں سے نہ بھاگو۔۱۲م

۱۲۶۳۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضى الله تعالىٰ عنه قال : وقع الطاعون بالشام فقال عمر و بن العاص رضى الله تعالىٰ عنه :۔ ان هذا الطاعون رجس ففرو ا منه الأودية و الشعاب فبلغ ذلك شر حبيل بن حسنة رضى الله تعالىٰ عنه فغضب وقال ۔ كذب عمر و بن العاص فقد صحبت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و عمرو ، و أضل من جمل أهله اِن هذا الطاعون دعوة نبيكم ورحمة ربكم ووفاة الصالحين قبلكم ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ملک شام میں طاعون پھیلا۔حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا یہ عذاب ہے،لہذا اس سے بھاگ کر وادیوں اور گھاٹیوں میں چھپ جاؤ۔ یہ خبر حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پہونچی تو غضبناک ہوگئے اور بولے: حضرت عمرو بن عاص نے غلط کہا۔ میں اور وہ یعنی عمرو بن عاص حضور کے ساتھ تھے جبکہ ان کی اہلیہ کا اونٹ گم ہوگیا تھا فرمایا: یہ طاعون تمہارے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا اور تمہارے رب کی رحمت اور تم سے پہلے نیک لوگوں کے وصال کا ذریعہ ہے۔۱۲م

۱۲۶۳۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۹۶/٤

١٢٦٤۔ **عن** عبد الرحمن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنه حین احس بالطاعون فرق فرقا شدیدا فقال : یا ایھا الناس ! تبددوا فی ھذالشعاب و تفرقوا ، فانه قد نزل بکم امر من اللہ تعالی ، لا اراہ الا رجزا و الطوفان ، قال شرحبیل بن حسنة رضی اللہ تعالیٰ عنه : قد صاحبنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و أنت أضل من حمار اھلك ، قال عمر وصدقت ، قال معاذ لعمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما ، کذبت لیس بالطوفان و لا بالرجزو لکنھا رحمة ربکم ودعوة نبیکم و موت الصالحین قبلکم ، فاجتمعوا له و لا تفرقوا علیه ، فقال عمر و صدق ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن غنم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے طاعون محسوس کیا تو لوگوں کو بہت خوف دلایا اور فرمایا: اے لوگو! ان گھاٹیوں میں منتشر ہو جاؤ! یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے اوپر ایک بلا ہے۔ کیونکہ میں تو اس کو ایک عذاب اور طوفان ہی سمجھ رہا ہوں۔ حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ سن کر فرمایا: میں اور آپ حضور کے ساتھ تھے اس وقت جبکہ آپ کی اہلیہ کا گدھا بھاگ گیا تھا۔ حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کہا: تم نے سچ کہا: حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمرو بن عاص سے کہا: آپ نے غلط کہا: نہ یہ طوفان ہے اور نہ عذاب بلکہ یہ تو تمہارے رب کی رحمت اور تمہارے نبی کی دعا ہے اور تم سے پہلے نیک لوگوں کی وفات کا سبب ہے۔ حضرت عمرو بن عاص نے فرمایا: معاذ نے سچ کہا۔۱۲م

١٢٦٥۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَلْفَارُّ مِنَ الطَّاعُوْنِ كَالْفَارِّ مِنَ الزَّحْفِ وَ الصَّابِرُ فِيْهِ كَالصَّابِرِ فِي الزَّحْفِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طاعون سے بھاگنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں کفار کے سامنے سے بھاگنے والا۔ اور طاعون میں ٹھہرنے والا ایسا ہے جیسے جہاد میں صبر واستقلال کرنے والا۔

١٢٦٤۔ تاریخ دمشق لابن عساکر،

١٢٦٥۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٢/٦

۱۲۶۶۔ **عن** زید بن اسلم عن ابیه رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه: ان الناس قد زعموا انی فررت من الطاعون و انا ابرأ الیك من ذلك ۔

حضرت زید بن اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے وہ اپنے والد حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگ گمان کرتے ہیں کہ میں طاعون سے بھاگا۔ الٰہی! میں اس تہمت سے بری ہوں۔

۱۲۶۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما اِن عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه خرج الی الشام اذا کان بسرغ لقیه اُمر اء الأجناد أبو عبیدة بن الجراح و أصحابه فأخبروه أن الوباء قد وقع بالشام قال اِبن عباس : فقال عمر : ادع الی المهاجرین الأولین فدعاهم فاستشارهم و أخبرهم أن الوباء قد وقع بالشام فاختلفوا ، فقال بعضهم : قد خرجت لأمر و لا نری أن نرجع عنه ، و قال بعضهم معك بقیة الناس و اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و لا نری أن تقدمهم علی هذا الوباء فقال : ارتفعوا عنی ، ثم قال : اُدع لی الأنصار فدعوتهم فاستشارهم فسلکوا سبیل المهاجرین و اختلفوا کاختلافهم فقال : ارتفعو عنی ، ثم قال : ادع لی من کان ههنا من مشیخة قریش من مهاجرة الفتح فدعوتهم فلم یختلف منهم علیه رجلان فقالوا: نری أن ترجع بالناس و لا تقدمهم علی هذاا لوباء فنادی عمر فی الناس : اِنی مصبح علی ظهر فاصبحوا علیه ، قال أبو عبیدة بن الجراح رضی الله تعالیٰ عنه: أفرارا من قدر الله ، فقال عمر : لو غیرك قالها یا أبا عبیدة ! نعم ، نفر من قدر الله الی قدر الله ، أرأیت لو کان لك اِبل هبطت وادیاله عدونان ، اِحدهما خصبة و الاُخری جدبة ألیس اِن رعیت الخصبة رعتیها بقد ر الله ، و ان رعیت الجدبة رعیتها بقدر الله قال : فجاء عبد الرحمن بن عوف و کان متغیبا فی بعض حاجته فقال : اِن عندی فی هذا علما ،

۱۲۶۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۳۸۰/۲

۱۲۶۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الطاعون ، ۳۷۵/۲

شرح معانی الآثار للطحاوی، ۸۵۳/۲

سمعت رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم یقول : اِذَا سَمِعْتُمْ بِهٖ بِأَرْضٍ فَلَا تُقَدِّمُوا عَلَیْهِ وَ اِذَا وَقَعَ بِأَرْضٍ وَأَنْتُمْ بِهَا فَلَا تَخْرُجُوْا فِرَارًا مِنْهُ ، قال : فحمد الله عمر ثم انصرف ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ملک شام کا سفر فرمایا: جب آپ مقام سرغ میں پہونچے تو آپ کو امراء لشکر یعنی حضرت ابوعبید بن جراح اور ان کے ساتھی ملے ۔انہوں نے بتایا کہ ملک شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے ۔حضرت ابن عباس فرماتے ہیں: امیر المؤمنین نے فرمایا: مہاجرین اولین کو میرے پاس بلالاؤ، چنانچہ انہیں بلایا گیا اور مشورہ کیا گیا سرزمین شام میں وبا پھوٹ نکلی ہے ۔اس سلسلہ میں اختلاف رونما ہوگیا۔بعض حضرات نے کہا ہم ایک کام کیلئے نکلے ہیں اور اسے انجام دیئے بغیر لوٹنا مناسب نہیں ۔اور دوسرے حضرات کی رائے یہ تھی کہ آپ کے ساتھ صحابہ کرام میں سے منتخب حضرات ہیں لہذا مناسب نہیں کہ اس وبا کی طرف پیش قدمی کی جائے ۔یہ سن کر آپ نے فرمایا: کہ میرے پاس سے چلے جاؤ۔ پھر آپ نے انصار کو بلانے کو کہا تو میں ان حضرات کو بلا کر لایا۔چنانچہ آپ نے ان سے مشورہ کیا انہوں نے بھی مہاجرین کا طریقہ اختیار کیا اور آپس میں اختلاف واقع ہوگیا آپ نے فرمایا میرے پاس سے اٹھ کر چلے جاؤ پھر آپ نے اکابر قریش کو بلایا جنہوں نے فتح مکہ کیلئے ہجرت کی تھی ۔ان حضرات میں سے دو آدمیوں نے بھی اختلاف نہیں کیا اور کہا ہماری رائے یہ ہے کہ لوگوں کو لوٹنے کا حکم دیا جائے اور اس بلا کی طرف پیش قدمی مناسب نہیں چنانچہ حضرت عمر فاروق اعظم نے منادی کروادی کہ کل صبح میں واپسی کیلئے سوار ہوجاؤنگا۔حضرت ابوعبیدہ نے کہا: کیا آپ خدا کی تقدیر سے فرار کر رہے ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا: کاش! یہ بارت تمہارے سوا کوئی اور کہتا۔اے ابوعبیدہ! ہاں ہم اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے اللہ تعالیٰ کی تقدیر کی طرف فرار کررہے ہیں۔غور تو کرو کہ اگر تمہارے پاس اونٹ ہوں اور تم ایسی وادی میں اترو جس کے دو میدان ہوں۔یعنی ایک سرسبز وشاداب۔ اور دوسرا سوکھا سڑا، کیا یہ حقیقت نہیں کہ تم سرسبز میدان میں چراؤگے۔تو یہ چرانا تقدیر الٰہی سے ہے اور اگر خشک میدان میں چراؤ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کی تقدیر سے ہے۔راوی کا بیان ہے کہ پھر حضرت عبدالرحمٰن بن عوف آگئے جو اپنی کسی ضرورت کے باعث وہاں موجود نہ تھے۔انہوں

نے کہا: اس بارے میں میرے پاس ایک علم ہے یعنی میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوفرماتے ہوئے سنا: جب تم کسی علاقے کے بارے میں سنو کہ وہاں طاعون ہے تو نہ جاؤ، اور جب اس جگہ میں پھوٹ نکلے جہاں تم رہتے ہو تو وبا سے فرار کرتے ہوئے وہاں سے نہ نکلو۔ حضرت عمر نے یہ حدیث سن کر خدا کا شکرادا کیا اور پھر لوٹ آئے۔۱۲م

۲۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

طاعون سے فرار گناہ کبیرہ ہے جن حکمتوں کی بنا پر حکیم کریم رؤف رحیم علیہ وعلی آلہ الصلوٰۃ والتسلیم نے طاعون سے فرار حرام فرمایا ان میں سے ایک حکمت یہ ہے کہ اگر تندرست بھاگ جائیں گے بیمار ضائع ہو جائیں گے۔ان کا نہ کوئی تیمار دار ہوگا نہ خبر گیراں۔ پھر جو مریں گے ان کی تجہیز وتکفین کون کرے گا جس طرح خود آج کل ہمارے شہر اور گرد ونواح کے ہنود میں مشہور ہو رہا ہے کہ اولاد کو ماں باپ، اور ماں باپ کو اولاد نے چھوڑ کر اپنا رستہ لیا، بڑوں بڑوں کی لاشیں مزدوروں نے ٹھیلے پر ڈال کر جہنم پہنچائیں۔ اگر شرع مطہر مسلمانوں کو بھی بھاگنے کا حکم دیتی تو معاذ اللہ یہی بے بسی بے کسی ان کے مریضوں میتوں کو بھی گھیرتی جسے شرع قطعاً حرام فرماتی ہے۔

ارشاد الساری شرح صحیح البخاری میں ہے

لا تخرجوا فرارا منه فانه فرار من القدر و لئلا يضيع المرضى لعدم من يتعهدهم والموتى لعدم من يجهز۔

اسی طرح زرقانی شرح مؤطا میں ہے۔ اور امام عینی نے شرح بخاری میں بھی اسے نقل کر کے مقرر رکھا۔ ظاہر ہے کہ یہ علت جس طرح غیر شہر کو بھاگ جانے میں ہے یونہی بیرون شہر جا پڑنے بلکہ محلّہ مریضاں چھوڑ کر محلّہ صحیحاں میں جا بسنے میں بھی۔ تو حق یہ ہے کہ بہ نیت فرار مطلقاً نقل وحرکت حرام ہے۔ نیز یہ علت موجب ہے کہ نہ صرف طاعون بلکہ ہر وبا کا یہی حکم ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۶۲/۹

۱۲۶۸۔ **عن** أبى عسيب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَتَانِي جِبْرَئِيلُ بِالْحُمّٰى وَ الطَّاعُوْنِ ، فَأَمْسَكْتُ الْحُمّٰى بِالْمَدِيْنَةِ

۱۲۶۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۸۱/۵

وَ أُرسِلتُ الطَّاعُونَ اِلَی الشَّامِ ، فَالطَّاعُونُ شَهَادَةٌ لِاُمَّتِی وَ رَحمَةٌ لَّهُم وَ رِجسٌ عَلَی الکَافِرِینَ ۔

حضرت ابوعسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرے پاس جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم بخار اور طاعون لیکر حاضر ہوئے ، میں نے بخار مدینہ طیبہ میں رہنے دیا اور طاعون ملک شام کو بھیج دیا۔تو طاعون میری امت کیلئے شہادت ورحمت اور کافروں پر عذاب ونقمت ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو معلوم تھا کہ طاعون کو ملک شام کا حکم ہوا ہے اور بلاد شام فتح کرنے تھے۔لہذا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جولشکر ملک شام کو روانہ فرماتے اس سے دو باتوں پر یکساں بیعت وعہد و پیمان لیتے ،ایک یہ کہ دشمنوں کے نیزوں سے نہ بھاگنا، دوسرے یہ کہ طاعون سے نہ بھاگنا۔

یہاں سے خوب ثابت وظاہر ہوا کہ مسلمانون کو فرار عن الطاعون کی ترغیب دینے والا ان کا خیر خواہ نہیں بدخواہ ہے۔اور طبیبوں ڈاکٹروں کا اس میں صبر واستقلال سے منع کرنا خیر و صلاح کے خلاف اور باطل ہے، اللہ عزوجل نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سارے جہان کیلئے رحمت بنا کر بھیجا اور مسلمانوں پر بالتخصیص رؤف ورحیم بنایا۔اور صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ارحم امتی بامتی ابوبکر،حدیث میں آیا۔یعنی جو رافت ورحمت میری امت کے حال پر ابوبکر کو ہے اتنی تمام امت میں کسی کو نہیں۔اگر طاعون سے بھاگنے میں بھلائی اور ٹھہرنے میں برائی ہوتی تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اپنی امت پر ماں باپ سے زیادہ مہربان ہیں کیوں ٹھہرنے کی ترغیب دیتے۔اور بھاگنے سے اس قدر تاکید شدید کے ساتھ کیوں منع فرماتے ۔اور صدیق اکبر کہ تمام امت میں سب سے بڑھ کر خیر خواہ امت ہیں کیوں اس سے نہ بھاگنے کا عہدوپیمان لیتے۔

معلوم ہوا کہ طاعون سے بھاگنے کی ترغیب دینے والے ہی حقیقۃ امت کے بدخواہ اور الٹی مت سمجھانے والے ہیں۔ و العیاذ باللہ تعالیٰ ۔

جیسے کوئی بدعقل، کج فہم،عورت پڑھنے کی محنت استاذ کی شدت دیکھ کر اپنے بچے کو مکتب

سے بھاگ آنے کی ترغیب دے وہ اپنے خیال باطل میں اسے محبت سمجھتی ہے۔ حالانکہ صریح دشمنی ہے۔

ع　　　　دوستی بے خرداں دشمنی است۔

بدنصیب وہ بچہ کہ اس کے کہنے میں آجائے اور مہربان باپ کی تاکید وتہدید خیال میں نہ لائے۔

بلکہ انصافاً یہ حالت اس مثال سے بھی بدتر ہے۔مکتب میں پڑھنے کی محنت سبھی پر ہوتی ہےاور شدت بھی غالب واکثری ہے۔اور جہان طاعون پھوٹے وہاں سب یا اکثر کا مبتلا ہونا کچھ ضروری نہیں۔ بلکہ باذنہ تعالی محفوظ ہی رہنے والوں کا شمار زائد ہوتا ہے۔ ولہذا آگ اور زلزلہ پر اس کا قیاس باطل اور و لا تلقوا بايد كم الى التهلكة۔ کے نیچے سمجھنا محض وسوسہ ہے کہ ان میں ہلاک غالب ہےاور سچا ہلاک تو یہ ہے کہ مصطفیٰ جان رحمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ارشاد اقدس کو کہ عین رحمت وخیر خواہی امت ہے معاذ اللہ، مضرت رساں خیال کیا جائے۔

تنبیہ نبیہ: جس طرح طاعون سے بھاگنا حرام ہے اس کے لئے وہاں جانا بھی ناجائز و گناہ ہے۔احادیث صحیحہ میں دونوں سے ممانعت فرمائی۔ پہلے میں تقدیر الٰہی سے بھاگنا ہے۔تو دوسرے میں بلائے الٰہی سے مقابلہ کرنا ہے۔اور اس کے لئے اظہار توکل عذر محض سفاہت۔توکل معارضۂ اسباب کا نام نہیں اس قدر کی ممانعت میں ہرگز گنجائش سخن نہیں۔

اب رہا یہ کہ جب طاعون سے بھاگنے یا اس کے مقابلہ کی نیت نہ ہو تو شہر طاعون سے نکلنا، یا دوسری جگہ سے اس میں جانا فی نفسہ کیسا ہے؟ اس میں ہمارے علماء کی تحقیق یہ ہے کہ بجائے خود حرام نہیں مگر نظر بہ پیش بینی یہاں دوصورتیں ہیں۔

ایک یہ کہ انسان کامل الایمان ہے۔ لن يصيبنا الا ما كتب الله لنا کی بشاشت ونورانیت اس کے دل کے اندر سرایت کئے ہوئے ہے۔اگر طاعونی شہر میں کسی کام کو جائے اور مبتلا ہو جائے تو اسے یہ پشیمانی عارض نہ ہوگی کہ ناحق آیا کہ بلانے لے لیا۔ یا کسی کام کو باہر جائے تو یہ خیال نہ کریگا کہ خوب ہوا جو اس بلا سے نکل آیا۔خلاصہ یہ ہے اس کا آنا جانا بالکل ایسا ہو جیسا طاعون نہ ہونے کا زمانہ میں ہوتا تو اسے خالص اجازت ہے۔اپنے کاموں کو آئے جائے جو چاہے کرے کہ نہ فی الحال نیت فاسدہ ہے نہ آئندہ فساد فکر کا اندیشہ ہے۔

دوم جو ایسا نہ ہو، اسے مکروہ ہے کہ اگر چہ فی الحال نیت فاسدہ نہیں کہ حکم حرمت ہو۔ مگر آئندہ فساد پیدا ہونے کا اندیشہ ہے۔ لہذا کراہت ہے۔

چنانچہ وہ حدیثیں جن میں خود شہر طاعونی سے نکلنے اور اس میں جانے کی ممانعت مروی ہوئی اگر اپنے اطلاق پر رکھی جائیں یعنی نیت فرار و مقابلہ سے مقید نہ کی جائیں تو ان کا محمل یہ ہی صورت کراہت ہے جو ابھی مذکور ہوئی۔ اور اطلاق اس بنا پر کہ اکثر لوگ اسی قسم کے ہوتے ہیں۔ اور احکام کی بنا کثیر و غالب پر ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۶۴/۹

(۴) جزامی سے میل جول

۱۲۶۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال ۔: ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم :۔اخذ بید رجل مجذوم، فادخلها معه فی القصعة ثم قال: کُلُ ثِقَةً بِاللّٰهِ وَ تَوَکَّلُ عَلَیَ اللّٰهِ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جذامی کا ہاتھ پکڑا اور پیالے میں داخل فرما کر ارشاد فرمایا: میرے ساتھ اللہ تعالیٰ کی رحمت پر یقین رکھتے ہوئے کھا اور اس پر بھروسہ رکھ۔ ۱۲م

۱۲۷۰۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : کُلُ مَعَ صَاحِبِ الْبَلآءِ تَوَاضُعًا لِرَبِّكَ وَ اِیُمَانًا ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ وبائی بیماری والے کے ساتھ اپنے رب کے حضور عاجزی وانکساری اختیار کرتے ہوئے اور اس کی ذات پر ایمان رکھتے ہوئے۔

۱۲۶۹۔ الصحیح لابن حبان ، ۱۴۳۳ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۷۲/۱۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۴۵۸۵ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۵۶/۵
المصنف لابن شیبة ، ۱۲۰/۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۲ ، ۵۶/۱۰
العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۳۸۶/۲ ☆ الجامع للترمذی، ، باب الاطعمه، ۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب الجذام، ۲۶۱/۲ ☆

۱۲۷۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۹۸/۲ ☆ شرح معانی الآثا ر للطحاوی ، ۳۷۹/۲

۱۲۷۱ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا عَدْوٰی وَ لَا طِيَرَةَ وَ لَاهَامَّةَ وَ لَا صَفَرَ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: چھوت کی بیماری ، بدشگونی ، الوکا جاہلانہ تصور،صفر کی جاہلانہ کاروائی کوئی چیز نہیں۔

(۵) جذامی سے دور بھاگو

۱۲۷۲ ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۲۷۱ ـ	الجامع الصحيح للبخاری،	باب الجذام ،			۸۵۰/۲
	الصحيح لمسلم ،	باب لا عدوی و لا طير و لا هامة ،			۲۳۰/۲
	السنن لابن ماجه ،	باب من كان يعجب الفال ميره الطيرة ،			۲۶۱/۲
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۶۷/۲	☆	السنن الكبری للبيهقی،	۲۱۶/۷
	المصنف لعبد الرزاق،	۱۹۵۰۷، ۱۰/ ٤٠٤	☆	المعجم الكبير للطبرانی،	۱۷۷/۷
	شرح السنة للبغوی،	۱۶۷/۱۲	☆	كنز العمال للمتقی،	۲۸۶۰۳، ۱۱۹/۱۰
	فتح الباری للعسقلانی،	۱۷۱/۱۰	☆	المسند للعقيلی،	۲٤/۲
	المصنف لابن ابی شيبة،	٤٠/۹	☆	المسند للحميدی،	۱۱۱۷
	السنة لابن ابی العاصم ،	۱۱۹/۱	☆	السلسلة الصحيحة للالبانی،	۷۸۵
	مجمع الزوائد للهيثمی،	۱۰۱/۵	☆	الادب المفرد للبخاری،	۹۱۳
	المطالب العالية لابن حجر ،	۲٤۵۰،	☆	الاحكام النبوية للكحال ،	۸۰/۱
	الطب النبوی للذهبی ،	۱۱۷	☆	حلية الاولياء لابی نعيم ،	۲۵۰/۱
	الكلام الطيب لابن ابی تيمية ،	۲٤۷	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی،	۳۰۷/٤
	البداية و النهاية لابن كثير ،	۱۰۵/۸	☆	تاريخ اصفهان لابی نعيم	۲۲۸/۱
	نصب الراية للزيلعی، ،	۲۵۵/۳	☆	مشكوة المصابيح للتبريزی،	٤۵۷۷
	تاريخ بغداد للخطيب،	۳۷۸/٤	☆	مشكل الآثار للطحاوی،	۳٤۲/۲
	تجريد التمهيد لابن عبد البر،	۷۸۹	☆	تاريخ الكبير للبخاری،	۱۳۹/۱
	علل الحديث لابن ابی حاتم ،	۲۳٤۳	☆		
۱۲۷۲ ـ	الجامع الصحيح للبخاری،	باب الجذام ،			۸۵۰/۲
	المسند لاحمد بن حنبل،	٤٤۳/۲	☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	
	السنن الكبری للبيهقی،	۱۳۵/۷	☆	المصنف لابن ابی شيبة ،	۱۳۲/۸
	الاحكام النبوية للكحال،	۷۹/۱	☆	التاريخ الكبير للبخاری،	۸۱/۲
	فتح الباری للعسقلانی،	۱۵۸/۱۰	☆	كنز العمال للمتقی،	۲۸۳٤۰، ۵۶/۱۰
	السلسلة الصحيحة للالبانی،	٤۲۸/۲	☆	البداية و النهاية لابن كثير،	۳۵۶/۵
	الطب البنوی للذهبی ،	۱۱۷	☆	الاسرار المرفوعة للقاری،	۷۹

علیہ وسلم : فُرَّمِنَ الْمَجْذُوْمِ کَمَا تَفِرُّمِنَ الْأَسَدِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جزامی سے اس طرح بھاگو جس طرح شیر سے بھاگتے ہو۔۱۲م

۱۲۷۳۔ **عن** عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِتَّقُوْا صَاحِبَ الْجُذَامِ کَمَا یُتَّقَی السَّبُعُ ، اِذَا ھَبِطَ وَادِیًا فَاھْبِطُوْا غَیْرَہٗ ۔

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے ایسے بچو جیسے درندے سے بچا جاتا ہے۔ جب وہ کسی وادی میں ٹھہرے تو تم دوسرے میں ٹھہرو۔۱۲م

۱۲۷۴۔ **عن** عبد اللہ بن ابی وفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : کَلِّمِ الْمَجْذُوْمَ وَ بَیْنَكَ وَبَیْنَہٗ قَدْرُ رُمْحٍ أَوْ رُمْحَیْنِ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۵/۹

حضرت عبد اللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جذامی سے گفتگو اس طرح کرو کہ تمہارے اور اس کے درمیان ایک یا دو نیزوں کا فاصلہ ہو۔۱۲م

۱۲۷۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ۔

۱۲۷۳۔ التاریخ الکبیر للبخاری، ۲۵٤/۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۳۲، ۵٤۱۰
۱۲۷٤۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۲۹ ، ۵٤۱۰ ☆ الکامل لابن عدی، ۲/ ۲۸۹
الاحکام النبویۃ للکحال ، ۸۱۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۵۹۱۰
۱۲۷۵۔ السنن لابن ماجہ ، باب الجذام ، ۲٦۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۷٦/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱٤۳/۳
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۱۳۲/۸ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۰/۵
الاحکام النبویۃ لکحال ، ۷۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۳۹، ۵۵/۱۰
فتح الباری لابن حجر، ۱۵۹/۱۰ ☆ السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۱۰٦٤
الطب النبوی للذھبی، ۱۱٦ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۳۸/۱
الکامل لابن عدی، ۲۱۸/٦ ☆ السنن الکبیر للبیھقی، ۲۱۹/۷

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم : لَا تُحِدُّوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو۔

۱۲۷۷۔ **عن** الحسین السید الشهید الریحانة الاصغر بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُدِیْمُوا النَّظَرَ اِلَی الْمَجْذُوْمِیْنَ ، اِذَا كَلَّمْتُمُوْهُمْ فَلْیَكُنْ بَیْنَكُمْ وَ بَیْنَهُمْ قَدْرُ رُمْحٍ ۔

حضرت امام حسین شہید کربلا نواسۂ اصغر ابن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مجذوموں کی طرف نگاہ جما کر نہ دیکھو، اور جب گفتگو کرو تو تمہارے اور ان کے درمیان ایک نیزے کا فاصلہ رہے۔۱۲م

۱۲۷۸۔ **عن** یعلی بن عطاء عن رجل من آل الشرید یقال له عمرو عن ابیه قال : کان فی وفد ثقیف رجل مجزوم فارسل الیه النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اِرْجِعْ فَقَدْ بَایَعْنَاكَ ۔

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ خاندان شرید کے ایک مرد سے راوی جن کو عمرو کہا جاتا تھا وہ اپنے والد سے روایت کرتے کہ وفد ثقیف میں ایک جزامی مرد تھے تو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کو کہلا بھیجا: جاؤ تم سے ہم نے بیعت کرلی۔۱۲م

۱۲۷۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : رای النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم مجذوما فقال : یَا أَنَسُ ! اِثْنِ الْبِسَا طَ لَا یَطَأُ عَلَیْهِ بِقَدَمِهٖ ۔

۱۲۷۶۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۱۸/۷ ☆
۱۲۷۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۸/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۷۸/۲
۱۲۷۸۔ السنن لابن ماجه ، باب الجذام ، ۲۶۱/۲
۱۲۷۹۔ العلل المتناهیة لابن الجوزی ، ۳۸۷/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۳۴۱، ۱۰/ ۹۶

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک مجذوم کو آتے دیکھا تو فرمایا: اے انس! بچھونا الٹ دو۔ کہیں یہ اس پر اپنا پاؤں نہ رکھ دے۔

۱۲۸۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم : اِنْ کَانَ شَیْءٌ مِّنَ الدَّآءِ یُعْدِیُ فَھُوَ ھٰذَا یَعْنِی الْجُذَامَ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بیماری اڑ کر لگ سکتی تو وہ یہ ہی ہے۔

۱۲۸۱۔ **عن** ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ مر بأمرأۃ مجذومۃ و ھی تطوف بالبیت و قال لھا : یا امۃ اللہ ! لا توذی الناس ، لو جلست فی بیتک ، فجلست ، فمربھا رجل بعد ذلک فقال : ان الذی کان نھاک قد مات فاخرجی ، قالت : ما کنت لا طیعہ حیا و اعصیہ میتا ۔

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم نے ایک جذامی عورت کو کعبہ معظّمہ کا طواف کرتے دیکھا۔ فرمایا: اے اللہ کی لونڈی! لوگوں کو ایذا نہ دے، اچھا ہو کہ تم اپنے گھر میں بیٹھی رہو۔ پھر وہ گھر سے نہ نکلیں۔ امیر المؤمنین کے وصال کے بعد ایک شخص ان کے پاس گئے اور کہا: جنہوں نے تم کو نکلنے سے منع کیا تھا ان کا انتقال ہو چکا۔ لہذا اب تم نکلو، بولیں: میری غیرت یہ گوارا ہی نہیں کرتی کہ جس کی اطاعت میں ان کی زندگی میں کرتی تھی اب بعد انتقال ان کی نافرمانی کروں۔ ۱۲م

(۶) جذامی کے ساتھ قیام وطعام

۱۲۸۲۔ **عن** خارجۃ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ دعا ھم لغدائہ فھا بو و کان فیھم معیقیب و کان بہ جزام فاکل معیقیب معھم ، فقال لہ عمر : خذ مما یلیک و من شقک ، فلو کان غیرک ما آکلنی فی صحفۃ و لکان بینی و بینہ قید رمح ۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین

۱۲۸۱۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۴، ۱۰/۹۶

۱۲۸۲۔ الطبقات الکبری لابن سعد ، ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۱ ، ۱۰/۹۵

حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صبح کو کچھ لوگوں کی دعوت کی، لوگوں کو کچھ تشویش ہوئی کہ ان میں حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے جن کو یہ مرض تھا۔ لیکن ان کو سب کیساتھ کھانے میں شریک کیا گیا اور امیر المؤمنین نے ان سے فرمایا: اپنے قریب سے اپنی طرف سے لیجئے اگر آپ کے سوا کوئی اور اس مرض کا ہوتا تو میرے ساتھ ایک رکابی میں نہ کھاتا اور مجھ میں اور اس میں ایک نیزے کا فاصلہ ہوتا۔ ۱۲م

۱۲۸۳۔ **عن** خارجة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان عمر بن الخطاب وضع له العشاء مع الناس يتعشون فخرج فقال : لمعيقيب بن ابى فاطمة الدوسى و كان له صحبة و كان من مهاجر الحبشة ، ادن فاجلس ، و ايم الله : لو كان غيرك به الذى بك لما جلس منى ادنى من قيد رمح۔

فقیہ مدینہ حضرت خارجہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دستر خوان پر شام کو کھانا رکھا گیا۔ لوگ حاضر تھے۔ امیر المؤمنین برآمد ہوئے کہ ان کیساتھ کھانا تناول فرمائیں۔ معیقیب بن ابی فاطمہ ودسی صحابی مہاجر حبشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا: قریب آیئے، بیٹھے، خدا کی قسم! دوسرا ہوتا تو ایک نیزے سے کم فاصلہ پر میرے پاس نہ بیٹھتا۔

۱۲۸۴۔ **عن** محمود بن لبيد رضى الله تعالىٰ عنه قال۔ امرنى يحيى بن الحكم على جرش ، فقدمتها فحدثونى ان عبد الله بن جعفررضى الله تعالىٰ عنهما حدثهم أن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال لصاحب هذا لوجع ، الجذام اتقوه كما يتقى السبع ، اذ اهبط و اديا فاهبطوا غيره فقلت لهم: و الله ! لئن كان اِبن جعفر حدثكم هذا ما كذبكم ، فلما عزلنى عن جرش فقدمت المدينة فلقيت عبد الله بن جعفر فقلت : يا أبا جعفر! ما حديث حدثنى به عنك اهل جرش ، قال : فقال : كذبوا و الله ! ما حدثتهم هذا و لقد رأيت عمر بن الخطاب يؤتى بالِاناء فيه الماء فيعطيه معيقيبا و كان رجلا قدأسرع فيه ذلك الوجع فيشرب منه ثم يتناوله عمر من يده فيضع فمه موضع فمه حتى يشرب منه فعرفت انما

۱۲۸۳۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۱۸/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۲، ۹۶/۱۰

۱۲۸٤۔ الطبقات الكبرى لابن سعد، ۱۱۷/٤ ☆ كنز العمال للمتقى، ۲۸۵۰۰، ۱۰/ ۹٤

يصنع عمر ذلك فرارا من أن يدخله شئ من العدوى ، قال : و كان يطلب له الطب من كل من سمع له بطب حتى قدم عليه رجلان من أهل اليمن فقال: هل عند كما من طب لهذا الرجل الصالح ، فان هذا الوجع قد أسرع فيه فقالا : أما شئ يذهبه فلا نقدر عليه ، و لكنا سند اويه دواء يقفه فلا يزيد ، فقال عمر : عافية عظيمة ان يقف فلا يزيد فقالا له : هل تنبت ارضك الخنظل ؟ قال : نعم ، قالا : فأجمع لنا منه فامر فجمع له منه مكتلين عظيمين فعمدا الى كل حنظلة فشقاها ثنتين ، ثم اضجعا معيقيبا ثم أخذ كل رجل منهما بإحدى قدميه ، ثم جعلا يدلكان بطون قدميه الحنظلة حتى اذا محقت أخذا أُخرى حتى رأينا معيقيبا يتنخم أخضر مرا ، ثم أرسلاه فقالا لعمر ، لا يزيد و جعة بعد هذا أبدا قال: فو الله! ما زال معيقيب متماسكالا يزيد و جعه حتى مات۔

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بعض ساکنان موضع جرش نے بیان کیا کہ حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے حدیث بیان کی کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جزامی سے بچو جیسے درندے سے بچتے ہو وہ ایک نالے میں اترے تو تم دوسرے میں اترو میں نے کہا: واللہ! اگر عبداللہ بن جعفر نے یہ حدیث بیان کی تو غلط نہ کہا جب میں مدینہ طیبہ آیا۔ ان سے ملا اوراس حدیث کا حال پوچھا۔ کہ اہل جرش آپ سے یوں ناقل تھے۔ فرمایا: واللہ انہوں نے غلط نقل کی میں نے یہ حدیث ان سے نہ بیان کی۔ میں نے تو امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم کو یہ دیکھا کہ پانی ان کے پاس لایا جاتا۔ وہ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو دیتے۔ معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ پی کر اپنے ہاتھ سے امیر المؤمنین کو دیتے امیر المؤمنین ان کے منہ رکھنے کی جگہ اپنا منہ رکھ کر پانی پیتے۔ میں سمجھتا کہ امیر المؤمنین یہ اس لئے کرتے ہیں کہ بیماری اڑ کر لگنے کا خطرہ ان کے دل میں نہ آنے پائے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین فاروق اعظم جسے طبیب سنتے معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے اس سے علاج چاہتے۔ دو حکیم یمن سے آئے۔ ان سے بھی فرمایا: وہ بولے جاتا رہے یہ تو ہم سے ہو نہیں سکتا۔ ہاں ایسی دوا کر دیں گے کہ بیماری ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: بڑی تندرستی ہے کہ مرض ٹھہر جائے بڑھنے نہ پائے انہوں نے دو بڑی زنبیلیں بھروا کر اندرائن کے تازہ پھل منگوائے جو خربوزہ کی شکل اور نہایت تلخ ہوتے ہیں۔ پھر

ہر پھل کے دو دو ٹکڑے کئے اور معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو لٹا کر دونوں طبیبوں نے ایک ایک تلوے پر ایک ایک ٹکڑا ملنا شرع کیا۔ جب وہ ختم ہو گیا دوسرا لیا یہاں تک معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے منہ اور ناک سے سبز رنگ کی کڑوی رطوبت نکلنے لگی اس وقت چھوڑ کر دونوں طبیبوں نے کہا اب بیماری کبھی ترقی نہ کرے گی۔ حضرت عبداللہ فرماتے ہیں۔ واللہ! معیقیب اس کے بعد ایک ٹھہری حالت پر رہے۔ تادم مرگ مرض کی زیادتی نہ ہوئی۔

۱۲۸۵۔ **عن** عبد الرحمن بن القاسم عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال ۔ قدم علی ابی بکر و فد من ثقیف فأتی بطعام فدنا القوم وتنحی رجل به هذا الداء یعنی الجزام فقال له ابو بکر: ادنه فدنا قال : کل فاکل ، و جعل ابو بکر یضع یده موضع یده فیاکل مما یاکل من المجذوم ۔

حضرت عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ یہ اپنے والد حضرت قاسم بن محمد سے راوی کہ امیر المؤمنین حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دربار میں قوم ثقیف کی سفارت حاضر ہوئی کھانا حاضر لایا گیا۔ وہ لوگ نزدیک آئے مگر ایک صاحب کہ اس مرض میں مبتلا تھے الگ ہو گئے۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: قریب آؤ قریب آئے فرمایا: کھانا کھاؤ کھانا کھایا۔ حضرت قاسم فرماتے ہیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس طرح شروع کیا کہ جہاں سے وہ مجذوم نوالہ لیتے وہیں سے صدیق اکبر نوالہ لیکر نوش فرماتے۔

۱۲۸۶۔ **عن** نافع بن القاسم رضی اللہ تعالیٰ عنه عن جدته فطیمة رضی اللہ تعالیٰ عنهما قالت دخلت علی عائشة الصدیقه رضی اللہ تعالیٰ عنها فسألتها أ کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم یقول فی المجذومین: فروا منهم کفرارکم من الاسد ، قالت : کلا و لکنه لا عدوی فمن اعدی الاول ۔

حضرت نافع بن قاسم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اپنی دادی حضرت فطیمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روای۔ فرماتی ہیں: کہ میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی

۱۲۸۵۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸٤۹۸، ۱۰/۹۳

۱۲۸٦۔ کنز العمال للمتقی، ۲۸۵۰۷، ۱۰/۹۷

اللہ تعالیٰ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوئی اور آپ سے کہا: کیا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مجذوموں کے بارے میں یہ فرماتے کہ ان سے ایسا بھاگو جیسا شیر سے بھاگتے ہو؟ ام المؤمنین نے فرمایا: ہرگز نہیں بلکہ یہ فرماتے تھے کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ جسے پہلے ہوئی اسے کس کی اڑ کر لگی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ام المؤمنین کا یہ انکار اپنے علم کی بنا پر ہے، یعنی میرے سامنے ایسا نہ فرمایا بلکہ یوں فرمایا اور ہے یہ کہ دونوں ارشاد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے بصحت کافیہ ثابت ہیں۔

حدیث جلیل عظیم صحیح مشہور بلکہ متواتر جس سے ام المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے استدلال کیا کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لا عدوی'' بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔

یہ حدیث تیرہ صحابہ کرام سے مروی ہے۔ اس کے متعدد طرق میں وہ جواب قاطع ہر شک وارتیاب ہوا جسے ام المؤمنین نے اپنے استدلال میں روایت فرمایا۔

صحیحین وسنن ابی داؤد وشرح معانی الآثار امام طحاوی وغیرہا میں حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی، تو ایک بادیہ نشین نے عرض کی: یا رسول اللہ! پھر اونٹوں کا کیا حال ہے کہ ریتی میں ہوتے ہیں جیسے ہرن یعنی صاف شفاف بدن، ایک اونٹ خارش والا آکر ان میں داخل ہوتا ہے جس سے خارش ہو جاتی ہے۔ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: فمن اعدی الاول، اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگی۔

احمد ومسلم وابوداؤد وابن ماجہ کے یہاں حدیث ابن عمر سے ہے ارشاد فرمایا: ذلکم القدر فمن اجرب الاول یہ تقدیری باتیں ہیں بھلا پہلے کو کس نے کھجلی لگادی۔

یہی ارشاد احادیث عبد اللہ بن مسعود، عبد اللہ بن عباس ابو امامہ باہلی، اور عمیر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہم میں مروی ہوا حدیث اخیر میں اس توضیح کے ساتھ ہے کہ فرمایا: الم تروا الی البعیر یکون فی الصحراء فیصبح و فی کر کرتہ اوفی مراق بطنہ نکتۃ من جرب لم تکن قبل ذلك فمن اعدی الاول

کیا دیکھتے نہیں کہ اونٹ جنگل میں ہوتا ہے یعنی الگ تھلگ کہ اس کے پاس کوئی بیمار اونٹ نہیں صبح کو دیکھو تو اس کے بیچ سینے یا پیٹ کی نرم جگہ میں کھجلی کا دانہ موجود ہے بھلا اس پہلے کو کس کی اڑ کر لگ گئی۔

حاصل ارشاد یہ ہے کہ قطع تسلسل کیلئے ابتداء بغیر دوسرے سے منتقل ہوئے خود اس میں بیماری پیدا ہونے کا ماننا لازم ہے۔ تو حجت قاطعہ سے ثابت ہوا کہ بیماری خود بخود بھی حادث ہو جاتی ہے۔ اور جب یہ مسلم تو دوسرے میں انتقال کے سبب پیدا ہونا محض وہم علیل وادعائے بے دلیل رہا۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/ ۲۴۵

اب بتوفیق اللہ تعالی تحقیق حکم سنئے۔

اقول وباللہ التوفیق: احادیث قسم ثانی تو اپنے افادہ میں صاف صریح ہیں کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ کوئی مرض ایک سے دوسرے کی طرف سرایت نہیں کرتا۔ کوئی تندرست بیمار کے قرب واختلاط سے بیمار نہیں ہو جاتا۔ جسے پہلے شروع ہوئی اس کو کس کی اڑ کر لگی، ان متواتر و روشن وظاہر ارشادات عالی کو سن کر یہ خیال کسی طرح گنجائش نہیں پاتا کہ واقع میں تو بیماری اڑ کر لگتی ہے مگر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمانہ جاہلیت کا وسوسہ اٹھانے کے لئے مطلقا اس کی نفی فرمائی ہے۔

پھر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واجلہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی عملی کارروائی مجذوموں کو اپنے ساتھ کھلانا، ان کا جوٹھا پانی پینا ان کا ہاتھ اپنے ہاتھ سے پکڑ کر برتن میں رکھنا، خاص ان کے کھانیکی جگہ نوالہ اٹھا کر کھانا، جہاں منہ لگا کر انہوں نے پانی پیا بالقصد اسی جگہ منہ رکھ کر نوش کرنا یہ اور یہ بھی واضح کر رہا ہے کہ عدوی یعنی ایک کی بیماری دوسرے کو لگ جانا محض خیال باطل ہے۔ ورنہ اپنے کو بلا کیلئے پیش کرنا شرع ہرگز روا نہیں رکھتی۔ قال اللہ تعالیٰ۔

و لا تلقوا بایدیکم الی التھلکۃ۔

آپ اپنے ہاتھوں ہلاکت میں نہ پڑو۔

رہیں قسم اول (مجذوموں سے دور ونفور رہنے) کی حدیثیں وہ اس درجۂ عالیہ صحت پر نہیں جس پر احادیث نفی ہیں۔ ان میں اکثر ضعیف ہیں۔ اور بعض غایت درجہ حسن ہیں صرف حدیث اول کی تصحیح ہو سکی ہے مگر وہی حدیث اس سے اعلیٰ وجہ پر جو صحیح بخاری میں آئی خود اسی

میں ابطال عدوی موجود کہ مجذوم سے بھاگو اور بیماری اڑ کر نہیں لگتی تو یہ حدیث خود واضح فرمارہی ہے کہ بھاگنے کا حکم اس وسوسہ اور اندیشہ کی بنا پر نہیں۔

معہذا اصحت میں اس کا پایہ بھی دیگر احادیث نفی سے گرا ہوا ہے کہ اسے امام بخاری نے مسندا روایت نہ کیا بلکہ بطور تعلیق۔

لہذا اصلاً کوئی حدیث ثبوت عدوی میں نص نہیں۔ یہ تو متواتر حدیثوں میں فرمایا کہ بیماری اڑ کر نہیں لگتی۔ اور یہ ایک حدیث میں بھی نہیں آیا کہ عادی طور پر اڑ کر لگ جاتی ہے۔

ہاں وہ حدیث کہ جذامیوں کی طرف نظر جما کر نہ دیکھو ان کی طرف تیز نگاہ نہ کرو۔ صاف یہ تحمل رکھتی ہے کہ ادھر زیادہ دیکھنے سے تمہیں گھن آئے گی، نفرت پیدا ہوگی، ان مصیبت زدوں کو تم حقیر سمجھوگے۔ ایک تو یہ خود حضرت عزت کو پسند نہیں، پھر اس سے ان گرفتاران بلا کو ناحق ایذاء پہونچے گی۔ اور یہ روا نہیں۔

علامہ مناوی تیسیر شرح جامع صغیر میں فرماتے ہیں۔

(لا تحدو النظر) لانه اذی ان لا تعافوهم فتزدروهم او تحتقر و هم ۔

علامہ فتنی مجمع بحار الانوار میں فرماتے ہیں

لا تديموا النظر الى المجذومين۔ لانه اذا ادامه حقر و تازى به المجذوم ۔

اور ایک حدیث میں وفد ثقیف کے ایک ثقفی سے فرمایا: پلٹ جاؤ تمہاری بیعت ہوگئی، اس میں متعدد وجوہ ہیں۔

☆ انہیں مجلس اقدس میں نہ بلایا کہ حاضرین دیکھ کر حقیر نہ سمجھیں۔

☆ حضار میں کسی کو دیکھ کر یہ خیال پیدا نہ ہو کہ ہم ان سے بہتر ہیں۔ خود بینی اس مرض سے بھی سخت تر بیماری ہے۔

☆ مریض اہل مجمع کو دیکھ کر غمگین نہ ہو کہ یہ سب ایسے چین میں ہیں اور وہ بلا میں۔ تو اسکے قلب میں تقدیر کی شکایت پیدا ہوگی۔

☆ حاضرین کا لحاظ خاطر فرمایا کہ عرب بلکہ عرب وعجم جمہور بنی آدم بالطبع ایسے مریض کی قربت سے برا مانتے ہیں، نفرت لاتے ہیں۔

☆ ممکن کہ خاطر مریض کا لحاظ فرمایا۔ کہ ایسا مریض خصوصاً نو مبتلا خصوصا ذی وجاہت مجمع

میں آتے ہوئے شرماتا ہے۔

☆ ممکن کہ مریض رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں سے رطوبت نکلتی تھی تو نہ چاہا کہ مصافحہ فرمائیں۔

غرضکہ واقعۂ حال محل صدگونہ احتمال ہوتا ہے، حجت عام نہیں ہوسکتا۔

ایک حدیث میں بچھونا لپیٹنے کو فرمایا۔

اقول: ممکن کہ اس لئے فرمایا ہو کہ مریض کے پاؤں سے رطوبت نہ ٹپکے

ایک حدیث میں یہ کہ اگر کوئی بیماری اڑ کر لگتی ہو تو جذام ہے۔ اگر کا لفظ خود بتاتا ہے کہ اڑ کر لگنا ثابت نہیں۔

تیسیر میں ہے۔

قوله ان كان ، دليل على ان هذا الامر غير محقق عنده۔

رہا اس وادی سے جلد گزر جانا

اقول: اس میں وہ پانچ وجوہ پیشیں جاری جو حدیث سابق کے بارے میں گزریں۔ فافهم

اور وہ حدیث کہ فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان بی بی کو منع فرمایا:

اقول: وہاں بھی چار وجہ اولیں جاری کما لا یخفی ۔

اور دو حدیثوں میں امیر المؤمنین کا حضرت معیقیب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے فرمانا: کہ دوسرا ہوتا تو مجھ سے ایک نیزے کے فاصلہ پر بیٹھتا۔

اقول: انہیں حدیثوں میں ہے کہ ان کو اپنے ساتھ کھلایا، اگر یہ امر عدویٰ کا سبب عادی ہوتا تو اہل فضل کی خاطر سے اپنے آپ کو معرض بلا میں ڈالنا روا نہ ہوتا۔

اور بعد کی حدیث نے تو خوب ظاہر کر دیا کہ امیر المؤمنین خیال عدویٰ کی بیخ کنی فرماتے تھے۔ نری خاطر منظور تھی تو اس شدت مبالغہ کی کیا حاجت تھی کہ پانی انہیں پلا کر ان کے ہاتھ سے لیکر خاص منہ رکھنے کی جگہ پر منہ لگا کر خود پیتے ۔ معلوم ہوا کہ عدویٰ بے اصل ہے، تو اس فرمانے کا منشا مثلا یہ ہوا کہ ایسے مریض سے تنفر انسان کا طبعی امر ہے، آپ کا فضل اس پر حامل ہے کہ وہ تنفر مضمحل و زائل ہو گیا۔ دوسرا ہوتا تو ایسا نہ ہوتا۔

قول مشہور و مذہب جمہور و مشرب منصور کہ دوری وفرار کا حکم اس لئے ہے کہ اگر قرب و اختلاط رہا اور معاذ اللہ قضا وقدر سے کچھ مرض اسے بھی حادث ہوگیا تو ابلیس لعین اسکے دل میں وسوسہ ڈالے گا کہ دیکھ بیماری اڑکر لگ گئی۔ اول تو یہ ایک امر باطل کا اعتقاد ہوگا۔ اسی قدر فساد کیلئے کیا کم تھا پھر متواتر حدیثوں میں سن کر کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صاف فرمایا ہے بیماری اڑکر نہیں لگتی۔ یہ وسوسہ دل مس جمنا سخت خطرناک اور ہائل ہوگا۔ لہذا ضعیف الیقین لوگوں کو اپنا دین بچانے کیلئے دوری بہتر ہے ہاں، کامل الایمان وہ کرے جو صدیق اکبر وفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے کیا اور کس قدر مبالغہ کے ساتھ کیا۔ اگر عیاذاً باللہ کچھ حادث ہوتا ان کے خواب میں بھی خیال نہ گزرتا کہ یہ عدوائے باطلہ سے پیدا ہوا۔ ان کے دلوں میں کوہ گراں شکوہ سے زیادہ مستقر تھا کہ لن یصیبنا الا ما کتب الله لنا بے تقدیر الٰہی کچھ نہ ہو سکے گا۔

اسی طرف اس قول وفعل حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہدایت فرمائی کہ اپنے ساتھ کھلایا اور کل ثقة بالله و توکلا علیه فرمایا۔

امام اجل امین۔ امام الفقہاء والمحدثین، امام اہل الجرح والتعدیل امام اہل التصحیح و التعلیل، حدیث وفقہ دنوں کے حاوی سیدنا امام ابوجعفر طحاوی نے شرح معانی الآثار شریف میں دربارہ نفی عدویٰ احادیث روایت کرکے یہی تفصیل بیان فرمائی۔

بالجملہ مذہب معتمد وصحیح و رجیح و نجیح یہ ہے کہ جذام، کھجلی، چیچک، طاعون وغیرہا اصلاً کوئی بیماری ایک کی دوسرے کو ہرگز ہرگز اڑکر نہیں لگتی، یہ محض اوہام بے اصل ہیں۔ کوئی وہم پکائے جائے تو کبھی اصل بھی ہوجاتا ہے کہ ارشاد ہوا۔

انا عند ظن عبد ی بی۔

وہ اس دوسرے کی بیماری اسے نہ لگی بلکہ خود اس کی باطنی بیماری کہ وہم پروردہ تھی صورت پکڑکر ظاہر ہوگئی۔

فیض القدیر میں ہے۔

بل الوهم وحده من اکبر اسبا ب الاصابة

اس لئے اور نیز کراہت واذیت وخود بینی وتحقیر مجذوم سے بچنے کے واسطے اور اس

دوراندیشی سے کہ مبادا اسے کچھ پیدا ہوا اور ابلیس لعین وسوسہ ڈالے کہ دیکھ بیماری اڑکر لگ گئی اور معاذ اللہ اس امر کی حقانیت اس کے خطرہ میں گزرے گی جسے مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باطل فرما چکے۔ یہ اس مرض سے بھی بدتر مرض ہوگا۔ ان وجوہ سے شرع حکیم ورحیم نے ضعیف الیقین لوگوں کو حکم استحبابی دیا ہے کہ اس سے دور رہیں۔ اور کامل الایمان بندگان خدا کیلئے کچھ حرج نہیں کہ وہ ان سب مفاسد سے پاک ہیں۔

خوب سمجھ لیا جائے کہ دور ہونے کا حکم ان حکمتوں کی وجہ سے ہے۔ نہ یہ کہ معاذ اللہ بیماری اڑکر لگتی ہے۔ اسے تو اللہ ورسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم رد فرما چکے جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

اقول: پھر از آنجا کہ یہ حکم ایک احتیاطی استحبابی ہے واجب نہیں۔ لہذا ہرگز کسی واجب شرعی کا معارضہ نہ کرے گا۔ مثلا معاذ اللہ جسے یہ عارضہ ہو اس کے اولاد واقارب وزوجہ سب اس احتیاط کے باعث اس سے دور بھاگیں اور اسے تنہا وضائع چھوڑ جائیں یہ ہرگز حلال نہیں۔ بلکہ زوجہ ہرگز اسے ہم بستری سے بھی منع نہیں کرسکتی۔ لہذا ہمارے شیخین مذہب امام اعظم، وامام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے نزدیک جذام شوہر سے عورت کو درخواست فسخ نکاح کا اختیار نہیں۔ اور خدا ترس بندے تو ہر بیکس بے یار کی اعانت اپنے ذمہ پر لازم سمجھتے ہیں۔ حدیث میں ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

الله الله فی من لیس له الا الله۔

اللہ سے ڈرو اللہ سے ڈرو، اس کے بارے میں جس کا کوئی نہیں سوا اللہ کے

لہذا علماء کا اتفاق ہے کہ مجذوم کے پاس بیٹھنا اٹھنا مباح ہے اور اس کی خدمت گزاری وتیمارداری موجب ثواب۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۲۵۳


کتاب الزکوۃ

۱۔زکوۃ کی اہمیت وفرضیت

(۱)فضائل زکوۃ

۱۲۸۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا خَالَطَتِ الصَّدَقَةُ أَوْ مَالُ الزَّكٰوةِ مَا لًاإِلَّا أَفْسَدَتْهُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زکوۃ کامال جس مال میں ملاہوگا اسے تباہ وبربادکردے گا۔

۱۲۸۸۔**عن** أبى هريره رضى الله تعالىٰ عنه عن امير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا تَلَفَ مَالٌ فِي بَرٍّوَّ لَا بَحْرٍ اِلَّا بِحَبْسِ الزَّكٰوةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیرالمؤمنین حضرت عمرفاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خشکی وتری میں جومال تلف ہوتاہےوہ زکوۃ نہ دینے ہی سے تلف ہوتاہے۔

۱۲۸۹۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَدّٰى زَكٰوةَ مَالَهٗ فَقَدْ أَذْهَبَ اللّٰهُ شَرَّهٗ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے مال کی زکوۃ اداکردی بیشک اللہ تعالی نے اس مال کا شر اس سے دورفرمادیا۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۸۷۔ مجمع الزوائد للهيثمى،	٦٤/٣	☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى،	١/٥٤٣
التفسير لابن كثير ،	١٩٣/٢	☆ الجامع الصغير للسيوطى،	٤٨٢/٢
۱۲۸۸۔ مجمع الزوائد للهيثمى،	٦٣/٣	☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى،	١/٥٤٢
كنز العمال للمتقى، ١٥٨٠٧،	٣٠٦/٦	☆ كشف الخفاء للعجلونى،	٤١٦/٢
الجامع الصغير للسيوطى،	٤٨١/٢	☆ السلسلة الضعيفة للالبانى،	٥٧٥
۱۲۸۹۔ السمتدرك للحاكم ،	٣٩٠/١	☆ الترغيب والترهيب للمنذرى،	١/٥١٩
مجمع الزوائد للهيثمى،	٦٣/٣	☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٧٧٨،	٣٨٢/٦

۱۲۹۰۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

۱۲۹۱۔ **عن** جماعة من الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالوا : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حَصِّنُوا أَمْوَالَكُمْ بِالزَّكٰوةِ وَدَاوُوا مَرْضَاكُمْ بِالصَّدَقَةِ۔

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے مالوں کو مضبوط قلعوں میں کرلو زکوۃ دے کر اور اپنے بیماروں کا علاج کرو خیرات سے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! ایک بے عقل گنوار کو دیکھ! کہ تخم گندم اگر پاس نہیں ہوتا بہزار دقت قرض دام سے حاصل کرتا ہے اور اسے زمین میں ڈال دیتا ہے اس وقت تو اس نے اپنے ہاتھوں سے خاک میں ملا دیا مگر امید لگی ہے۔ کہ خدا چاہے تو یہ کھونا بہت کچھ پانا ہو جائے گا۔ تجھے اس گنوار کسان کے برابر بھی عقل نہیں۔ یا جس قدر ظاہری اسباب پر بھروسہ ہے اپنے مالک جل وعلا کے ارشاد پر اتنا اطمینان بھی نہیں کہ اپنے مال بڑھائے۔ اور ایک ایک دانہ کا ایک ایک پیڑ بنانے کو زکوۃ کا بیج ڈالے وہ فرماتا ہے۔ زکوۃ دو تمہارا مال بڑھے گا اگر دل سے اس فرمان پر یقین نہیں جب تو کھلا کفر ہے۔ ورنہ تجھ سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنے یقینی نفع دین ودنیا کی ایسی

۱۲۹۰۔ المراسیل لابی داؤد، ۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳/۳۸۲
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۱۵۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۲۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۷۵۹، ۶/۲۹۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۲/۱۰۴ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۶/۳۳۴
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۴۳۲ ☆ العلل المتناهیة، ۲/۳
۱۲۹۱۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۵۸ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳/۳۸۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۷ ☆

بھاری تجارت چھوڑ کر دونوں جہاں کا زیاں مول لیتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

(۲) زکوۃ کی فرضیت

۱۲۹۲۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ تَمَامَ اِسْلَامِکُمْ أَنْ تُؤَدُّوْا زَکٰوةَ أَمْوَالِکُمْ ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ اپنے مالوں کی زکوۃ ادا کرو۔

۱۲۹۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ کَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَلْیُؤَدِّ زَکٰوةَ مَالِهٖ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ اور اللہ کے رسول پر ایمان لایا اس پر لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوۃ ادا کرے۔

(۳) حولان حول پر زکوۃ ادا کرنا واجب ہے

۱۲۹۴۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا زَکٰوةَ فِی مَالٍ حَتّٰی یَحُوْلَ عَلَیْهِ الْحَوْلُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۸۸

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی مال میں زکوۃ کی ادائیگی اس وقت تک واجب نہیں جب تک ایک سال قمری نہ گزر جائے۔۱۲م

۱۲۹۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۶۲ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ، ۱/۵۲۰

۱۲۹۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۳۳۷۷، ۱۵/۸۴۹

۱۲۹۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء لا زکوة علی المال المستفاد حتی الخ ۱/۸۰

السنن لابن ماجه ، باب من استفاد مالا ، ۱/۱۲۸

المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۴۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۴

نصب الرایة للزیلعی، ۲/۳۲۸ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۱۵۶

اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۵۸۶۱، ۶/۳۲۳

ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۲۵۴ ☆

(۴)زیور کی زکوۃ فرض ہے

١٢٩٥۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: دخل على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فراى فى يدى فتخات من ورق فقال : ما هذا يا عائشة ! فقلت : صنعتهن اتزين لك يا رسول الله ! قال : أَتُؤَدِينَ زَكوتَهُنَّ ؟ قلت : لا، او ما شاء الله ، قال : هُوَ حَسُبُكَ مِنَ النَّارِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے تو میرے ہاتھ میں چاندی کی بڑی بڑی انگوٹھیاں دیکھیں ۔فرمایا: یہ کیا ہے؟ اے عائشہ! میں نے عرض کیا: میں نے ان کو اس لئے بنایا ہے تا کہ آپ کی خاطر بناؤ سنوار کروں ۔فرمایا: تو کیا اسکی زکوۃ ادا کروگی میں نے کہا: نہیں، یا جو کچھ خدا کو منظور تھا کہا، آپ نے یہ سن کر فرمایا: تو جہنم میں لیجانے کو یہ کافی ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۶

(۵)زکوۃ نہ دینے والا جہنمی ہے

١٢٩٦۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : عُرِضَ عَلَيَّ أَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدُخُلُونَ الْجَنَّةَ وَ أَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدُخُلُونَ النَّارَ، فَأَمَّا أَوَّلُ ثَلاثَةٍ يَدُخُلُونَ الْجَنَّةَ فَالشَّهِيدُ وَ عَبُدٌ مَّمُلُوكٌ أَحُسَنَ عِبَادَةَ رَبِّهٖ وَنَصَحَ لِسَيِّدِهٖ وَ عَفِيفٌ مُتَعَفِّفٌ ذُوعَيَالٍ ، وَ أَمَّا أَوَّلُ ثَلْثَةٍ يَدُخُلُونَ النَّارَ فَأَمِيرٌ مُّسَلَّطٌ، وَ ذُوثَرُوَةٍ مِنُ مَالٍ لَا يُؤَدِّيُ حَقَّ اللّٰهِ فِي مَالِهٖ ،وَ فَقِيرٌ فُجُورٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجھ پر پیش ہوا کہ تین لوگ جنت میں پہلے جائیں گے اور تین لوگ جہنم میں پہلے داخل کئے جائیں گے ۔ جنت میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے ۔شہید، غلام جو اپنے رب کی عبادت میں مشغول رہتا تھا اور اپنے آقا کے حقوق بھی ادا کرتا تھا، اور عیال دار پاکدامن، اور جہنم میں پہلے جانے والے تین شخص یہ ہونگے ۔زبردستی حاکم بننے والا، مالدار زکوۃ

١٢٩٥۔ السنن لابی داؤد ، باب زكوة الحلى، ٢١٨/١
المستدرك للهاكم، ٣٩٠/١

نہ دینے والا، بدکارنادار۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

غرضکہ زکوۃ نہ دینے کی جانکاہ آفتین وہ نہیں کہ جن کی تاب آسکے، نہ دینے والے کو ہزار ہا سال ان سخت عذابوں میں گرفتاری کی امید رکھنی چاہیئے کہ ضعیف البنیان انسان کی کیا جان، اگر پہاڑوں پر ڈالی جائیں سرمہ ہوکر خاک میں مل جائیں۔ پھراس سے بڑھ کر احمق کون کہ اپنا مال جھوٹے سچے نام کی خیرات میں صرف کرے اور اللہ عزوجل کا فرض اوراس بادشاہ قہار کا وہ بھاری قرض گردن پر رہنے دے۔ یہ شیطان کا بڑادھوکہ ہے کہ آدمی کو نیکی کے پردے میں ہلاک کرتا ہے نادان سمجھتا ہے نیک کام کرر ہا ہوں اورنہ جانا کہ نفل بے فرض نرے دھوکے کی ٹٹی ہے۔اس کے قبول کی امید تو مفقود اوراسکے ترک کا وبال عذاب گردن پر موجود۔

اے عزیز! فرض خاص سلطانی قرض ہے۔اور نفل گویا تحفہ ونذرانہ، قرض نہ دیجئے اور بالائی بیکاری تحفے بھیجئے وہ قابل قبول ہوں گے؟ خصوصاً اس شہنشاہ غنی کی بارگاہ میں جوتمام جہان وجہانیاں سے بے نیاز ہے یوں یقین نہ آئے تو دنیا کے جھوٹے حاکموں ہی کو آزمائے، کوئی زمیندار مال گزاری تو بند کرے اور تحفہ میں ڈالیاں بھیجا کرے۔ دیکھو! تو سرکاری مجرم ٹھرتا ہے یا اس کی ڈالیاں کچھ بہبود کا پھل لاتی ہیں۔

ذرا آدمی اپنے ہی گریبان میں منہ ڈالے۔فرض کیجئے آسامیوں سے کسی کھنڈساری کا رس بندھا ہوا ہے جب دینے کا وقت آئے وہ رس تو ہرگز نہ دیں۔مگر تحفہ میں آم خربوزہ بھیجیں۔ کیا یہ شخص ان آسامیوں سے راضی ہوگا۔یا آتے ہوئے رس کی نادہندگی پر جوآزار نہیں پہونچا سکتا ہے ان آم خربوزے کے بدلے اس سے باز آئے گا۔

سبحان اللہ، جب ایک کھنڈساری کے مطالبہ کا یہ حال ہے تو ملک الملوک، احکم الحاکمین جل وعلا کے قرض کا کیا پوچھنا۔　فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۶) زکوۃ نہ دینے پر سزاوعذاب

۱۲۹۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ ذَهَبٍ وَ لَا فِضَّةٍ لَا یُؤَدِّیْ مِنْهَا حَقَّهَا اِلَّا اِذَا کَانَ یَوْمَ

۱۲۹۷۔ الصحیح لمسلم،　باب تغلیظ عقوبة من لا یودی الزکاة ،　۳۱۸/۱

الْقِيَامَةِ صُفِحَتْ لَهٗ صَفَائِحُ مِنْ نَارٍ فَأُحْمِيَ عَلَيْهَا فِي نَارِ جَهَنَّمَ فَيُكْوٰى بِهَا جَنْبُهٗ وَ جَبِيْنُهٗ وَ ظَهْرُهٗ كُلَّمَا رُدَّتْ أُعِيْدَتْ لَهٗ فِي يَوْمٍ كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ أَلْفِ سَنَةٍ حَتّٰى يُقْضٰى بَيْنَ الْعِبَادِ فَيَرٰى سَبِيْلَهٗ ، اِمَّا اِلَى الْجَنَّةِ وَ اِمَّا اِلَى النَّارِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے پاس سونا یا چاندی ہو اور اس کی زکوۃ نہ دے قیامت کے دن اس زروسیم کی تختیاں بنا کر جہنم کی آگ میں تپائیں گے پھر ان سے اس شخص کی پیشانی اور کروٹ اور پیٹھ داغ دیں گے۔ جب وہ تختیاں ٹھنڈی ہو جائیں گی۔ پھر انہیں تپا کر داغیں گے۔ قیامت کا دن پچاس ہزار برس کا ہے۔ یونہی کرتے رہیں گے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ہو جائیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۴

۱۲۹۸۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: بشرالكانزين برضف يحمى عليه فی نار جهنم فيوضع علی جلمة ثدی احدهم حتی يخرج من نغض كتفيه و يوضع علی نغض كتفيه حتی يخرج من حلمه ثدييه ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا: زکوۃ نکالے بغیر مال جمع کرنے والوں کو گرم پتھر کی بشارت سناؤ جس سے جہنم میں اسکو داغا جائے گا۔ ان کے سرپستان پر وہ جہنم کا گرم پتھر رکھیں گے کہ سینہ توڑ کر شانہ سے نکل جائے۔ اور شانہ کی ہڈی پر رکھیں گے کہ ہڈیاں توڑ کر سینہ سے نکلے گا۔

۱۲۹۹۔ **عن** الأحنف بن قيس رضی الله تعالیٰ عنه قال :كنت فی نفر من قريش فمر ابو ذر و هو يقول:بشر الكانزين بكی فی ظهورهم يخرج من جنوبهم و بكی من قبل اقفائهم يخرج من جباههم ۔

حضرت احنف بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں قریش کی ایک جماعت میں بیٹھا تھا کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ یہ کہتے ہوئے گزرے۔ بغیر زکوۃ دیئے خزانہ جمع کرنے والوں کو یہ خوشخبری سنا دو کہ وہ پتھر پیٹھ توڑ کر کروٹ سے نکلے گا اور گدی توڑ کر پیشانی سے۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۳۵

۱۲۹۸۔ الصحيح لمسلم ، باب تغليظ من لا يودی الزكاة ، ۱/۳۲۱

۱۲۹۹۔ الصحيح لمسلم ، باب تغليظ عقوبة من لا يؤدی الزكاة ، ۱/۳۲۱

۱۳۰۰۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :لا یکوی رجل بکنز فلیمس درھم درھما و لا دینار دینارا یوسع جلدۃ حتی یوضع کل دینار و درھم علی جدتہ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: کوئی روپیہ دوسرے روپے پر نہ رکھا جائے گا اور نہ کوئی اشرفی دوسری اشرفی سے چھوجائے گی۔ بلکہ زکوۃ نہ دینے والے کا جسم اتنا بڑھادیا جائے گا کہ لاکھوں کروڑوں جوڑے ہوں تو ہر روپیہ جدا داغ دے گا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اے عزیز! کیا خدا اور رسول کے فرمان کو یونہی ہنسی ٹھٹھا سمجھتا ہے، یا پچاس ہزار برس کی مدت میں یہ جانکاہ مصیبتیں جھیلنی سہل جانتا ہے ۔ ذرا یہیں کی آگ میں ایک آدھ روپیہ گرم کرکے بدن پر رکھ دیکھ۔ پھر کہاں یہ خفیف گرمی، کہاں وہ قہر کی آگ۔ کہاں یہ ایک روپیہ کہاں وہ ساری عمر کا جوڑا ہوا مال کہاں یہ منٹ بھر کی دیر کہاں وہ ہزاروں برس کی آفت کہاں یہ ہلکا سا چھکا، کہاں وہ ہڈیاں توڑ کر پار ہونے والا غضب۔ اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔ آمین۔

۱۳۰۱۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَحَدٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوۃَ مَالِهٖ اِلَّا مُثِّلَ لَهٗ یَوْمَ الْقِیَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ حَتّٰی یُطَوَّقَ عُنُقَهٗ ثُمَّ قَرَءَ عَلَیْنَا رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلّٰی اللّٰہُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِصْدَاقَهٗ مِنْ کِتَابِ اللّٰہِ تَعَالیٰ وَ لَا یَحْسَبَنَّ الَّذِیْنَ یَبْخَلُوْنَ بِمَا اٰتٰھُمُ اللّٰہُ مِنْ فَضْلِهٖ اَلْآیَه ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہ دے گا وہ مال روز قیامت گنجے اژدھے کی شکل بنے گا اور اس کے گلے میں طوق بن کر پڑے گا پھر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کتاب اللہ سے اسکی تصدیق پڑھی۔ و لا یحسبن الذین یبخلون الایہ ۔

۱۳۰۲۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ صَاحِبِ مَالٍ لَا یُؤَدِّیْ زَکٰوتَهٗ اِلَّا تُحَوَّلَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱۳۰۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۵۴۵
۱۳۰۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی منع الزکاۃ، ۱/۱۲۹

۱۳۰۲۔ الصحیح لمسلم، باب اثم مانع الزکاۃ، ۱/۳۲۰

شُجَاعًا أَقْرَعَ يَتبَعُ صَاحِبَهٗ حَيُثُ مَا ذَهَبَ وَ هُوَ يَفِرُّمِنُهُ وَ يُقَالُ هٰذَا مَالُكَ الَّذِىُ كُنُتَ تَبُخَلُ بِهٖ فَاِذَا رَأى اَنَّهٗ لَا بُدَّ مِنُهُ أدُخَلَ يَدَهٗ فِى فِيُهِ فَجَعَلَ يَقُضَمُهَا كَمَا يَقُضَمُ الُفَحُلُ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل اختیار کر لیگا اور منہ کھولکر اس کے پیچھے دوڑے گا یہ بھاگے گا۔ اس سے فرمایا جائے گا لے اپنا خزانہ کہ چھپا کر رکھا تھا کہ میں اس سے غنی ہوں۔ جب دیکھے گا کہ اس اژدھے سے کہیں مفر نہیں تو ناچار اپنا ہاتھ اس کے منہ میں دیدے گا۔ وہ ایسا چبائے گا جیسے نر اونٹ چباتا ہے۔

۱۳۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال۔ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنُ آتَاهُ اللّٰهُ مَا لا فَلَمُ يُؤَدِّ زَكوتَهٗ مُثِّلَ لَهٗ مَالُهٗ يَوُمَ الُقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقُرَعَ لَهٗ ذَبِيبَتَانِ يُطَوُّقَهٗ يَوُمَ الُقِيَامَةِ ثُمَّ يَأخُذُ بِلَهُزِمَتَيُهِ يَعُنِى بِشَدُقَيُهِ ثُمَّ يَقُوُلُ أنَا مَالُكَ وَأنَا كَنُزُكَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے اللہ تعالیٰ نے مال دیا اور پھر اس نے زکوۃ ادا نہیں کی۔ تو قیامت کے دن اس کو گنجے اژدھے کی شکل میں لایا جائے گا جس کے دو پھن ہوں گے اور اس کے گلے میں ڈال دیا جائے گا پھر وہ اژدھا اس کا منہ اپنے پھن میں لیکر کہے گا۔ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔

۱۳۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم امانع الزکوۃ، ۱/۱۸۸
السنن للنسائی، باب التغلیظ فی حبس الزکاۃ، ۱/۲٦۰
المستدرك للحاكم، ۱/۳۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۵۵
السنن الکبری للبیهقی، ٤/۸۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/٥٤۱
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۷۷٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٥/٤۷۸
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۲۳۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۰٥
اتحاف السادة للزبیدی، ٤/۱۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱٥۸۰۱، ٦/۳۰٤

نصب الراية للزيلعي، ٤٠٨/٤ ☆

١٣٠٤ ـ **عن** ثوبان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :مَنْ تَرَكَ بَعْدَهٗ كَنزًا مُثِّلَ لَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعٌ أَقْرَعُ لَهٗ زَبِيبَتَان يَتبَعُ فَاهُ فَيَقُوْلُ: وَيْلَكَ مَا لُكَ ، فَيَقُوْلُ: أَنَا كَنْزُكَ الَّذِى تَرَكْتَهٗ بَعْدَكَ،فَلَايَزَالُ يَتبَعُهٗ حَتّٰى يَلْقَمَهٗ يَدَهٗ فَيَقْضِمُهَا ثُمَّ يَتبَعُهٗ سَائِرَ جَسَدِهٖ ـ

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے پیچھے بغیر زکوۃ کا مال چھوڑا قیامت کے دن وہ گنجے اژدھے کی شکل میں ہوگا جس کے دو پھن ہوں گے۔ اس کے پیچھے دوڑے گا۔ وہ شخص کہے گا خرابی ہو تیرے لئے تو کون ہے۔ وہ کہے گا۔ میں تیرا وہی خزانہ ہون جس کوتو بغیر زکوۃ ادا کئے دنیا میں چھوڑ آیا تھا۔ پھراس کے پیچھے دوڑتا رہے گا یہاں تک کہ مجبور ہوکر یہ اسکے منہ میں اپنا ہاتھ دیدے گا وہ اس کو چبا جائیگا یہاں تک کہ پورا جسم چبا جائے گا۔

١٣٠٥ ـ **عن** أمير المؤمنين على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَنْ يَّجْهَدَ الْفُقَرَآءُ اِذَا جَاعُوْا وَ عَرُوْا اِلّا بِمَايَصْنَعُ أَغْنِيَائَهُمْ، اِلَّا وَ اِنَّ اللّٰهَ يُحَاسِبُهُمْ حِسَابًا شَدِيْدًا وَ يُعَذِّبُهُمْ عَذَابًا أَلِيْمًا ـ

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: فقیر ہرگز ننگے بھوکے ہونے کی تکلیف نہ اٹھائیں گے مگر اغنیاء کے ہاتھوں، سن لو! ایسے تونگروں سے اللہ سخت حساب لے گا اور انہیں دردناک عذاب دے گا۔

١٣٠٦ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : لا وى الصدقة ملعون على لسان محمد صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يوم القيامة ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ ارشادفرماتے ہیں۔ زکوۃ

١٣٠٤ ـ المستدرك للحاكم ٣٨٨/١ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ٢٢٥٥
مجمع الزوائد للهيثمى، ٦٤/٣ ☆ مطالب العالية لابن حجر ، ٨٧١
كنز العمال للمتقى، ١٥٨٩٢، ٣٠٦/٦ ☆ التفسير لابن كثير ، ١٥٢/٢
موارد الظمئان للهيثمى، ٨٠٣ ☆ التفسير للقرطبى، ٨٧/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٨٩/٢ ☆
١٣٠٥ ـ الترغيب والترهيب للمنذرى، ٥٣٨/١ ☆

١٣٠٦ـ الصحيح لابن خزيمة ، ٩/٤

نہ دینے والا ملعون ہے زبان پاک مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔

١٣٠٧ـ **عن** أمير المؤمنين على بن ابى طالب كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربا و موكله و شاهده و كاتبه ، و الواشمة المستوشمة ، و مانع الصدقه ـ

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سود کھانے والے، اور کھلانے والے، اس پر گواہی کرنے والے، اس کا کاغذ لکھنے والے، اور زکوۃ نہ دینے والے کو قیامت کے دن ملعون بتایا۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۵

١٣٠٨ـ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :وَيْلٌ لِلْأَغْنِيَآءِ مِنَ الْفُقَرَآءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ يَقُوْلُوْنَ:رَبَّنَابَخِلُوْا بِحُقُوْقِنَا الَّتِى فَرَضْتَ لَنَاعَلَيْهِمْ فِى أَمْوَالِهِمْ، فَيَقُوْلُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ: وَعِزَّتِى وَجَلَالِى لَأُقَرِّبَنَّكُمْ وَ لَأُبَعِّدَنَّهُمْ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن تونگروں کیلئے محتاجوں کے ہاتھ سے خرابی ہے۔محتاج عرض کریں گے: اے رب ہمارے! انہوں نے ہمارے وہ حقوق جو تونے ہمارے لئے ان پر فرض کئے تھے ظلماً نہ دیئے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا: مجھے قسم ہے اپنی عزت وجلال کی، تمھیں اپنا قرب عطا کرونگا اورانہیں دور رکھونگا۔

١٣٠٩ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : أتى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم على قوم على أقبالهم رقاع و على أدبارهم رقاع يسرحون كما تسرح لاابل و الغنم و يكون الفريع و الزقوم و رضف جهنم و حجارتها، قال : ماهؤلاء يا جبرئيل ! قال : هؤلاء الذين لا يؤدون صدقات أموالهم ، و ما ظلمهم الله شيئًا ، و ما الله بظلام للعبيد۔

١٣٠٧ـ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٥٣٩/١

١٣٠٨ـ كنز العمال للتمقى، ١٥٨٢٢، ٣١٠/٦

١٣٠٩۔ التفسیر لابن جریر، الجزء الخامس عشر، ٧/٩

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کچھ لوگ دیکھے جن کے آگے پیچھے غرقی لنگوٹی کی طرح کچھ چیتھڑے تھے۔اور جہنم کی گرم آگ، پتھر، تھوہڑا اور سخت کڑوی جلتی بدبودار گھاس چوپایوں کی طرح چرتے پھرتے تھے۔ جبرئیل امین علیہ الصلوٰۃ والتسلیم سے پوچھا یہ کون لوگ ہیں؟ عرض کی: یہ لوگ زکوۃ نہ دینے والے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ نے ان پر ظلم نہیں کیا۔اللہ بندوں پر ظلم نہیں فرماتا۔

١٣١٠۔ **عن** عمر بن شعیب عن ابیه عن جده رضی الله تعالیٰ عنهم ان امرأة اتت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و معها ابنة لها و فی ید ابنتها مسکتان غلیظتان من ذهب فقال لها : اتعطین زکوة هذا، قالت: لا، قال: ایسرك ان یسورك الله بهما یوم القیامة سوارین من نار ، قال فخلعتهما فالقتهما الی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم و قالت: هما لله و رسوله ۔

حضرت عمرو بن شعیب سے وہ اپنے باپ سے وہ اپنے دادا رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں ایک عورت حاضر ہوئی اور اس کے ساتھ اسکی ایک لڑکی بھی تھی جو سونے کے کنگن پہنے تھی۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ان کی زکوۃ نہ دوگی۔عرض کی: نہ، فرمایا: کیا چاہتی ہو کہ اللہ تمہیں آگ کے کنگن پہنائے۔ یہ سنتے ہی کنگن اتار کر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش کردئے اور عرض کیا: یہ اللہ ورسول کیلئے ہیں۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۶

(٧) جس نے زکوۃ نہ دی اس کی نماز نہیں

١٣١١۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : امرنا باقام الصلوة و ایتاء الزکاة ، و من لم یزك فلا صلوة له ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمیں حکم دیا گیا کہ نماز پڑھیں اور زکوۃ دیں۔اور جو زکوۃ نہ دے اس کی نماز نہیں۔

١٣١٢۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی

١٣١٠۔ السنن لابی داؤد، باب الکنز ما هو وزکوة الحلی، ٢١٨/١
١٣١١۔ المعجم الکبیر للطبرانی، سنده صحیح، ١٠٣/١٠

۱۳۱۲۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/ ۵٤۰ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ أَقَامَ الصَّلٰوۃَ وَ لَمۡ یُؤۡتِ الزَّکٰوۃَ فَلَیۡسَ بِمُسۡلِمٍ یَنۡفَعُهٗ عَمَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو نماز ادا کرے اور زکوۃ نہ دے وہ مسلمان نہیں کہ اسے اس کا عمل کام آئے۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۴۳۸

(۸) زکوۃ نہ دینے پر سزا

۱۳۱۳۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ أَوۡکٰی عَلیٰ ذَهَبٍ أَوۡ فِضَّةٍ وَ لَمۡ یُنۡفِقۡهُ فِی سَبِیۡلِ اللّٰهِ کَانَ جَمۡرًا یَوۡمَ الۡقِیَامَةِ یُکۡوٰی بِهٖ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے سونے چاندی میں بخل کیا اور اللہ کی راہ میں خرچ نہ کیا قیامت کے دن آگ بن جائے گا جس سے اسکو تپایا جائے گا۔۱۲م

(۹) زکوۃ کے بعد مال کنز نہیں رہتا

۱۳۱٤۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : کُلُّ مَا أُدِّیَ زَکٰوتُهٗ فَلَیۡسَ بِکَنۡزٍ وَ اِنۡ کَانَ مَدۡفُوۡنًا تَحۡتَ الۡأَرۡضِ ، وَکُلُّ مَا لَا تُؤَدّٰی زَکٰوتُهٗ فَهُوَ کَنۡزٌ وَ اِنۡ کَانَ ظَاهِرًا ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس مال کی زکوۃ ادا کر دی جاے وہ کنز نہیں رہتا خواہ زمین میں دفن ہو اور جس مال کی زکوۃ نہ دی جائے وہ کنز ہے خواہ زمین کے اوپر ہو۔

۱۳۱۵۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال :لما نزلت هذه الآیة، وَ الَّذِیۡنَ یَکۡنِزُوۡنَ الذَّهَبَ وَ الۡفِضَّةَ کَبُرَ ذٰلِكَ عَلَی الۡمُسۡلِمِیۡنَ ، فقال عمر رضی الله تعالیٰ عنه ، انا افرج عنکم ، فانطلق فقال : یا نبی اللهؐ انه کبر علی اصحابك هذه الآیة فقال : اِنَّ اللّٰهَ لَمۡ یَفۡرُضِ الزَّکَاةَ اِلَّا لِیُطِیۡبَ مَابَقِیَ مِنۡ أَمۡوَالِکُمۡ وَ اِنَّمَا فَرَضَ

۱۳۱۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲/ ۱۵۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/ ۱۵٦
الترغیب والترهیب للمنذری، ۲/ ۵٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/ ۱۲۵
۱۳۱٤۔ السنن الکبری للبیهقی، ٤/ ۸۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/ ۳۹۵

۱۳۱۵۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاہ ، باب حقوق المال ، ۱/۲۳۵

اَلْمَوَا رِیْثَ تَکُوْنُ لِمَنْ بَعْدَکُمْ قا ل : و کبر عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب یہ آیت کریمہ ” والذین یکنزون الذھب و الفضۃ“ نازل ہوئی۔یعنی وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں ۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین پر یہ امر دشوار گزرا۔سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: میں تمہاری اس مشکل کو دور کرتا ہوں لہذا حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کہا: یا نبی اللہ ! آپ کے صحابہ کرام اس آیت مقدسہ کے حکم میں کچھ دشواری محسوس کر رہے ہیں ۔فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے زکوۃ صرف اس لئے فرض فرمائی ہے کہ تمہارے مال پاک ہوجائیں۔اور وراثت کا حکم اس لے نازل فرمایا کہ تمہارے بعد والوں کو وہ مال پہونچ جائے۔راوی فرماتے ہیں: یہ سن کر حضرت فاروق اعظم نے تکبیر پڑھی۔۱۲م

۱۳۱۶۔**عن** اُم المؤمنین اُم سلمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھا قالت کنت البس اوضاحا من ذھب ، فقلت : یا رسول اللہ ! اکنز ھو؟ فقال : مَا بَلَغَ اَنْ تُؤَدّٰی زَکَاتُہٗ فَزَکّٰی فَلَیْسَ بِکَنْزٍ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں سونے کی پازیب پہنے تھی۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا یہ کنز ہے؟ ارشاد فرمایا: اگر نصاب کو پہونچ جائے اور زکوۃ دے دی جائے تو کنز نہیں۔ فتاوی رضویہ ۴/۴۳۶

(۱۰) اللہ کی راہ میں عمدہ مال خرچ کرو

۱۳۱۷۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : یَاأَیُّھَا النَّاسُ ! اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ لَا یَقْبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ پاک ہے اور پاک چیز ہی قبول فرماتا ہے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

۱۳۱۶۔ السنن لابی داؤد ، باب الکنز ما ھو و زکاۃ الحلی، ۱/۲۱۸
المستدرك للحاكم ۱/۳۹۰ ☆
۱۳۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۲۸ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۳/۳٤٦

اتحاف السادة للزبیدی، ٨/٦ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ٢٦٠/١

(۱۱)ضرورت اصلیہ میں زکوۃ نہیں

١٣١٨ـ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَيُسَ عَلَى الْمُسُلِمِ فِی عَبُدِهٖ وَ لَا فَرَسِهٖ صَدَقَةٌ ـ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان پر اس کے غلام اور گھوڑے میں زکوۃ نہیں۔

فتاوی افریقہ ص۳۲



١٣١٨ـ الجامع الصحيح للبخاری، باب ليس علی المسلم ، الخ، ١٩٧/١
الصحيح لمسلم ، كتاب الزكاة ، ٣١٦/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٤٩/٢ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ١١٧/٤
التمهيد لابن عبد البر، ٢١٥/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٢٢/٦
مشكل الآثار للطحاوی، ٣٨٠ ☆ الصحيح لابن خزيمة ، ٢٢٨٥
اتحاف السادة للزبيدی، ٦٦/٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ١٥٨٥٤، ٣٢٢/٦
الدر المنثور للسيوطی، ٣٤٥/١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ١٤٩/٢

التفسیر للقرطبی، ۷۸/۱۰ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳۵۶/۸

۲۔ بنو ہاشم کیلئے زکوٰۃ حرام

(۱) اہل بیت کیلئے زکوۃ ناجائز

۱۳۱۹۔ **عن** عبد المطلب بن ربیعة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال لنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذِهِ الصَّدَقَاتِ اِنَّمَا هِیَ أوُسَاخُ النَّاسِ ، وَ اِنَّهَا لَا تَحِلُّ لِمُحَمَّدٍ وَ لَا لِآلِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلیهِ وَسَلَّمَ ۔

فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم سے ارشاد فرمایا: یہ زکوۃ تو لوگوں کا میل کچیل ہے۔ لہذا محمد اور آل محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے حلال نہیں۔

۱۳۲۰۔ **عن** الحسن بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال : اذکر انی اخذت تمرة من تمرالصدقة فجعلتها فی فی ، فاخرجها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلعا بها فالقاها فی التمر ، قال رجل یا رسول الله! ما کان علیك فی هذه التمرة بهذا الصبی؟ قال: اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا تَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةُ ۔

حضرت امام حسن مجتبی بن علی مرتضی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھے یاد ہے کہ میں نے اپنے بچپن میں صدقہ کی کھجوروں میں سے ایک کھجور اٹھا کر اپنے منہ میں رکھ لی تھی۔ تو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً مع لعاب میرے منہ سے نکال دی اور کھجوروں میں ڈال دی ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ! اس بچہ کے اس ایک کھجور کے کھانے میں آپ کیلئے کیا حرج تھا؟ فرمایا: میرے اور میری اولاد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ ۱۲م

۱۳۲۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : استعمل ارقم بن

۱۳۱۹۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الزکاة علی رسل الله ﷺ ، ۳۴۵/۱
شرح السنة للبغوی ، ۱۰۱/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۷، ۴۵۴/۶
اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۵/۴ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۸۱۳،
۱۳۲۰۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الصدقة ، ۸۳/۱
الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یذکر فی الصدقة لبنی هاشم ، ۲۰۲/۱
۱۳۲۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، کتاب الزکوة ، ۲۹۹/۱

المسند لاحمد بن حنبل، ۸/٦

ارقم الزهری علی الصدقات ، فاستتبع ابا رافع فاتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فسأله فقال : یَا أَبَا رَافِعٍ ! اِنَّ الصَّدَقَةَ حَرَامٌ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَ عَلیٰ اٰلِ مُحَمَّدٍ ، وَ اِنَّ مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ارقم بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کوصدقات وصول کرنے کا عامل مقرر کیا گیا انہوں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے غلام ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لیا وہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور صدقات کے مال سے کچھ مانگا۔تو حضور نے ارشاد فرمایا صدقہ محمد اور آل محمد پر حرام ہےاور کسی قوم کا غلام اسی قوم میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

۱۳۲۲۔ **عن** عبد الله بن عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهم قال : دخلنا علی ابن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما فقال: ما اختصنا رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشئ دون الناس الا بثلث اشیاء اسباغ الوضوء ، و ان لا ناکل الصدقة، و ان لا ننزی الحمر علی الخیل ۔

حضرت عبداللہ بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہم حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔فرمایا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے:ہمیں دیگر لوگوں کے مقابلہ میں خاص طور پر تین چیزوں کا حکم دیا ہم وضو میں خوب مبالغہ کریں۔صدقہ کا مال نہ کھائیں۔گدھوں کی گھوڑیوں سے جفتی نہ کرائیں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۳۹۱

۱۳۲۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَحِلُّ لَکُمْ أَهْلَ الْبَیْتِ مِنَ الصَّدَقَاتِ شَیْءٌ،اِنَّمَا هِیَ غُسَالَةُ الْاَیْدِیْ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:اے میرے اہل بیت!تمہارے لئے صدقہ کی کوئی چیز جائز نہیں کہ یہ تو

۱۳۲۲۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲۹۷/۱

۱۳۲۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۱۷/۱۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۱/۳

كنز العمال للمتقى، ١٦٥٣٠، ٤٥٨/٦ ☆ نصب الراية للزيلعى، ٤٢٥/٣

ہاتھوں کا میل ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۴۷۴

١٣٢٤۔ **عن** أبى رافع رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بعث رجلا من بنى مخزوم على الصدقة فقال: لابى رافع ! اصحبنى كيما تصيب منها فقال : حتى استاذن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فاتى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فذكر ذلك له ، فقال : اِنَّ اٰلَ مُحَمَّدٍ لَا يَحِلُّ لَهُمُ الصَّدَقَةُ ، وَ اِنَّ مَوْلَى الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ ۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کوصدقات وصول کرنے کیلئے بھیجا انہوں نے ابورافع سے کہا: تم بھی میرے ساتھ چلوتا کہ تم بھی اس سے حصہ پاؤ انہوں نے کہا: میں پہلے حضور سے اجازت لےلوں، لہذا حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اوراس سلسلہ میں عرض کیا: آپ نے فرمایا: بیشک آل محمد کیلئے صدقہ حلال نہیں۔ اورکسی قوم کا غلام بھی اسی میں شمار ہوتا ہے۔۱۲م

١٣٢٥۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : اخذ الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالىٰ عنهما تمرة من تمر الصدقة فادخلها فى فيه ، فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : كَخٍ كَخٍ أُلْقِهَا ، أُلْقِهَا ، أَمَا عَلِمْتَ أَنَّا لَا نَأْكُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے صدقہ کی ایک کھجور منہ میں رکھلی۔ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فوراً فرمایا: تھوتھو، نکال نکال۔ کیا نہیں جانتے ہو؟ کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

١٣٢٦۔ **عن** أبى ليلى رضى الله تعالىٰ عنه قال : دخلت مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم بيت الصدقة فتناول الحسن تمرة فا خرجها من فيه و قال : أَنَا أَهْلُ

١٣٢٤۔ السنن لابى داؤد، باب الصدقة على بنى هاشم ، ٢٣٣/١
الجامع للترمذى ، باب ما جاء فى كراهية الصدقة الخ ٨٣/١
المستدرك للحاكم كتاب الزكاة ، ٤٠٤/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١٠/٦ ☆ شرح معانى الآثار للطحاوى، ٣٠٠/١
١٣٢٥۔ الصحيح للبخارى ، باب ما يذكر فى الصدقة لبنى الخ، ٢٠٢/١
الصحيح لمسلم ، باب تحريم الزكاة على رسول الله ﷺ ، ٣٤٣/١
شرح معانى الآثار للطحاوى ، ٣٠٠/١ ☆ المسند لابى داؤد الطباليس، ٣٢٥/١٠

۱۳۲۶۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۱ ☆ المصنف لعبد الرزاق،۵۷۶۸، ۸/۴۱۸

الْبَیْتِ لَا یَحِلُّ لَنَا الصَّدَقَةِ أَوْلَا نَأْکُلُ الصَّدَقَةَ ۔

حضرت ابولیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ اس جگہ گیا جہاں صدقہ کے مال جمع تھے۔ حضرت امام حسن مجتبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ان میں سے ایک کھجور اٹھا کر منہ میں رکھ لی۔ حضور نے فوراً وہ ان کے منہ سے نکالی اور فرمایا ہمارے لئے صدقہ جائز نہیں، یا سرکار نے فرمایا: ہم صدقہ نہیں کھاتے۔۱۲م

۱۳۲۷ **عن** معاویه بن حیدة القشیری رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بشئ سال اصدقة هی ام هدیة فان قالوا: صدقة لم یاکل و ان قالوا: هدیة اکل ۔

حضرت معاویہ بن حیدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی چیز لائی جاتی تو پہلے پوچھتے کہ یہ صدقہ ہے یا ہدیہ؟ اگر لانے والے کہتے: صدقہ ہے، تو آپ نہیں کھاتے۔ اور اگر کہتے: کہ ہدیہ ہے، تو تناول فرمالیتے۔۱۲م

۱۳۲۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللة صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنِّی لَأَنْقَلِبُ اِلیٰ أَهْلِی فَأَجِدُ التَّمْرَةَ سَاقِطَةً عَلیٰ فِرَاشِی فِی بَیْتِیْ فَأَرْفَعُهَا لِآکُلَهَا ، ثُمَّ أَخْشٰی أَنْ تَکُوْنَ صَدَقَةً فَأُلْقِیُهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اپنے اہل بیت میں آتا ہوں اور اپنے گھر میں بستر پر کوئی کھجور گری ہوئی پاتا ہوں۔ تو چاہتا ہوں کہ اٹھا کر کھالوں پھر مجھے اس بات کا خوف لاحق ہوتا ہے کہ کہیں یہ صدقہ کی ہو۔ لہذا اسکو چھوڑ دیتا ہوں۔۱۲م

۱۳۲۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۳۲۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهة الصدقة، ۱/۸۳

۱۳۲۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۱ ☆ حلیةالاولیاء لابی نعیم، ۸/۱۸۷
السنن الکبری للبیهقی، ۵/۳۳۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵/۸۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۰۹، ۶/۴۵۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۱۰۰

۱۳۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الزکاة علی رسول الله ﷺ، ۱/۳۴۴
شرح معانی اللآثار، باب الصدقة علی بن هاشم، ۱/۳۰۰
المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۹۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۳۰

المصنف لعبد الرزاق ،　　۱۸۶۴۲،　　۱۰/۱٤٤

وسلم رأی تمرة فقال : لَوْ لَا اِنِّی أخَافُ أنْ تَکُوْنَ صَدَقَةٌ لَا َکَلْتُهَا ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک کھجور دیکھی فرمایا: اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقہ کی ہے تو میں اس کو تناول فرمالیتا۔۱۲م

۱۳۳۰۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انه جاء الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم حین قدم المدینة بما ئدة علیها رطب فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا هٰذَا ؟ یَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ! قال : صدقة علیك و علی اصحابك ، قال : اِرْفَعْهَا ، فَاِنَّا لَا نَأکُلُ الصَّدَقَةَ ، فرفعها ، فجاء ه من الغد بمثله ، فوضعه بین یده ، فقال : مَا هٰذَا ؟ یَا سَلْمَانُ الْفَارِسِیُّ ! قال: هدیة ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: لا صحابه: اِنْبَسِطُوْا ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب مدینہ آئے تو سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک دستر خوان لیکر حاضر ہوئے جس میں کچھ کھجوریں تھیں۔حضور نے فرمایا: اے سلمان فارسی! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: آپ کے اور صحابہ کرام کیلئے صدقہ ہے۔فرمایا: اس کو اٹھالو کہ ہم صدقہ نہیں کھاتے انہوں نے کھجوریں آپ کے پاس سے اٹھائیں پھر دوسرے دن اسی طرح لیکر حاضر ہوئے اور خدمت میں پیش کیا۔فرمایا: اے سلمان! یہ کیا ہے؟ عرض کیا: ہدیہ، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صحابہ کرام سے فرمایا: اس کو بچھاؤ۔۱۲م

۱۳۳۱۔**عن** عبد المطلب بن ربیعة بن الحارث رضی اللہ تعالی عنه قال: اجتمع ربیعة بن الحارث و العباس بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنهما فقالا : لو بعثنا هذین الغلامین ، قال لی و للفضل بن العباس ، علی الصدقة فادیا ما یؤدی الناس و

۱۳۳۰۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة بنی هاشم ،　　۱/۳۰۱
المستدرك للحاکم ،　۲/۱٦　☆　السنن الکبری للبیهقی،　۵/۳۲۷
المعجم الکبیر للطبرانی،　٦/۳۰۵　☆　جمع الزوائد للهیثمی،　۹/۳۲٦
نصب الرایة للزیلعی ،　٤/۲۷۹　☆　دلائل النبوة للبیهقی،　٦/۹۷
۱۳۳۱۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الصدقة علی بنی هاشم ،　　۱/۲۹۹
الصحیح لمسلم ،　باب تحریم الزکاة علی الرسول ،　　۱/۳٤٤
السنن الکبری للبیهقی،　۷/۳۱　☆　کنز العمال للمتقی، ۱٦۵۱٤، ٦/٤۵٦

اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۱۳۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۵۶۶۵،

أصابا ما يصيب الناس ، قال : فبينما هما فى ذلك جاء على بن أبى طالب فوقف عليهما فذكر اليه ذاك فقال على : لا تفعلا ، فو الله ! ما هوبفاعل فقال ربيعة بن الحارث : ما يمنعك من هذا الا نفاسة علينا فو الله ! لقد نلت:صهر رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فما نفسناه عليك فقال على: أنا أبو حسن ارسلاهمافانطلقاواضطجع فلما صلى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الظهر سبقناه الى الحجرة فقمنا عند بأبها حتى جاء فاخذ باذننا و قال : أخرجاما تصرران ثم دخل و دخلنا عليه و هو يومئذ عند زينب بنت حجش فتوكلنا الكلام ثم تكلم حدنا قال : يا رسول الله ! أنت أبر الناس واوصل الناس و قد بلغنا النكاح و قد جئناك لتؤمرنا على بعض الصدقات فنؤدى اليك كما يؤدون و نصيب كما يصيبون فسكت حتى أردنا ان نكلمه ، وجعلت زينب تلمع الينا من و راء الحجاب أن لا نكلمه فقال : اِن الصدقة لا تنبغى لآل محمد ، اِنما هى اوساخ الناس ۔

حضرت عبدالمطلب بن ربیعہ بن حارث رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ربیعہ بن حارث اور حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی ایک دن آپس میں گفتگو ہوئی کہ قسم بخدا! کیا ہی اچھا ہو کہ ہم ان دونوں لڑکوں عبدالطلب بن ربیعہ اور فضل بن عباس کو حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجیں۔ یہ دونوں جا کر حضور سے عرض کریں کہ ان کو صدقات کی وصولی کیلئے عامل مقرر فرمادیں۔ تا کہ ان کو بھی وہ دیا جائے جو دوسرے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ان حضرات کے درمیان یہ گفتگو ہو رہی تھی کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم تشریف لے آئے۔انہوں نے حضرت علی سے بھی اس بات کا تذکرہ کیا۔آپ نے فرمایا: تم ایسا نہ کرو۔خدا کی قسم !حضور ایسا ہرگز نہیں کریں گے۔حضرت ربیعہ نے کہا: آپ تو ہمیں صرف اس لئے روک رہے ہیں کہ آپ کا حضور سے خسرالی رشتہ ہے۔تو اس سلسلہ میں ہم آپ جیسے نہیں۔لہذا ہمیں اجازت مل سکتی ہے۔اس پر حضرت علی نے فرمایا: تو تم بھیج کر دیکھ لو۔ چنانچہ ہم حضور کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت علی وہیں ٹھہر گئے۔حضور نماز ظہر سے فارغ ہوئے تو ہم حجرۂ مقدسہ کی طرف بڑھے اور دروازہ پر کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ حضور تشریف لائے اور غایت محبت سے ہمارے کان پکڑ کر فرمایا: اپنے دل کی بات کہو! پھر ہم حضور کے ساتھ اندر داخل ہوئے۔ان دنوں حضور ام المؤمنین حضرت زینب بنت جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے

یہاں قیام پذیر تھے۔ہم نے ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہوئے گفتگو شروع نہ کی۔ پھر ہم میں سے ایک نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ لوگوں میں سب سے زیادہ سخی اور صلہ رحمی فرمانے والے ہیں۔ہم اب بالغ ہو چکے ہیں۔اور ہم آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ آپ ہمیں صدقات وصول کرنے پر مامور فرمائیں تا کہ ہم بھی دوسروں کی طرح صدقات وصول کر کے لائیں اور اس سے حصہ پائیں۔حضور خاموش رہے یہاں تک کہ ہم نے کچھ بولنے کا ارادہ کیا لیکن ام المؤمنین ہمیں پردہ کے پیچھے سے اشارہ فرمارہی تھیں کہ ہم کچھ نہ بولیں پھر حضور نے ارشاد فرمایا بیشک صدقہ آل محمد کیلئے جائز نہیں وہ تو لوگوں کے مالوں کا میل ہے۔۱۲م

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بیشک اس تحریم کی علت ان حضرات عالیہ کی عزت وکرامت اور نظافت وطہارت ہے۔کہ زکوۃ مال کا میل ہے اور گناہوں کا دھوون۔اس ستھری نسل والوں کے قابل نہیں خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس تعلیل کی تصریح فرمائی۔یہ ہی ہمارے عامۂ علماء کا مذہب ہے حتی کہ جمہور علمائے کرام نے بنو ہاشم کو مال زکوۃ سے عمل صدقات کی اجرت لینا ناجائز کہا حالانکہ یہ اغنیاء کیلئے بھی روا ہے کہ من کل الوجوہ زکوۃ نہیں۔مگر آخر شبہ زکوۃ ہے اور بنی ہاشم کی جلالت شان شبہ لوث سے بھی براءت کی شایاں۔　　فتاوی رضویہ ۴/۳۹۲

(۲) بنو ہاشم کا غلام بھی زکوۃ نہیں لے سکتا

۱۳۳۲ـ **عن** هر مز او كيسان رضى الله تعالىٰ عنه انه مر على رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قال : فدعا نى فجئت فقال: يَا أَبَا فُلَان ! اِنَّا أَهُلُ الُبَيُتِ قَدُنُهِينَا أَنُ نَأكُلَ الصَّدَقَةَ ، وَاِنَّ مَوُلَى الُقَوُمِ مِنُ أَنُفُسِهِمُ فَلاَ تَأكُلُ الصَّدَقَةَ ـ

حضرت ہرمز یا کیسان حضرت ام کلثوم بنت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے آزاد کردہ، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے گزرے، کہتے ہیں: مجھے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بلایا تو میں حاضر ہوا، ارشاد فرمایا: اے ابو فلاں! ہم اہل بیت ہیں۔ہمیں صدقہ کھانے سے منع کیا گیا ہے۔اور قوم کا غلام اسی میں شمار ہوتا ہے لہذا صدقہ مت کھانا۔

۱۳۳۲ـ شرح معانی الآثار للطحاوی، 　　کتاب الزکوة ، 　　۱/۳۰۰

۳۔مصارف زکوۃ وصدقات

(۱)اہل قرابت کوزکوۃ وصدقات دینااجرعظیم کاباعث

۱۳۳۳۔**عن** زینب امرأۃ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما قالت : کنت فی المسجد فرأیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : تَصَدَّقْنَ وَ لَوُ مِنُ حُلِیِّکُنَّ ، و کانت زینب تنفق علی عبد اللہ و أیتام فی حجرھا ، فقالت لعبد اللہ ! سل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، أیجزی عنی أن انفق علیك و علی أیتام فی حجری من الصدقہ ؟ فقال : سلی أنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : فانطلقت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فو جدت اِمرأۃ من الأنصار علی الباب حاجتھا مثل حاجتی ، فمر علینا بلال فقلنا : سل النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ایجزئ عنی أن أتصدق علی زوجی و أیتام لی حجری ، و قلنا : لا تخبرنا : فدخل فسألہ فقال : من ھما ؟ قال : زینب ، فقال : أیُّ الزَّیَانِبِ ، قال : اِمرأۃ عبد اللہ ، قال: نَعَمُ ، لَھَا أَجُرَانِ ، أَجُرُ الُقَرَابَۃِ وَ أَجُرُ الصَّدَقَۃِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ کی زوجہ محترمہ حضرت زینب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں مسجد میں تھی کہ سرکار نے مجھے دیکھ کرارشاد فرمایا: صدقہ دیا کروخواہ تمہارے زیورات ہی سے کیوں نہ ہو۔حضرت زینب کا طریقۂ کار یہ تھا کہ وہ صدقہ اپنے شوہر اور یتیموں کو دیا کرتی تھیں جوانکی کفالت میں تھے۔لہذا انہوں نے حضرت عبداللہ بن مسعود سے کہا: کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے یہ مسئلہ دریافت کرلینا کہ کیا صدقہ کا مال تم پراور ان یتیموں پر خرچ کرسکتی ہوں۔حضرت عبداللہ نے فرمایا: تم خود ہی پوچھ لینا۔چنانچہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئی۔دروازے پرایک انصاری بی بی ملیں وہ بھی میرے جیسا ہی مسئلہ معلوم کرنے آئیں تھیں۔اتنے میں سامنے سے حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ راستہ سے گزرے ہم نے کہا: ہمارے لئے حضور سے یہ مسئلہ معلوم کرلو! کیا ہم اپنے شوہراوراپنی کفالت میں یتیموں کوصدقہ دے سکتے ہیں۔لیکن ہماری اطلاع نہ دینا۔انہوں نے

۱۳۳۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الزکاۃ علی الزوج و القیام ، ۱۹۸/۱
الصحیح لمسلم ، کتاب الزکاۃ ، ۳۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۶۳/۶

خدمت میں حاضر ہوکر دریافت کیا: سرکار نے فرمایا: یہ دونوں کون ہیں؟ بولے: زینب، فرمایا: کون زینب؟ عرض کیا؛ عبداللہ بن مسعود کی بیوی، فرمایا: ہاں، انکو صدقہ دے سکتی ہیں اور اس میں دوہرا ثواب ہے۔ایک قرابت کا اور دوسرے صدقہ کا۔

۱۳۳۴۔ **عن** سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :اَلصَّدَقَةُ عَلَی الْمِسْكِیْنِ صَدَقَةٌ،وَهِیَ عَلٰی ذِی الرَّحِمِ ثِنْتَانِ صَدَقَةٌ وَ صِلَةٌ ۔

حضرت سلمان بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسکین کو دینا اکہرا صدقہ ہے اور رشتہ دار کو دینا دوہرا۔ایک تصدق ایک صلہ رحم۔

(۲) اہل قرابت کے علاوہ کو صدقہ دینا مقبول نہیں

۱۳۳۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا اُمَّةَ مُحَمَّدٍ ! وَالَّذِی بَعَثَنِی بِالْحَقِّ ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ صَدَقَةً مِنْ رَجُلٍ وَلَهٗ قَرَابَةٌ مُحْتَاجُوْنَ اِلٰی صِلَتِهٖ وَ یَصْرِفُهَا اِلٰی غَیْرِهِمْ ، وَالَّذِی نَفْسِی بِیَدِهٖ لَا یَنْظُرُ اللّٰهُ اِلَیْهِ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے امت محمد! قسم اس ذات کی جس نے مجھے حق لیکر مبعوث فرمایا: اللہ تعالیٰ اس کا صدقہ قبول نہیں فرماتا جس کے رشتہ دار اس کے سلوک کی حاجت رکھیں اور وہ انہیں چھوڑ کر اوروں پر تصدق کرلے۔قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، اللہ تعالیٰ روز قیامت اس پر نظر نہ فرمائے گا۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۸۵
فتاوی رضویہ ۱/۶۹۳

۱۳۳۴۔ الجامع للترمذی، باب ماجاء فی الصدقة علی القرابة ، ۱/۸۳
المستدرك للحاکم ، ۱/۴۰۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۱۷
۱۳۳۵۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۱۷ ☆

(۳)غنی وتندرست کیلئے زکوۃ جائز نہیں

۱۳۳۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر و بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنھما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم :لَا یَحِلُّ الصَّدَقَۃُ لِغَنِیٍّ وَلَا لِذِیْ مِرَّۃٍسَوِیٍّ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۱۷ ☆ جدالممتار ۲/ ۱۵۷

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: غنی اور تندرست کیلئے صدقہ جائز نہیں۔



۱۳۳۶۔ الجامع للترمذی　باب ما جاء من لا تحل لہ الصدقۃ　۸۳/۱
السنن لابی داؤد ،　کتاب الزکاۃ باب من یعطی من الصدقۃ و حد المغنی،۱/ ۱۲۹
السنن لابن ماجہ ،　باب من سال عن ظھر غنی،　۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،　۱۹۲/۲ ☆ المستدرک للحاکم　۴۰۷/۱
مجمع الزوائد للھیثمی،　۹۱/۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی،　۱۰۱/۴

۴۔صدقہ کے فضائل

۱۔صدقہ وخیرات کی فضیلت

۱۳۳۷۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَيُرْبِى لِأَحَدِكُمُ التَّمْرَةَ وَاللُّقْمَةَ كَمَا يُرْبِىْ أَحَدُكُمْ فَلُوَهٗ أَوْ فَصِيْلَهٗ حَتّٰى يَكُوْنَ مِثْلَ اُحُدٍ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان جو ایک چھوہارہ یا ایک نوالہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں دے اللہ تعالیٰ اسے بڑھاتا ہے اور پالتا ہے جیسے آدمی اپنے بچھیرے یا بونے کو پرورش کرتا ہے یہاں تک کہ بڑھ کر وہ احد کے برابر ہو جاتا ہے۔

۱۳۳۸۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسَبٍ طَيِّبٍ وَ لَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ، فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ ثُمَّ يُرْبِيْهَا لِصَاحِبِهٖ كَمَا يُرْبِى أَحَدُكُمْ فَلُوَهٗ حَتّٰى تَكُوْنَ مِثْلَ الْجَبَلِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو ایک چھوہارے کے برابر پاک مال سے خیرات کرے۔ اور اللہ تعالیٰ قبول نہیں کرتا مگر پاک کو، تو رب عزوجل اسے اپنے داہنے دست قدرت سے قبول فرماتا ہے۔ پھر

۱۳۳۷۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۱/۶ ☆ التفسير لابن كثير، ۴۸۹/۱
كنز العمال للمتقى، ۱۶۰۲۰، ۳۵۲/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۴/۲
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۰۱۴ ☆ الترغيب واالترهيب للمنذرى، ۱۲/۲

۱۳۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الصدقة من كسب طيب، ۱۸۹/۱
الصحيح لمسلم، باب بيان ان اسم الصدقة، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ضل الصدقة، ۸۴/۱
السننن لابن ماجه، باب فضل الصدقة، ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۸/۲ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۵۵/۱
جمع الجوامع للسيوطى، ۵۶۶۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ۳۴۸/۶
اتحاف السادة للزبيدى، ۱۱۴/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۱۹۰۹
شرح السنة للبغوى، ۱۳۳/۶ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۵۰/۱

خیرات کرنے والے کیلئے اسکو بچھیرے کی پرورش کی طرح پالتا ہے یہاں تک کہ وہ بڑھ کر پہاڑ کے برابر ہوجائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کوئی احمق سا احمق بھی ان حدیثوں سے یہ معنی نہیں سمجھے گا کہ ایک چھوہارے یا ایک ہی نوالے کی خصوصیت ہے۔ ایک دے گا تو قبول ہوگا اور ثواب ملے گا۔ جہاں دوبار زائد دئے پھر نہ قبول کی توقع اور نہ ثواب کی ترقی۔ نہیں، نہیں، بالیقین یہ ہی معنی ہے کہ ایک لقمہ یا ایک خرمہ بھی ان نیک جزاؤں کا باعث ہے۔

صفائح اللجین ص ۱۱

(۲) پوشیدہ صدقہ افضل ہے

۱۳۳۹۔ **عن** أبی أمامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَفْضَلُ الصَّدَقَةِ سِرًّا اِلیٰ فَقِیْرٍ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بہتر صدقہ وہ ہے جو خفیہ طور پر فقیر کو دیا جائے۔

الزلال الانقی ص ۷۰

(۳) صدقہ عمر بڑھاتا ہے

۱۳۴۰۔ **عن** عمر بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ الْمُسْلِمِ تَزِیْدُ فِی الْعُمُرِ وَ تَمْنَعُ مِیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک صدقہ کے ذریعہ اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بری موت کو دفع فرماتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۳۹۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۱۱/۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۲۵۰، ۴۰۰/۶

۱۳۴۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۰/۳ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲/۱۷

المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷۴ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۱/۲

الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۱۱۱، ۳۷۱/۶

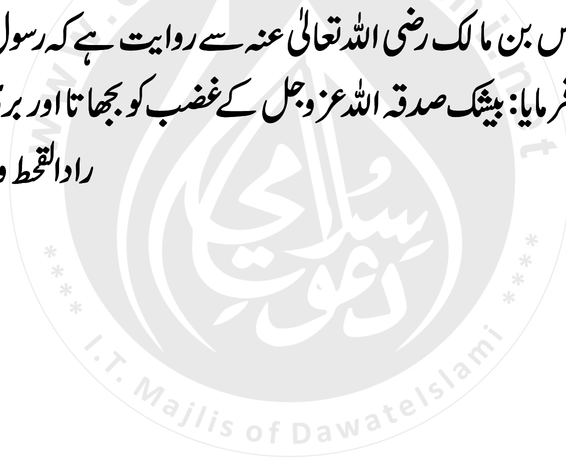
۱۳۴۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ صَدَقَةَ وَ صِلَةَ الرَّحِمِ یَزِیْدُ اللّٰهُ بِهِمَا فِی الْعُمُرِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا مَیْتَةَ السُّوْءِ وَ یَدْفَعُ بِهِمَا الْمَكْرُوْهَ وَ الْمَحْذُوْرِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ اورصلہ رحم ان دونوں سے اللہ تعالی عمر بڑھا تا ہےاور بری موت کودفع کرتا ہےاورمکروہ واندیشہ کودورکرتا ہے۔ ردالقحط والوباء ص ۱۰

(۴)صدقہ غضب الٰہی کو بجھا تا ہے

۱۳۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الصَّدَقَةَ لَتُطْفِیُٔ غَضَبَ الرَّبِّ وَ تَدْفَعُ مَیْتَةَ السُّوْءِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک صدقہ اللہ عزوجل کے غضب کو بجھا تا اور بری موت کودفع کرتا ہے۔ رادالقحط والوباء ص ٦



۱۳۴۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۵۱/۸ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۳۵/۳
المطالب العالیة لابن حجر، ۸۷۵ ☆ الکامل لابن عدی ،
فتح الباری للعسقلانی، ۴۱٦/۱۰ ☆

۱۳۴۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الصدقة ، ۸۴/۱

(۵) صدقہ جہنم سے بچاتا ہے

۱۳۴۳۔ **عن** أمیرالمؤمنین أبی بکر الصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ ، فَإِنَّهَا تَقِيْمُ الْعِوَجَ وَ تَدْفَعُ مَيْتَةَ السُّوْءِ ۔

امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارہ دیکر۔ کہ وہ کجی کو سیدھا اور بری موت کو دفع کرتا ہے۔

(۶) صدقہ گناہ مٹاتا ہے

۱۳۴۴۔ **عن** عاصم العدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلصَّدَقَةُ تُطْفِئُ الْخَطِيْئَةَ كَمَا يُطْفِئُ الْمَاءُ النَّارُ ۔

حضرت عاصم عدوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے جس طرح پانی آگ کو۔

(۷) صدقہ بری موت سے بچاتا ہے

۱۳۴۵۔ **عن** رافع بن مکیث الرضوانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ مَيْتَةَ السُّوْءِ۔

حضرت رافع بن مکیث رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری موت سے بچاتا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۷

۱۳۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اتقوا النار و لو بشق ثمرة ، ۱۹۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱۴/۱۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۰۵/۱
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۰۵/۳ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۴۲۸
۱۳۴۴۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۳۵/۱۹ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲۴/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۲۱/۳ ☆ التمھید لابن عبد البر ، ۳۰۳/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰/۸ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۱۳۸/۲
مجمع الکبیر للطبرانی، ۲۳۰/۵ ☆
۱۳۴۵۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷/۵ ☆

١٣٤٦ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ لَيَدُرءُ بِالصَّدَقَةِ سَبُعِيُنَ بَابًا مِنُ مَيُتَةِ السُّوُءِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک اللہ عزوجل صدقہ کے سبب ستر دروازے بری موت کے دفع فرماتا ہے۔

١٣٤٧ـ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَسُدُّ سَبُعِيُنَ بَابًا مِنَ السُّوُءِ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ ستر دروازے برائی کے بند کرتا ہے۔

(٨) صدقہ بلائیں دفع کرتا ہے

١٣٤٨ـ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَمُنَعُ سَبُعِيُنَ نَوُعًا مِنُ أَنُوَاعِ الُبَلَآءِ ، أَهُوَنُهَا الُجُذَامُ وَ الُبَرَصُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: صدقہ ستر قسم کی بلائیں روکتا ہے جن کی آسان تر بدن بگڑنا اور سپید داغ ہیں۔ و العياذبالله تعالىٰ ۔

١٣٤٩ـ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال :

١٣٤٦ـ كنز العمال للمتقى، ١٦١١٠،	٣٧١/٦ ☆	جمع الجوامع للسيوطى،	٥٠٣٠
اتحاف السادة للزبيدى،	١٦٧/٤ ☆	الدر المنثور للسيوطى،	٣٥٥/١
الترغيب و الترهيب للمنذرى،	١٢/٢ ☆	المغنى لعراقى،	٢٢٦/١
١٣٤٧ـ المعجم الكبير للطبرانى،	٣٢٧/٤ ☆	مجمع الزوائد للهيثمى،	١٠٩/٣
الدر المنثور للسيوطى،	٣٥٥/١ ☆	الترغيب و الترهيب للمنذرى،	١٩/٢
اتحاف السادة للزبيدى،	١٦٧/٤ ☆	تاريخ اصفهان ،	٦٨/١
١٣٤٨ـ اتحاف السادة للزبيدى،	١٧٣/٤ ☆	ارواء الغليل للالبانى،	٣٩٣/٣
كنز العمال للمتقى، ، ١٥٩٢ ،	٣٤٦/٦ ☆	كشف الخفاء للعجلونى،	٢٩/٢

١٣٤٨ـ

رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بَاكِرُوْا بِالصَّدَقَةِ فَاِنَّ الْبَلآءَ لَا يَتُخَطَّاهَا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح تڑکے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔ رادالقحط والوباءص ۷

۱۳۵۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّدَقَاتُ بِالْغُدُوَّاتِ يَذْهَبْنَ الْعَاهَاتِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صبح کے صدقے آفتوں کو دفع کرتے ہیں۔

۱۳۵۱۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلصَّدَقَةُ تَمْنَعُ الْقَضَاءَ السُّوْءَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صدقہ بری قضا کو ٹال دیتا ہے۔

(۹) صدقہ کی کثرت سے روزی بڑھتی ہے

۱۳۵۲۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صِلُوا الَّذِیْ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ رَبِّكُمْ بِكَثْرَةِ ذِكْرِكُمْ لَهٗ وَ كَثْرَةِ الصَّدَقَةِ فِی السِّرِّ وَ الْعَلَانِيَةِ تُوْجَرُوْا وَ تُحْمَدُوْا وَ تُرْزَقُوْا۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ عزوجل کے ساتھ اپنی نسبت درست کرو، اس کی یاد کی کثرت کرو۔ اور خفیہ وظاہر صدقہ کی تکثیر سے، ایسا کروگے تو روزی دئے جاؤ گے۔ قابل ستائش رہو گے اور تمہاری شکستگیاں درست کی جائیں گی۔

۱۳۵۰۔ المسند الفردوس للدیلمی، ۲/۴۱۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۱۷

۱۳۵۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۵۰۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۸/۲۲

۱۳۵۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۵۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۱۷۱

الترغیب والترهیب للمنذری، ۱/۵۱۱ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳/۵۰

التفسیر للقرطبی، ۱۸/۱۹ ☆

۱۳۵۳۔ **عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنه قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنُ رَجُلٍ مُّسُلِمٍ یُصَابُ بِشَیْءٍ فِی جَسَدِہٖ فَیَتَصَدَّقُ بِہٖ اِلَّا رَفَعَہُ اللّٰہُ دَرَجَۃً وَ حُطَّ عَنُہُ خَطِیۡئَۃً ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کسی مسلمان کوکوئی جسمانی تکلیف پہونچے اوروہ صدقہ کرے تو اللہ تعالیٰ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۵۰۸

(۱۰) بہرے کو بات سنانا صدقہ ہے

۱۳۵۴۔ **عن** سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِسُمَاعُ الْأَصَمِّ صَدَقَۃٌ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بہرے کواچھی بات سنانا صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۱) خود کھانا اور دوسرے کو کھلانا صدقہ ہے

۱۳۵۵۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا أَطۡعَمۡتَ زَوۡجَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ مَا أَطۡعَمۡتَ وَلَدَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أَطۡعَمۡتَ خَادِمَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ، وَ مَا أَطۡعَمۡتَ نَفۡسَكَ فَهُوَ لَكَ صَدَقَةٌ ۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۲۱۸

۱۳۵۳۔ الجامع للترمذی، ۱/۱۶۷ ☆ السنن لابن ماجه ، ۲/۱۹۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۴۴۸ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۹۱ ☆

۱۳۵۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۰۳ ☆
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۶۸ ☆

۱۳۵۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۱۷۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۱۹ ☆ الترغیب والترهیب للمذری، ۳/۶۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۳۷ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۶۴
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۵/۸۹ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲/۷۶
کنز العمال للمتقی، ۱۶۳۲۱ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۹/۳۰۹

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ تو اپنی بیوی کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے اور جو کچھ اپنے بچوں کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو اپنے غلام کو کھلائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے، اور جو کچھ تو خود کھائے وہ تیرے لئے صدقہ ہے۔۱۲م

(۱۲) ہر جاندار کو کھلانا باعث ثواب

۱۳۵۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِی كُلِّ ذَاتِ كَبِدٍ حَرِیٍ أَجُرٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر گرم جگر میں ثواب ہے۔

۱۳۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِیُمَا یَاكُلُ اِبُنُ آدَمَ أَجُرٌ وَ فِیُمَا یَأكُلُ السَّبُعُ أَجُرٌ،وَفِیُمَا یَأكُلُ الطَّیُرُ أَجُرٌ ۔ فتاوی رضویہ ۲۲۹/۴

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کچھ آدمی کھائے اس میں ثواب ہے، اور جو درندہ کھا جائے اس میں ثواب ہے۔ جو پرند کو پہونچے اس میں ثواب ہے۔

(۱۳) حرام کمائی سے صدقہ حرام ہے

۱۳۵۸۔ **عن** أبی الطفیل رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ كَسَبَ مَالًا حَرَامًا فَأَعُتَقَ مِنُهُ وَوَصَلَ مِنُهُ رَحُمَهٗ كَانَ ذٰلِكَ اِصُرًا عَلَیُهِ۔

حضرت ابو الطفیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۳۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۷۳۵/۲ ☆ السنن الكبری للبیهقی، ۱۸۶/٤
شرح السنة للبغوی، ۲۲۹/۲ ☆ الصحیح لابن حبان ، ۸٦۰
۱۳۵۷۔ المستدرك للحاكم، ۱۳۳/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۷۸/۳
۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵٤۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۲/۱۰
كنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

وسلم نے ارشادفرمایا: جوحرام مال کمائے پس اس میں سے غلام آزادکرے اورصلہ رحم کرے تو یہ بھی اس پر وبال ٹھہرے۔

۱۳۵۹۔ **عن** القاسم بن مخیمرة رضی اللہ تعالیٰ عنه مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اکْتَسَبَ مَالًا مِنْ مَّأْثَمٍ فَوَصَلَ بِهٖ رَحْمَهٗ أَوْتَصَدَّقَ بِهٖ أَوْأَنْفَقَهٗ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ جَمَعَ ذٰلِكَ كُلَّهٗ قُذِفَ بِهٖ فِی جَهَنَّمَ۔

حضرت قاسم بن مخیمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوگناہ کی وجہ سے مال کمائے اس سے صلہ رحم یا تصدق یا راہ خدا میں خرچ کرے یہ سب جمع کرکے اسے جہنم میں پھینک دیا جائے۔

(۱۴) حلال کمائی ہی کا صدقہ مقبول ہے

۱۳۶۰۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ،وَلَا يَقْبَلُ اللّٰهُ اِلَّا الطَّيِّبَ فَاِنَّ اللّٰهَ يَقْبَلُهَا بِيَمِيْنِهٖ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوایک کھجور کے برابر پاک کمائی سے تصدق کرے اوراللہ تعالیٰ نہیں قبول فرماتا مگر پاک۔تو حق جل وعلا اسے اپنے یمین قدرت سے قبول فرماتا ہے۔

۱۳۶۱۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ

۱۳۵۸۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۲/۱۰
كنز العمال للمتقی، ۹۲۷۰ ☆

۱۳۵۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۴۹/۲ ☆

۱۳۶۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقة من كسب طیب، ۱۸۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب فضل الصدقة ، ۱۲۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۳۱/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۲۶/۴
السنن الكبری للبیهقی، ۱۷۷/۴ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۹۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۳۶۵/۱
التفسیر لابن كثیر ، ۴۸۷/۱ ☆ كنز العمال للمتقی ، ۱۶۰۲۰

۱۳۶۱۔ الصحیح لمسلم ، كتاب الزكاة ، ۳۲۶/۱
الجامع للترمذی باب ما جاء فی فضل الصدقة ، ۸۴/۲

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ طَیِّبٌ ، وَ لَا یَقبَلُ اِلَّا الطَّیِّبَ۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ پاک ہے، اور پاک ہی کو قبول کرتا ہے۔

۱۳۶۲۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَکْسِبُ عَبْدٌ مَالًا حَرَامًا فَیَتَصَدَّقَ بِہٖ فَیُقْبَلُ مِنْہُ ، وَ لَا یَنْفَقُ مِنْہُ فَیُبَارَکُ فِیْہِ وَ لَا یَتْرُکُہٗ خَلْفَ ظَھْرِہٖ اِلَّا کَانَ زَادُہٗ اِلَی النَّارِ ، اِنَّ اللّٰہَ تَعَالیٰ لَا یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالسَّیِّئِ وَلٰکِنْ یَمْحُوا السَّیِّئَ بِالْحَسَنِ،اِنَّ الْخَبِیْثَ لَا یَمْحُوالْخَبِیْثَ

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ نہ ہوگا کہ بندہ مال حرام سے صدقہ دے پھر وہ قبول ہو جائے۔ اور یہ بھی نہ ہوگا کہ اس میں سے راہ خدا میں خرچ نہ کرے اور برکت دی جائے۔ اور اپنے پیچھے چھوڑ گیا تو وہ مال اس کے لئے جہنم کی طرف توشہ ہوگا۔ بیشک اللہ تعالیٰ بدی کو بدی کے ذریعہ نہیں مٹاتا بلکہ بدی کو نیکی کے ذریعہ محو فرماتا ہے۔ بیشک مال حرام مال حرام کی خباثت کو محو نہیں کرتا۔۱۲م

۱۳۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَغْبِطَنَّ جَامِعُ الْمَالِ مِنْ غَیْرِ حِلِّہٖ أوْ قَالَ مِنْ غَیْرِ حَقِّہٖ، فَاِنَّہٗ اِنْ تَصَدَّقَ بِہٖ لَمْ یُقْبَلْ مِنْہُ وَ مَا بَقِیَ کَانَ زَادُہٗ اِلَی النَّارِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے اس پر کوئی رشک نہ کی جائے۔ کہ اگر وہ

۱۳۶۱۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۲۸ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۵۴۵
التفسیر للقرطبی، ۱۱/۶۹ ☆ المنثور للسیوطی، ۱/۱۶۸
السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی، ۳/۱۲۸ ☆ الکامل لابن عدی،
الدر المنتثرۃ، ۴۴ ☆ السنن الکبری للبیہقی، ۳/۳۴۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۶۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۸/۶
جمع الجوامع للسیوطی، ۸۴۷۲ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۶۰
۱۳۶۲۔ الترغیب والترہیب للمنذری، ۲/۵۵۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۴۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۸۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۷۱
۱۳۶۳۔ المستدرک للحاکم، ۲/۴ ☆

اس سے خیرات کرے گا تو قبول نہ ہوگی۔اور جو بچ رہے گا وہ اس کا توشہ ہوگا جہنم کی طرف۔

١٣٦٤ـ **عن** أبی حجیرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ جَمَعَ مَالًا حَرَامًا ثُمَّ تَصَدَّقَ بِهٖ لَمُ یَکُنُ لَهٗ فِیُهِ أجُرٌ وَکَانَ اِصُرُهٗ عَلَیُهِ۔

حضرت ابوحجیرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو غیر حلال سے مال جمع کرے پھر اس کو خیرات میں دے اس کیلئے ثواب کچھ نہ ہو اور اس کا وبال اس پر ہو۔



١٣٦٤ـ الترغیب والترهیب للمنذری، ١/٥٣٥ ☆ الدرالمنثور للسیو طی، ١/٣٤٧
السنن الکبری للبیهقی، ٤/٨٤ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ٦/١٠
المستدرك للحاکم، ١/٣٩٠ ☆ کنز العمال للمتقی، ٩٢٦٩

۵۔حیلۂ شرعی

(۱)حیلۂ شرعی کی اصل

۱۳۶۵۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : اتی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بلحم بقر ، فقیل : هذا ما تصدق به علی بریرة ، فقال : هُوَ لَهَا صَدَقَةٌ وَلَنَا هَدِیَّةٌ ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں گائے کا گوشت حاضر کیا گیا، کسی نے کہا: یہ گوشت حضرت بریرہ پر صدقہ ہوا تھا۔ فرمایا: یہ بریرہ کیلئے صدقہ تھا ہمارے لئے ہدیہ ہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۷/۱۰۶

۱۳۶۶۔ **عن** أم عطیة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : بعث الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم بشاة من الصدقة ، فبعثت الی عائشة منها بشیٔ ، فلما جاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی عائشة ، قال : هَلْ عِنْدَ کُمْ شَیْءٌ ؟قالت : لا ، ألا اِن نسیبة بعثت الینا من الشاة التی بعثتم بها الیها ، قال: اِنَّهَا قَدْ بَلَغَتْ مَحَلَّهَا

حضرت ام عطیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے پاس صدقہ کی ایک بکری بھیجی، میں نے اس میں سے کچھ گوشت ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کے پاس بھیج دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت عائشہ کے پاس

۱۳۶۵۔ الصحیح لمسلم ، باب اباحة الهدیة للنبی ﷺ ، ۱/۳۴۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۲۸۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۸۱
۱۳۶۶۔ الصحیح لمسلم ، باب اباحة الهدیة للنبی ﷺ ، ۱/۳۴۵
الجامع الصحیح للبخاری ، باب اذا تحولت الصدقة ، ۱/۲۰۲
السنن لابن ماجه ، باب خیار لامة اذا اعتقت ، ۱/۱۵۰
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱/۳۰۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۴۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۳/۱۴۹ ☆ التمهید لابن عبد البر ، ۵/۱۰۶
مشکوٰة المصابیح للتبریزی، ۲۰۷۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ، ۴/۳۰۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۰۷ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۲۰۳

تشریف لائے تو فرمایا: کیا تمہارے پاس کچھ کھانے کو ہے؟ عرض کیا: نہیں، ہاں ام عطیہ نسیبہ نے بکری کا گوشت بھیجا ہے جو آپ نے ان کے پاس بھیجی تھی۔ فرمایا: صدقہ کی بکری اپنے محل میں پہونچ گئی۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳۹۲/۴



۶۔ صدقۂ فطر

(۱) صدقۂ فطر کی مقدار

۱۳۶۷۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : لما کثر الطعام فی زمن معاویۃ جعلوہ مدین من حنطۃ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ میں گندم کا استعمال عام ہوا تو علماء نے صدقۂ فطر کی مقدار گندم سے دومد مقرر کردی۔

(۲) عہد رسالت میں صدقۂ فطر عموماً تین چیزوں سے ادا کیا جاتا تھا۔

۱۳۶۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : لم تکن الصدقۃ علی عہد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم الا التمر والزبیب والشعیر ولم تکن الحنطۃ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں صدقۂ فطر کھجور، منقی اور جو سے ہی دیا جاتا تھا۔ اور گیہوں اس وقت عام مروج نہ تھا۔

۱۳۶۹۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان طعامنا الشعیر۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارا طعام جو تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

فقیر نے ، ۲۷ ؍ ماہ مبارک رمضان ۱۳۲۷ھ کو نیم صاع شعیری کا تجربہ کیا جو ٹھیک چار رطل جو کا پیمانہ تھا۔ اس میں گیہوں برابر ہموار مسطح بھر کر تولے تو ثمن رطل کم پانچ رطل آئے۔ یعنی ایک سو چوالیس روپے بھر جو کی جگہ ایک سو پچھتر روپئے آٹھ آنے بھر گیہوں۔ کہ

۱۳۶۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب مقدار صدقۃ الفطر ، ۱/۳۷۲

۱۳۶۸۔ الصحیح لابن خزیمۃ ، باب الدلیل علی ان ۴/۴۵

۱۳۶۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصدقۃ الفطر، ۱/۲۰۴

بریلی کے سیر سے اٹھنّی بھر اوپر پونے دوسیر ہوئے۔ یہ محفوظ رکھنا چاہئے کہ صدقۂ فطر، کفارات ،فدیہ صوم وصلوۃ میں اسی اندازہ سے گیہوں ادا کرنا احوط وانفع للفقراء ہے۔ اگر چہ اصل مذہب پر بریلی کی تول سے روپے بھر کم ڈیڑھ سیر گیہوں ہیں، پھر اسی پیمانے میں پانی بھر کر وزن کیا تو دوسو چودہ روپے بھر ایک دوانی کم آیا، کہ کچھ کم چھ رطل ہوا۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۵۹۵



۷۔ چندہ اور اسراف

(۱) چندہ کی اصل اور اجر وثواب

۱۳۷۰۔ **عن** جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کنا عند رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی صد ر النہار ،قال: فجاء ہ قوم حفاۃ عراۃ مجتابی النمار او العباء متقلدی السیوف عا متھم من مضر بل کلھم من مضر ، فتمعر وجہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لما رأی بھم من الفاقۃ فدخل ثم خرج فامر بلا لا فاذن فاقام فصلی ثم خطب فقال : یَا أَیُّهَاالنَّاسُ ! اِتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِی خَلَقَكُمْ مِنْ نَفْسٍ وَّاحِدَةٍ ، إِلیٰ آخِرِالآیَة ، اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلَیْكُمْ رَقِیْبًا ، وَالْآیَةُ الَّتِی فِی الْحَشْرِ ، یَا أَیُّهَا الَّذِیْنَ آمَنُوا اتَّقُوااللّٰهَ وَ لْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ ، تَصَدَّقَ رَجُلٌ مِّنْ دِیْنَارِهٖ، مِنْ دِرْهَمِهٖ ، مِنْ ثَوْبِهٖ ، مِنْ صَاعَ بُرِّهٖ ، مِنْ صَاعِ تَمَرِهٖ، حَتّی قَالَ : وَلَوْ لِشِقِّ تَمْرِهٖ، قال : فجاء رجل من الانصار بصرۃ کادت کفہ تعجز عنھا بل قد عجزت ، قال :ثم تتابع الناس حتی رأیت کو مین من طعام و ثیاب ، حتی رأ یت و جہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یتھلل کانہ مذھبۃ ،فقال رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً حَسَنَةً فَلَهٗ أَجْرُهَا وَ أَجْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا بَعْدَهٗ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أُجُوْرِهِمْ شَیْئًا ، وَمَنْ سَنَّ فِی الْإِسْلَامِ سُنَّةً سَیِّئَةً كَانَ عَلَیْهِ وِزْرُهَا وَوِزْرُ مَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ بَّعْدِهٖ مِنْ غَیْرِ أَنْ یُّنْقَصَ مِنْ أَوْزَارِهِمْ شَیْءٌ ۔

حضرت جریر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں چاشت کے وقت حاضر تھے کہ کچھ برہنہ پا، برہنہ بدن ،صرف ایک کملی کفنی کی طرح چیر کر گلے میں ڈالے تلواریں لٹکائے خدمت اقدس حضور پرنور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوئے۔ یہ لوگ عموماً قبیلہ مضر سے متعلق تھے بلکہ کل۔ حضور پر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکی محتاجی دیکھی تو چہرۂ انور کا رنگ بدل گیا۔حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اذان کا حکم دیا۔ بعد نماز خطبہ فرمایا: بعد تلاوت آیات ارشاد کیا۔کوئی شخص اپنی اشرفی سے صدقہ کرے، کوئی روپے سے، کوئی کپڑے سے، کوئی اپنے قلیل گیہوں سے، کوئی اپنے تھوڑے

۱۳۷۰۔ الصحیح لمسلم، باب الحث علی الصدقہ، ۱/۳۲۷

چھواروں سے، یہاں تک فرمایا: اگر چہ آدھا چھوارہ۔ اس ارشاد کوسنکر ایک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ روپیوں کا تھیلا اٹھالائے۔جسکے اٹھانے میں انکے ہاتھ تھک گئے۔ پھرلوگ پے در پے صدقات لانے لگے۔ یہاں تک کہ دوانبار کھانے اور کپڑے کے ہوگئے۔ یہاں تک کہ میں نے دیکھارسول انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا چہرۂ انور خوشی کے باعث کندن کی طرح دمکنے لگا۔ ارشادفرمایا: جوشخص اسلام میں کوئی اچھی راہ نکالے اسکے لئے اسکا ثواب ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پرعمل کریں گےسب کا ثواب اسکے لئے ہے بغیر اسکے کہ اسکےثواب میں کمی ہو۔اور جوکوئی اسلام میں بری راہ نکالے اس پر اسکا گناہ ہے اور اسکے بعد جتنے لوگ اس راہ پرعمل کریں گےسب وبال اسکے سر،اور انکے گناہوں میں بھی کچھ کمی نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۱۸۶

(۲)راہ خدامیں مال کثیرخرچ کرنااسراف نہیں

۱۳۷۱۔ **عن** مجاهد رضی الله تعالیٰ عنه قال : لو انفقت مثل ابی قبیس ذهبا فی طاعة الله لم یکن اسرافا ، ولو انفقت صاعا فی معصیة الله کان اسرافا ۔

حضرت امام مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ اگرتو اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کوہ بوقبیس کے برابرسونا خرچ کردے تو بھی اسراف نہ ہوگا۔اورنافرمانی میں ایک صاع خرچ کرنا بھی اسراف ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تصدق کا حکم فرمایا: فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ خوش ہوئے کہ اگرمیں کبھی ابوبکرصدیق پرسبقت لے جاؤں گا تو وہ یہی بار ہے کہ میرے پاس مال بسیار ہے۔اپنے جملہ اموال سے نصف حاضرخدمت اقدس لائے۔حضور نے فرمایا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا ہے؟ عرض کی: اتنا ہی، اتنے میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ حاضر ہوئے اورکل مال حاضرلائے، گھرمیں کچھ نہ چھوڑا۔ارشاد ہوا: اہل وعیال کیلئے کیا رکھا؟ عرض کی: اللہ اور اسکا رسول، جل جلالہ وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، اس پر حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: تم دونوں میں وہی فرق ہے جوتمہارے ان جوابوں میں۔

۱۳۷۱۔ التفسیر الکبیر للرازی، ۲۱۴/۱۳

(۳)عوام کوراہ خدامیں تمام مال خرچ کرنا جائزنہیں

۱۳۷۲۔ **عن** جابربن عبد الله الانصاری رضی الله تعالیٰ عنهما قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذجاء ه رجل بمثل بیضة من ذهب ، فقال : یا رسول الله ! اصبت هذه من معدن فخذها فهی صدقة ، ما املك غیرها فاعرض عنه رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم ، ثم اتاه من قبل رکنه الایمن فقال مثل ذلك فاعرض عنه ، ثم اتاه من قبل رکنة الایسر فاعرض عنه ، ثم اتاه من خلفه فاخذها رسول الله تعالیٰ علیه وسلم فحذفه بها فلو اصابته لا وجعته او لعقرته فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :یَأتِی أَحَدُکُم بِمَا یَمْلِكُ فَیَقُولُ : هٰذِهٖ صَدَقَةٌ ، ثُمَّ یَقْعُدُ یَسْتَکِفُّ النَّاسَ ، خَیرُ الصَّدَقَةِ مَا کَانَ عَنْ ظَهْرِ غِنًی ۔

حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے،ایک صاحب انڈے برابر سونا لیکر حاضر ہوئے اور کہا: یارسول اللہ! میں نے اسکوایک کان میں سے پایا ہے۔میں اسے صدقہ کرنا چاہتا ہوں۔اور اسکے سوا میری کوئی ملکیت نہیں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اعراض فرمایا۔پھرانہوں نے داہنی جانب آکرعرض کیا: تو پھر سرکار نے اعراض فرمایا۔پھرانہوں نے بائیں جانب آکرعرض کی: تو پھر سرکار نے اعراض کیا۔پھرانہوں نے سرکار کے پیچھے سے عرض کی۔تو اس مرتبہ حضور نے وہ سونا ان سے لیکر ایسا پھینکا کہ اگر انکے لگتا تو درد پہونچاتا،یازخمی کرتا۔اورفرمایا: تم میں ایک شخص اپنا پورا مال لاتا ہے کہ یہ صدقہ ہے پھر بیٹھا لوگوں سے بھیک مانگے گا۔بہتر صدقہ وہ ہے کہ جس کے بعد آدمی محتاج نہ ہوجائے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تحقیق یہ ہے کہ عام کیلئے میانہ روی ہے۔اورصدق توکل اورکمال تبتل والوں کی شان بڑی ہے۔ فتاوی رضویہ

۱۳۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یخرج من ماله ، ۲۳٦/۱

۸۔ احکام سوال

(۱) اللہ کے نام پر مانگنا

۱۳۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَلْعُوْنٌ مَنْ سَأَلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ، وَمَلْعُوْنٌ مَنْ سُئِلَ بِوَجْهِ اللّٰهِ ثُمَّ مَنَعَ سَائِلَهُ مَالَمْ يَسْئَلْ هُجْرًا ۔

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ملعون ہے جو اللہ کا واسطہ دیکر کچھ مانگے اور ملعون ہے جس سے خدا کا واسطہ دیکر مانگا جائے پھر سائل کو نہ دے جبکہ اس نے کوئی بے جا سوال نہ کیا ہو۔

۱۳۷۴۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سُئِلَ بِاللّٰهِ فَأَعْطٰی كُتِبَ لَهٗ سَبْعُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس سے خدا کا واسطہ دیکر کچھ مانگا جائے اور وہ دیدے تو اسکے لئے ستر نیکیاں لکھی جائیں۔

۱۳۷۵۔ **عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ سَأَلَكُمْ بِاللّٰهِ فَأَعْطُوْهُ ، وَاِنْ شِئْتُمْ فَدَعُوْهُ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوتم سے خدا کا واسطہ دیکر مانگے اسے دو، اور اگر نہ دینا چاہو تو اسکا بھی اختیار ہے۔

۱۳۷۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱/۱۵۳ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۰/۵۷۰
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۶۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۲۵، ۶/۵۰۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲۱ ☆ جامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱
۱۳۷۴۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۰۷۶، ۶/۳۶۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۲۸
۱۳۷۵۔ السنن لابی داؤد ، زکوۃ ، باب عطیة من سال باللہ عزوجل ، ۱/۲۳۵
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱/۶۰ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۲/۴۱۸
تاریخ بغداد للخطیب، ۴/۶۵۸ ☆

۱۳۷۶ ۔ **عن** جابربن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایَسْأَلُ بِوَجْهِ اللّٰهِ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ کے واسطے سے سوا جنت کے کچھ نہ مانگا جائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء کرام نے بعد توفیق وتطبیق احادیث یہ حکم منقح فرمایا کہ اللہ عزوجل کا واسطہ دیکر سوا اخروی دینی شئ کے کچھ نہ مانگا جائے۔ اور مانگنے والا اگر خدا کا واسطہ دیکر مانگے اور دینے والے کا اس شئ کے دینے میں کوئی حرج دینی یا دنیوی نہ ہو تو مستحب اور مؤکد دینا ہے ورنہ نہ دے ۔ بلکہ امام عبداللہ بن مبارک فرماتے ہیں: جو خدا کا واسطہ دیکر مانگے مجھے یہ خوش آتا ہے کہ اسے کچھ نہ دیا جائے۔ یعنی تاکہ یہ عادت چھوڑ دے۔ اس تفصیل سے واضح ہوا کہ کو خدا کا واسطہ دیکر بیٹی مانگے اور اس سے مناکحت کسی دینی یا دنیوی مصلحت کے خلاف ہو یا دوسرا اس سے بہتر ہے تو ہرگز نہ مانا جائے۔ کہ دختر کیلئے صلاح واصلح کا لحاظ اس بے باک سے اہم واعظم ہے۔ اور روپیہ پیسہ دینے میں اپنی وسعت وحالت اور سائل کی کیفیت وحاجت پر نظر درکار ہے۔ اگر یہ سائل قوی تندرست ہے گدائی کا پیشہ ور جوگیوں کی طرح ہے تو ہرگز ایک پیسہ نہ دے کہ اسے سوال حرام ہے۔ اور اسے دینا حرام پر اعانت کرنا ہے۔ دینے والا گناہ گار ہوگا۔ اور اگر صاحب حاجت ہے اور جس سے مانگا اسکا عزیز وقریب بھی حاجت مند ہے اور اس کے پاس اتنا نہیں کہ دونوں کی مواسات کرے تو اقربا کی تقدیم لازم ہے۔ ورنہ بقدر طاقت ووسعت ضرور دے اور روگردانی نہ کرے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۹۲

۱۳۷۶ ۔ السنن لابی داؤد ، کتاب الزکاة ، باب کراهية المسئلة لوجه الله عزوجل ، ۱/۲۳۵
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۱۹۴۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۶۷۳۱ ، ۶/۵۹۳
الاذکار للنووی، ۳۲۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۳/۲۵۷
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲۰ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۸۸

(۲) مال جمع کرنے کیلئے سوال درست نہیں

١٣٧٧ ـ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ وَلَهٗ مَايُغْنِيُهِ جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَمَسْئَلَتُهٗ فِي وَجْهِهٖ خُمُوْشٌ ـ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں سے سوال کرے اور اس کے پاس وہ شئی ہو جو اسے بے نیاز کرتی ہو روز قیامت اس حال پر آئے گا کہ اسکا وہ سوال اسکے چہرے پر خراش وزخم ہوگا۔

٣٧٨ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : مَنْ سَأَلَ النَّاسَ أَمْوَالَهُمْ مُكَثِّرًا فَاِنَّمَا يَسْأَلُ جَمْرَ جَهَنَّمَ فَلْيَسْتَقِلَّ مِنْهُ أَوِ لِيَسْتَكْثِرُ ـ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنا مال بڑھانے کیلئے لوگوں سے انکے مال کا سوال کرتا ہے وہ جہنم کی آگ کا ٹکڑا مانگتا ہے۔اب چاہے تھوڑی لے یا زیادہ۔

١٣٧٧ـ السنن لابى داؤد ، باب من يعطى الصدقة وحد الغنى، ٢٢٩/١
السنن للنسائى، باب ا حد الغنى، ٢٧٩/١
السنن لابن ماجه ، باب من سال عن ظهر غنى، ١٣٢/١
شرح السنة للبغوى، ٨٣/٦ ☆ كنز العمال للمتقى، ، ١٦٦٩٥، ٤٩٥/٦
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٦٨/١ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ، ٣٠٤/٩
مشكوة المصابيح للتبريزى، ١٨٤٧ ☆

١٣٧٨ـ الصحيح لمسلم ، باب النهى عن المسئله ، ٣٣/١
السنن لابن ماجه ، باب من سائلعن ظهر غنى ، ١٣٣/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٣١/٢ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ١٩٦/٤
المصنف لابن ابى شيبة ، ٢٥٩/٣ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٥٢٨/٢
شرح السنة للبغوى، ١٢١/٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٣٠٤/٩
مشكوة المصابيح للتبريزى، ١٨٣٨ ☆ كنز العمال للمتقى، ، ١٦٧٢٨، ٥٠٣/٦
التفسير للقرطبى، ٣٤٦/٣ ☆ المغنى للعراقى، ٢٠٦/٤

۱۳۷۹۔ **عن** حبشی بن جنادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنۡ سَأَلَ مِنۡ غَیۡرِ فَقۡرٍ ، فَاِنَّمَا یَأۡکُلُ الۡجَمۡرَةَ ۔

حضرت حبشی بن جنادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو بے حاجت وضرورت شرعیہ سوال کرے وہ جہنم کی آگ کھاتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۰۱

جدالممتار ۲/ ۱۵۸

(۳) کثرت سوال اور فضول خرچی مکروہ ہے

۱۳۸۰۔ **عن** المغیرة بن شعبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ حَرَّمَ عَلَیۡکُمۡ عُقُوۡقَ الۡاُمَّهَاتِ وَ وَأۡدَ الۡبَنَاتِ ، وَ مَنۡعًا وَّ هَاتٍ ، وَ کَرِهَ لَکُمۡ قِیۡلَ وَ قَالَ وَ کَثۡرَةَ السُّؤَالِ وَ اِضَاعَةَ الۡمَالِ ۔

حضرت مغیرہ ابن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ تعالیٰ نے تم پر ماؤوں کی نافرمانی، لڑکیوں کو زندہ درگور کرنا، اور جن چیزوں میں تمہارا حصہ نہیں اسکو روکے رکھنے کو حرام فرمادیا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے مکروہ قرار دے دیا ہے فضول بک بک، سوال کی کثرت اور اضاعت مال کو۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/ ۶۹۹

۱۳۷۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	۱۶۵/٤	☆	الصحیح لابن خزیمة ،	۲٤٤٥
اتحاف السادة للزبیدی،	۳۰٤/۹	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۵۲۸/۲
المعجم الکبیر للطبرانی،	۱۸/٤	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۹٦/۳
کنز العمال للمتقی، ۱٦۷۲۹،	۵۰۳/٦	☆	شرح معانی الآثار للطحاوی،	۱۹/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری،	۵۷٤/۱	☆	المطالب العالیة لابن حجر،	۸۵۹
۱۳۸۰۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب ما ینهی عن اضاعة المال ،			۳۲٤/۱
السنن الکبری للبیهقی،	٦۳/٦	☆	شرح السنة للبغوی،	۱٦/۱۲
فتح الباری للعسقلانی،	٦۸/۵	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۵۹۰/۲
کنز العمال للمتقی، ٤۳۵٤۰،	۸۹٦/۱۵	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	٤۹۱۵
جمع الجوامع للسیوطی،	٤۷۹۰	☆	الترغیب و الترهیب للمنذری،	۳۲۵/۳

(۴)دینے والا ہاتھ افضل ہے

۱۳۸۱ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْیَدُ الْعُلْیَا خَیْرٌ مِّنَ الْیَدِ السُّفْلٰی ، وَالْیَدُ الْعُلْیَا هِیَ الْمُنْفِقَةُ وَالْیَدُ السُّفْلٰی هِیَ السَّائِلَةُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے افضل ہے۔اور دینے والا ہاتھ اونچا ہے اور مانگنے والا نیچا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶

(۵)عزت نفس کے ذریعہ حاجت طلب کرو

۱۳۸۲۔ **عن** عبد الله بن بسر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أُطْلُبُوا الْحَوَائِجَ بِعِزَّةِ الْأَنْفُسِ، فَإِنَّ الْأُمُوْرَ تَجْرِی بِالْمَقَادِیْرِ۔

حضرت عبداللہ بن بسر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حاجتیں عزت نفس کے ذریعہ طلب کروکہ سب کام تقدیر پر چلتے ہیں۔

۱۳۸۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا صدقة لا عن ظهر غنی، ۱۹۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب بیان ان البدا لعلیا خیر من الید السفلی ، ۳۳۲/۱
السنن لابی داؤد ، زکوة ، باب استحفاف ، ۲۳۳/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة ، ۸۶/۱
السنن للنسائی، ۶۱/۵ ☆ باب الید السفلی، ۲۷۲/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۷/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱۷۷/۴
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۰۴۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۶۴/۸
فتح الباری للعسقلانی، ۵۰۰/۹ ☆ التفسیر للبغوی، ۲۱۳/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۸۱/۱ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۳۷۴/۱
الدر المنثور للسیوطی ، ۲۳۵/۱ ☆ التفسیر للقرطبی، ۳۲/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۴۰۶/۳ ☆ البدایة والنهایة لابن کثیر، ۵۸/۵
المؤطا لمالك ، ۹۹۸ ☆

۱۳۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۶۸۰۵، ۵۱۸/۶ ☆ کشف الخفا للعجلونی، ۱۵۵/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۲/۱ ☆

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں تلاش وتدبیر کی طرف ہدایت فرمائی، مگر حکم دیا کہ شریعت وعزت نفس کا پاس رکھو، تدبیر میں بے ہوش اور مدہوش نہ ہو جاؤ، دست درکار و دل بایار، تدبیر میں ہاتھ اور دل تقدیر کے ساتھ۔ ظاہر میں ادھر اور باطن میں اُدھر، اسباب کا نام اور مسبب سے کام، یوں بسر کرنا چاہیئے، یہ ہی روش ہدی ہے اور یہ ہی مرضی خدا، یہ ہی سنت انبیا ہے اور یہ ہی سیرت اولیاء، علیهم جميعا الصلاة والثناء۔

بس اس بارے میں یہ ہی قول فیصل وصراط مستقیم ہے۔ اس کے سوا تقدیر کو بھولنا، یا حق نہ ماننا، یا تدبیر کو اصلاً مہمل جاننا، دونوں معاذ اللہ گمراہی، ضلالت یا جنون وسفاہت، والعياذ بالله رب العالمين۔

باب تدبیر میں آیات واحادیث اتنی نہیں جنہیں کوئی حصر کر سکے فقیر غفر اللہ تعالیٰ لہ دعوی کرتا ہے کہ انشاء اللہ تعالیٰ اگر محنت کی جائے تو دس ہزار سے زائد آیات واحادیث اس پر ہو سکتی ہیں۔ مگر کیا حاجت کہ، آفتاب آمد دلیل آفتاب، جس مسئلہ کے تسلیم پر تمام جہان کے کاروبار کا دارومدار، اس میں زیادہ تطویل عبث وبیکار۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۵

۹۔ مال جمع کرنا

(۱) اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع کرنا جائز ہے

۱۳۸۳۔ **عن** عمر الفاروق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم کان ینفق علی أهله نفقة سنتهم من هذا المال ، ثم یأخذ ما بقی فیجعله مال اللہ۔

امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے اہل خانہ کے لئے ایک سال کا خرچ جمع فرمادیتے۔ باقی بیت المال میں بھجوادیتے تھے۔ فتاوی رضویہ ۴/۵۰۹

(۲) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱۳۸۴۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا مِنْ عَبْدٍ یَّبِیْعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰہُ عَلَیْهِ تَالِفًا ۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہوکر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱۳۸۵۔ **عن** معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ عِقْرَ دَارٍ مِنْ غَیْرِ ضَرُوْرَةٍ سَلَّطَ اللّٰہُ عَلیٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا یَتْلِفُهٗ۔

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے گھر کا سامان بے وجہ فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۰۵

۱۳۸۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب وجوب النفقة علی الاهل ، ۸۰٦/۲
السنن الکبری للبیهقی، ٤٦٨/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۷۷/۱۳
۱۳۸٤۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱/٤
کنز العمال للمتقی، ٥٤٤۳، ٥۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٤۹۳/۲
۱۳۸٥۔ کنز العمال للمتقی، ، ٥٤٤۲، ٥۱/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٥۲۰/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۲۷/۲ ☆


کتاب الصوم
www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

۱۔ روزے کی فرضیت واہمیت

(۱) فرائض اسلام چار ہیں

۱۳۸۶۔ **عن** زیاد بن نعیم الحضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَرْبَعٌ فَرَضَهُنَّ اللّٰهُ فِي الْإِيْمَان، فَمَنْ أَتٰى بِثَلاثٍ لَمْ يُغْنِيْنَ عَنْهُ شَيْئًا حَتّٰى يَاتِيَ بِهِنَّ جَمِيْعًا، أَلصَّلٰوةُ،وَالزَّكٰوةُ، وَ صَوْمُ رَمَضَانَ، وَ حَجُّ الْبَيْتِ ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۱۵

حضرت زیاد بن نعیم حضرمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اسلام میں چار چیزیں فرض فرمائی ہیں۔جس نے تین پر عمل کیا اور ایک کو چھوڑ دیا تو وہ اسکے کام کی نہیں جب تک سب پر عمل نہ کرے۔یعنی نماز، روزہ، زکوۃ اور حج بیت اللہ۔۱۲م

(۲) رمضان کی فضیلت

۱۳۸۷۔**عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : خطب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی آخر شعبان ،وَاسْتَكْثِرُوْا فِيْهِ مِنْ أَرْبَعِ خِصَالٍ ،خَصْلَتَيْنِ تَرْضَوْنَ بِهِمَا رَبَّكُمْ، وَخَصْلَتَيْنِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهَا، فَأَمَّا الْخَصْلَتَان اللَّتَان تَرْضَوْنَ بِهَا رَبَّكُمْ فَشَهَادَةُ أَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ تَسْتَغْفِرُوْنَهٗ ، وَأَمَّا الْخَصْلَتَانِ اللَّتَانِ لَا غِنٰى بِكُمْ عَنْهَا ، فَتَسْأَلُوْنَ اللّٰهَ الْجَنَّةَ وَ تَعُوْذُوْنَ بِهٖ مِنَ النَّارِ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سلخ شعبان کو خطبہ دیا۔(اس میں رمضان شریف کے فضائل ورغائب بیان فرمائے۔از انجملہ فرمایا:) اس مہینہ میں چار باتوں کی کثرت کرو۔دو باتیں وہ جن سے تمہارا رب راضی ہو ۔اور دو کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے۔جن دو سے تمہارا رب راضی ہو وہ کلمۂ شہادت اور

۱۳۸۶۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲۰۱/٤ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٤٧/١
کنز العمال للمتقی، ٣٣ ، ٣٠/١ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٢٩٨/١
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٨٤/٢ ☆

۱۳۸۷۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ٥٥/٢ ☆

استغفار ہیں۔ اور وہ دو جن کی تمہیں ہر وقت ضرورت ہے یہ کہ اللہ تعالیٰ سے جنت مانگو اور دوزخ سے اسکی پناہ چاہو۔　　فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۳) روزے کے فائدے

۱۳۸۸۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوْا ،وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنَوْا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو مال غنیمت پاؤ گے، روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے، اور سفر کرو مالدار ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

۱۳۸۹۔ **عن** أم المومنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : صُوْمُوْا تَصِحُّوْا۔　　فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ رکھو صحت مند ہو جاؤ گے۔ ۱۲م

(۴) روزہ ارکان اسلام سے ہے

۱۳۹۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : عُرَی الْاِسْلَامِ وَ قَوَاعِدُ الدِّیْنِ ثَلٰثَۃٌ ،عَلَیْھِنَّ أُسِّسَ الْاِسْلَامُ، مَنْ تَرَکَ وَاحِدَۃً مِّنْھُنَّ فَھُوَبِھَا کَافِرٌ حَلَالُ الدَّمِ۔شَھَادَۃُ أنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ ،وَالصَّلَاۃُ الْمَکْتُوْبَۃُ،وَصَوْمُ رَمَضَانَ ،و فی روایۃ ،مَنْ تَرَکَ مِنْھُنَّ وَاحِدَۃً فَھُوَ بِاللّٰہِ کَافِرٌ وَلَا یُقْبَلُ مِنْہُ صَرْفٌ وَلَا عَدْلٌ وَ قَدْ حَلَّ دَمُہٗ وَ مَالُہٗ ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۵

۱۳۸۸۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۸۳ ☆ التفسیر لابن کثیر، ۶/۳۰۱
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۲ ☆ المسند للعقیلی، ۲/۹۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۸٤ ☆
۱۳۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۲ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۸۳
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۷/٤۰۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳٦۰۵، ۸/٤۵۰
مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۳۲٤ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/٤۲
۱۳۹۰۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۱/۳۸۲ ☆

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلام کے معاملات اور دین کے قواعد تین ہیں جن پر اسلام کی بنیاد ہے۔ جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا اس نے اس کو جھٹلایا اور وہ مباح الدم ہے ۔اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کی گواہی دینا، فرض نماز ادا کرنا۔اور رمضان المبارک کے روزے رکھنا ایک روایت میں ہے۔جس نے ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وہ اللہ کو جھٹلانے والا ہے۔ اس کا نفل وصدقہ کچھ قبول نہیں۔اس کا خون اور مال حلال ہے۔۱۲م

(۵) رمضان کا ایک روزہ تمام زندگی کے روزوں سے افضل

۱۳۹۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنُ أفُطَرَ يَوُمًا مِنُ رَمَضَانَ مِنُ غَيُرِ رُخُصَةٍ وَ لَامَرَضٍ لَمُ يَقُضِهُ صَوُمُ الدَّهُرِ كُلِّهٖ وَ اِنُ صَامَهٗ ۔

حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بغیر عذر شرعی جس نے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑا تو اسکی فضیلت پانے کے لئے پوری زندگی کے روزے بھی ناکافی ہیں۔۱۲م

(۶) روزہ نہ رکھنے کی سزا اور وقت سے پہلے افطار پر وعید

۱۳۹۲۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله

۱۳۹۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا جامع فی رمضان ، ۲۵۹/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الافطار متعمدا ۹۰/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی كفارة من افطريوما ، ۱۲۱/۱
السنن لابی داؤد ، باب الصيام باب التغليظ فيمن افطر عمدا ، ۳۲٦/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۱۷/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴۵۹/۲
المصنف لعبد الرزاق ، ۷۴۷۵، ۱۹۸/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱٦۸/۳
التمهيد لابن عبد البر ، ۱۷۳/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۰۸/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۲/۱ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۴۷۲/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی ۲۰۱۳، ☆ شرح السنة للبغوی ، ۲۹۰/٦
اللآلی المصنوعه للسيوطی ، ٦۰/۲ ☆ السنن للدارمی، ۱۱/۲
المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۰۵/۳ ☆
۱۳۹۲۔ الصحيح لابن خزيمة ، ۲۳۷/۳ ☆ المستدرك للحاكم ۴۲۰/۱

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : بَیْنَمَا أَنَا نَائِمٌ أَتَانِی رَجُلَان فَأَخَذَا بِضَبُعِی فَأَتَیَا بِی جَبَلًا وَعْرًا ، فَقَالَا : اِصْعَدْ ، فَقُلْتُ : اِنِّی لَاأُطِیْقُہٗ ، فَقَالَا : اِنَّا سَنُسَھِّلُہٗ لَكَ ، فَصَعِدْتُ حَتّٰی اِذَا کُنْتُ فِی سَوَاءِ الْجَبَلِ اِذَا بِأَصْوَاتٍ شَدِیْدَۃٍ ، قُلْتُ :مَا ھٰذِہِ الْأَصْوَاتُ ؟ قَالُوْا : ھٰذَا عُوَاءُ أَھْلِ النَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِقَوْمٍ مُّعَلَّقِیْنَ بِعَرَاقِیْبِھِمْ ، مُشَقَّقَۃٍ أَشْدَاقِھِمْ تَسِیْلُ أَشْدَاقُھُمْ دَمًا ، قَالَ : قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَآءِ ؟ قَالَ : ھٰؤلَاءِ الَّذِیْنَ یُفْطِرُوْنَ قَبْلَ تَحِلَّۃِ صَوْمِھِمْ ، فَقَالَ : خَابَتِ الْیَھُوْدِ وَالنَّصَارٰی، فقال سلیمان : ماادری ، أسمعه ابو امامة من رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ، ام شیٔ من رأیه ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَیْءٍ اِنْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَہٗ رِیْحًا ، وَأَسْوَأَہٗ مَنْظَرًا ، فَقُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَاءِ ؟ فَقَالَ : ھٰؤلَآءِ قَتْلَی الْکُفَّارِ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا بِقَوْمٍ أَشَدَّ شَیْءٌ اِنْتِفَاخًا ، وَأَنْتَنَہٗ رِیْحًا ، کَانَ رِیْحُھُمُ الْمَرَاحِیْضَ ، قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : ھٰؤلَآءِ الزَّانُوْنَ وَالزَّوَانِی ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِنِسَاءٍ تَنْھَشُ ثَدْیُھُنَّ الْحَیَّاتُ ، قُلْتُ : مَابَالُ ھٰؤلَاءِ؟ قَالَ : ھٰؤلَاءِ یَمْنَعْنَ أَوْلَادَھُنَّ أَلْبَانَھُنَّ ، ثُمَّ انْطُلِقَ بِی فَاِذَا أَنَا بِالْغِلْمَان یَلْعَبُوْنَ بَیْنَ نَھْرَیْنِ ، قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : ھٰؤلَآءِ ذَرَارِی الْمُؤْمِنِیْنَ ، ثُمَّ شَرَفَ شَرَفًا فَاِذَا أَنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَۃٍ یَشْرَبُوْنَ مِنْ خَمَرٍ لَّھُمْ ، قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَاءِ ؟ قَالَ : ھٰؤلَآءِ جَعْفَرُ وَزَیْدٌ وَابْنِ رَوَاحَۃَ ، ثُمَّ شَرَفَنِی شَرَفًا آخَرَ فَاِذَا اِنَا بِنَفَرٍ ثَلَاثَۃٍ ، قُلْتُ : مَنْ ھٰؤلَآءِ؟ قَالَ: ھٰذَا اِبْرٰھِیْمُ وَمُوْسٰی وَعِیْسٰی وَھُمْ یَنْظُرُوْنِی ۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۱۴

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا، کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ دو شخص آئے ۔ میرا بازو پکڑا اور مجھے ایک سخت پہاڑ کے پاس لائے اور بولے: آپ اس پہاڑ پر چڑھیے۔ میں نے کہا: میرے اندر اتنی طاقت نہیں، بولے: ہم آپ کیلئے آسان کر دینگے۔ میں چڑھا اور جب پہاڑ کی چوٹی پر پہونچا تو سخت آوازیں سنائی دیں۔ میں نے کہا: یہ آوازیں کیسی ہیں؟ بولے: یہ دوزخیوں کی چیخ و پکار ہے۔ پھر مجھے لیکر چلے تو میں نے ایک ایسی قوم دیکھی کہ الٹے لٹکے ہیں اور انکے جبڑوں سے خون بہہ رہا ہے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ افطار کے وقت سے پہلے افطار کرلیا کرتے تھے۔ فرمایا: یہود و نصاریٰ گھاٹے میں ہیں۔ راوی حدیث حضرت سلیمان بن عامر کہتے ہیں: یہ نہیں معلوم ہوسکا کہ یہود و نصاریٰ کے متعلق حضور کا فرمان ہے یا

حضرت ابوامامہ نے اپنی رائے سے خود فرمایا: حضور فرماتے ہیں: پھر میرا گذر ایسے لوگوں کے پاس سے ہوا جو پھولے ہوئے۔ بدبودار اور بدصورت تھے۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ بولے: یہ مقتول کفار، پھر کچھ روتے لوگ نظر آئے کہ وہ بھی پھولے۔ بدبودار کہ انکی بدبو پاخانوں کے مثل تھی۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: زانی مرد وعورت ہیں۔ پھر مجھے ایسے مقام پر لیجایا گیا جہاں عورتوں کے پستانوں کو سانپ ڈس رہے تھے۔ میں نے کہا: انکو یہ سزا کیوں مل رہی ہے؟ بولے: یہ عوتیں اپنے بچوں کو دودھ نہ پلاکر پریشان رکھتی تھیں۔ پھر میں کچھ بچوں کے پاس سے گذرا کہ وہ دونہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ بچے کون ہیں؟ بولے: یہ مسلمانوں کے بچے ہیں۔ پھر مجھے ایسے تین لوگوں سے شرف ملاقات حاصل ہوا جو پاکیزہ شراب پی رہے تھے۔ میں نے کہا: یہ کون ہیں؟ بولے: یہ جعفر طیار، زید بن حارثہ، اور عبداللہ بن رواحہ ہیں۔ پھر مجھے مزید کچھ لوگوں سے شرف لقا حاصل ہوا۔ اور یہ بھی تین حضرات تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ بولے: یہ حضرت ابراہیم، حضرت موسیٰ، اور حضرت عیسیٰ علیہم الصلاۃ والسلام ہیں۔ یہ حضرات مجھے دیکھ رہے تھے۔

(۷) حالت جنابت میں روزہ

۱۳۹۳۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها وعن ام المؤمنین ام سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالتا : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان یدرکه الفجر وهو جنب من أهله ثم یغتسل ویصوم ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ، اور ام المومنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازواج مطہرات سے قربت فرماتے اور صبح ہوجاتی جب تک نہ نہاتے۔ اس کے بعد غسل فرماتے اور روزہ رکھتے۔

۱۳۹۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الصائم یصبح جنبا ، ۲۵۸/۱
الصحیح لمسلم ، باب صحة صوم من طلع علیه الفجر ، الخ، ۳۵٤/۱
السنن لابی داؤد ، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان ، ۳۲٤/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۲۱٤/٤ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۹/۱
التفسیر للقرطبی ، ۳۲٦/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳۰۸/٦
مشکل الآثار للطحاوی، ، ۲۲۹/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۷۵، ۸٤/۷
فتح الباری للعسقلانی، ۱٤۳/٤ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۰۰۱

۱۳۹۴ ـ **عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : ان رجلا قال لرسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وهو واقف على الباب وانا اسمع ، يا رسول الله ! اِنى أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وأنا أُصبح جنباً وأنا أُريد الصيام فأغتسل وأصوم ، فقال الرجل : يا رسول الله !اِنك لست مثلنا ، قد غفرالله لك ماتقدم وما تأخر ، فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم وقال : اِنِّى أَرْجُو أنْ أَخْشَاكُمْ لِلّٰهِ وَأَعْلَمَكُمْ بِمَا أَتَّقِى ـ

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اپنے دروازۂ اقدس کے پاس کھڑے تھے ایک شخص نے حضور سے عرض کی: اور میں سن رہی تھی ، یارسول اللہ! میں صبح کو جنب اٹھتا ہوں اورنیت روزے کی ہوتی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں خودایسا کرتا ہوں۔اس نے عرض کی: حضورکی ہماری کیابرابری، حضورکوتو اللہ تعالیٰ نے ہمیشہ کیلئے معافی عطافرمادی ہے۔اس پرحضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غضب ناک ہوئے اورفرمایا: بیشک میں امید رکھتا ہوں کہ مجھےتم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا خوف ہے۔اور میں تم سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ جن جن باتوں سے مجھے بچنا چاہیئے۔

﴿۱﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث نے خوب واضح فرمادیا کہ اس سے روزہ میں کوئی نقص نہیں آتا۔ورنہ وہ صاحب سائل تھے،محل بیان میں سکوت نہ فرمایا جاتا،اورسکوت کیسا۔،اخیر کے ارشادمیں اوربھی روشن فرمادیا کہ اس میں کوئی بات خوف کی نہیں ، نہ اس میں داخل جس سے بچنا چاہیئے ، اور پر ظاہر کہ روزہ غیر متجزی ہے۔ جو چیز اس میں نقص پیدا کرے گی اگر سارے روزہ میں ہوئی تو موجب نقص ہوگی ۔اوراس کے اول یا آخر کسی لطیف حصہ میں ہوئی تو ضرر دے گی ۔لہٰذا ہمارے علماء کرام نے انہیں احادیث سے ثابت فرمایا کہ اگرتمام دن جنب رہاجب بھی روزہ کو کچھ مضر نہیں۔ فتاوی رضویہ ۶۱۶/۴

۱۳۹۴ـ السنن لابی داؤد ، باب من اصبح جنبا فی شهر رمضان ، ۳۲٤/۲
الصحيح لمسلم ، باب صحة صوم طلع عليه الفجر الخ، ۳۵٤/۱

۲۔ رویت ہلال

(۱) صوم وافطار اور رویت ہلال

۱۳۹۵۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : صُومُوا لِرُؤيَتِهٖ وَ أَفطِرُوا لِرُؤيَتِهٖ ۔ **فتاوی رضویه ۵۲۱/۴**

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھ کر روزہ رکھو اور چاند دیکھ کر افطار کرو۔۱۲م

۱۳۹۶۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فَإِنْ غُمَّ عَلَيكُم فَاكمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلٰثِينَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مطلع ابر آلود ہو تو تیس کی گنتی پوری کرو۔۱۲م

۱۳۹۷۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُقَدِّمُوا الشَّهرَ حَتّٰی تَروا الْهِلَالَ أَوْ تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ، ثُمَّ

۱۳۹۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رایتم الهلال فصوموا ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان لرؤیة الهلال ، ۳۴۷/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۲/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۶/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۰۵/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰/۲
التمهید لابن عبدالبر، ۳۶/۲ ☆ الدر المثور للسیوطی، ۱۹۳/۱
شرح السنة للبغوی، ، ۲۳۲/۶ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶۰/۱
مشکل الآثار للطحاوی، ۲۰۹/۱ ☆ مشکوة المصابیح، ۱۹۷۰
فتح الباری للعسقلانی، ۳۶۹/۱۰ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲۹۳/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۵۲/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ، ۲۳۷۶۹، ۴۸۹/۸
۱۳۹۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا رأیتم الهلال فصوموا ، ۲۵۶/۱
الصحیح لمسلم ، باب وجوب صوم رمضان ۳۴۸/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۱۲/۲ ☆
۱۳۹۷۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا غمی الشهر ، ۳۱۸/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۱۹۳/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۱/۴
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۵۸، ۴۸۸/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۳۹/۲

صُومُوا حَتّٰى تَرُوا الْهِلَالَ أَوْ تُكَمِّلُوا الْعِدَّةَ ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چاند دیکھے بغیر کسی مہینہ سے آگے نہ بڑھو یا تیس کی گنتی پوری کرلو۔ پھر روزہ چاند دیکھ کرہی رکھو یا گنتی پوری کرلو۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۲۲

(۲) قیامت کے قریب چاند پھولے ہوئے نکلیں گے

۱۳۹۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اِنْتِفَاخُ الْأَهِلَّةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرب قیامت کی علامت سے ہے کہ چاند پھولے ہوئے نکلیں گے۔

۱۳۹۹۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ علیه وسلم : مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ أَنْ يُّرَى الْهِلَالُ قُبُلًا وَ يُقَالُ هُوَ لِلَيْلَتَيْنِ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وسلم نے ارشاد فرمایا: علامات قیامت سے ہے کہ چاند بے تکلف نظر آئے گا۔ کہا جائیگا دو رات کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۵۹

(۳) چاند کے لئے اندازہ بیکار ہے

۱۴۰۰۔ **عن** أبی البختری سعید بن فیروز رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا للعمرة ،فلما نزلنا ببطن نخلة قال : ترأينا الهلال فقال بعض القوم : هو ابن ثلاث ،و قال بعض القوم : هو ابن ليلتين ،قال : فلقينا ابن عباس ، فقلنا : انا رأينا الهلال ، فقال بعض القوم ، هو ابن ثلاث ،وقال بعض القوم : هو ابن ليلتين ، فقال : ای ليلة رأيتموه؟قال : قلنا :ليلة كذا و كذا ، فقال ان رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم مدّه للرؤية، فهو لليلة رأيتموه۔

۱۳۹۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی ۲/۵۰۳ ☆

۱۳۹۹۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۳ ☆

۱۴۰۰۔ الصحیح لمسلم، باب بیان انه لا اعتبار بکبر الهلال، ۱/۳۴۸

حضرت ابوالبختری سعید بن فیروز رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم عمرہ کو چلے جب بطن نخلہ میں اترے تو چاند دیکھا، کوئی بولا: تین رات کا ہے، کوئی بولا: دو رات کا، حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ملے۔ ان سے عرض کی: کہ ہم نے ہلال دیکھا۔ کوئی کہتا ہے تین شب کا ہے، کوئی دو شب کا بتاتا ہے۔ فرمایا: تم نے کس رات دیکھا تھا۔ ہم نے کہا فلاں شب، فرمایا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکا مدار رویت پر رکھا ہے۔ تو وہ اسی رات کا ہے جس رات نظر آیا۔　　فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۹

(۴) رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو

۱۴۰۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَحْصُوا هِلَالَ شَعْبَانَ لِرَمَضَانَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے لئے شعبان کے چاند کی حفاظت کرو۔ ۱۲م

(۵) نیا چاند دیکھ کر کیا دعا پڑھیں

۱۴۰۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذارأی الهلال قال : أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّی أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ پڑھتے۔ أَللّٰهُ أَكْبَرُ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ لَا حَوْلَ وَلَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّی أَسْئَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الشَّهْرِ، وَأَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ الْقَدْرِ وَ مِنْ سُوْءِ الْحَشْرِ ۔

۱۴۰۱۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی احصاء هلال شعبان لرمضان ، ۱/ ۸۷
المستدرك للحاكم ، ۱/ ۴۲۵ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/ ۱۹۲
كنز العمال للمتقی، ۲۳۷۴۴ ، ۸/ ۴۸۵ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۷۳۰۳، ۱/ ۱۵۵
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/ ۵۹ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/ ۴۰
۱۴۰۲۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/ ۴۵۰ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰۴۳، ۷/ ۸۷

۱۴۰۳۔ **عن** طلحة بن عبيد الله رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذارأى الهلال قال : أَللّٰهُمَّ !أَ هِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡأَ مۡنِ وَالۡإِيۡمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الۡإِسۡلَامِ ، رَبِّى وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت طلحہ بن عبیداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ أَللّٰهُمَّ !أَ هِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡأَ مۡنِ وَالۡإِيۡمَانِ، وَ السَّلَامَةِ وَ الۡإِسۡلَامِ ، رَبِّى وَ رَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۴۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم اذا رأى الهلال قال : هلال خير و رشد ، ثم قال : أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا ، ثَلَاثًا ، أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا الشَّهۡرِ وَ خَيۡرِ الۡقَدۡرِ وَ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّهٖ ، ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ ہلال خیر ورشد، پھر پڑھتے ، : أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا ، **تین مرتبہ پڑھتے،** أَللّٰهُمَّ! اِنِّى أَسۡئَلُكَ مِنۡ خَيۡرِ هٰذَا الشَّهۡرِ وَ خَيۡرِ الۡقَدۡرِ وَ أَعُوۡذُ بِكَ مِنۡ شَرِّهٖ ، **تین مرتبہ۔۱۲م**

۱۴۰۵۔**عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قا ل : كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: أَللّٰهُمَّ! أَهِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡيُمۡنِ وَالۡإِيۡمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالۡإِسۡلَامِ ، وَالتَّوۡفِيۡقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ، أَللّٰهُمَّ! أَهِلَّهٗ عَلَيۡنَا بِالۡيُمۡنِ وَالۡإِيۡمَانِ وَالسَّلَامَةِ وَالۡإِسۡلَامِ ، وَالتَّوۡفِيۡقُ لِمَا تُحِبُّ وَتَرۡضٰى ، رَبُّنَا وَرَبُّكَ اللّٰهُ ۔

۱۴۰۳۔ المعجم الكبير للطبرانى ، ۴/۳۱۷ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۳۹

۱۴۰۴۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۴/۲۷۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۳۹

۱۴۰۵۔ معجم الكبير للطبرانى، ۱۲/۳۵۶ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۸۰۴۴، ۷/۸۷ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۰/۱۳۹ ☆

۱٤۰٦۔ **عن** حدير السلمی رضی الله تعالیٰ عنه مرسلاً قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال: أَللّٰهُمَّ ! أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأُمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔

حضرت حدیر سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے ، أَللّٰهُمَّ ! أَدْخِلْهُ عَلَيْنَا بِالْأُمْنِ وَالْإِيْمَانِ، وَالسَّلَامَةِ وَالْإِسْلَامِ ، وَالسَّكِيْنَةِ وَالْعَافِيَةِ وَالرِّزْقِ الْحَسَنِ ۔**۱۲م**

۱٤۰۷۔ **عن** عبد الله بن مطرف رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا رأى الهلال قال : هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن مطرف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ هِلَالُ خَيْرٍ وَّ رُشْدٍ ، أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی ذَهَبَ بِشَهْرٍ كَذَا وَجَآءَ بِشَهْرٍ كَذَا ، أَسْأَلُكَ مِنْ خَيْرِ هٰذَا الشَّهْرِ وَنُوْرِهٖ وَبَرَكَتِهٖ وَهُدَاهُ وَطُهُوْرِهٖ وَمُعَافَاتِهٖ ۔**۱۲م**

۱٤۰۸۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اذا نظر الى الهلال قال : أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِی خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نیا چاند دیکھتے تو پڑھتے ۔ أَللّٰهُمَّ ! اجْعَلْهُ هِلَالَ يُمْنٍ وَّرُشْدٍ ، آمَنْتُ بِاللّٰهِ الَّذِی خَلَقَكَ فَعَدَلَكَ ، فَتَبَارَكَ اللّٰهُ أَحْسَنُ الْخَالِقِيْنَ **۱۲م**

۱٤۰۹۔ **عن** علی رضی الله تعالیٰ عنه كان اذا رأى الهلال يقول : أَللّٰهُمَّ ! ارْزُقْنَا

٤۰٦۔ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰٤٥، ۷/۷۸ ☆ عمل اليوم الليلة لابن السنی، ٦٤٥

٤۰۷۔ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰٤۷، ۷/۷۹ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٦٥۲

٤۰۸۔ كنز العمال للمتقی، ۱۸۰٤۸، ۷/۷۹ ☆ عمل اليوم و الليلة لابن السنی، ٦٥۲

٤۰۹۔ المعجم الكبير للطبرانی،

خَیرَہٗ وَنَصرَہٗ وَبرَکَتَہٗ وَفتَحَہٗ وَنُورَہٗ وَنَعُوذُبِكَ مِنُ شَرِّ وَّ شَرٍّ مَّا بَعُدَہٗ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب چاند دیکھتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَللّٰھُمَّ ! ارُزُقنَاخَیرَہٗ وَنَصرَہٗ وَبرَکَتَہٗ وَفتَحَہٗ وَنُورَہٗ وَنَعُوذُبِكَ مِنُ شَرِّ وَّ شَرٍّ مَّا بَعُدَہٗ ۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۶) چاند دیکھ کر اللہ کی پناہ چاہو

۱۴۱۰ ـ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت : قال لی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : یا عائشة ! استعیذی باللہ من شر هذا، فان هذا هو الغاسق اذاوقب ـ

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: اے عائشہ! اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگ اس کے شر سے، کہ یہی ہے وہ اندھیری ڈالنے والا جب ڈوبے یا گہنائے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی قرآن کریم میں جس غاسق کا ذکر فرمایا: ومن شر غاسق، اور اسکے شر سے پناہ مانگنے کا حکم آیا، اس سے یہ چاند ہی مراد ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۷۴

(۷) یوم شک کا روزہ

۱۴۱۱ـ **عن** صلة بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : کنا عند عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ، فاتی بشاة مصلیة فقال : کلوا فتنحی بعض القوم ، فقال : انی صائم ،فقال عمار : من صام الیوم الذی شك فیه فقد عصی اباا لقاسم ـ

۴۱۰ـ الجامع للترمذی ، باب تفسیر المعوذ تین ، ۲/۱۷۲
المستدرك للحاكم ، ۲/۵۸۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۲۱۵
فتح الباری للعسقلانی، ۸/۷۴۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۴۱۸
کنز العمال للمتقی ، ۲۹۵۵ ، ۲/۱۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۵/۱۶۷
۴۱۱ـ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة صوم یوم الشك ، ۱/۸۷
السنن لابی داؤد ، باب کراهیة ومیوم الشك ، ۲/۳۱۹

حضرت صلہ بن زفر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھے۔ انکے پاس بکری کا بھنا گوشت لایا گیا، فرمایا: کھاؤ، ایک صاحب علیحدہ ہوکر بولے: میں روزہ دار ہوں۔ حضرت عمار نے فرمایا: جس نے یوم شک کا روزہ رکھا اس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے فرمان پر عمل نہ کیا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/ ۵۳۷

(۸) مہینہ ۲۹ یا ۳۰ دن کا ہوتا ہے

۱۴۱۲ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَنَا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ، لَا نَكْتُبُ وَلَا نَحْسِبُ، أَلشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَعَقَدَ الْإِبْهَامَ فِي الثَّالِثَةِ، وَالشَّهْرُ هٰكَذَا، وَهٰكَذَا، وَهٰكَذَا ـ يَعْنِي تَمَامَ ثَلٰثِيْنَ ـ

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہم ایسی امت ہیں، نہ لکھیں، نہ حساب کریں۔ مہینہ یوں اور یوں ہوتا ہے تیسری دفعہ میں انگوٹھا بند فرمالیا۔ یعنی انتیس۔ اور مہینہ یوں اور یوں اور یوں ہوتا ہے۔ اور ہر بار انگلیاں کھلی رکھیں، یعنی تیس۔

(۹) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے مہینے مسلسل ۲۹ ر کے نہیں ہوتے

۱۴۱۳ ـ **عن** أبی بکرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۴۱۲ ـ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تکتب و لا تحسب، ۱/۲۵۶
الصحیح لمسلم، باب وجوب صوم رمضان من نوویہ الھلال، ۱/۳۴۷
السنن لابی داؤد، باب الشھر یکون تسعام عشرین، ۲/۳۱۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۴۲ ☆ السنن للنسائی، ۵/۱۳۹
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۶ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۳/۸۵
۱۴۱۳ ـ الصحیح لمسلم، باب شھر عید لا ینقصان، ۱/۳۴۹
السنن لابی داؤد، ۲۳۲۳، باب الشھر یکون السعا وعشرین، ۲/۳۱۸
الجامع للترمذی، باب ما جاء شھر عید لا ینقصان، ۱/۸۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۵۱ ☆ السنن الکبری للبیھقی، ۴/۲۵۰
التمھید لابن عبد البر، ۲/۴۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۶/۲۳۴
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۲۰۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۸۳
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۸۴
التاریخ للبخاری، ۴/۱۱۷ ☆ التفسیر للقرطبی، ۲/۳۰۲

علیه وسلم : شَهْرَان لَایَنْقُصَان ،شَهْرَا عِيدِ رَمْضَانَ وَذُوالْحِجَّةِ ـ

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دومہینے ناقص نہیں ہوتے۔دونوں عید کے،یعنی عیدالفطراور عیدالضحی کے۔

۲۔امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

بعض علماء نے اسکے یہ معنی لئے ہیں کہ دونوں مہینے ایک سال میں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے صحیح بخاری میں ہے۔

قال محمد : لایجتمعان کلاهما ناقص ۔دونوں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے۔

امام احمد بن حنبل نے فرمایا:

لا ینقصا ن معا فی سنة واحدة شهررمضان وذوالحجه ، ان نقص احدهما تم الآخر ۔

دونوں ایک ہی سال میں ۲۹ ر کے نہیں ہوتے۔اگرایک ۲۹ ر کا ہوگا تو دوسرا پورے تیس کا ہوگا۔

ان اقوال کی مؤید وہ حدیث ہے جو بطریق زید بن عقبہ حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔

۱۴۱۴۔**عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : شَهْرَا عِيدٍ لَايَكُونَانِ ثَمَانِيَةً وَّخَمْسِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عید کے دونوں مہینے ۵۸ ر دن کے نہیں ہوتے۔

بایں ہمہ محققین کے نزدیک اس سے اکثری اغلبی حکم مراد ہے، نہ دائمی ابدی، امام طحاوی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔

قد وجد نا هما ینقصان معا فی اعوام ۔
ہم نے برسوں دیکھا کہ یہ دونوں مہینے سال میں ۲۹ ر کے ہوتے۔

اقول: معہذا احدیث اول کے تو عمدہ معانی علماء نے بیان فرمائے۔اور تحقیق روشن یہ

۱۴۱۴۔ فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۴

ہی ہے کہ اسکا ثواب نہیں گھٹتا۔ اگر چہ گنتی میں پورے نہ ہوں۔ اور حدیث کی صحت معلوم نہیں۔ اگر صحیح ہو تو بعض رواۃ سے اپنی فہم کی بنا پر نقل بالمعنی محتمل۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔

بالجملہ عرض یہ ہے کہ ایسے تجربات کا دائمی ہونا ضروری نہیں۔ اور دائمی ہوں بھی تو احکام شرع کا اس پر مدار نہیں۔ واللہ تعالیٰ اعلم، واللہ الہادی، وصلی اللہ تعالیٰ علی سید المرسلین محمد و آلہ وصحبہ اجمعین۔

فتاوی رضویہ ۴/۵۸۴



۳۔ نفلی روزے

(۱) عاشورہ کا روزہ

۱۴۱۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمَ عَرَفَةَ غُفِرَلَهٗ سَنَةَ أَمَامِهٖ وَسَنَةَ خَلْفِهٖ ، وَمَنْ صَامَ عَاشُوْرَآءِ غُفِرَلَهٗ سَنَةً ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال قبل اور ایک سال بعد کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔ اور جس نے عاشورہ کا روزہ رکھا اسکے ایک سال کے گناہ بخش دیئے جاتے ہیں۔

۱۴۱۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسو ل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ یَوْمًا مِنَ الْمُحَرَّمِ فَلَهٗ بِکُلِّ یَوْمٍ ثَلٰثُوْنَ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عشرہ محرم کا روزہ رکھا تو ہر دن تیس نیکیوں کا ثواب ملیگا۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(۲) یوم عاشورہ کے ساتھ نویں محرم کا روزہ

۱۴۱۷۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : لَئِنْ بَقِیْتُ اِلیٰ قَابِلٍ لَأَصُوْمَنَّ الْیَوْمَ التَّاسِعَ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۶

۱۴۱۵۔ السنن لابن ماجه ،	باب صیام یوم عرفة ،				۱۲۴/۱
مجمع الزوائد للهیثمی،	۱۸۹/۳	☆	المطالب العالیة لابن حجر،		۱۱۳
الترغیب والترهیب للمنذری،	۱۱۲/۲	☆			
۱۵۱۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی	۷۲/۱۱	☆	الترغیب وا لترهیب للمنذری،		۱۱۴/۳
مجمع الزوائد للهیثمی،	۱۹۰/۳	☆	اکنز العمال للمتقی،		۲۴۲۳۶
المغنی للعراقی ،	۲۳۸/۱	☆	السلسلة الضعیفة للالبانی،		۴۱۲
۱۴۱۷۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	۳۷۱/۱	☆	السنن لابن ماجه ،		۱۲۴/۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں آئندہ سال دنیا میں رہا تو ضرور نویں محرم کا روزہ رکھونگا۔۱۲م

(۳) ستائیس رجب کا روزہ

۱۴۱۸۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فِی رَجَبٍ یَوْمٌ وَلَیْلَةٌ، مَنْ صَامَ ذٰلِكَ الْیَوْمَ، وَقَامَ تِلْكَ اللَّیْلَةَ كَانَ كَمَنْ صَامَ وَقَامَ الدَّهْرَ مِأَةَ سَنَةٍ وَهُوَ لِثُلٰثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ وَ فِیْهِ بَعَثَ اللّٰهُ تَعَالیٰ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک دن اور رات ہے، جو اس دن کا روزہ رکھے اور وہ رات نوافل میں گذارے سو برس کے روزوں اور سو برس کی شب بیداری کے برابر ہو۔ اور وہ ۲۷/رجب ہے۔ اسی تاریخ میں اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو مبعوث فرمایا هذا منکر۔

۱۴۱۹۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فِی رَجَبٍ لَیْلَةٌ یُكْتَبُ لِلْعَامِلِ فِیْهَا حَسَنَاتٌ مِّأَةَ سَنَةٍ، وَذٰلِكَ لِثَلَاثٍ بَقِیْنَ مِنْ رَجَبٍ، فَمَنْ صَلّٰی فِیْهِ اثْنَتَیْ عَشَرَةَ رَكْعَةً، یَقْرَأُ فِی رَكْعَةٍ فَاتِحَةَ الْكِتَابِ وَسُوْرَةً مِّنَ الْقُرْآنِ، وَیَتَشَهَّدُ فِی كُلِّ رَكْعَةٍ وَیُسَلِّمُ فِی آخِرِهِنَّ، ثُمَّ یَقُوْلُ: سُبْحَانَ اللّٰهِ، وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ، وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، وَاللّٰهُ أَكْبَرُ، مِأَةَ مَرَّةٍ۔ وَیَسْتَغْفِرُ مِأَةَ مَرَّةٍ۔ وَیُصَلِّی عَلَی النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ مِأَةَ مَرَّةٍ۔ وَیَدْعُوْ لِنَفْسِهٖ بِمَاشَآءَ مِنْ دُنْیَاهُ أَوْآخِرَتِهٖ، وَیُصْبِحُ صَائِمًا، فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یَسْتَجِیْبُ دُعَائَهٗ كُلَّهٗ اِلَّا أَنْ یَّدْعُوَ فِی مَعْصِیَةٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رجب میں ایک رات ہے اس میں عمل نیک کرنے والے کو سو برس کی

۱۴۱۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۰۶/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۵/۳
کنز العمال للمتقی، ۳۵۱۶۹ ☆ تنزیه الشریعة لابن عراق، ۱۶۱/۲
تذکرة الموضوعات للفتنی ۱۱۶ ☆ قبین العجب لابن حجر، ۵۸
۱۴۱۹۔ الدر المنثور للسیوطی ۳۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی ۳۵۱۷۰

نیکیوں کا ثواب ہے۔اوروہ رجب کی ستائیسویں شب ہے۔جواس میں بارہ رکعت پڑھے۔ہر رکعت میں سورہ فاتحہ اورایک سورت اور ہر دورکعت پر التحیات اور آخر میں سلام پھر بعد سلام سبحان الله و الحمد الله و لا اله الا الله و الله اکبر سوبار،استغفار سوبار،درود سوبار۔ اوراپنی دنیاوآخرت سے جس چیز کی چاہے دعامانگے۔اورصبح کوروزہ رکھےتو اللہ تعالیٰ اسکی سب دعائیں قبول فرمائے۔سوائے اس دعاکے جوگناہ کیلئے ہو۔ هو اضعف من الذی قبله۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

۱۴۲۰۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : بُعِثْتُ نَبِیًا فِی السَّابِعِ وَ الْعِشْرِیْنَ مِنْ رَجَبٍ مَنْ صَامَ ذٰلِکَ الْیَوْمَ وَ دَعَا عِنْدَ الْاِفْطَارِ کَانَتْ کَفَّارَةَ عَشَرَةَ سِنِیْنَ۔ اسناده منکر

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ۲۷/رجب کو مجھے نبوت عطا ہوئی۔جواس دن کا روزہ رکھےاورافطار کے وقت دعا کرے دس برس گناہوں کا کفارہ ہو۔

۱۴۲۱۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : من صام یوم سبع عشرین من رجب کتب الله له صیام ستین شهرا ، و هو الیوم الذی هبط فیه جبرئیل علیه الصلوة و السلام علی محمد صلی الله تعالی علیه وسلم۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جس نے ۲۷ رجب کا روزہ رکھا اللہ تعالیٰ اسکے لئے ساٹھ مہینے تک روزوں کا ثواب لکھتا ہے۔اوروہ دن ہے جس میں حضرت جبرئیل علیہ الصلوٰۃ والسلام حضور محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم کیلئے وحی لیکر نازل ہوئے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تنزیہ الشریعۃ سے ماثبت بالسنۃ میں ہے۔وهذا امثل ماوردفی هذا المعنی۔یہ ان سب حدیثوں سے بہتر ہے جواس باب میں آئیں۔بالجملہ اسکے لئے اصل ہے۔اورفضائل

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۶۷

اعمال میں حدیث ضعیف باجماع ائمہ مقبول ہے۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۸

نیز ایسی جگہ حدیث موقوف مثل مرفوع ہے۔ کہ تعیین مقدار اجر کی طرف رائے کو اصلاً راہ نہیں ۔اور حدیث ضعیف اعمال میں باجماع ائمہ مقبول ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۴) شعبان کے روزے

۱۴۲۲۔**عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَفْضَلُ الصَّوْمِ بَعْدَ رَمَضَانَ شَعْبَانُ لِتَعْظِيمِ رَمَضَانَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رمضان کے بعد سب سے افضل شعبان کے روزے ہیں تعظیم رمضان کیلئے۔

(۵) عرفہ اور عشرۂ ذوالحجہ کے روزے

۱۴۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مِنْ أَيَّامٍ أَلْعَمَلُ الصَّالِحُ فِيهِنَّ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ تَعَالیٰ مِنْ هٰذِهِ الْأَيَّامِ ، قالوا : یا رسول اللہ ! ولاالجهاد فی سبیل اللہ ، قال : وَلَا الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ، إِلَّا رَجُلًا خَرَجَ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ ثُمَّ لَمْ يَرْجِعْ مِنْ ذٰلِكَ بِشَیْءٍ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ان دس دنوں سے زیادہ کسی دن کا عمل صالح اللہ عزوجل کو محبوب نہیں۔ صحابہ کرام نے عرض کی: یارسول اللہ! اور نہ راہ خدا میں جہاد؟ فرمایا: اور نہ راہ خدا میں جہاد، مگر وہ کہ اپنی جان و مال لیکر نکلے پھر ان میں سے کچھ واپس نہ لائے۔　فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۹۔

۱۴۲۰۔ تبیین العجب لابن حجر ، ۶۰ ☆

۱۴۲۱۔ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۲۰۷ ☆ المغنی للعراقی، ۱/۳۶۷

۱۴۲۲۔ فتح الباری للعسقلانی، ۴/۱۲۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۲/۹۳

۱۴۲۳۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ایام العشر ، ۱/۹۴

السنن لابی داؤد ، باب صوم العشرۃ ، ۲/۳۳۱

السنن لابن ماجه ، باب صیام العشرۃ ، ۱/۱۲۵

۱۴۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسو الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَامِنْ أَيَّامٍ أَحَبُّ اِلَی اللّٰهِ تَعَالیٰ أَنْ تُعْبَدَ لَهٗ فِيْهَا مِنْ عَشَرِ ذِی الْحِجَّةِ ، يَعْدِلُ صِيَامُ كُلِّ يَوْمٍ مِّنْهَا بِصِيَامِ سَنَةٍ ، وَقِيَامُ كُلِّ لَيْلَةٍ مِّنْهَا بِقِيَامِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کوعشرۂ ذی الحجہ سے زیادہ کسی دن کی عبادت پسندیدہ نہیں۔انکے ہر دن کا روزہ ایک سال کے روزوں کے برابر،اور ہر شب کا قیام شب قدر کے برابر ہے۔

۱۴۲۵۔ **عن** أبی قتادة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم عن صوم يوم عرفة ، قال : يُكَفِّرُ السَّنَةَ الْمَاضِيَةَ وَالْبَاقِيَةَ ۔

حضرت ابوقتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے عرفہ کے روزہ کے بارے میں سوال ہوا۔فرمایا: وہ ایک سال گذشتہ اور ایک سال آئندہ کے گناہوں کا کفارہ ہے۔

۱۴۲۴۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی العمل فی ايام العشر ، ۹۴/۱
السنن لابن ماجه ، باب صيام العشر ، ۱۲۵/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۴۸۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۸، ۶۸/۵
شرح السنة للبغوی، ۳۴۶/۴ ☆ نصب الراية للزيلعی، ۱۵۷/۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۲۵۷/۴ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۴۷۱
الترغيب وا لترهيب للمنذری، ۱۹۹/۲ ☆ العلل المتناهية لابن الجوزی، ۷۲/۲
۱۴۲۵۔ الصحيح لمسلم ، باب استحباب صيام عرفة ۶۷/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل صوم يوم عرفة ، ۹۳/۱
السنن لابن ماجه ، باب صيام يوم عرفة ، ۱۲۵/۱
التفسير للقرطبی، ۴۱۹/۲ ☆ تاريخ جرجان لابی نعيم ، ۱۴۲
السلسلة الضعيفة للالبانی، ۲۸۵ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۳۱/۲
شرح السنةللبغوی، ۳۴۴/۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۱۱/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۲۳۱/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۳، ۶۷/۵
الامام للشجری، ۶۴/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۶/۵
المسند للحميدی، ۴۲۹ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۲۸۳/۴
كشف الخفاء للعجلونی، ۴۲/۲ ☆ تنزيه الشريعه لابن عراق، ۶۴/۲

۱۴۲۶۔ **عن** سهل بن سعد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ يَوْمَ عَرْفَةَ غُفِرَلَهٗ ذَنْبُ سَنَتَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عرفہ کا روزہ رکھا اسکے پورے دوسال کے گناہ معاف ہوجاتے ہیں۔۱۲م

۱۴۲۷۔ **عن** أم المؤ منين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : كان رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم يقول : صِيَامُ يَوْمِ عَرْفَةَ كَصِيَامِ أَلْفِ يَوْمٍ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے تھے: عرفہ کا روزہ ایک ہزار روزوں کے برابر ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۹

(٦) ہر ماہ ایام بیض کے روزے

۱۴۲۸۔ **عن** أبی ذرالغفاری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ صَامَ ثَلٰثَةَ أَيَّامٍ مِّنْ كُلِّ شَهْرٍ فَذٰلِكَ صَوْمُ الدَّهْرِ ، فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ تَصْدِيْقُ ذٰلِكَ فِی كِتَابِهٖ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشَرَ أَمْثَالِهَا ، فَالْيَوْمُ بِعَشَرِأَيَّامٍ ۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ایام بیض (ہر ماہ ۱۳/۱۴/۱۵/ تاریخوں) کے روزے رکھے

۱۴۲۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۲۲۰ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳/۱۸۹
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۱۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۲۰۸۶، ۵/۶۷
المعجم الصغير للطبرانی، ۲/۷۱ ☆

۱۴۲۷۔ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۲۳۱ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۱۱۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۳۱۶ ☆

۱۴۲۸۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی صيام ثلثة ايام الخ، ۱/۱۲۳
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۳۱ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۳/۶۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵/۱۴۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۱۲۲
كنز العمال للمتقی، ۲۴۱۹۰، ۸/۵۶۴ ☆ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۲/۱۵۲
اللآلی المصنوعة للسيوطی، ۲/۶۵ ☆

اسے ہمیشہ روزہ دار رہنے کا ثواب ملے گا۔ اللہ عزوجل نے قرآن کریم میں اس کی تصدیق اس طرح نازل فرمائی جس نے ایک نیکی کی اس کو دس کا ثواب ملتا ہے تو ایک روزے کے عوض دس کا ثواب ملا۔

(۷) شوال کے چھ روزے

۱۴۲۹۔ **عن** ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ سِتَّةَ أَيَّامٍ بَعْدَ الْفِطْرِ كَانَ تَمَامَ السَّنَةِ ، مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشَرَ أَمْثَالِهَا ۔

حضرت ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے عید الفطر کے بعد چھ روزے رکھے تو اسکے پورے سال کے روزے ہوگئے۔ کہ ایک نیکی کے عوض دس کا ثواب ملتا ہے۔

(۸) دوشنبہ، چہار شنبہ، پنج شنبہ اور جمعہ کے روزے

۱۴۳۰۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ الْأُرْبَعَآءَ وَالْخَمِيْسَ كُتِبَتْ لَهٗ بَرَاءَةٌ مِّنَ النَّارِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ اور جمعرات کے روزے رکھے اسکے لئے جہنم سے آزادی ہے۔ ۱۲م

۱۴۳۱۔ **عن** أبی أُمامة الباھلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ صَامَ يَوْمَ الْأَرْبَعَآءِ وَالْخَمِيْسِ وَالْجُمُعَةِ بَنَى اللّٰهُ لَهٗ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ ، يُرٰى ظَاهِرُهٗ مِنْ بَاطِنِهٖ ، وَبَاطِنُهٗ مِنْ ظَاهِرِهٖ ۔

حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۴۲۹۔ السنن لابن ماجه ، باب صیام ستة ایام من شوال ، ۱۲۴/۱
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۸۴/۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۱۱۰/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۶۶/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۲، ۵۶۹/۸
۱۴۳۰۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/۴ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۱۲۶/۲
۱۴۳۱۔ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۵/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۰/۸
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۹۹/۳ ☆

وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں ایک محل ہے، جسکا باہر کا حصہ اندر سے اور اندر کا باہر سے نظر آئیگا۔ ۱۲م

۱۴۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ صَامَ یَومَ الْأُربَعَآءِ وَیَوُمَ الْخَمِیُسِ وَ یَوُمَ الْجُمُعَةِ ، ثُمَّ تَصَدَّقَ یَوُمَ الْجُمُعَةِ بِمَا قَلَّ مِنُ مَالِهٖ غُفِرَلَهٗ کُلُّ ذَنُبٍ عَمِلَهٗ حَتّٰی یَصِیُرَ کَیَوُمٍ وَلَدَتُهُ أُمُّهٗ مِنَ الْخَطَایَا۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے۔، پھر جمعہ کے دن اپنے قلیل مال سے صدقہ دیا تو اسکے تمام گناہ، معاف ہو گئے اور وہ گناہوں سے ایسے پاک ہو گیا جیسے اپنی پیدائش کے دن تھا۔ ۱۲م

۱۴۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ صَامَ الْأَربَعَآءَ وَالْخَمِیُسَ وَالْجُمُعَةَ بَنَی اللّٰه لَهٗ قَصرًا فِی الْجَنَّةِ مِنُ لُؤلُؤٍ وَیَاقُوُتٍ وَزَبَرجَدٍ ، وَکُتِبَ لَهٗ بَرَأةٌ مِّنَ النَّارِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بدھ، جمعرات اور جمعہ کے روزے رکھے اسکے لئے جنت میں موتیوں، یاقوت اور زبرجد کا ایک محل ہے۔ اور دوزخ سے آزادی۔ ۱۲م

۱۴۳۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ صَامَ یَوُمَ الْجُمُعَةِ کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ عَشَرَةَ أَیَّامٍ، عَدَدُ هُنَّ مِنُ أَیَّامِ الْآخِرَةِ لَا تُشَا کِلُهُنَّ أَیَّامُ الدُّنُیَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۴۳۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۶۸/۵

۱۴۳۳۔ الجامع الاوسط للطبرانی، ۸۷/۱ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲

مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۸/۳ ☆ المطالب العالیة لابن حجر، ۱۰۳۷

۱۴۳۴۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۴۱/۳ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۲۶/۲

کنز العمال للمتقی، ۲۴۱۷۲، ۵۶۱/۸ ☆ الامالی الشجری، ۲۷۶/۱

نے ارشاد فرمایا: جس نے جمعہ کا روزہ رکھا تو اللہ تعالیٰ اسکو دس دن کے روزوں کا ثواب عطا فرماتا ہے۔ان دس ایام کی شمار آخرت کے ایام کے اعتبار سے ہوگی جو دنیا کے دنوں کی طرح نہیں۔۱۲م

۱۴۳۵۔ **عن** مسلم القرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن ابیہ قال: سألت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عن صیام الدھر ، فقال : لَا ، اِنَّ لِأَھلِكَ عَلَيۡكَ حَقًّا ، صُمۡ رَمَضَانَ وَالَّذِی يَلِيۡهِ ، وَكُلَّ أَرۡبَعَآءٍ وَخَمِيۡسٍ ، فَاِذَنۡ أَنۡتَ قَدۡ صُمۡتَ الدَّهۡرَوَأَفۡطَرۡتَ ۔

حضرت مسلم قرشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے میں نے ہمیشہ روزہ دار رہنے کے بارے میں پوچھا،فرمایا:نہیں، کہ تمہارے اہل خانہ کا بھی تم پر حق ہے ۔لہٰذا تم رمضان المبارک اور اس سے متصل عید کے بعد روزے رکھو۔اور بدھ وجمعرات کے روزے رکھ لو تو گویا تم ہمیشہ روزہ دار ہی رہے اور افطار بھی کرتے رہے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۶۰

(۹)ہفتہ کا روزہ

۱۴۳۶۔**عن** عبد اللہ بن بسر عن اختہ رضی اللہ تعالیٰ عنھما ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم قال : لَا تَصُوۡمُوا يَوۡمَ السَّبۡتِ اِلَّافِيۡمَا افۡتُرِضَ عَلَيۡكُمۡ فَاِنۡ لَمۡ يَجِدۡ كُمۡ اِلَّا لِحَآءَ عَنۡبَةٍ أَوۡ عُوۡدَ شَجَرَةٍ فَلۡيَمۡضَغۡهُ ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

حضرت عبداللہ بن بسر اپنی بہن رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صرف ہفتہ کا روزہ نہ رکھو مگر جبکہ تم پر کسی وجہ سے فرض ہو۔اور اگر تم سے کسی کو انگور کے چھلکے یا درخت کی لکڑی کے سوا کچھ نہ ملے تو اسی کو چوس لو۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۱۴

۱۴۳۵۔ السنن لابی داؤد الصیام، باب فی صوم شعبان ، ۱/۳۳۰
الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲/۱۲۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۴۲۱۵ ۸/۵۶۹
التاریخ للبخاری، ۷/۲۵۴ ☆ السنن للنسائی،
۱۴۳۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی صوم یوم السبت ، ۱/۹۳

(۱۰) صوم وصال منع ہے

١٤٣٧۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال ، قالوا : انك تواصل؟ یا رسول الله ! قال: قال: اِنّی لَسۡتُ مِثۡلَکُمۡ ، اِنِّی اُطۡعَمُ وَ اُسۡقٰی ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں ؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں ۔ مجھے کھلایا اور پلایا جاتا ہے۔۱۲م

١٤٣٨۔ **عن** أبی سعیدا لخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا تُواصِلُوا،فَأَیُّکُمۡ أَرَادَ أَنۡ یُّوَاصِلَ فَلۡیُوَاصِلۡ حَتّٰی السَّحُرِ ، قالوا: فانك تواصل ؟ یا رسول الله !قال: اِنِّی لَسۡتُ کَهَیۡئَتِکُمۡ ، اِنِّی أَبِیۡتُ لِی مُطۡعِمٌ یُطۡعِمُنِی وَ سَاقٍ یَسۡقِیۡنِی۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: صوم وصال نہ رکھو، ہاں تم میں سے کوئی صوم وصال رکھنا چاہے تو صرف سحری تک ،صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ تو صوم وصال رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہارے مثل نہیں، میں رات گزارتا ہوں اور کھلانے والا مجھے کھلاتا ہے، اور پلانے والا پلاتا ہے۔۱۲م

١٤٣٩۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی

١٤٣٧۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ١/٢٦٣
الصحیح لمسلم ، باب ا لنهی عن الوصال ، ١/٣٥١
الجامع الصغیر للسیوطی، ٢/٥٦١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/١١٢
١٤٣٨۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الوصال ، ١/٢٦٣
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراهیة الوصال فی الصیام ١/٩٧
المسند لاحمد بن حنبل ، ٢/٢٨١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤/٢٨٢
اتحاف السادة للزبیدی ، ٧/١٠٠ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٤/٢٠٢
١٤٣٩۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ، ١/٣٥١
المسند لاحمدبن حنبل، ٢/١٠٢ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٤/٢٨٢

الله تعالیٰ علیه وسلم واصل فی رمضان فواصل الناس ، فنها هم ، قیل له : انت تواصل ؟ قال: اِنِّی لَسۡتُ مِثۡلَکُمۡ ،اِنِّی اُطۡعِمُ وَأُسۡقٰی۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے رمضان المبارک میں صوم وصال رکھنا شروع کیے تو صحابہ کرام نے بھی ایسا ہی کیا ،حضور نے انکومنع فرمایا ،عرض کیا گیا: آپ بھی تو رکھتے ہیں؟ فرمایا: میں تمہاری طرح نہیں، مجھے کھلایا پلایا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۴۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن الوصال : فقال رجل من المسلمین : فانك یا رسول الله تواصل ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : وَ أَیُّکُمۡ مِثۡلِی ، اِنِّی أَبِیۡتُ یُطۡعِمُنِی رَبِّی وَ یَسۡقِیۡنِی۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے صوم وصال سے منع فرمایا۔ایک صحابی بولے: یارسول اللہ! آپ بھی تو صوم وصال رکھتے ہیں ۔فرمایا: تم میں میری طرح کون ہے؟ میں رات گزارتا ہوں ، مجھے میرا رب کھلاتا پلاتا ہے۔۱۲م صلات الصفاء ص ۸۶

(۱۱) صوم داؤدی اللہ تعالیٰ کو پسند ہے

۱۴۴۱۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الصِّیَامِ اِلَی اللّٰهِ تَعَالٰی صِیَامُ دَاؤُدَ ، فَاِنَّهٗ کَانَ یَصُوۡمُ

۱۴۴۰۔ الصحیح لمسلم ، باب النهی عن الوصال ۔ ۳۵۱/۳
الجامع الصحیح للبخاری ، باب التشکیل للما کثرالوصال ۔ ۲۶۲/۱۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۸۲/٤ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۰۳/٤
۱۴۴۱۔ الصحیح للبخاری، باب من نام عند السحر، ۱۵۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب النهی عن صوم الدهر ، ۳٦۷/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما جه فی صا م داؤد علیه الصلوة و السلام ، ۱۲٤/۱
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱٦۰/۲ ☆ الجامع الصغیرللسیوطی، ۱۹/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۲٦۲/٤ ☆ شرح السنة للبغوی، ٦۰/٤

يَوْمًا وَيُفْطِرُ يَوْمًا ، وَأَحَبَّ الصَّلٰوةِ اِلَى اللّٰهِ تَعَالٰى صَلٰوةُ دَاؤُدَ ، كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَيُصَلِّي ثُلُثَهٗ وَيَنَامُ سُدُسَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سب روزوں میں پیارے روزے اللہ تعالیٰ کو حضرت داؤد علیہ والسلام کے روزے ہیں ۔ کہ ایک دن روزہ رکھتے اور دوسرے دن افطار کرتے ۔ اور سب نمازوں میں پیاری نماز حضرت داؤد علیہ الصلوۃ والسلام کی نماز ہے۔ کہ آدھی رات تک آرام فرماتے، تہائی رات نماز میں گذارتے اور پھر چھٹا حصہ آرام میں بسر فرماتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

سحری وافطار

(۱) سحری کا آخری وقت

۱۴۴۲۔ **عن** زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قلنا لحذیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ: ای ساعۃ تسحرت مع رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، قال: ھو النہار الا ان الشمس لم تطلع۔

حضرت زربن حبیش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے عرض کیا: آپ نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ کس وقت سحری کھائی تھی؟ کہا: دن ہی تھا، مگر سورج نہ چمکا تھا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

رائے فقیر میں اس روایت کا عمدہ محمل یہ ہی ہے کہ حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے علم نبوت کے مطابق حقیقی منتہائے لیل پر سحری تناول فرمائی۔ کہ فراغ کے ساتھ ہی صبح چمک آئی۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو گمان ہوا کہ سحری دن میں کھائی بعد صبح، اور واقعی جو شخص سحری کا پچھلا نوالہ کھا کر آسمان پر نظر اٹھائے تو صبح طالع پائے، وہ سوا اس کے کیا گمان کرسکتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۲/۳۶۰

(۲) افطار کا وقت

۱۴۴۳۔ **عن** أمیر المؤمنین عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال

۱۴۴۲۔ السنن للنسائی، باب تاخیر السحور، ۱/۲۳۴
۱۴۴۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب متی یحل فطر الصائم، ۱/۲۶۲
الصحیح لمسلم، باب بیان وقت القضاء الصوم، ۱/۳۵۱
السنن لابی داؤد، الصیام باب وقت فطر الصائم، ۱/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء اذا طبلاللیل الخ، ۱/۸۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۳۵ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۳۴
السنن الکبری للبیقی، ۴/۲۱۶ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۱۹۸۵
شرح السنۃ للبغوی، ۶/۳۶۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۶، ۸/۵۰۹
البدایۃ و لانھایۃ لابن کثیر، ۸/۳۱۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۰۰
التفسیر للطبری، ۳/۱۰۳ ☆ التفسیر للبغوی، ۱/۱۶۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۳/۳۵۲ ☆ المسند للحمیدی، ۲۰

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِذَا أَقْبَلَ اللَّيْلُ مِنْ هٰهُنَا ، وَأَدْبَرَ النَّهَارُ مِنْ هٰهُنَا وَغَرَبَتِ الشَّمْسُ فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب ادھر سے رات آئے اور ادھر سے دن پیٹھ دکھائے اور سورج پورا ڈوب جائے تو روزہ دار کا روزہ پورا ہوا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیل سے مراد سیاہی اور نہار سے ضو، فان الاقبال من ھھنا والا دبار من ھھنا انما یکون لھما ، تیسیر میں ہے۔ اذا اقبل اللیل یعنی ظلمته وادبر النھار ای ضؤہ۔ عالم ما کان وما یکون صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تینوں لفظ اسی ترتیب سے ارشاد فرمائے جس ترتیب سے واقع ہوتے ہیں۔ پہلے سیاہی اٹھتی ہے۔ اس وقت تک اگر افق صاف اور غبار و بخار سے پاک ہو آفتاب کی چمک باقی رہتی ہے۔ بلکہ قلل جبال واعالی اغصان شجر پر عکس ڈالتی ہے۔ پھر جب قرص چھپنے پر آیا تکاثف ابخرۂ افقیہ وکثرت بعد عن الابصار وطول مرور شعاع البصر فی ثخن کرۃ البخار کے باعث روشنی بالکل محتجب ہو جاتی ہے۔ مگر ہنوز قدرے قرص بالائے افق مرئی شرعی باقی ہے۔ اس کے بعد آفتاب ڈوبتا اور وقت افطار و نماز آتا ہے۔ اس صاف ونفیس و بے تکلف معنی پر بحمد اللہ تعالیٰ انتظام کلام اسی اعلیٰ جلالت پر جلوہ فرما ہے جو صاحب جوامع الکلم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان رفیع بلاغت بے مثل کو شایاں و بجا ہے۔

کلمات علمائے کرام بھی اس نفیس معنی سے خالی نہ رہے۔ امام ابن حجر مکی شرح مشکوۃ المصابیح میں اسی حدیث کے نیچے فرماتے ہیں۔

ای وقد یقبل اللیل ولا تکون غربت حقیقة ، فلا بد من حقیقة الغروب،
یعنی کبھی رات آجاتی ہے اور ابھی حقیقۃً غروب نہیں ہوا ہوتا۔ اس لئے حقیقی غروب ضروری ہے۔

حفنی علی الجامع الصغیر میں ہے۔

قولہ: وغربت الشمس ، لم یکتف بما قبله عن ذلك ، اشارة الی انه قد یوجد اقبال الظلمة وادبار الضؤ ولم یوجد غروب الشمس ۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان ''اور سورج ڈوب جائے'' ہے۔آپ نے سیاہی کے آنے اور روشنی کے جانے پر اکتفانہیں کیا اور غروب کی تصریح فرمائی۔کیونکہ کبھی سیاہی آجاتی ہے اور روشنی چلی جاتی ہے مگر غروب آفتاب نہیں ہوتا۔

اور اگر حدیث میں لیل ونہار معنی حقیقی پر رکھئے تو اگر چہ اتنا ضرور ہے کہ مجاز مرسل کی جگہ مجاز عقلی ہوگا۔کیونکہ تم خوب جانتے ہو کہ ادھر سے ادھر جانے کی نسبت لیل ونہار کی طرف حقیقۃ نہیں۔

مگر اب تین الفاظ کریمہ کے جمع ہونے سے سوال متوجہ ہوگا۔اور شک نہیں کہ اس معنی پر امور ثلثہ متلازم ہیں اور ایک کا ذکر باقی سے مغنی۔یہ وہی بات ہے جو امام نودی نے منہاج میں کہی ہے کہ علمائے کرام نے فرمایا: ان تین میں سے ہر ایک باقی دو کو یا تو متضمن ہوتا ہے یا ان کے ساتھ لازم۔

اسکی اطیب توجیہ وہ ہے کہ علامہ طیبی نے شرح مشکوۃ میں افادہ فرمائی۔کہ

انما قال : وغربت الشمس ، مع الاستغناء عنه ، لبيان كمال الغروب، كيلا يظن انه يجوز الافطار بغروب بعضها ۔

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اور سورج ڈوب جائے۔حالانکہ بظاہر اسکی ضرورت نہیں تھی۔لیکن یہ اس لئے فرمایا تا کہ مکمل غروب کا بیان ہوجائے،اور کسی کو یہ غلط فہمی نہ ہو کہ سورج کا کچھ حصہ غروب ہونے سے افطار جائز ہوجاتا ہے۔

علامہ منادی وغیرہ نے بھی انکی تبعیت کی ہے۔تیسیر شرح جامع صغیر میں ہے۔

وزاد ــ" وغربت الشمس "مع ان ما قبله كان اشارة الى اشتراط تحقق كمال الغروب ۔

حضور نے فرمایا ''اور سورج ڈوب جائے'' حالانکہ پہلے الفاظ کافی تھے۔لیکن اس میں اس طرف اشارہ ہے کہ کامل غروب کا پایا جانا شرط ہے۔

اقول: یہ توجیہ وجیہ صراحۃً ہمارے مدعائے مذکور کی طرف ناظر ہے۔نظر غائر میں بروجہ جلی،اور قلت تدبر میں من طرف خفی،یعنی اگر چہ لیل ونہار حقیقی مراد ہونے پر ذکر غروب کی حاجت نہ تھی کہ رات جبھی آئیگی کہ سورج ڈوب چکے گا۔مگر سواد وضیاء پر انکا حمل بعید نہیں۔

خصوصاً جبکہ اقبال من ھھنا وادبار من ھھنا اس پر قرینہ ظاہرہ ہیں۔تو اگر اس قدر پر قناعت فرمائی جاتی، احتمال تھا کہ مجرد اقبال سواد اور ادبار ضیاء پر وقت افطار سمجھ لیا جاتا۔حالانکہ اقبال لیل در کنار ہنوز بعض قرص غروب کو باقی ہوتا ہے کہ ضیاء بھی معدوم ہوجاتی ہے۔لہٰذا" وغربت الشمس "زائد فرمایا۔کہ کوئی غروب بعض قرص کو کافی نہ سمجھ لے۔پر ظاہر کہ اگر یہ اقبال وادبار اسی وقت ہوتے جب پورا قرص ڈوب لیتا تو اس احتمال وظن کا کیا محل تھا۔ذکر غروب سے استغنا بدستور باقی رہتا۔اور جواب محض مہمل جاتا۔تو صاف ثابت ہوا کہ سیاہی اٹھنا اور شعاع چھپنا دونوں غروب شمس سے پہلے ہولیتے ہیں۔علامہ علی قاری نے بھی اس کلام طیب طیبی کو تحقیق بتایا اور حسن قبول سے تلقی فرمایا۔ فتاوی رضویہ قدیم ۲/۲٦٦

فتاوی رضویہ جدید ۵/۱۴۵

(۳) افطار میں جلدی مستحب ہے

۱٤٤٤۔ **عن** أبي هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ وَتَقَدَّسَ يَقُوْلُ : اِنَّ أَحَبَّ عِبَادِي اِلَيَّ أَعْجَلُهُمْ فِطْرًا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ کا فرمان مقدس ہے۔بندوں میں مجھے زیادہ محبوب وہ ہے جو افطار میں جلدی کرے۔۱۲م

۱٤٤٥۔ **عن** سهل بن سعد رضى الله تعالىٰ عنه قال : كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا كان صائما امر رجلا فاوفى على نشز، فاذا قال :غابت الشمس افطر ۔

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طریقہ مبارک یہ تھا کہ جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ پر کھڑا ہو

۱٤٤٤۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى تعجيل الانصار ، ۸۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۳۸/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۳۷/٤
الترغيب والترهيب للمنذرى، ۱٤۰/۲ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۵٦/٦
۱٤٤٥۔ المسند للحاكم ، ۵۹۹/۱ ☆ شرح السنة للبغوى، ۳۵٦/٦
مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۵۵/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۸۲/۷

جب وہ کہتا کہ سورج غروب ہوگیا تو آپ افطار فرماتے۔۱۲م

١٤٤٦۔ **عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا کان صائما امر رجلا یقوم علی نشز من الارض ، فاذا قال وجبت الشمس افطر ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب روزہ دار ہوتے تو کسی شخص کو حکم دیتے کہ وہ بلند جگہ کھڑا ہو۔ جب وہ کہتا سورج غروب ہوگیا تو افطار فرماتے۔۱۲م

١٤٤٧۔ **عن** أُم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : رأیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهو صائم یترصد غروب الشمس بتمرة ۔ فلما توارت القاهافی فیه ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو روزہ کی حالت میں دیکھا کہ کھجور ہاتھ میں لیکر سورج کے غروب ہونے کا انتظار فرماتے۔ اور جیسے ہی غروب ہوتا فوراً منہ میں ڈال لیتے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۴) کھجور سے روزہ افطار کرنا افضل ہے

١٤٤٨۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ

١٤٤٦۔ المعجم الکبیر للطبرانی،

١٤٤٧۔ کشف الخفاء للعجلونی،

١٤٣٨۔ السنن لابی داؤد ،	الصیام	باب ما یفطر علیه ،		٣٢١/١
الجامع للترمذی،		باب ما جاء ما یستحب علیه الافطار ،		٨٨/١
المسند لاحمد بن حنبل ،	١٤٦/٣	☆	کنز العمال للمتقی، ١٨٠٨٢،	٨٥/٧
اتحاف السادة للزبیدی،	١٣٠/٤	☆	السنن للدار قطنی،	١٨٥/٢
ارواء الغلیل للالبانی،	٤٥/٤	☆	التفسیر للقرطبی،	٣٣٠/٢
الترغیب و الترهیب للمنذری،	١٤٢/٢	☆	شرح السنة للبغوی،	٢٦٦/٦
حلیة الاولیاء لابی نعیم	٢٢٧/٩	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	١٩٩١
جامع الصغیر للسیوطی،	٤٣٧/٢،	☆		

علیه وسلم یفطر قبل ان یصلی علی رطبات ، فان لم تکن رطبات فتمرات ، وان لم تکن تمرات فحسا حسوات من ماء ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نماز مغرب سے پہلے تر کھجوروں سے افطار فرماتے ۔ وہ نہ ہوتیں تو خشک کھجوروں سے ورنہ پانی سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۵) عام طور پر جس دن لوگ افطار کریں تم بھی کرو

۱۴۴۹۔ **عن** أم المؤ منین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلْفِطْرُ یَوْمَ یَفْطُرُ النَّاسُ ، وَالْأُضْحٰی یَوْمَ یَضْحَی النَّاسُ ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس دن افطار کرو جس دن لوگ عام طور پر افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی کرو جس دن لوگ قربانی کریں ۔ ۱۲م

۱۴۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : فِطْرَکُمْ یَوْمَ یَفْطُرُوْنَ ، وَأَضْحَاکُمْ یَوْمَ یَضْحُوْنَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہیں اس دن افطار کرنا چاہیئے جس دن لوگ افطار کریں ۔ اور اس دن قربانی جس دن قربانی کریں ۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۴/۵۵۵

۱۴۴۹۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء ان الفطر یوفطرون ، ۱/۸۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۳۷ ☆
شرح السنة للبغوی، ۶/۲۴۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۷۰

۱۴۵۰۔ السنن لابی داؤد ، باب اذا خطأ القوم الحصلال، ۲/۳۱۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۶۵ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳/۳۱۷
السنن للدار قطنی، ۲/۱۶۳ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۲/۲۵۶
کنز العمال للمتقی، ۲۳۷۶۱، ۸/۴۸۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲/۱۰۰

(٦) افطار کرانے کا ثواب

١٤٥١ـ **عن** سلمان الفارسی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ فَطَّرَ فِيُهِ صَائِمًا كَانَ مَغُفِرَةً لِذُنُوبِهِ وَعِتُقِ رَقَبَتِهِ مِنَ النَّارِ ، وَ كَانَ لَهُ مِثُلُ أجُرِهِ مِنُ غَيُرِ أنُ يُّنُقَصَ مِنُ أجُرِهِ شَيُءٌ ، قالوا : یارسول الله ! لیس کلنا یجد ما یفطر الصائم ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : يُعُطِي اللّٰهُ هٰذَا الثَّوَابَ مَنُ فَطَّرَ صَائِمًا عَلٰى تَمُرَةٍ ، أوُ عَلٰى شُرُبَةِ مَاءٍ ، أوُ مُذُقَةِ لَبَنٍ ـ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے رمضان المبارک میں کسی روزہ دار کا روزہ کھلوایا تو یہ اس کے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ سے آزادی کا ذریعہ ہے۔ اور اسکو روزہ دار کے برابر ثواب ملیگا اور اسکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہوگی۔ صحابہ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم میں سے ہر آدمی کو یہ وسعت نہیں کہ افطار کرائے۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ یہ ثواب اس وقت بھی عطا فرماتا ہے جبکہ وہ ایک کھجور، یا اتنا پانی کہ پیاس بجھادے، یا دودھ کے شربت سے افطار کرائے۔ ۱۲م

١٤٥٢ـ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم جاء الی سعد بن عباد رضی الله تعالیٰ عنه ، فجاء بخبز وزیت ، فاکل ثم قال : أفُطَرَ عِنُدَكُمُ الصَّائِمُونَ وَأكَلَ طَعَامَكُمُ الأبُرَارُ وَصَلَّتُ عَلَيُكُمُ المَلآئِكَةُ ـ

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حضرت سعد بن عباد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس تشریف لائے۔ حضرت سعد روٹی اور زیتون کا تیل لیکر حاضر خدمت ہوئے۔ حضور نے تناول فرما کر ارشاد فرمایا: تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا، اور تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی۔ ۱۲م

١٤٥١ـ الترغيب و الترهيب للمنذری، ٩٤/٢ ☆
السنن الكبرى للبيهقی ، ٤٠٤/٤ ☆

١٤٥٢ـ السنن لابی داؤد، الاطعمه، باب فی الدعاء لرب الطعام ، ٥٣٨/٢
السن لابن ماجه ، باب فی ثواب من فطر صائما ، ١٢٥/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ١١٨/٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقی،

۱۴۵۳۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ عنه قال : قال رسول اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ فَطَّرَ صَائِمًا فِی شَهْرِ رَمَضَانَ مِنْ كَسَبِ حَلَالٍ صَلَّتْ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ لَيَالِیَ رَمَضَانَ كُلَّهَا وَصَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عليهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلامُ لَيْلَةَ الْقَدرِ ، وَمَنْ صَافَحَهُ جِبْرَئِيْلُ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ يَرُقُّ قَلْبُهٗ وَتَكْثُرُ دُمُوْعُهٗ ، قَالَ : فقلت : يا رسول اللہ ! افرأيت من لم يكن عنده ؟ قال : فَقَبْضَةٌ مِّنْ طَعَامٍ ، قلت : افرأيت ان لم يكن عنده لقمة خبز ؟ قال : فَمُذْقَةٌ مِّنْ لَبَنٍ ، قال : افرأ يت ان لم تكن عنده ؟ قال : فَشُرْبَةٌ مِنْ مَّاءٍ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے ماہ رمضان میں حلال کمائی سے کسی روزہ دار کو افطار کرایا تو رمضان کی راتوں میں فرشتے اسکے لئے دعائے استغفار کرتے ہیں ۔اور حضرت جبریل علیہ الصلوۃ والسلام شب قدر میں اس سے مصافحہ فرماتے ہیں ۔اور جس سے آپ مصافحہ فرمالیں اسکا دل رقیق ہوجاتا ہے اور آنسو بہنے لگتے ہیں ۔میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! اسکے بارے میں فرمائیں جسکے پاس افطار کی چیزیں نہ ہوں؟ فرمایا: ایک مٹھی کھانا ہی دیدے ۔میں نے عرض کیا: اور یہ بھی نہ ہوں ۔فرمایا: دودھ کا شربت پلادے ۔میں نے عرض کیا؛ اور یہ بھی نہ ہو ۔فرمایا: تو پانی ہی سے سیراب کردے ۔۱۲م

۱۴۵۴۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: أفطرنا مرة مع رسول اللہ تعالیٰ علیه وسلم فقربو اليه زيتا فأكل وأكلنا حتى فرغ ، قال: أَكَلَ طَعَامَكُمُ الْأَبْرَارُ ، وَصَلَّتْ عَلَيْكُمُ الْمَلاَئِكَةُ ، وَأَفْطَرَ عِنْدَ كُمُ الصَّائِمُوْنَ ۔

۱۴۵۳۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۳۲۰/۶ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۹۵/۲
كنز العمال للمتقی، ۲۳۶۵۸، ۴۵۲/۸ ☆ الكامل لابن عدی، ، ۳۰۶/۲
۱۴۵۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۸/۳ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۲۸۷/۷
مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۳۸/۸ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۹۹/۳
التفسير لابن كثير ، ۳۶/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ۱۹۴۲۵
شرح السنة للبغوی، ۲۸۳/۱۲ ☆ مشكل الآثار للطحاوی، ۴۹۸/۱
اتحاف السادة للزبيدی، ۲۴۰/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۲۵۹۸۷، ۲۷۲/۹
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۴۲۴۹ ☆ المجرو حين لابن حبان ۱۴۴/۲
المغنی للعراقی، ۱۳/۲ ☆ تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ۲۸۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نے ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ روزہ افطار کیا تو حضور کی خدمت میں زیتون کا تیل سالن میں لایا گیا۔ حضور نے اور ہم نے کھانا کھایا، جب فارغ ہوئے تو فرمایا: تمہارا کھانا نیک لوگوں نے کھایا۔ اور فرشتوں نے تمہارے لئے دعائے استغفار کی، اور تمہارے پاس روزہ داروں نے افطار کیا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ ۴/۶۵۵

(۷) افطار کی دعا میں

۱۴۵۵۔ **عن** معاذ بن زهرة رضى الله تعالىٰ عنه انه بلغه ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم كان اذا أفطر قال: أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْتُ وَعَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ ۱۲م

۱۴۵۶۔ **عن** معاذ بن زهرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أفطر قال: أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَعَانَنِى فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِى فَأَفْطَرْتُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

حضرت معاذ بن زہرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِى أَعَانَنِى فَصُمْتُ، وَرَزَقَنِى فَأَفْطَرْتُ۔ ۱۲م

۱۴۵۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أفطر، قال: أَللّٰهُمَّ! لَكَ صُمْنَا وَ عَلىٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ۔

۱۴۵۵۔ السنن لابی داؤد، الصیام، باب تقول عند الافطار، ۱/۳۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۱۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲/۲۳۹
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۶، ۷/۸۱ ☆
۱۴۵۶۔ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۳ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۲/۵۲
کنز العمال للمتقی، ۱۸۰۵۸، ۷/۸۱ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۴/۲۱۷
۱۴۵۷۔ السنن للدار قطنی، ۱/۱۴۰ ☆ الامالی الشجری، ۱/۲۸۹
الدر المنثور للسیوطی، ۱/۱۳۷ ☆ عمل الیوم و اللیلة لابن السنی، ۴۷۴

حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ أللّٰھُمَّ! لَکَ صُمْنَا وَ عَلیٰ رِزْقِکَ أفْطَرْنَا فَتَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ أنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔۱۲م

۱۴۵۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا أفطر قال:ذَھَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔ فتاوی رضویہ ۴/۶۵۳

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے۔ذَھَبَ الظَّمَأُ ، وَابْتَلَّتِ الْعُرُوْقُ ، وَثَبَتَ الْأجْرُ اِنْ شَآءَ اللّٰہِ تَعَالیٰ۔۱۲م

۱۴۵۹۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اذا قرب الی أحدکم طعامہ وھو صائم فلیقل : بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، أللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ أنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۔ حاشیۃ مرقاۃ ۱۷

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب روزہ افطار کے وقت تم میں سے کسی کے پاس کھانا حاضر ہو تو یہ دعا پڑھو۔ بِسْمِ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ ، أللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أفْطَرْتُ ، وَعَلَیْکَ تَوَکَّلْتُ ، سُبْحَانَکَ وَبِحَمْدِکَ تَقَبَّلْ مِنِّی، اِنَّکَ أنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔۱۲م

۱۴۶۰۔ **عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و سلم اذا افطر قال : بِسْمِ اللّٰہِ ، أللّٰھُمَّ ! لَکَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِکَ أفْطَرْتُ ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷

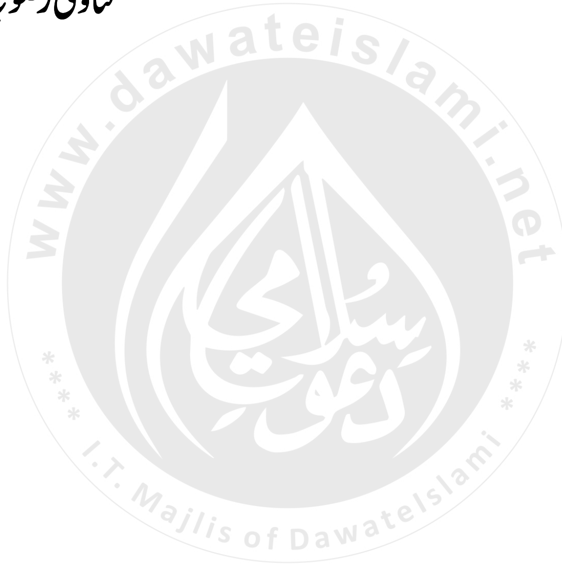
۱۴۵۸۔ السنن لابی داؤد ، الصیام ، باب القول عند الافطار ، ۳۲۲/۱
السنن للدار قطنی، ۲۴۰/۱ ☆ المستدرک للحاکم ۴۲۲/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۰۹/۱ ☆
۱۴۵۹۔ الامالی للشجری، ۲۵۹/۱ ☆ المطالب العالیۃ لابن حجر، ۲۳۶۳
کنز العمال للمتقی، ۲۳۸۷۳ ، ۵۰۹/۸ ☆
۱۴۶۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۱۰/۲

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب افطار فرماتے تو یہ دعا پڑھتے ۔ بِسْمِ اللّٰهِ ، أَللّٰهُمَّ ! لَكَ صُمْتُ وَعَلیٰ رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ احادیث (جن میں افطار سے قبل دعا کا ذکر ہے) بسبب شدت ضعف قابل احتجاج نہیں ۔ اسکی سند میں داؤد بن الزبرقان متروک ہے ۔ قال فی التقریر : متروك و كذبه الازدی، قلت : و کذا الجوز جانی ، کما فی المیزان ۔

فتاوی رضویہ ۴/ ۶۵۷




کتاب الحج
www.dawateislami.net
I.T. Majlis of DawateIslami

۱۔حج کی فرضیت واہمیت

(۱)فرضیت حج کا ثبوت

۱۴۶۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ مَلَكَ زَادًاوَّرَاحِلَةً تُبَلِّغُهٗ اِلٰی بَیۡتِ اللّٰهِ وَلَمۡ یَحُجَّ فَلَاعَلَیۡهِ أنۡ یَّمُوۡتَ یَهُوۡدِیًّا أوۡ نَصۡرَانِیًّا ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی مالک ہوزادراہ اور خرچ اور سواری کا کہ پہونچادے اسکو مکہ معظّمہ تک، باوجود اسکے حج نہ کیا۔ بس فرق نہیں اس پر یہ کہ وہ مرے یہودی یا نصرانی ہوکر۔

فتاوی افریقہ ۴۱

(۲)حج وزیارت اور عمرہ کے فضائل

۱۴۶۲ ۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ حَجَّ فَلَمۡ یَرۡفُثۡ وَلَمۡ یَفۡسُقۡ غُفِرَلَهٗ مَاتَقَدَّمَ مِنۡ ذَنۡبِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور فحش گوئی اور فسق وفجور میں مبتلا نہ ہوا اسکے گذشتہ گناہ معاف ہوگئے۔ ۱۲م

جد الممتار ۲/۲۷۰

۱۴۶۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلۡحَاجُّ یَشۡفَعُ فِی أَرۡبَعِ مِأَةٍ مِنۡ أَهۡلِ بَیۡتٍ ، اوقال : مِنۡ أَهۡلِ بَیۡتِهٖ ، وَیَخۡرُجُ مِنۡ ذُنُوۡبِهٖ کَیَوۡمٍ وَلَدَتۡهُ أُمُّهٗ ۔

۱۴۶۱۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التغلیظ فی ترک الحج، ۱/۱۰۰
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۲۶۷ ☆ الموضوعات لابن الجوزی، ۲/۲۰۹

۱۴۶۲۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی ثواب الحج، ۱/۱۰۰
الکامل لابن عدی، ۴/۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۳۲، ۵/۱۲

۱۴۶۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۳/۲۱۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۱۰
کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۴۱، ۵/۱۴ ☆ الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۲۶

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: چارسو عزیزوں قریبوں کے حق میں حاجی کی شفاعت قبول ہوگی۔ حاجی گناہ سے ایسا نکل جاتا ہے جیسا جس دن ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔

اراءۃ الادب ۴۰

۱۴۶۴۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ حَجَّةَ الْإِسْلَامِ وَزَارَ قَبْرِی ، وَغَزٰی غَزْوَةً وَصَلّٰى فِی بَيْتِ الْمُقَدَّسِ لَمْ يَسْئَلِ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ فِيْمَا افْتَرَضَ عَلَيْهِ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حجۃ الاسلام بجالائے اور میری قبر کی زیارت سے مشرف ہو۔ اور جو ایک جہاد کرے اور بیت المقدس میں نماز پڑھے اللہ تعالیٰ اس سے فرائض کا حساب نہ لے۔

۱۴۶۵۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تَابِعُوا بَيْنَ الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ ، فَإِنَّهُمَا يَنْفِيَانِ الْفَقْرَ وَالذُّنُوبَ كَمَا يَنْفِي الْكِيْرُ خُبْثَ الْحَدِيْدِ وَالذَّهَبِ وَالْفِضَّةِ ، وَلَيْسَ لِلْحَجَّةِ الْمَبْرُوْرَةِ ثَوَابٌ إِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ دونوں ادا کرو کہ دونوں محتاجی اور گناہوں کو دور کرنے والے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کے میل کو صاف کر دیتی ہے۔ اور حج مقبول کا ثواب تو جنت ہی ہے۔ ۱۲م

۱۴۶۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسو ل الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْحُجَّاجُ وَالْعُمَّارُ وَفْدُ اللّٰهِ " إِنْ سَأَلُوْهُ أُعْطُوْا ، وَإِنْ دَعَوْا

۱۴۶۴۔ تنزيه الشريعة لابن عراق، ۲/۱۷۵ ☆ السلسلة الضعيفة ، ۲۰۴
تذكرة الموضوعات للفتنى، ۷۳
۱۴۶۵۔ السنن لابن ماجه ، باب فضل الحجر و العمرة، ۱/۲۰۷
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ثواب الحج، ۱/۱۰۰
السنن للنسائى، فضل المتابعة بين الحج و العمرة ، ۲/۲
۱۴۶۶۔ شعب الايمان للبيهقى، ۳/۴۷۵ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۱۸۱۷، ۵/۹

أَجَابَهُم ، وَاِن انُفَقُوا أخلَفَ لَهُم ۔ وَالَّذِى نَفسُ أَبِى الُقَاسِمِ بِيَدِهٖ ، مَاكَبَّرَ مُكَبِّرٌ عَلىٰ نَشُزٍ ، وَلَا أَهَلَّ مُهِلٌّ عَلىٰ شَرُفٍ مِّنَ الُأشُرَافِ اِلَّا أَهَلَّ مَابَيُنَ يَدَيُهِ وَ كَبَّرَ حَتّٰى يَنُقَطِعَ بِهٖ مُنُقَطِعُ التُّرَابِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج اور عمرہ کرنے والے اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری سے مشرف ہونے والے ہیں۔ اگر وہ اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگتے ہیں تو انکو عطا کیا جاتا ہے، اور جو دعا کرتے ہیں قبول ہوتی ہے۔ اور کچھ خرچ کریں تو وہ انکے لئے توشۂ آخرت بنادیا جاتا ہے۔ قسم اس ذات اقدس کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ جس شخص نے کسی بلند مقام پر کھڑے ہوکر اللہ اکبر، اور 'لا الہ الااللہ ، پڑھا تو اس نے اللہ تعالیٰ کے حضور ہی پڑھا۔١٢م

١٤٦٧۔ **عن** أم المؤ منين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ الُمَلآئِكَةَ لَتُصَافِحُ رِكَابَ الُحُجَّاجِ ، وَتَعُتَنِقُ الُمُشَاةَ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک فرشتے سواری پر حج کیلئے جانے والوں سے مصافحہ کرتے ہیں اور پیدل چل کر جانے والوں سے معانقہ۔١٢م

١٤٦٨۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أجُرُ الُغَازِى ، وَالُحَاجُّ ، وَالُمُعُتَمِرُ اِلىٰ يَوُمِ الُقِيَامَةِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو شخص حج یا عمرہ یا جہاد کے ارادہ سے نکلا اور پھر راستہ میں انتقال کر گیا، اسے مجاہد، حاجی اور عمرہ کرنے والے کی طرح قیامت تک ثواب ملتا رہیگا۔١٢م

١٤٦٩۔ **عن** أم المؤ منين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال

١٤٦٧۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ٤٧٤/٣

١٤٦٨۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ٤٧٤/٣

١٤٦٩۔ شعب الايمان، للبيهقى، باب فى المناسك، ٤٧٤/٣

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَاتَ فِی طَرِیْقِ مَکَّةَ لَمْ یَعْرِضْهُ اللّٰهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ وَلَمْ یُحَاسِبْهُ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا : جو حج کے ارادے سے آنے والا مکہ معظّمہ کے راستہ میں انتقال کرجائے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ اس سے نہ مواخذہ فرمائے اور نہ حساب لے۔۱۲م

۱۴۷۰۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ حَجَّ هٰذَاالْبَیْتَ فَلَمْ یَرْفُثْ وَلَمْ یَفْسُقْ رَجَعَ کَمَا وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو بیت اللہ شریف کے حج کیلئے نکلا پھر فحش گوئی وبدکاری میں مبتلا نہ ہوا تو گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا ماں کے پیٹ سے پیدا ہوا تھا۔۱۲م

۱۴۷۱۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَا یَرْفَعُ اِبِلُ الْحَاجِّ رِجْلًا وَلَا یَضَعُ یَدًا اِلَّا کَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِهَا حَسَنَةً أَوْ مَحَا عَنْهُ سَیِّئَةً أَوْرَفَعَ بِهَا دَرَجَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج کو جانے والے لوگوں کی سواریوں کے ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جاتی ہے۔ایک گناہ مٹایا جاتا ہے۔اور ایک درجہ بلند کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۴۷۲۔**عن** بریدة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : أَلنَّفَقَةُ فِی الْحَجِّ کَالنَّفَقَةِ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ مِأَةَ ضِعْفٍ أَوْ سَبْعَ مِأَةِ ضِعْفٍ

حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: حج کو جانے کیلئے مال کو خرچ کرنا اللہ تعالیٰ کی راہ میں مال خرچ کرنے کی طرح ہے کہ سوگنا ثواب ملتا ہے۔یا سات سوگنا۔۱۲م

۱۴۷۰۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲

۱۴۷۱۔ شعب الایمان للبیهقی، ، فضل الحج و العمرة ، ۳/۴۷

۱۴۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ای العمل افضل ؟ قال: أَلْإِيْمَانُ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال: أَلْجِهَادُ فِی سَبِيْلِ اللّٰهِ ، قيل : ثم ماذا ؟ قال : حَجٌّ مَّبْرُوْرٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل زیادہ فضیلت والا ہے؟ فرمایا: اللہ اور اسکے رسول پر ایمان لانا، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد، عرض کیا گیا: پھر کونسا؟ فرمایا: حج مقبول۔۱۲م

۱۴۷۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلْعُمْرَةُ اِلَی الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا ، وَالْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهٗ جَزَآءٌ اِلَّا الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کفارہ ہے بیچ کے گناہوں کا، اور حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔۱۲م

۱۴۷۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۴۷۲۔ شعب الايمان للبيهقی، ۴۸۱/۳ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۳۲/۴
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۸/۳
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۸۰/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۴۳۴/۴
الدرالمنثور للسيوطی، ۳۳۷/۱ ☆

۱۴۷۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب فضل المبرور ، ۲۰۶/۱
الصحيح لمسلم ، باب فضل الحج و العمرة ۴۳۶/۱
السنن للنسائی، باب فضل الحج و العمرة ، ۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۶۴/۲ ☆ الصحيح لابی عوانة ، ۶۲/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۷۷/۱ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۶۲/۲

۱۴۷۴۔ السنن للنسائی، فضل العمرة ، ۲/۲
السنن الكبری للبيهقی، ۳۴۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۷۸/۳

۱۴۷۵۔ السنن للنسائی، فضل الحج، ۲/۲ ☆
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۳۵۰/۴
مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۰۶/۳ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱۶۴/۱
السنن لابن المنصور ، ۲۳۴۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۱۷۹۷، ۶/۵

عليه وسلم : جِهَادُ الْكَبِيرِ وَالصَّغِيرِ وَالضَّعِيفِ وَالْمَرْأَةِ الْحَجُّ وَالْعُمْرَةُ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوڑھے اور بچے، کمزور اور عورت کا جہاد حج وعمرہ ہیں۔

١٤٧٦ ـ **عن** جابربن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْحَجُّ الْمَبْرُوْرُ لَيْسَ لَهُ جَزَآءٌ إِلَّا الْجَنَّةَ ، قيل : يا رسول الله! ما بر الحج ؟ قال : طِيْبُ الْكَلَامِ وَإِطْعَامُ الطَّعَامِ وَإِفْشَآءُ السَّلَامِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج مبرور کی جزا جنت ہی ہے۔ عرض کیا گیا: یارسول اللہ! حج مبرور کیا ہے؟ فرمایا: نیک بات کہنا، لوگوں کو کھانا کھلانا، اور سلام کو رواج دینا۔۱۲م

١٤٧٧ ـ **عن** زيدبن خالد الجهنى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ جَهَّزَ حَاجًّا أَوْ جَهَّزَ غَازِيًا أَوْ خَلَفَهُ فِي أَهْلِهٖ أَوْ فَطَّرَ صَائِمًا فَلَهُ مِثْلُ أَجْرِهٖ مِنْ غَيْرِ أَنْ يُّنْقَصَ مِنْ أَجْرِهٖ شَيْءٌ ۔

حضرت زید بن خالد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حاجی کو اور مجاہد کو زادراہ دیا، یا انکے پیچھے انکے گھر والوں کی مدد کی۔ یا روزہ دار کو افطار کرایا تو اسکو انکے برابر ثواب ملے اور انکے ثواب میں کوئی کمی نہ ہو۔۱۲م

١٤٧٨ ـ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَللّٰهُمَّ ! اغْفِرْ لِلْحَاجِّ وَلِمَنِ اسْتَغْفَرَ لَهُ الْحَاجُّ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

١٤٧٦ ـ شعب الايمان، ٣/٤٨٠ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٢/٢٤٦
مجمع الزوائد لليثمى، ٣/٢٠٧ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ٢/١٦٣
١٤٧٧ ـ شعب الايمان للبيهقى، ٣/٤٨٠ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٠٧١٢، ٤/٣١٢
المعجم الكبير للطبرانى، ٥/٢٩٦ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٥/٢٣٤
مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/٢٨٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٤/٢٤٠
١٤٧٨ ـ السنن الكبرى للهيقى، ٥/٢٦١ ☆ المستدرك للحاكم ، ١/٤٤١
كشف الخفاء للعجلونى، ١/٣١٣ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٢٣٨٣، ٥/١٣٩
جمع الجوامع للسيوطى، ٩٦٨٠ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ٢/١١٤
نصب الراية للزيلعى، ٣/٨٤ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤/٢٧٥
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٢/١٦٧ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/٢١٠

نے ارشاد فرمایا: اے اللہ! حاجی کی مغفرت فرما، اور اس شخص کی جس کیلئے حاجی مغفرت کی دعا کرے۔۱۲م النیرۃ الوضیہ ۳۱

(۳) حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا

۱۴۷۹۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال علی بن ابی طالب کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم: لما فرغ اِبراھیم علیہ الصلاۃ والسلام من بنائہ بعث اللہ تعالیٰ جبرئیل علیہ السلام فحج بہ حتی اذا رأی عرفۃ قال: قد عرفت، وکان اتاھا قبل ذلك مرۃ، فلذلك سمیت عرفۃ، حتی اذا کان یوم النحر عرض لہ الشیطان، فقال: أحصب! فحصبہ بسبع حصیات، ثم الیوم الثانی فالثالث، فلذلك کان رمی الجمار، قال: أعل علی ثبیر! فعلاہ فنادی: یاعباد اللہ! اجیبوا اللہ، یاعباداللہ! اطیعوا اللہ، فسمع من تحت الابحر السبع۔

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کعبہ کی بنا سے فارغ ہوئے۔ تو اللہ تبارک تعالیٰ نے حضرت جبرئیل امین علیہ الصلوۃ والسلام کو بھیجا۔ انہوں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حج کرایا۔ آپ نے عرفات کو دیکھ کر فرمایا: میں اس میدان کو پہچان گیا۔ آپ اس سے قبل بھی ایک مرتبہ یہاں تشریف لائے تھے۔ اس وجہ سے اسکا نام عرفات پڑا۔ یوم النحر کو شیطان نے آپ سے تعرض کیا۔ تو حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے کہا۔ آپ اسکو سات کنکریاں ماریں۔ آپ نے ابلیس کو سنگسار کیا۔ پھر دوسرے اور تیسرے دن بھی ایسا ہی ہوا۔ اسی لئے حج میں رمی جمار مشروع ہوئی۔ حضرت جبرئیل امین نے فرمایا: کوہ ثبیر پر چڑھو۔ حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام نے ثبیر کی پہاڑی پر چڑھ کر اعلان حج فرمایا: اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو، اے بندگان خدا! اللہ تعالیٰ کی اطاعت کرو۔ تو انکا یہ اعلان سات سمندروں کی تہ سے سنا گیا۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ سند ہمارے اصول پر صحیح ہے۔ اور یہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ہی فرمان ہے۔ کیونکہ معاملہ قیاسی نہیں بلکہ سماعی ہے۔ اور حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم چونکہ اہل

۱۴۷۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب بنیان الکعبۃ، ۹۶/۵

کتاب کی روایت قبول نہیں کرتے تھے۔اس لئے لامحالہ انہوں نے یہ بات رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سنکر ہی فرمائی۔تواس روایت سے یہ ثابت ہوا کہ اعلان حج منی شریف کے پہاڑ سے ہوا۔اس سے معلوم ہو کہ اعلان حج جو مثل اذان ہے خارج مسجد حرام ہوا۔داخل مسجد نہیں۔لیکن بعض وہابیہ کا قول اس طرح ہے۔کہ قرآن کریم نے ارشاد فرمایا:

واذن فی الناس بالحج۔اے ابراہیم! لوگوں میں حج کا اعلان کرو۔سنن سعید بن منصوراور دوسرے محدثین نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔جب حضرت ابراہیم علیہ الصلوۃ والسلام کو حج کے اعلان کرنے کا حکم ہوا۔تو آپ نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر بلند آواز سے فرمایا(جسے مشرق ومغرب کے سبھی لوگوں نے سنا) کہ اے لوگو!اپنے رب کا جواب دو۔

حضرت مجاہد نے فرمایا:

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام مقام ابراہیم پر اعلان کیلئے کھڑے ہوئے تو انہیں لیکر بلند ہونے لگا۔یہاں تک کہ زمین کے تمام پہاڑوں سے بلند ہوگیا۔آپ نے اس بلندی سے لوگوں میں اعلان کیا۔جوسات سمندروں کی تہ سے بھی سنا گیا۔

ابن جریر نے حضرت مجاہد سے روایت کی۔اورانہوں نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مقام ابراہیم پر کھڑے ہوکر پکارا۔اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے تم پر حج فرض کیا۔تو باپوں کی پشت سے اور ماؤں کے شکم سے لوگوں نے انکی آواز سنی۔

مستدلین کا دعوی یہ ہے۔کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے اعلان کے وقت وہ پتھر مطاف کے اندر دیوار کعبہ کے قریب تھا۔دلیل اسکی یہ ہے کہ ملاعلی قاری نے شرح لباب میں فرمایا۔

بحر میں کہا گیا ہے کہ علماء نے اس بات کو ترجیح دی ہے کہ مقام ابراہیم عہد رسالت میں کعبہ شریف سے بالکل متصل تھا۔ابن جماعہ نے اسی کو صحیح کہا ہے۔

اور ازرقی نے روایت کی۔کہ مقام ابراہیم جہاں آج ہے وہیں جاہلیت اور عہد رسالت،اورزمانۂ ابوبکر وعمر رضوان اللہ تعالیٰ علیہما میں تھا۔اورظاہر یہ ہی ہے کہ بیت اللہ شریف کے متصل ہی تھا۔پھر بعد میں کسی حکمت کی وجہ سے موجودہ مقام تک کھسکایا گیا۔حکمت یہ تھی

حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اسی پر کھڑے ہوکر کعبہ شریف کی تعمیر کی تھی۔تو وہ اسی حال پر دیوار کعبہ کے پاس وہیں پڑارہا۔ایسا ہی تاریخ قطبی اور بقیہ کتب میں تحریر ہے۔

کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام دیواریں چنتے تھے اور حضرت اسماعیل علیہ السلام پتھر اٹھا اٹھا کر لاتے تھے۔جب دیواریں بلند ہوگئیں تو مقام ابراہیم اسی کے قریب لایا گیا اور آپ اس پر کھڑے ہوکر دیواریں چنتے تھے۔

اس سے ثابت ہوا کہ اعلان حج کے وقت وہ پتھر وہیں پڑارہا۔بعد میں کسی مصلحت سے کچھ دور کھسکا دیا گیا۔

اور اگر یہ بھی مان لیا جائے کہ عہد کریم سے ہی وہ موجودہ مقام پر ہے تب بھی ہمارا دعوی (اذان ثانی اندر ہونا) ثابت ہے۔کہ موجودہ جگہ بھی مطاف میں ہی ہے۔اس لئے کہ مطاف وہ جگہ ہے جہاں سنگ مرمر بچھا ہوا ہے۔اور مقام ابراہیم اسی میں ہے۔تو ثابت ہوا کہ اذان داخل مسجد مطلقا جائز ہے۔اس میں نہ کوئی کراہت اور نہ کوئی بدعت۔یہ تو حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنت ہے۔

جواب۔اسکا یہ ہے کہ یہ استدلال ہذیان سے بھی آگے ہے۔اور پاگلوں۔بیوقوفوں اور بچوں کیلئے بھی قابل رشک ہے۔

اولاً۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک اور زمانۂ جاہلیت میں مقام ابراہیم کے دیوار کعبہ کے متصل ہونے سے یہ لازم نہیں کہ عہد خلیل علیہ السلام میں بھی وہیں رہا ہو۔اور موجودہ حالت پر قیاس کر کے ایک ادھر ادھر منتقل ہونے والی چیز پر ماضی کا حکم لگانا جائز نہیں۔اور ایسے قیاس سے کوئی یقینی بات ثابت نہیں ہوتی۔اسی لئے تو اسکی تعبیر ظاہر اور اظہر سے کی ہے۔اور ظاہر دلیل پکڑنے والے کیلئے مفید نہیں۔اس سے معترض کو فائدہ پہونچتا ہے۔اور آپ مستدل ہیں۔

ثانیاً۔ قطبی کی روایت سے یہ پتہ چلتا ہے کہ مقام ابراہیم کا ٹھکانا کہیں اور تھا۔تعمیر کی ضرورت سے دیوار کعبہ کے پاس لایا گیا۔اور عادت یہ ہے کہ جو چیز ضرورۃً کہیں رکھی جاتی ہے وہ ضرورت پوری ہونے کے بعد وہاں سے علیحدہ کردی جاتی ہے۔خود حرم شریف میں یہ دستور دیکھا گیا کہ دخول عام کے دن سیڑھیاں اور منبر لاکر لگادیئے جاتے ہیں۔پھر علیحدہ کر لئے

جاتے ہیں۔اور انکے اصل مقام پر انہیں لوٹا دیا جاتا ہے۔

ثالثاً۔ تاریخ قطبی میں اسکا کوئی ذکر نہیں کہ وہ پتھر عہد ابراہیم علیہ السلام سے اس مقام پر قائم ہے۔ پھر اس روایت کو سند میں ذکر کرنا جہالت ہے۔

رابعاً۔ اور اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے زمانہ میں وہ پتھر دیوار کے قریب تھا تب بھی یہ گمان کرنا کہ اعلان بھی اسی مقام سے کیا گیا۔ زعم باطل ہے۔ جسکی کوئی دلیل نہیں۔ زیادہ سے زیادہ یہ ہی کہا جاسکتا ہے کہ اس پتھر کے وہاں سے منتقل ہونے کی کوئی روایت نہیں۔ اور اگر یہ کہا جائے کہ ظاہر یہ ہی ہے کہ منتقل ہوا۔ تو ہم بتا چکے ہیں یہ استصحاب ہے جس سے مستدل کو فائدہ نہیں پہونچتا۔

خامساً۔ اس امر کی روایت ہے کہ مقام ابراہیم اعلان حج کے وقت موجودہ مقام پر موجود نہیں تھا۔ جس سے تمام اوہام کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

ازرقی نے ہی حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ۔

میں نے حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مقام ابراہیم میں پڑے ہوئے نشان کے بارے میں سوال کیا۔ تو انھوں نے فرمایا: جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اعلان حج کا حکم دیا گیا تو آپ نے اسی پتھر پر کھڑے ہوکر اعلان فرمایا: اعلان سے فارغ ہوئے تو حکم دیا کہ اس پتھر کو لیجا کر کعبہ کے دروازہ کے سامنے رکھا جائے۔ اور آپ اس پتھر کی طرف رخ کر کے نماز پڑھتے تھے۔

سادساً۔ اس شبہ کو جڑ بنیاد سے اس طرح ختم کیا جاسکتا ہے کہ حضرت خلیل علیہ السلام کے اعلان حج کے وقت مقام ابراہیم پر کھڑے ہونے کی روایت اسرائیلی ہے۔ اور حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما بنی اسرائیل کی روایت قبول فرماتے تھے۔ جیسا کہ اس روایت میں انہوں نے کہا۔

ابن ابی حاتم ربیع بن انس سے روایت کرتے ہیں۔ کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اہل کتاب سے روایت کیا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے رب سے دعا کی۔

یہ حضرت موسیٰ وخضر علیہما السلام کے قصہ میں ہے۔ مندرجہ ذیل روایت کو بھی ابن ابی شیبہ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہی ثابت رکھا ہے۔ کہ میں نے حضرت کعب

احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے کہا: انتہائی حد پر ایک بیری کا درخت ہے جہاں تک فرشتوں کا علم پہونچتا ہے۔ اور میں نے ان سے جنۃ الماوی کے بارے میں پوچھا۔ تو انہوں نے فرمایا: ایسا باغ جس میں شہداء کی روحیں سبز پرندوں کے جسم میں رہکر سیر کرتی ہیں۔

ابن جریر نے ثمر سے روایت کی۔ کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت کعب کے پاس آئے اور سدرۃ المنتہی کے بارے میں پوچھا۔

القصہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ اسرائیلی روایت قبول کرتے تھے۔ اور یہ روایت بھی اسرائیلی ہے۔ کہ مقام ابراہیم سے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اعلان حج فرمایا۔ لہٰذا معتمد وہی حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت ہے کہ اعلان حج جبل ثبیر سے فرمایا

پھر یہ کہ دونوں روایتوں میں کوئی ایسا تعارض بھی نہیں۔ کیونکہ جبل ثبیر بھی حدود حرم کے اندر ہی ہے۔ چنانچہ عبد بن حمید اور ابن ابی حاتم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ سارا حرم مقام ابراہیم ہے۔ بلکہ حضرت ابن عباس سے تو یہ بھی مروی ہے۔ کہ مقام ابراہیم پورا حج ہے۔

سابعاً۔ اعلان حج کے مقام میں حضرت ابن عباس سے روایتیں مضطرب ہیں۔ بعض میں تو یہی مقام ابراہیم ہے۔ اور بعض میں یہ ہے کہ جبل ابوقبیس پر اعلان حج ہوا۔

چنانچہ عبد بن حمید نے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔ کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جبل ابوقبیس پر چڑھے اور کہا: الله اکبر ، الله اکبر، اشهد ان لا اله الا الله ، اشهد ان ابراهيم رسول الله ،

اے لوگو! مجھے اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے کہ میں لوگوں میں حج کا اعلان کروں۔ تو تم لوگ اللہ تعالیٰ کی پکار کا جواب دو۔

اور بعض روایتوں میں جبل ابوقبیس کے بجائے کوہ صفا کا ذکر ہے۔ ابن حمید کی یہ روایت امام مجاہد سے اس طرح مروی ہے۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حکم دیا گیا۔ کہ مقام صفا پر لوگوں کو حج کا اعلان کریں۔ آپ نے ایسی آواز سے پکارا کہ مشرق ومغرب کے لوگوں نے سنا۔ اعلان کے الفاظ یہ تھے۔

اے لوگو! اپنے رب کی پکار کا جواب دو۔

ابو حاتم اور ابن منذر نے عطا سے روایت کی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کوہ صفا پر چڑھے اور پکارا۔ اے لوگو! اپنے رب کا جواب دو۔

یہ معلوم ہے کہ حضرت مجاہد کی روایت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے ہی ہے۔ تو اس روایت میں تین اضطراب ہوئے۔ ورنہ دو ہونے میں تو شبہ ہی نہیں۔

پس اس اعتبار سے بھی امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی روایت راجح اور اولیٰ بالاخذ ہے۔ اسی لئے قطبی نے اپنی تاریخ میں امیر المؤمنین کی روایت پر ہی اعتماد کیا اور دوسری روایتوں کی طرف توجہ نہیں کی۔

ثامناً۔ ساری بحث ومباحثہ کے بعد اعلان حج اگر مسجد حرام میں ہونا ثابت بھی ہو تو یہ گذشتہ شریعت کا ایک فعل ہوگا۔ اور گذشتہ شرائع کے احکام ہمارے لئے دلیل نہیں۔ جب تک قرآن وحدیث میں اسکا بیان بلا انکار نہ ہو۔ چنانچہ اصول امام بزدوی، منار، اور فن اصول کے بقیہ تمام متون وشروح میں اسکی تنصیص ہے۔ امام نسفی رحمہ اللہ تعالیٰ علیہ نے کشف الاسرار میں فرمایا:

ہم نے اس میں یہ شرط لگائی کہ اللہ ورسول بے انکار اسکا بیان فرمائیں۔ اہل کتاب کے قول کا کوئی اعتبار نہیں۔ اور جو انکی کتاب سے ثابت ہو اسکا بھی۔ کہ ان لوگوں نے آسمانی کتابوں میں تحریف کر دی۔

اسی طرح اہل کتاب اسلام لانے والوں کی بات کا بھی بھروسہ نہیں۔ کہ ان لوگوں نے انہیں محرف کتابوں میں دیکھا ہوگا۔ یا انہیں کی جماعت سے سنا ہوگا۔

بحر العلوم حضرت علامہ عبد العلی رحمۃ اللہ تعالیٰ عنہ نے فواتح رحموت میں فرمایا۔

خیال ہوسکتا ہے کہ حضرت عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بات پر اعتماد ہونا چاہیئے ۔ کہ وہ تو بلا شبہ سچے تھے۔ اور انکی بات میں جھوٹ کا احتمال نہیں۔ لیکن اسکا جواب یہ ہے کہ انہوں نے تو اسی محرف کو کلام الٰہی سمجھ کر سیکھا ہوگا۔ کیونکہ تحریف تو انکے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہو چکی تھی۔

اوراعلان حج کی یہ روایت ایسی ہی ہے۔ کہ نہ تو قرآن عظیم میں اسکا بیان ہے، اور نہ کسی حدیث میں ہی اسکا تذکرہ ہے۔تو سرے سے اس حدیث سے استدلال ہی غلط ہے۔

یہ بھی اس صورت میں کہ مخالفین کا دعوی جوں کا توں تسلیم کرلیا جائے۔ورنہ تفصیل گذر چکی کہ مسجد حرام کے اندر اعلان حج کا تذکرہ نہ کسی مسلمان سے مروی، اور نہ کتابی سے، اور نہ کافر سے، اندرون مسجد کی بات تو صرف ان وہابی صاحب کی ہے۔تو وہ اپنے اس دعوی میں اپنی خواہش نفس سے ہی استدلال کرتے ہیں۔

تاسعاً۔قابل تعجب بات تو یہ ہے کہ کہا گیا۔''مقام ابراہیم اب بھی مطاف کے اندر ہے یہ تو مشاہدہ کے خلاف ہے جسکی شہادت ہر حاجی دے سکتا ہے۔(امام احمد رضا قدس سرہ اپنے زمانہ کی بات کررہے ہیں ورنہ اس زمانہ میں مقام ابراہیم مطاف کشادہ کرنے کی وجہ سے مطاف کے اندر آگیا ہے۔)

عاشراً۔اس سے زیادہ حیرتناک یہ انکشاف ہے کہ جہاں تک سنگ مرمر بچھا ہے سب مطاف ہے۔جہاں تک عہد رسالت میں مسجد تھی۔

تو زمزم شریف کا اردگرد بھی عہد رسالت کی مسجد میں شامل ہوگیا کہ وہاں بھی سنگ مرمر بچھا ہے۔اور اگر کسی بادشاہ نے پوری مسجد حرام میں سنگ مرمر بچھادیا تو وہ بھی عہد رسالت کی مسجد حرام ہوگئی۔حالانکہ مطاف تو سنگ مرمر کا گول دائرہ ہے جو کعبہ مکرمہ کے گرداگرد ہے۔اور جس کے کنارہ پر باب السلام ہے۔اور بلاشبہ مقام ابراہیم کا قبہ اس سے باہر ہے۔اہل مکہ ایسے کم عقل تو نہ تھے کہ نفس مطاف میں قبہ بناتے اور لوگوں پر مطاف کو تنگ کرتے۔

شمائم العنبر ، شمامہ رابعہ نفحہ ۱۸

عربی سے ترجمہ از:- بحرالعلوم حضرت مفتی عبدالمنان صاحب قبلہ مدظلہ،

(۴) حج بیت اللہ کی برکت

۱۴۸۰۔ **عن** صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلاً قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : حُجُّوا تَسْتَغْنُوا ۔　　فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

۱۴۸۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۸۸۱۹، باب فضل الحج، ۵/۱۱
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۱۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۲۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۲۴ ☆

حضرت صفوان بن سلیم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حج کرو غنی ہوجاؤ گے۔

(۵) حج نفل

۱۴۸۱۔ **عن** أبی واقد اللیثی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قال لأزواجه فی حجة الوداع : هٰذِهٖ ثُمَّ ظُهُوْرُالْحُصُرِ۔

حضرت ابوواقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن سے ارشاد فرمایا: جو حج ضروری تھا وہ تو ہولیا۔ آگے چٹائیوں کی نشست۔

فتاوی افریقہ ۱۱۰

(۶) حج بدل

۱۴۸۲۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان امرأة من الجهینة جاء ت الی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم قالت : ان امی نذرت ان تحج فماتت قبل ان تحج ، افا حج عنها ؟ قال : نَعَمْ ، حُجِّی عَنْهَا ! أَرَأَیْتِ اِنْ کَانَ عَلیٰ أُمِّكِ دَیْنٌ ،أَکُنْتِ قَاضِیَةً ؟ قالت : نعم ، قال : اِقْضِی اللّٰهَ الَّذِی هُوَ لَهٗ ، فَاِنَّ اللّٰهَ أَحَقُّ بِالْوَفَآءِ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ سے ایک بی بی رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میری ماں نے حج کرنے کی منت مانی تھی۔ وہ ادا نہ کرسکیں اوران کا انتقال ہوگیا۔ کیا میں انکی طرف سے حج کرلوں؟ فرمایا: ہاں، انکی طرف سے حج کر! بھلا دیکھ تو! تیری ماں پر کوئی دین ہوتا تو تو ادا کرتی یانہیں؟ بولی: کیوں نہیں، فرمایا: یونہی خدا کا دین ادا کرو کہ وہ زیادہ ادا کا حق رکھتا ہے۔

۱۴۸۱۔ السنن لابی داؤد ، کتاب المناسك، ۲٤۱/۱
۱۴۸۲۔ الجامع للترمذی، ابواب الحج، ۱۱۲/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۷٤/٦ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۱۱/٦
فتح الباری للعسقلانی، ۲۹٦/۱۳ ☆ مشکوة المصابیح للبریزی، ۱۹۵۵

۱۴۸۳۔ **عن** زيدبن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِذَا حَجَّ الرَّجُلُ عَنُ وَالِدَيُهِ تُقُبَلُ مِنُهُ وَمِنُهُمَا ، وَاسُتَبُشَرَتُ أَرُوَاحُهُمَا فِي السَّمَاءِ ، وَكُتِبَ عِنُدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب آدمی اپنے والدین کی طرف سے حج کرے، وہ اس حج کرنے والے اور ماں باپ تینوں کی طرف سے قبول کیا جائے۔ انکی روحیں خوش ہوں۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ماں باپ کے ساتھ اچھا سلوک کرنے والا نیکوکار لکھا جائے۔

۱۴۸۴۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ حَجَّ عَنُ مَيِّتٍ فَلِلَّذِى حَجَّ عَنُهُ مِثُلَ أَجُرِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے کسی میت کی طرف سے حج بدل کیا تو حج کرنے والے کو بھی اتنا ہی ثواب ملے گا۔ ۱۲م

۱۴۸۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ حَجَّ عَنُ أَبِيهِ أَوُ عَنُ أُمِّهٖ فَقَدُ قَضٰى عَنُهُ حَجَّتَهٗ وَكَانَ لَهٗ فَضُلُ عَشَرِ حَجَجٍ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے اپنے والد یا والدہ کی طرف سے حج کیا تو انکا حج ہو گیا اور اسکو دس حج کا ثواب ملا۔ ۱۲م

۱۴۸۶۔ **عن** زيد بن ارقم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى

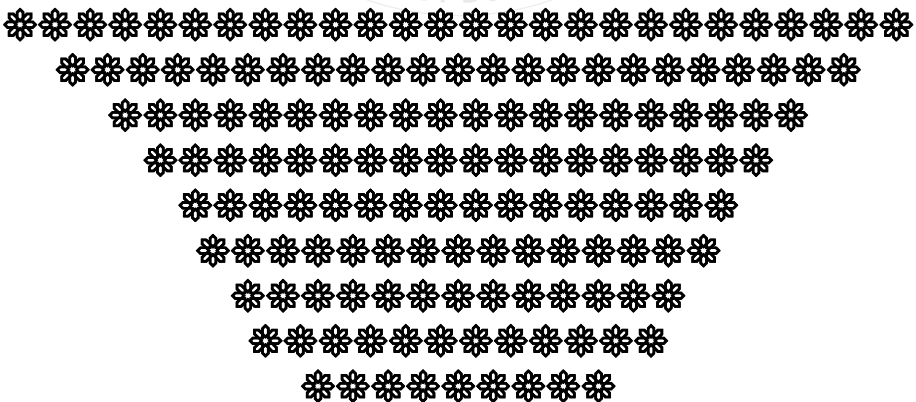
۱۴۸۳۔ كنز العمال للمتقى، ۴۵۴۵۷، ۴۶۴/۱۶ ☆ السنن للدار قطنى، ۲۷۲/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۴۰/۱ ☆
۱۴۸۴۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۸۲/۳ ☆ كنز العمال للمتقى، ۱۲۳۴۱، ۱۲۵/۵
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۵۳/۱۱ ☆
۱۴۸۵۔ السنن للدار قطنى، كتاب الحج، ۲۷۲/۲
كنز العمال للمتقى، ۴۵۴۸۴، ۴۶۸/۱۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۳/۲
۱۴۸۶۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۲۶/۵ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۸۲/۳
كنز العمال للمتقى، ۱۲۳۴۰، ۱۲۵/۵ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ حَجَّ عَنْ أَبَوَيْهِ وَلَمْ يَحُجَّا أُجْزِئَ عَنْهُمَا وَبَشَّرَتْ أَرْوَاحُهُمَا فِي السَّمَآءِ وَكُتِبَ عِنْدَ اللّٰهِ بَرًّا ۔

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے ماں باپ بے حج کئے مر گئے ہوں۔ یہ انکی طرف سے حج کرے گا تو وہ ان دونوں کا حج ہو جائے گا اور انکی روحوں کو آسمان میں خوش خبری دی جائے گی۔ یہ شخص ماں باپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے نزدیک نیک سلوک کرنے والا لکھا جائے گا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث نے گویا اس بات کی صراحت کردی کہ ہر ایک کو کامل ثواب ملیگا۔ ظاہر ہے کہ حج ایک عبادت واحد ہے جس کا بعض کافی نہیں۔ نہ وہ کل سے مغنی ہو بلکہ قابل اعتبار ہی نہیں۔ جیسے فجر کی دو رکعتوں سے ایک رکعت۔ یا صبح سے دوپہر تک کا روزہ۔ تو یہ حج کہ دونوں کی طرف سے کافی ہو ضرور ہے کہ ہر ایک کی طرف سے پورا حج واقع ہو۔ مگر فقہ میں مبین ومبرہن ہولیا کہ یہ اجزاء بمعنی اسقاط فرض نہیں۔ تو لاجرم یہ ہی معنی مقصود کہ دونوں کو کامل حج کا ثواب ملیگا۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۰



۲۔مناسک کی فضیلت

(۱)طواف کی فضیلت

۱۴۸۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ طَافَ بِالْبَیْتِ خَمْسِیْنَ مَرَّةً خَرَجَ مِنْ ذُنُوْبِهٖ کَیَوْمٍ وَلَدَتْهُ اُمُّهٗ۔ جدالممتار۲/۲۶۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس نے بیت اللہ شریف کا پچاس مرتبہ طواف کیا وہ اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہوگیا جیسا وہ اپنی پیدائش کے دن تھا۔۱۲م

(۲)تلبیہ کے الفاظ

۱۴۸۸۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم : لَبَّیْكَ ، اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ ، لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ ، وزادابن عمر ۔ لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دعائے تلبیہ میں یہ الفاظ کہے۔ اَللّٰھُمَّ لَبَّیْكَ، لَبَّیْكَ ، لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ، اِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ ، وَالْمُلْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ، **حضرت عبداللہ بن عمر اس میں ان الفاظ کا**

۱۴۸۷۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل الطواف ، ۱/۱۰۶
الترغیب والترھیب للمنذری، ۲/۱۹۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۹۹۹، ۵/۴۹
العلل المتناھیة لابن الجوزی، ۲/۸۳

۱۴۸۸۔ الصحیح لمسلم ، باب النبیلة و صفتھا ووقتھا ، ۱/۳۷۵
الجامع لابی داؤد ، باب کیف التلبیة ۱/۲۵۲
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی التلبیة ، ۱/۱۰۲
السنن للنسائی، کیف التبلة ۲/۱۳
السنن لابن ماجه ، باب التلبیة ، ۲/۲۰۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۰۲

اضافہ فرماتے ۔لبیك وسعدیك والخیر بیدیك والرغباء الیك والعمل ۔۱۲م

(۳) عرفات ومزدلفہ پیدل جانے کی فضیلت

۱۴۸۹ ۔**عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : مَنْ حَجَّ مِنْ مَكَّةَ مَاشِيًا حَتّٰى يَرْجِعَ اِلٰى مَكَّةَ ، كَتَبَ اللّٰهُ لَهٗ بِكُلِّ خُطْوَةٍ سَبْعَ مِاٰةِ حَسَنَةً ، كُلُّ حَسَنَةٍ مِثْلُ حَسَنَاتِ الْحَرَمِ ، قیل : وماحسنات الحرم ؟ قال : بِكُلِّ حَسَنَةٍ مِاٰةُ اُلْفِ حَسَنَةً ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مکہ سے پیدل چل کر حج کیا تو مکہ مکرمہ واپس آنے تک ہر قدم پر سات سونیکیاں لکھی جاتی ہیں۔اور ہر نیکی حرم کی نیکیوں کے برابر ہوتی ہے۔ عرض کیا گیا: حرم کی نیکیوں کی مقدار کیا ہے؟ فرمایا: ہر نیکی کے عوض ایک لاکھ نیکیاں ملتی ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

تو ہر قدم پر سات کرور نیکیاں لکھی جائینگی۔ کہ سات سو لاکھ میں ضرب دینے سے سات کرور ہوتے ہیں۔ پھر یہ کہ عرفات مکہ معظّمہ سے نو کوس گنی جاتی ہے۔ آتے جاتے اٹھارہ کوس ہوئے۔اور فقیر نے تجربہ کیا کہ عرفی کوس ایک میل اور ۳/۵ میل ہوتا ہے۔تو تخمینا ۲۸ میل سمجھو۔ ہر میل کے چار ہزار قدم۔ ۲۸ کو چار ہزار میں ضرب دینے سے ایک لاکھ بارہ ہزار قدم ہوئے۔ انہیں سات کرور میں ضرب دیجئے تو اٹھتر کھر چالیس ارب نیکیاں ہوتی ہیں۔اور اگر عرفات مکہ معظّمہ سے نو میل ہی رکھئے تو بہتر ہزار قدم ہوئے جن کی پچاس کھرب چالیس ارب نیکیاں۔ یہ کیا تھوڑی ہیں۔اور اللہ کا فضل بہت بڑا ہے۔النیرۃ الوضیہ ۳۷

(۴) عرفات ومزدلفہ میں نمازوں کا جمع کرنا

۱۴۹۰ ۔ **عن** عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : کان رسول اللہ صلی

۱۴۸۹ ۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۱/٤ ☆ المستدرك للحاکم ۷٦۰/۱
المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۰۵/۱۲ ☆ الصحیح لابن خزیمة ، ۲۷۹۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱٦٦/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۸۸/٤
الدر المنثور للسیوطی، ۳۵۵/٤ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۱۸۹٤، ۲۵/۵
۱۴۹۰ ۔ السنن للنسائی، باب الجمع بین الظهر و بعرفة ، ۳٦/۲

الله تعالیٰ علیه وسلم یصلی الصلوة لوقتها الا بجمع وعرفات ۔

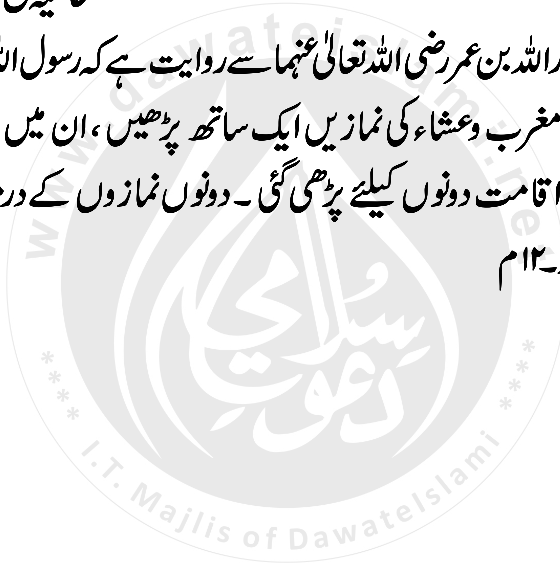
حاشیہ غنیۃ المستملی ١٥٦

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نمازیں انکے وقتوں پر ادا فرماتے مگر مزدلفہ اور عرفات میں جمع فرماتے ۔١٢م

١٤٩١ ۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم صلی المغرب والعشاء بالمزدلفه جمیعاً ، لم یناد فی واحدة منهما الا باقامة ولم یسبح بینهما ولا علی اثر واحدة منهما ۔

حاشیہ فتح المغیث ٧

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مزدلفہ میں مغرب وعشاء کی نمازیں ایک ساتھ پڑھیں، ان میں سے ایک نماز کیلئے اذان نہیں پڑھی مگر اقامت دونوں کیلئے پڑھی گئی ۔ دونوں نمازوں کے درمیان کوئی نماز نہیں پڑھی اور نہ انکے بعد ۔١٢م



١٤٩١ ۔ شرح معانی الآثار للطحاوی، باب الجمع بین الصلوتین بجمع ، ٤١٠/١

٣۔ زیارت روضۂ انور

(١) زیارت روضۂ انور و بوسۂ تبرکات

١٤٩٢۔ **عن** نافع رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما يسلم على القبر ، رأيته مائة مرة او اكثر ، يجئ الى القبر فيقول: السلام على النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم، والسلام على ابى بكر، ثم ينصرف ، ورئى واضعا يده على مقعد النبى صلى الله تعالیٰ عليه وسلم من المنبر ، ثم وضعهما على وجهه

ابر المقال ٣

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر سلام عرض کرتے: میں نے انکا یہ طریقہ سیکڑوں بار دیکھا۔ روضۂ انور کے پاس حاضر ہوکر یوں سلام پیش کرتے۔ السلام علی النبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ،اور السلام علی ابی بکر، رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ پھر واپس جاتے۔ یہ بھی دیکھا گیا کہ آپ اپنے ہاتھوں کو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے منبر اقدس پر حضور کے تشریف فرما ہونے کے مقام پر رکھتے اور اپنے چہرے پر پھیر لیتے۔١٢م

(٢) روضۂ انور کی زیارت شفاعت کا اہم ذریعہ ہے

١٤٩٣۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ جَآءَ نِي زَائِرًا لَايَعْمَلُهُ حَاجَةً اِلَّا زِيَارَتِي كَانَ حَقًا عَلَيَّ أَنْ أَكُونَ لَهُ شَفِيعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔

الطرة الرضيه ٢٦

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو خالص میری زیارت کیلئے حاضر ہوا اسکا مجھ پر حق ہے کہ میں قیامت کے دن اسکی شفاعت کروں۔١٢م

١٤٩٢۔ الشفا للقاضی عياض ، فصل فی حكم زيارة قبره ﷺ ، ٧٠/٢

١٤٩٣۔ المعجم الكبير للطبرانی، ٢٩١/١٢ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٢/٤
اتحاف السادة للزبيدی، ٤١٦/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢٣٧/١
تاريخ اصفهان لابی نعيم ، ٢١٩/٢ ☆ كنز العمال للمتقی، ٣٤٩٢٨، ٢٥٦/٢

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن ہمام فرماتے ہیں ۔ میرے نزدیک افضل یہ ہے کہ سفر خاص بقصد زیارت کرے ۔ یہاں تک کہ اسکے ساتھ مسجد شریف کا بھی ارادہ نہ ہو کہ اس میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی تعظیم زیادہ ہے ۔ جب حاضر ہوگا حاضری مسجد خود ہوجائیگی ۔ یا اسکی نیت دوسرے سفر پر رکھے۔

نیز امام ابن السکن نے اشارہ فرمایا: کہ اس حدیث کی صحت پر ائمہ حدیث کا اجماع ہے مواہب لدنیہ میں ہے۔

امام اجل، خاتمۃ الحفاظ والمحدثین، امام زین الدین عراقی، استاذ جلیل، جبل الحفظ، استاذ المحدثین، امام ابن حجر عسقلانی رحمہما اللہ تعالیٰ زیارت مزار پر انوار حضرت سیدنا ابراہیم خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام کو جاتے تھے۔ بعض حنبلی حضرات کے ہمراہ رکاب تھے۔ ایک حنبلی نے باتباع ابن تیمیہ کہ مدعی حنبلیت تھا یوں کہا: میں نے مسجد خلیل اللہ علیہ الصلوۃ والسلام میں نماز پڑھنے کی نیت کی ۔ امام نے فرمایا: میں نے زیارت قبر حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی نیت کی ۔ پھر حنبلی سے فرمایا: تم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی مخالفت کی ۔ کہ حضور نے مساجد ثلاثہ کے سوا چوتھی مسجد میں نماز پڑھنے کیلئے سفر سے ممانعت فرمائی ۔ اور میں نے حضور کا اتباع کیا۔ کہ حضور نے فرمایا: قبور کی زیارت کرو۔ کیا اسکے ساتھ کہیں یہ بھی فرمایا ہے۔ مگر قبور انبیا کی زیارت نہ کرو۔ حنبلی کو سوا حیرت کے کچھ بن نہ آیا۔

یہ واقعہ شیخ ولی الدین عراقی نے اپنے والد امام زین الدین عراقی سے نقل کیا۔ دیکھئے! خدا کی شان، جس حدیث سے یہ لوگ اپنے زعم میں مزارات کی طرف سفر کی ممانعت نکالتے ہیں۔ خدائے تعالیٰ نے اسی حدیث سے ان پر الزام قائم فرمایا۔ وللہ الحمد۔ الطرۃ الرصنیہ ۲۸

۱۴۹۴۔ **عن** عمربن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت رسول اللہ صلی

۱۴۹۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۵/۵ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۲۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۷۱، ۱۳۵/۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۷/۱
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۴۶/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ ۲۷۳/۱
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۳/۴ ☆ اللآلی المصنوعۃ للسیوطی، ۷۲/۲
تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۷۵ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۶/۴

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یقول : مَنۡ زَارَ قَبۡرِیۡ ، اوقال : مَنۡ زَارَنِی كُنۡتُ لهٗ شَفِيۡعًا أوۡ شَهِيۡدًا، وَمَنۡ مَّاتَ فِی أحَدِ الۡحَرَمَيۡنِ بَعَثَهُ اللّٰهُ فِی الآمِنِيۡنَ يَوۡمَ الۡقِيَا مَةِ۔

النیرۃ الوضیہ ۲۶

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جس نے میری قبر کی زیارت کی، یا فرمایا: جس نے میری زیارت کی میں اسکے لئے شفیع وگواہ ہونگا۔ اور جو حرمین شریفین زادہما اللہ شرفا وتعظیما میں سے کسی ایک میں انتقال کرے کل روز قیامت اللہ تعالیٰ اسکو امن والوں میں اٹھائے گا۔ ۱۲م

(۳) روضۂ انور کی زیارت گویا حضور کا دیدار پر انوار ہے

۱۴۹۵ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنۡ حَجَّ فَزَارَ قَبۡرِی بَعۡدَ مَوۡتِی كَانَ كَمَنۡ زَارَنِی فِی حَيَاتِی ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کے بعد میری زیارت کی اس نے گویا میری حیات مقدسہ میں میری زیارت کا شرف حاصل کیا۔ ۱۲م

۱۴۹۶ـ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنۡ زَارَنِی بَعۡدَ وَفَاتِی فَكَأَنَّمَا زَارَنِی فِی حَيَاتِی ، وَكُنۡتُ لَهٗ شَفِيۡعًا أوۡ شَهِيۡدًا يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے وصال اقدس کے بعد میرے روضۂ انور کی زیارت

۱۴۹۵ـ السنن الکبری للبیہقی، ۲۸۶/۵ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۸۲/۲
السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۷ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۲۷۵۶
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۳/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۱۰/۱۲
جذب القلوب للسیوطی، ۲۰۵ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۷۸/۲
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۳۳۵/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۸، ۱۳۵/۵ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲/۴
۱۴۹۶ـ اتحاف السادۃ للزبیدی ، ۴۱۶/۴ ☆ المغنی للعراقی، ۲۵۹/۱
اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۷۲/۲ ☆ جذب القلوب للیشخ الدهلوی، ۲۰۵

کی گویا اس نے میری حیات مبارکہ میں میری زیارت کی۔ اور میں روز قیامت اسکا شفیع اور گواہ ہونگا۔۱۲م

(۴) ثواب کی نیت سے زیارت روضۂ انور باعث شفاعت ہے

۱۴۹۷۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ زَارَنِى بِالْمَدِيْنَةِ مُحْتَسِبًا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَشَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو طلب ثواب کی نیت سے مدینے آ کر میری زیارت کرے میں اسکے لئے قیامت کے دن گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۵) روضۂ انور کے زائر کے لئے شفاعت واجب

۱۴۹۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ زَارَ قَبْرِىْ وَجَبَتْ لَهٗ شَفَاعَتِىْ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے میرے روضۂ انور کی زیارت کی اسکے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔۱۲م

(۶) مسجد نبوی میں حضور کی زیارت کی نیت سے جانا دو حج مبرور کا ثواب ہے

۱۴۹۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ حَجَّ اِلىٰ مَكَّةَ ثُمَّ قَصَدَنِىْ فِىْ مَسْجِدِىْ كُتِبَتْ لَهٗ حَجَّتَانِ

۱۴۹۷۔ اتحاف السادة للزبيدى، ٤١٦/٤ ☆ تاريخ جرجان للهيثمى، ٢٢٠
كنز العمال للمتقى، ٤٢٥٨٤، ٦٥٢/١٥ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٢٣٧/١
جذب القلوب للشيخ دهلوى، ٢٠٥ ☆
۱۴۹۸۔ السنن للدارقطنى، ٢٧٨/٢ ☆ الكنى و الاسماء للدولانى، ٦٤/٢
مجمع الزوائد للهيثمى، ٢/٤ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ٢٦٧/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٢٥٨٣، ٦٥١/١٥ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنى، ٧٥
الدر المنثور للسيوطى، ٢٢٣/١ ☆ الكامل لابن عدى، ٣٥١/٦
الجامع الصغير للسيوطى، ٥٢٨/٢ ☆ جذب القلوب للشيخ الدهلوى، ٢٠٤
۱۴۹۹۔ كنز العمال للمتقى، ١٢٣٧٠، ١٣٥/٥ ☆

مَبُرُورَتَانِ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج بیت اللہ کیا پھر مسجد نبوی میری زیارت کے قصد سے آیا تو اسکو دو حج مقبول کا ثواب ملیگا۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

علماء فرماتے ہیں: زیارت نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کہ اعظم قربات وافضل طاعات سے ہے بہت برآرندۂ مقاصد وحاجات، قریب بدرجہ مؤکدۂ واجبات، بلکہ بعض نے وجوب کی تصریح فرمائی۔ فقیر کہتا ہے: دلیل اسی کو مقتضی۔ وھو الذی نودّ ان نقول بہ، اسی طرح حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر درود عمر میں ایک بار تو بالاجماع فرض قطعی ہے۔ اور امام شافعی ہر نماز میں فرض۔ اور ہر بار کے ذکر شریف آئے علماء کو وجوب واستحباب میں اختلاف، امام طحاوی کا مذہب ہر مرتبہ وجوب ہے ذاکر وسامع پر۔ باقانی، حلبی، صاحب بحرالرائق، اور صاحب تنویر الابصار وغیرہم اکابر علماء نے اسی کو صحیح و راجح ومختار ومعتمد فرمایا۔ البتہ درصورت اتحاد مجلس دفعا للحرج تداخل مسلم۔　　النیرہ الوضیہ ۲۷

(۷) حج کے ساتھ زیارت نہ کرنا ظلم ہے

۱۵۰۰ ـ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ حَجَّ الُبَيُتَ وَلَمُ يَزُرُنِی فَقَدُ جَفَانِیُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔۱۲م

النیرہ الوضیہ ۲۹

۱۵۰۰ ـ کنز العمال للمتقی، ۱۲۳۶۹، ۱۳۵/۵ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۴۵
الموضوعات لابن الجوزی، ۲۱۷/۲ ☆
تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۹۱ ☆ جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۶

(۸) صاحب استطاعت پر زیارت لازم ہے

۱۵۰۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنُ أَحَدٍمِّنُ أُمَّتِی لَهٗ سَعَةٌ ثُمَّ لَمُ یَزُرُنِی فَلَیُسَ لَهٗ عُذُرٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میری امت کا ہروہ شخص جسکو میری زیارت کیلئے آنے کی استطاعت ہو اوروہ نہ آئے تو اسکا کوئی عذر مقبول نہیں۔۱۲م

(۹) بارگاہ رسالت میں سلام پیش کرنا سعادت دارین کا اہم ذریعہ

۱۵۰۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَامِنُ عَبُدٍیُّسَلِّمَ عَلیٰ قَبُرِی اِلَّا وَکَّلَ اللّٰهُ بِهَا مَلَکًا یُبُلِغُنِی ، وَکَفٰی أَجُرُ آخِرَتِهٖ وَدُنُیَاهُ وَکُنُتُ لَهٗ شَهِیُدًا وَشَفِیُعًا یَوُمَ الُقِیَامَةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جومجھ پر میری قبر کے پاس سلام عرض کرے اللہ تعالیٰ اس پر ایک فرشتہ مقرر فرمائے کہ اسکا سلام مجھے پہونچائے اور اسکے دنیاوآخرت کے کاموں کی کفایت فرمائے۔ اور روز قیامت میں اسکا گواہ اور شفیع ہوں۔　　النیرۃ الوضیہ ۲۹

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زیارت سراپا طہارت حضور پرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بالقطع والیقین۔ باجماع مسلمین افضل قربات واعظم حسنات سے ہے۔جسکی فضیلت وخوبی کا انکارنہ کریگا مگر گمراہ بددین، یاکوئی سخت جاہل سفیہ غافل، مسخرۂ شیاطین۔ والعیاذ باللہ رب العلمین ۔

اس قدر پر تو اجماع قطعی قائم ، اور کیوں نہ ہوخود قرآن عظیم اسکی طرف بلاتا اور مسلمانوں کورغبت دلاتاہے۔قال المولی سبحانہ وتعالیٰ ۔

ولو انهم اذظلموا انفسهم جاؤك فاستغفروا الله واستغفرلهم الرسول ، لوجدوا الله توابارحیما۔یعنی اگرایسا ہوکہ وہ جب اپنی جانوں پر ظلم کریں یعنی گناہ وجرم،

۱۵۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۲۱۹۶، ۴۹۸/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۹/۱
جذب القلوب للشیخ الدهلوی، ۲۰۹ ☆

تیری بارگاہ بیکس پناہ میں حاضر ہوں۔ پھر خدا سے مغفرت مانگیں، اور مغفرت چاہے انکے لئے رسول، تو بے شک اللہ عزوجل کو توبہ قبول کرنے والا مہربان پائیں۔

امام سبکی شفاء السقام اور شیخ محقق جذب القلوب میں فرماتے ہیں۔

علماء نے اس آیت سے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حال حیات وحال وفات دونوں حالتوں کو شمول سمجھا۔ اور ہر مذہب کے ائمہ، مصنفین مناسک نے وقت حاضری مزار پر انوار اس آیت کی تلاوت کو آداب زیارت سے گنا۔

علامہ سمہودی شافعی وفاء الوفاء میں فرماتے ہیں

حنفیہ زیارت شریف کو قریب بہ واجب کہتے ہیں۔ اوریسی طرح مالکیہ وحنبلیہ نے تصریح کی۔ ہماری کتب مذہب میں مناسک فارسی، طرابلیسی، کرمانی، اختیار شرح مختار، فتاوی ظہریہ، فتح القدیر، خزانۃ المفتیین، منسک متوسط، مسلک متقسط، منح الغفار، مراقی الفلاح، حاشیہ طحطاوی علی المراقی، مجمع الانہر، سنن الہدی اور عالم گیری وغیرہا میں اسکے قریب واجب ہونے کی تصریح وتقریر بلکہ خود صاحب مذہب سیدنا امام اعظم سے اس پر نص منقول ہے۔

جذب القلوب میں ہے۔

زیارت آنحضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نزد ابی حنیفہ از افضل مندوبات واوکد مستحبات است قریب بدرجۂ واجبات۔

اور بعض ائمہ مالکیہ وشافعیہ تو صاف صاف واجب کہتے ہیں۔ اور یہ ہی مذہب ظاہریہ سے منقول۔

امام ابن الحاج مکی مالکی مدخل، اور مام سبکی شافعی تہذیب الطالب میں امام عبدالحق بن محمد سے نقل فرماتے ہیں۔

امام ابوعمران فاسی مالکی نے فرمایا۔

قبر شریف حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واجب ہے امام قاضی عیاض مالکی شفا شریف میں امام ابوعمرو سے یوں ناقل۔

قبر اقدس حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سفر کر کے جانا واجب ہے۔

اسی طرف امام قسطلانی شارح صحیح بخاری شافعی، امام ابن حجر مکی شافعی، اور علامہ علی

قاری حنفی وغیرہم علماء کامیلان ہے۔بعض کلمات امام سبکی بھی اسی طرف ناظر،

شفاشریف میں فرمایا۔

زیارت قبرمیں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم ہے اور نبی صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی تعظیم واجب۔

اسی طرح مواہب لدنیہ شریف میں ہے۔

اورشک نہیں کہ ظاہر دلیل اسی کو مقتضی۔ابن عدی وغیرہ کی حدیث گزری۔کہ جوحج کرے اور میری زیارت کو حاضر نہ ہو بے شک اس نے مجھ پر جفا کی۔علامہ علی قاری نے شرح لباب میں اسکی سند کو حسن کہا اور وہی شرح شفاء اور درر مضیہ اور امام ابن حجر جوہر منظّم میں صحیح فرماتے ہیں۔

انہیں دونوں کتابوں میں فرمایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کی جفا حرام ہے،تو زیارت نہ کرنا کہ متضمن جفا ہے حرام ہوا۔

جذب القلوب میں ہے۔

صاحب مواہب لدنیہ گفتہ:ایں ظاہراست درحرمت ترک زیارت،زیرا کہ دریں جفا واذائے اوست،وجفاواذائی آنحضرت صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم حرام است باجماع،پس واجب باشدازالۂ جفا،وآں بزیارت خواہد بودپس زیارت واجب باشد۔

امام قسطلانی اس عبارت کے بعد فرماتے ہیں۔

بالجملہ،جو باوجود قدرت ترک زیارت کرے اس نے حضوراقدس صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم پر جفا کی اور حضور کا ہم پر یہ حق نہ تھا۔

اسی طرح ترک زیارت کو موجب جفا ہونے میں متعدد حدیثیں آئیں کہ حضرت والد علام قدس سرہ نے جواہر البیان شریف میں ذکر فرمائیں۔اورشک نہیں کہ افراد میں اگرچہ کلام ہو مجموع حسن تک مترقی،اور حسن اگرچہ لغیرہ ہو محل احتجاج میں کافی۔

اسی کے مناسب قصۂ حضرت بلال رضی اللہ تعالٰی عنہ ہے۔کہ امام عساکر وغیرہ نے حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا،امام سبکی نے شفا اور علامہ سمہودی نے وفا،اور

امام ابن حجر نے جوہر منظّم میں اسکی سند کو جید کہا۔ کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جب شام میں سکونت اختیار فرمائی۔خواب میں حضور پر نور سید المحبوبین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے شرفیاب ہوئے۔کہ ارشاد فرماتے ہیں۔

ماهذه الجفوة يابلال ! اما آن لك ان تزورني يابلال! ۔

اے بلال! یہ کیا جفا ہے۔اے بلال! کیا ابھی تجھے وہ وقت نہ آیا کہ میری زیارت کو حاضر ہو۔بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ غمگین وترساں وہراساں بیدار ہوئے۔اور فوراً بہ قصد مزار پر انوار جانب مدینہ شدالرحال فرمایا۔جب شرف حضور پایا۔قبر انور کے حضور رونا اور منہ اس خاک پاک پر ملنا شروع کیا۔دونوں صاجبزادے حضرات امام حسن وحسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہما وعلیہما وبارک وسلم تشریف لائے۔بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہیں گلے لگا کر پیار کرنے لگے۔شہزادوں نے فرمایا: ہم تمہاری اذان کے مشتاق ہیں۔یہ سقف مسجد پر جہاں زمانۂ اقدس میں اذان دیتے تھے گئے۔جس وقت الله اكبر ، الله اكبر، کہا۔تمام مدینے میں لرزہ پڑ گیا۔جب اشهد ان لا اله الا الله، کہا۔مدینے کا لرزہ دوبالا ہوا۔جب اس لفظ پر پہونچے۔اشهد ان محمد رسول الله، کنواری نوجوان لڑکیاں پردوں سے نکل آئیں اور لوگوں میں غل پڑ گیا۔کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار پر انوار سے باہر تشریف لے آئے۔انتقال حضور محبوب ذوالجلال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی دن مدینہ منورہ کے مردوزن میں وہ رونا نہ پڑا تھا جو اس دن ہوا۔

درنماز م خم ابروئے تو بریاد آمد حالتے رفت کہ محراب بفریاد آمد

اور نیز وہ حدیث بھی مؤید وجوب ہوسکتی ہے جو گذری۔کہ امام ابن عسا کرنے تاریخ میں،اور امام ابن النجار نے الدرۃ الثمینہ میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں: میرا جو امتی باوصف مقدرت میری زیارت نہ کرے اسکے لئے کوئی عذر نہیں۔

حتی کہ بعض ائمہ شافعیہ زیارت شریفہ کو مثل حج فرض بتاتے ہیں۔علامہ عبدالغنی بن احمد بن شاہ عبدالقدوس چشتی گنگوہی قدس سرہ شاگرد امام علامہ ابن حجر مکی رحمہم اللہ تعالیٰ سنن الہدی میں فرماتے ہیں۔

میں نے اپنے استاذ ابن حجر ایدہ اللہ الاسلام ببقائہ کو فرماتے سنا۔ کہ زیارت شریفہ ہمارے بعض اصحاب شافعیہ کے نزدیک مثل حج واجب ہے۔ اور انکے نزدیک واجب وفرض میں کوئی فرق نہیں۔

بالجملہ، قول وجوب من حیث الدلیل اظہر، اور نظر ایمانی میں احب واز ہر ہے۔ اور قریبن وجوب، کہ علمائے مذاہب اربعہ بلکہ خود امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا منصوص اسکے قریب اور حکماً مقارب۔ اور قول سنت اسکے منافی نہیں۔ فقہا واجب کو بھی کہ سنت یعنی حدیث سے ثابت ہو سنت بولتے ہیں۔

امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے نماز عید کو کہ حنفیہ کے نزدیک واجب ہے سنت کہا۔ بلکہ اطلاق اعم میں مستحب ومندوب بھی واجبات کو شامل۔ اور فرض وواجب جبکہ حکم عمل واثم تارک میں مشارک، اور شافعیہ کے یہاں فرق اصطلاح نہیں تو انکے نزدیک واجب پر اطلاق فرض اور حج سے تمثیل بعید نہیں۔ اس تقریر پر سب اقوال متفق ہو جائینگے۔ اور بہ تصریح علماء مثل علامہ شامی وغیرہ ابدائے وفاق ابقائے خلاف سے اولی۔ اور بیشک وجوب وقرب وجوب کہ جمہور ائمۂ مذاہب جسکی تصریح کرتے ہیں تارک کے اثم پر یک زبان۔ بہرحال جزم کیا جاتا ہے کہ باوجود قدرت تارک زیارت قطعاً محروم وملوم، بدبخت ومشوم، آثم وگنہگار اور ظالم وجفا کار ہے۔

والعیاذ باللہ مالا یرضاہ۔

لاجرم سلفاً وخلفاً علمائے دین وائمۂ معتمدین تارک زیارت پر طعن شدید وتشنیع مدید کرتے آئے۔ کہ مستحب پر ہرگز نہیں ہو سکتی۔

علامہ رحمت اللہ، علیہ رحمۃ اللہ تلمیذ امام ابن ہمام نے لباب میں فرمایا۔

ترک زیارت بڑی غفلت اور سخت بے ادبی ہے اور مام ابن حجر مکی قدس سرہ الملکی نے توجوہر منظّم میں تارک زیارت پر قیامت کبری قائم فرمائی۔

فرماتے ہیں۔

خبردار ہو! حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے تجھے ترک زیارت سے حد درجہ ڈرایا۔ اور اسکی آفتوں سے وہ کچھ بیان فرمایا کہ ترک زیارت جفا ہے۔ اور یونہی صحیح حدیث میں آیا۔ کہ میرا ذکر سن کر مجھ پر درود نہ پڑھنا جفا ہے۔ اس سے ثابت ہوا۔ کہ باوجود قدرت ترک

زیارت اور ذکر اقدس سنکر ترک درود دونوں یکساں ہیں۔ کہ دونوں جفا ہیں، تو تارک زیارت پر ان سب عذابوں اور شناعتوں کا خوف ہے جو تارک درود کیلئے حدیثوں میں آئیں۔ کہ وہ شقی ونامراد، ذلیل وخوار، مستحق نار، خدا ورسول سے دور ہے۔ اس پر ان سب عذابوں اور نیز مردود بارگاہ ہونے کی دعا جبریل امین وحضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وعلیہم وسلم نے فرمائی۔ وہ راہ جنت بھول گیا۔ مدت بھر کا بخیل، ملعون وبے دین ہے۔ اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے دیدار جمال جہاں آرا سے محروم رہیگا۔ والعیاذ با للہ تبارك و تعالیٰ ۔

ان باتوں کو یاد کر کے اسے خبر دے جس نے باوصف قدرت براہ سستی وکسل زیارت شریف نہ کی۔ شاید یہ سن کر ان برائیوں سے توبہ کرے اور اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع لائے۔ اپنے اس نبی کریم علیہ التحیۃ والتسلیم پر جفانہ کرے جو اسکا اور تمام جہان کا اللہ عزوجل کی طرف وسیلہ ہیں۔ اور ہم نے بہت تارکان زیارت بحال قدرت کو دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے انکے چہروں پر صریح محسوس تاریکی ظاہر کردی اور نیکیوں میں انہیں ایسا سست کردیا کہ عبادت چھوڑ کر دنیا میں پڑ گئے اور مرتے دم تک اسی حال پر رہے۔ والعیا ذ باللہ سبحانہ و تعالیٰ ۔

اسکے بعد امام نے دو سخت ہولناک واقعے لکھے جنہیں سنکر مسلمان کا دل کانپ اٹھے۔ اللہ تعالیٰ اپنی امان میں رکھے۔ صدقہ اپنے پیارے حبیب قریب مجیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا۔ آمین۔

مسلمان غور کرے! جب تارک زیارت کا یہ حال، اسکے مانع یا منکر فضیلت کا کیا حال ہوگا۔ آفتاب سے زیادہ روشن کہ ایسا شخص گمراہ بد دین ہے، فارق اجماع مسلمین، مستحق وعید شدید۔ اور اماتولی و نصلہ جھنم و سأت مصیرا ہے۔

امام ابن حجر افضل القری میں فرماتے ہیں۔

جو اسکی خوبی میں نزاع کریگا اسکا نزاع کرنا دنیا وآخرت میں اسکی تباہی وروسیاہی کا باعث ہوگا۔

امام سبکی شفاء السقام میں فرماتے ہیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت واطراف عالم سے اسکی طرف سفر اعظم قربات الٰہی سے ہے۔ جیسا کہ مدتوں سے شرق وغرب کے مسلمانوں میں معروف ہے۔

آج کل بعض مردود (یعنی ابن تیمیہ اور اسکے ہواخواہ) شیطان کے سکھائے سے اس میں شک ڈالنے لگے۔ مگر ہیہات یہ مسلمانوں کے دل میں کہاں جگہ پاتی۔ یہ تو ایک مردود کی فتنہ پردازی ہے جسکا وبال اسی پر پڑیگا۔

امام احمد قسطلانی مواہب شریفہ میں فرماتے ہیں۔

قبر مبارک کی زیارت بہت بڑی قربت اور بڑی امید کی طاعت اور نہایت بلند درجوں کی طرف راہ ہے۔ جو اس کے خلاف اعتقاد کرے اس نے ائمہ کا خلاف کیا۔ یہاں تک کہ بعض علماء صراحۃ زیارت شریفہ کے قربت ہونے کو ضروریات دین سے اور اسکے منکر کو کافر بتاتے ہیں۔

درۂ مضیہ ملا علی قاری میں ہے۔

بعض فضلاء نے مبالغہ کیا کہ فرماتے ہیں۔ زیارت شریفہ کا قربت ہونا دین سے ضرورۃ معلوم ہے اور اسکے منکر پر کفر کا حکم ہے۔

علامہ شہاب الدین خفاجی مصری نسیم الریاض شرح شفائے قاضی عیاض میں فرماتے ہیں۔

قبر اکرم سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت اور اسکی طرف سفر کو ابن تیمیہ اور اسکے اتباع مثل ابن قیم نے منع کیا۔ اور یہ اسکا وہ کلام شنیع ہے جس کے سبب علماء نے اسکی تکفیر کی ۔ اور سبکی نے اس میں مستقل کتاب لکھی۔

اقول: قول تکفیر کی نفیس تحقیق وتقریر اور عمدہ توجیہ مع جواب وجیہ فقیر غفر اللہ تعالیٰ نے بتوفیق اللہ تعالیٰ اصلی فتوی میں ذکر کی۔ یہاں اسی قدر کافی۔

مولی تعالیٰ صدقہ اپنے حبیب کریم علیہ افضل الصلوۃ والتسلیم کا، انکی سچی محبت اور سچا ادب بخشے۔ اور انہیں کی محبت وتعظیم اور ادب وتکریم پر دنیا سے اٹھائے۔ اور اپنے کرم عمیم وفضل عظیم سے دنیا وآخرت میں انکی زیارت سے مشرف وبہرہ مند فرمائے۔ آمین آمین۔ یا ارحم الراحمین وصلی اللہ تعالیٰ علی سیدالمرسلین محمد وآلہ وصحبہ اجمعین۔ آمین۔ واللہ تعالیٰ اعلم وعلمہ جل مجدہ اتم واحکم۔

النیرۃ الوضیہ ۵۵

ابن النجار اپنی کتاب الدرالثمینہ فی تاریخ المدینہ میں۔امام ابوعبداللہ محمد قرطبی کتاب التذکرہ میں ، امام اجل ابن مبارک ، ابن ابی الدنیا ، اور ابوالشیخ اپنی تصانیف میں زیارت روضۂ انور کے تعلق سے فرشتوں کا طریقہ یوں نقل کرتے ہیں۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ذکر پاک تھا۔اوراس وقت کعب احبار حاضر تھے۔تو کعب احبار نے کہا: ہر صبح ستر ہزار فرشتے اتر کر مزار اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا طواف کرتے ہیں اوراسکے گرد حاضر رہ کر صلاۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں: جب شام ہوتی ہے وہ چلے جاتے ہیں اورستر ہزاراوراتر کر یونہی طواف کرتے ہیں اور صلوۃ وسلام عرض کرتے رہتے ہیں۔یونہی ستر ہزار رات میں حاضر رہتے ہیں اورستر ہزار دن میں۔جب حضورانور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مزار مبارک سے روز قیامت اٹھینگے ستر ہزار ملائکہ کے ساتھ باہر تشریف لائینگے جو حضور کو بارگاہ رب العزت میں یوں لے چلیں گے جیسے نئ دلہن کو کمال اعزاز واکرام ،فرحت وسرور، راحت وآرام،اورتزک واحتشام کے ساتھ دلہا کی طرف لیجاتے ہیں۔



فتاوی رضویہ ۶/۲۰۲

۴۔فضائل مدینہ منورہ

(۱) فضائل مدینہ

۱۵۰۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : اِنَّ الْاِيْمَانَ لَيَأرِزُ اِلَی الْمَدِيْنَةِ كَمَا تَأرِزُ الْحَيَّةُ اِلیٰ جُحْرِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک ایمان مدینے کی طرف یوں سمٹے گا جیسے سانپ اپنی بانبی کی طرف۔

فتاوی رضویہ ۲۸۹/۳

۱۵۰۴۔ **عن** البراء بن عازب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ سَمَّی الْمَدِيْنَةَ يَثْرَبَ فَلْيَسْتَغْفِرِ اللّٰهَ ، هِیَ طَابَةٌ ، هِیَ طَابَةٌ ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو مدینے کو یثرب کہے اس پر توبہ واجب ہے مدینہ طابہ ہے، مدینہ طابہ ہے۔

۱۵۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۵۰۳۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب الايمان يا رذالی المدينة ۲۵۲/۱
السنن لابن ماجه، باب فضل المدينة ۲۳۱/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۲۸۶/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱۲۱/۱
كنز العمال للمتقی، ۱۱۹۷، ۱۳۹/۱ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۱۶۰۵
شرح السنة للبغوی، ۱۱۹/۱ ☆ الصحيح لابی عوانة ۱۰۱/۱
موارد الظمئان للهيثمی، ۱۰۳۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹۲/۴
المصنف لابن ابی شيبة ، ۱۸۱/۱۲ ☆ الدلائل النبوة للبيهقی، ۲۴۴/۲
علل الحديث لابن ابی حاتم ، ۱۹۷۴ ☆ البداية و النهاية لابی نعيم، ۱۰۵/۳
۱۵۰۴۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۸۵/۴ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۳۰۰/۳
الدر المنثور للسيوطی، ۱۸۸/۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۴۸۴۱، ۲۳۸/۱۲
التفسير لابن كثير ، ۳۹/۶ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۳۰/۲
۱۵۰۵۔ الصحيح لمسلم ، باب المدينة تنفی حبثها و تسمی طابه ، ۴۴۴/۱
الجامع الصحيح للبخاری باب فضل المدينة ، ۲۵۲/۱
الدر المثور للسيوطی، ۱۸۸/۵ ☆ المسند لحميدی، ۱۱۵۲

علیه وسلم : يَقُولُونَ يَثْرَبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: وہ اسے یثرب کہتے ہیں اور وہ تو مدینہ ہے۔

۱۵۰۶۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ سَمَّی الْمَدِيْنَةَ طَابَةٌ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام طابہ رکھا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

(۲) حرم مدینہ کی فضیلت

۱۵۰۷۔ **عن** سعد بن ابی وقاص رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : اِنِّي اُحَرِّمُ مَا بَيْنَ لَا بَتَى الْمَدِيْنَةِ أَنْ يُقْطَعَ عِضَاهُهَا أَوْ يُقْتَلُ صَيْدُهَا ، و قال : أَلْمَدِيْنَةُ خَيْرٌ لَّهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُوْنَ ، لَا يَخْرُجُ مِنْهَا أَحَدٌ رَغْبَةً عَنْهَا اِلَّا أَبْدَلَ اللّٰهُ فِيْهَا مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِّنْهُ ، وَ لَا ثَبَتَ أَحَدٌ عَلیٰ لَا وَائِهَا وَ جُهْدِ هَا اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَهِيْدًا وَ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۔　　فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۳۱۷

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں نے مدینہ کے سنگلاخ علاقہ کے درمیان کانٹوں دار درخت

۱۵۰۶۔ الصحیح لمسلم ، باب المدینة تنفی خبثها و تمی طابة ، ۱/٤٤٥
المسند لاحمد بن حنبل ، ٥/٩٤ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۱۲/۲۷۹
جمع الجوامع للسیوطی، ٤٨٦٥ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤۸۰۹، ۱۲/۲۳۲
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۷۳۸، ☆

۱۵۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضائل المدینة ، ۱/۲۵۱
الصحیح لمسلم ، باب فضل المدینة ، ۱/۲۵۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۱۸۱ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٥/۲۵۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۱/۲۰٦ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹/۲٦٥
مشکوة المصابیح للزبیدی، ۲۷۲۹ ☆ المعجم الکبیر للبخاری، ۸/۳۳٥
فتح الباری للعسقلانی، ٤/٩٠ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۲۲۰
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۱/۸٦ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ٦/۳٥٦
المغنی للعراقی، ۱/۲۸ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۷/۱۹۱

کاٹنے اور شکار کرنے کو حرام کر دیا ہے۔ نیز فرمایا: مدینہ اسکے باشندوں کیلئے بہتر ہے اگر وہ سمجھیں، مدینہ سے بے رغبتی اختیار کرتے ہوئے کوئی اس سے نکل کر دوسری جگہ جا کر آباد ہوگا تو اللہ تعالیٰ اسکی جگہ اس سے بہتر کو وہاں آباد فرمادیگا۔ مدینہ میں رہ کر اگر کوئی اس کی محنتوں اور مشقتوں کو برداشت کریگا تو میں کل بروز قیامت اسکا گواہ اور شفیع ہونگا۔۱۲م

(۳) مدینہ افضل ہے یا مکہ؟

۱۵۰۸۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه انه کان جالسا عند منبر مروان بن الحکم بمکة ومروان یخطب الناس ، فذکر مروان مکة وفضلها ، ولم یذکر المدینة ، فوجد رافع فی نفسه من ذٰلك ، وکان قد أسن ، فقام الیه فقال : ایها ذاالمتکلم ! أراك قد أطنبت فی مکة وذکرت منها فضلها ، وماسکتّ عنه من فضلها اکبر ، ولم تذکر المدینة ، واِنی أشهد لسمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : أَلْمَدِیْنَةُ خَیْرٌ مِّنْ مَّکَّةَ ۔ النیرة الوضیه ۳۰

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ مکہ مکرمہ میں مروان بن حکم کے منبر کے پاس بیٹھے تھے جب وہ خطبہ دے رہا تھا۔ مروان نے مکہ مکرمہ کے فضائل بیان کئے لیکن مدینہ منورہ کا کوئی ذکر نہیں کیا۔ حضرت رافع بن خدیج نے اپنے دل میں اس طریقہ سے کھٹک محسوس کی۔ آپکی عمر شریف کافی ہوگئی تھی۔ پھر بھی آپ نے جرأت و بے باکی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: اے متکلم! نے تو مکہ مکرمہ کے فضائل تو خوب بیان کئے لیکن ابھی اسکے بہت سے فضائل چھوڑ دیئے جو عظیم ہیں۔ اور تو نے مدینہ منورہ کی کوئی فضیلت نہیں بیان کی۔ میں اس بات کا گواہ ہوں کہ میں نے بلاشبہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا۔ مدینہ منورہ مکہ مکرمہ سے افضل ہے۔۱۲م

۱۵۰۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۸۸/٤ ☆ الکامل لابن عدی، ۱۹۱/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۹۹/۳ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳٤۸۰۱، ۲۳۰/۱۲
التاریخ الکبیر للبخاری، ۱٦۰/۱ ☆

(۴) مدینہ میں مرنے والا شفاعت کا مستحق ہے

۱۵۰۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يَّمُوْتَ بِالْمَدِيْنَةِ فَلْيَمُتْ ! فَاِنِّی أَشْفَعُ لِمَنْ يَّمُوْتُ بِهَا ۔ النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس سے مدینہ میں مرنا ہو سکے تو اسی میں مرے۔ کہ جو مدینہ میں مریگا میں اسکی شفاعت فرماؤنگا۔

(۵) مدینہ مین سکونت کی فضیلت

۱۵۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَايَصْبِرُ عَلیٰ لَاوَآءِ الْمَدِيْنَةِ وَشِدَّتِهَا أَحَدٌمِّنْ اُمَّتِی اِلَّا كُنْتُ لَهٗ شَفِيْعًا يَوْمَ الْقِيَامَةِ أَوْ شَهِيْدًا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میرا جو امتی مدینہ کی سختی اور شدت پر صبر کریگا میں روز قیامت اسکا شفیع و گواہ ہونگا۔

ا۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

پر ظاہر کہ روزہ میں شدت و محنت پر صبر ہوتا ہے۔ خصوصاً بلاد گرم میں خصوصاً موسم گرما میں۔ خود حدیث میں آیا۔ الصوم نصف الصبر، روزہ آدھا صبر ہے۔

۱۵۰۹۔ السنن لابن ماجه ،		باب فضل المدينة	۲۳۲/۲
موارد الظمئان للهيثمی،	۱۰۳۱ ☆	الترغيب و الترهيب للمنذری،	۲۲۳/۲
مجمع ا لزوائد للهيثمی،	۲۰۶/۳ ☆	المطالب العالية لابن حجر ،	۱۲۴۷،
المسند لاحمد بن حنبل ،	۷٤/۲ ☆	شرح السنة للبغوی،	۳۲٤/۷
۱۵۱۰۔ الصحيح لمسلم ،		باب فضل المدينة،	٤٤۳/۱
شرح السنة للبغوی،	۳۲٤/۷ ☆	كنزالعمال للمتقی، ۳٤۸۵۳،	۲٤۰/۱۲
الترغيب والترهيب للمنذری،	۲۱۹/۲ ☆	مشكوة المصابيح للتبريزی،	۲۸۵/٤
المسند لاحمد بن حنبل،	۲۸۸/۲ ☆	اتحاف السادة للزبيدی،	۲۸۵/٤
دلائل النبوة للبيهقی،	۲۸٦/۲ ☆	تجريد التمهيد لابن عبد البر ،	۳۵۸

فائدۂ جلیلہ: جن چیزوں میں وعدۂ شفاعت فرمایا گیا۔ جیسے یہ حدیث، یا حدیث زیارت شریفہ، یا حدیث موت فی المدینۃ، یا حدیث سوال وسیلہ وغیرہا وہ بحمد اللہ حسن خاتمہ کی بشارت جمیلہ ہیں۔ کہ یہاں وعدۂ شفاعت ہے۔ اور وعدۂ حضور وعدۂ رب غفور، و اللہ لایخلف المیعاد۔ اور کافر کی شفاعت محال، تو بلا جرم کہ سختی مدینہ پر صابر، اور حضور پرنور کا زائر، اور مدینہ طیبہ میں مرنے والا، اور حضور کیلئے سوال وسیلہ کرنے والا ایمان پر خاتمہ پائیگا۔ والحمد للہ رب العالمین۔ اللھم ارزقنا آمین۔

حاشیۃ النیرۃ الوضیہ ۴۸



۵۔ فضیلت حرم

(۱) فضیلت کعبہ

۱۵۱۱۔ **عن** بعض الصحابة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الْکَعْبَةَ تُحْشَرُ کَالْعُرُوْسِ الْمَزْفُوْفَةِ (اِلیٰ بَعْلِهَا) وَکُلُّ مَنْ حَجَّهَا یَتَعَلَّقُ بِأَسْتَارِهَا یَسْعَوْنَ حَوْلَهَا حَتّی تَدْخُلَ الْجَنَّةَ فَیَدْخُلُوْنَ مَعَهَا ۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک کعبہ روز قیامت یوں اٹھایا جائیگا جیسے شب زفاف دلہن کو دولہا کی طرف لیجاتے ہیں۔تمام اہل سنت جنہوں نے حج مقبول کیا اسکے پردوں سے لپٹے ہوئے اسکے گرد دوڑتے ہونگے یہاں تک کہ کعبہ اور اسکے ساتھ یہ داخل جنت ہونگے۔ فتاوی رضویہ ۲۰۱/۶

(۲) حرمین میں مرنے کی فضیلت

۱۵۱۲۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالی عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ آمِنًا یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

النیرۃ الوضیہ ۳۰

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرے روز قیامت بے خوف اٹھے۔

۱۵۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ بُعِثَ من الآمِنِیْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ ، وَمَنْ زَارَنِیْ مُحْتَسِبًا فِی الْمَدِیْنَةِ کَانَ فِی جَوَارِی یَوْمَ الْقِیَامَةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو حرمین میں سے کسی ایک میں مرا روز قیامت امن والوں میں

۱۵۱۱۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۷۶/۴ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۷۲

۱۵۱۲۔ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۵، ۲۷۱/۱۲

۱۵۱۳۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۶/۴ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲

اٹھیگا۔اور جس نے ثواب کی نیت سے مدینہ آکر میری زیارت کی وہ روز قیامت میرے قریب ہوگا۔۱۲م

۱۵۱۴۔ **عن** سلمان الفارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ مَّاتَ فِی أَحَدِ الْحَرَمَیْنِ اِسْتَوْجَبَ شَفَاعَتِی، وَکَانَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ مِنَ الْآمِنِیْنَ ۔

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہیکہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حرمین میں سے کسی میں جسکا انتقال ہواسکے لئے میری شفاعت واجب، اور قیامت میں وہ امن والوں میں ہوگا۔۱۲م

(۳) کعبۂ مقدسہ میں ایک نیکی ایک لاکھ کے برابر

۱۵۱۵۔**عن** أبی الدرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلصَّلَاةُ فِی الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ بِمِأَةِ أَلْفِ صَلَاةٍ، وَالصَّلٰوةُ فِی مَسْجِدِی بِأَلْفِ صَلَاةٍ ، وَالصَّلٰوةُ فِی بَیْتِ الْمُقَدَّسِ بِخَمْسِ مِأَةٍ صَلَاةً ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسجد حرام میں نماز ایک لاکھ نمازوں کا ثواب رکھتی ہے۔اور مسجد نبوی میں ایک ہزار کا ثواب،اور بیت المقدس میں نماز پانچسو نمازوں کا۔

النیرۃ الوضیہ ۴۸

۱۵۱۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۲۴۵/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۹۴/۶
المعجم الصغیر للطبرانی، ۲۲/۲ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی ۳۱۹/۲
کنز العمال للمتقی، ۳۵۰۰۶، ۲۷۱/۱۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۷۱/۴
الدر المنثور للسیوطی، ۵۵/۲ ☆ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱۷۳/۲
کشف الخفاء للعجلونی، ۳۸۶/۲ ☆

۱۵۱۵۔ مجمع الزوائد للھیثمی۔ ۷/۴ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۸۵/۴
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۱۷۹/۴ ☆ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۲۱۶/۲
ارواء الغلیل للالبانی، ۳۴۲/۴ ☆ کنز العمال، ۳۴۶۳۲ ، ۱۹۵/۱۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۲۲۵/۷ ☆ حلیۃ الاولیاء لابی نعیم ۴۶/۸



کتاب النکاح

ا۔فضیلت نکاح واحکام

(ا) نکاح حضور کی عظیم سنت ہے

۱۵۱۶۔ **عن** حمید بن ابی حمید الطویل رضی اللہ تعالیٰ عنه انه سمع انس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه یقول : جاء ثلثة رهط الی بیوت ازواج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یسئلون عن عبادة النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، فلما اخبروا کانهم تقالوها ، فقالوا :أین نحن من النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ،قد غفرله ماتقدم من ذنبه وماتأخر، قال احدهم: اما انا فانی اصلی اللیل ابدا، وقال آخر :انا اصوم الدهر ولا افطر ، وقال آخر : وانا اعتزل النساء فلا اتزوج ابدا، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الیهم فقال : أَنْتُمُ الَّذِیْنَ قُلْتُمْ : کَذَاوَ کَذَا، أَمَاوَاللّٰهِ اِنِّی لَأَخْشَاکُمْ لِلّٰهِ وَأَتْقَاکُمْ لَهُ، لٰکِنِّی أَصُوْمُ وَأُفْطِرُ ، وَأُصَلِّی وَأَرْقُدُ ،وَأَتَزَوَّجُ النِّسَآءَ ، فَمَنْ رَغِبَ عَنْ سُنَّتِی فَلَیْسَ مِنِّیْ ۔

حضرت حمید بن ابوحمید طویل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا: کہ تین حضرات نے امہات المؤمنین ازواج مطہرات کے گھروں پر اسی لئے حاضری دی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عبادت کے بارے میں دریافت کریں، جب انکو اس سلسلہ میں معلومات حاصل ہوئی تو گویا انہیں وہ عبادت قلیل نظر آئی۔لہذا کہنے لگے: ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرح کہاں سرکار کی شان تو یہ ہے کہ آپ کی اگلی پچھلی لغزشیں معاف کردی گئی ہیں۔ان میں سے ایک صحابی بولے: میں تو آج سے ہمیشہ پوری رات نوافل پڑھا کروں گا۔دوسرے کہنے لگے: میں اب ہمیشہ روزہ رکھا کروں گا۔کسی دن بھی افطار نہیں کروں گا۔تیسرے بولے: میں ہمیشہ عورتوں سے جدا رہوں گا اور کبھی شادی نہیں کروں گا۔اتنے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۵۱۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الترغیب فی النکاح، ۷۵۷/۲

السنن الکبری للبیهقی،	۲۳٤/٤	☆	کنز العمال للمتقی،	۵۳۱۰
نصب الرایة للزیلعی،	۹۳/٤	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۱۵۱/٤
التفسیر للقرطبی،	۲٦۱/٦	☆	الترغیب و الترهیب للمنذری،	٤۳/۳
المجعم الکبیر للطبرانی،	۱۱/۹	☆	جمع الجوامع للسیوطی،	٤۲۵۳

تشریف لے آئے اور فرمایا: تم لوگوں نے ایسا ایسا کہا: سنو! خدا کی قسم، بلاشبہ میں تم سب کے مقابل میں اللہ تعالیٰ سے زیادہ ڈرنے والا ہوں، لیکن روزہ رکھتا ہوں تو افطار بھی کرتا ہوں، نماز پڑھتا ہوں تو آرام بھی کرتا ہوں، اور عورتوں سے نکاح بھی کرتا ہوں تو جس نے میری سنت سے اعراض کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(۲) نکاح کی برکت

۱۵۱۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَزَوَّجَ فَقَدِ اسْتَكْمَلَ نِصْفَ دِيْنِهٖ فَلْيَتَّقِ اللّٰهَ فِي النِّصْفِ الْبَاقِيْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے نکاح کیا اس نے اپنا آدھا دین مکمل کرلیا۔ اب باقی آدھے میں اللہ تعالیٰ سے ڈرے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

نکاح فرض، واجب، سنت، مباح، مکروہ اور حرام سب کچھ ہے صور واحکام کی تفصیل سنئے۔ (یہاں وضاحت عورتوں کے اعتبار سے ہے)

۱۔ جس عورت کو اپنے نفس سے خوف ہو کہ غالبا اس سے شوہر کی اطاعت اور اسکے حقوق واجبہ کی ادا نہ ہو سکے گی۔ اسے نکاح ممنوع اور ناجائز ہے۔ اگر کرے گی گنہگار ہوگی۔ یہ صورت کراہت تحریمی ہے۔

۲۔ اگر یہ خوف مرتبہ ظن سے تجاوز کر کے یقین تک پہونچا تو اسے نکاح حرام قطعی ہے ایسی عورت کو نکاح اول خواہ ثانی کی ترغیب ہرگز نہیں دے سکتے۔ بلکہ ترغیب دینا خود خلاف شرع اور معصیت ہے۔ کہ گناہ کا حکم دینا ہوگا۔ یہ عورتیں یا انکے اولیا اگر نکاح کرنے سے انکار کرتے ہیں تو گناہ سے انکار کرتے ہیں۔ انہیں انکار سے پھیرنے والا جاہل ومخالف شرع۔

۳۔ جنہیں اپنے نفس سے ایسا خوف نہ ہو انہیں اگر نکاح کی حاجت شدید ہے کہ بے نکاح

۱۵۱۷۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۲۵۲/۴ ☆ اتحاف السادة للزبيد، ۲۸۸/۵
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۲۲/۲ ☆

کئے معاذ اللہ گناہ میں مبتلا ہونے کا ظن غالب ہے تو ایسی عورتوں کو نکاح کرنا واجب ہے۔

۴۔　بلکہ بے نکاح معاذ اللہ وقوع حرام کا یقین کلی ہو تو انہیں فرض قطعی۔ یعنی جبکہ اسکے سوا کثرت روزہ وغیرہ معالجات سے تسکین متوقع نہ ہو۔ ورنہ خاص نکاح فرض واجب نہ ہوگا بلکہ دفع گناہ جس طریقہ سے ہو۔ ایسی عورتوں کو بے شک نکاح پر جبر کیا جائے اگر خود نہ کریں گی وہ گنہگار ہوں گی۔ اور اگر انکے اولیا اپنے حد مقدور تک کوشش میں پہلوتہی کریں گے تو وہ بھی گنہگار ہوں گے۔

۵۔　اگر حاجت کی حالت اعتدال پر ہو۔ یعنی نہ نکاح سے بالکل بے پرواہی نہ اس شدت کا شوق کہ بے نکاح وقوع گناہ کا ظن یا یقین ہو ایسی حالت میں نکاح سنت ہے مگر بشرطیکہ عورت اپنے نفس پر اطمینان کافی رکھتی ہو۔ کہ مجھ سے ترک اطاعت اور حقوق شوہر کی اضاعت اصلاً واقع نہ ہوگی۔

٦۔　اگر ذرا بھی اسکا اندیشہ ہو تو اس کے حق میں نکاح سنت نہ رہے گا صرف مباح ہوگا بشرطیکہ اندیشہ حد ظن تک نہ پہونچے ورنہ اباحت جدا سرے سے ممنوع و ناجائز ہو جائے گا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۱

(۳) تین لوگ دوگنے اجر کے مستحق ہیں

١٥١٨۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ یُؤتَوْنَ أَجْرَهُمْ مَرَّتَیْنِ ، عَبْدٌ أَدّٰی حَقَّ اللّٰهِ وَ حَقَّ مَوَالِیهِ ، فَذٰلِكَ یُؤتٰی أَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ ، وَ رَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ جَارِیَةٌ وَ ضِیئَةٌ فَأَدَّبَهَا فَحَسَّنَ أَدَبَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا ثُمَّ تَزَوَّجَهَا یَبْتَغِی بِذٰلِكَ وَجْهَ اللّٰهِ فَذٰلِكَ یُؤتٰی أَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ ، وَ رَجُلٌ اٰمَنَ بِالْكِتَابِ الْأَوَّلِ ثُمَّ جَآءَهُ الْكِتَابُ الْآخَرُ فَاٰمَنَ بِهٖ فَذٰلِكَ یُؤتٰی أَجْرَهُ مَرَّتَیْنِ ۔

١٥١٨۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی فضل عتق الامة وتزویجها ۔ ١/١٣٢
الجامع الصحیح للبخاری، باب تعلیم الرجل امته و اهله ١/٢٠
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٤٠٥ ☆ الصحیح لابی عوانة ، ١/١٠٣
شرح السنة للبغوی، ١/٥٣ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی ، ١/٤٤
التفسیر لابن کثیر، ١/٦٧ ☆ التفسیر للطبری، ٢٧/١٤٠
التفسیر للقرطبی، ٤/٣٢٢ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ٣/٢٥
الدر المنثور للسیوطی، ٥/١٣٣ ☆ کنز العمال للمتقی، ٤٣٢٥٢، ١٥/٨١٨

حضرت موسی اشعری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین اشخاص کو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ پہلا وہ بندہ جس نے اللہ تعالیٰ اور اپنے آقا کا حق ادا کیا ہو۔ تو اسکو دوگنا ثواب ملتا ہے۔ دوسرا وہ شخص جس کے پاس حسین وجمیل باندی تھی۔ پھر اس نے اسکو اچھی طرح ادب سکھایا۔ پھر اس نے اس کو محض اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے آزاد کر کے اپنے نکاح میں لے لیا۔ اس کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ تیسرا وہ شخص کہ اہل کتاب تھا۔ پھر اس نے قرآن کریم کو بھی کلام الٰہی تسلیم کیا اور اس پر ایمان لے آیا۔ تو ایسے شخص کو بھی دوگنا ثواب ملتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۲۲۷

(۴) بچوں کی پرورش کی خاطر نکاح ثانی نہ کرنے والی عورت جنتی ہے

۱۵۱۹۔ **عن** عوف بن مالك الاشجعی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَنَا وَ اِمۡرَأَةٌ سُفۡعَآءُ الۡخَدَّيۡنِ كَهَاتَيۡنِ يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ، و أومٰی بیدیه یزید بن زریع رضی الله تعالیٰ عنه الوسطی والسبابه، امرأة مات زوجها ذات منصب وجمال جبست نفسها علی یتاماه حتی بانوا او ماتوا۔

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن میں اور سیاہ چہرے والی عورت ان دو انگلیوں کی طرح متصل ہونگے۔ اور سرکار نے اپنے ہاتھ سے یزید بن زریع کی طرف اشارہ کرتے ہوئے انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی کو ملایا۔ اس عورت سے مراد وہ عورت ہے جسکا شوہر انتقال کر جائے اور وہ عورت عزت والی وخوبصورت ہو لیکن پھر بھی اس نے اپنے یتیم بچوں کی خاطر شادی نہیں کی یہاں تک کہ وہ یا تو جدا ہو گئے یا مر گئے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

چہرہ کی رنگت بدلی ہوئی سیاہی مائل ہونا یہ کہ بے شوہری کے سبب بناؤ سنگار کی حاجت نہیں۔

۱۵۱۹۔ المسند لاحمدبن حنبل، ۲۶/۶ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳۴۸/۳
المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۷/۱۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۴۳۶/۱۰
المصنف لعبد الرزاق، ۲۰۵۹۱، ۲۹۹/۱۱ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۰۷/۵
کنزالعمال للمتقی، ۴۵۳۸۲، ۴۵۰/۱۶ ☆ مشکوه المصابیح للتبریزی، ۴۹۷۸

۱۵۲۰۔ **عن** أُم هانی بنت أبی طالب رضی الله تعالیٰ عنها قالت : خطبنی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقلت : مالی عنك رغبة ،یارسول الله ! ولکن لا أُحب أن أتزوج وبنی صغار ، قال رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : خَیۡرُ نِسَآءٍ رَکِبۡنَ الۡاِبِلَ نِسَآءُ قُرَیۡشٍ ، أَحۡنَاهُ عَلیٰ طِفۡلٍ فِی صِغۡرِهٖ وَأَرۡعَاهُ عَلیٰ بَعۡلٍ فِی ذَاتِ یَدِهٖ ۔

حضرت ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا۔ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! مجھے آپ سے بے رغبتی نہیں ۔مگر مجھے یہ اچھا نہیں لگتا کہ میں نکاح کرلوں اور میرے یہ چھوٹے بچے ہیں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عرب کی تمام عورتوں میں بہتر قریش کی عورتیں ہیں کہ اپنے بچے پر بچپن میں نہایت مہربان ہوتی ہیں اور شوہر کے مال کی خوب حفاظت کرتی ہیں۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابن سعد کی روایت میں اس طرح ہے۔کہ فرماتی ہیں: مجھے سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نکاح کا پیام دیا تو میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک حضور مجھے اپنے کانوں اور اپنی آنکھوں سے زیادہ پیارے ہیں۔اور شوہر کا حق عظیم ہے۔ میں ڈرتی ہوں کہ شوہر کا حق کہیں مجھ سے ادا نہ ہوسکے۔

نیز ابن سعد کی دوسری روایت میں ہے۔فرماتی ہیں: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے نکاح کا پیغام دیا تو میں نے عرض کیا: میرے یہ دو بچے ہیں۔ان میں سے ایک کو دودھ پلاتی ہوں اور دوسرے کو ساتھ سلانے کی وجہ سے مجبور ہوں۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا واقعہ بھی کچھ اسی طرح ہے۔فرماتی ہیں: میں جب بیوہ ہوئی تو مجھے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نکاح کا پیغام دیا میں نے منع کردیا۔پھر سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پیغام دیا اس پر بھی انکار کردیا۔پھر

۱۵۲۰۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ، ۳۱۳/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۷۱/۴
شرح السنة للبغوی، ۱۶۷/۱۴ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۴۴۱۹، ۱۴۶/۱۲
التفسیر لابن کثیر، ۳۲/۲ ☆

حضور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے پیام دیا۔ تو میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں رشک ناک عورت ہوں اور عیال دار ہوں اور میرا کوئی ولی حاضر نہیں۔

آپ کو اس بات کا خیال تھا کہ خدانخواستہ ازواج مطہرات پر مجھے رشک آئے۔ خلاصہ یہ کہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان کے ان عذروں پر کچھ عتاب نہ فرمایا۔ اور نہ یہ ارشاد ہوا کہ تم سنت سے منکر ہوتی ہو تم پر شرعی الزام ہے۔

بلکہ عذر سنکر انکے علاج وجواب ارشاد فرمادیئے کہ تمہارے رشک کے لئے ہم دعا فرمائینگے۔ کہ اللہ تعالیٰ اسے دور کردے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ کہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا باقی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کے ساتھ اس طرح رہتی تھیں گویا یہ ازواج ہی سے نہیں۔ صلی اللہ تعالیٰ علی بعلہن وعلیہن وبارک وسلم۔

اور فرمایا: تمہارے بچے اللہ ورسول کے سپرد ہیں۔ اور تمہارا کوئی ولی حاضر وغائب میرے ساتھ نکاح کو ناپسند نہ کرے گا۔

ابن عاصم کی روایت میں ہے۔ کہ منجملہ عذروں کے یہ بھی عرض کیا: کہ میری عمر زیادہ ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تم سے بڑا ہوں۔

ام المؤمنین نے ۶۰ھ یا ۶۱ھ یا ۶۲ھ میں وفات پائی۔ عمر شریف چوراسی برس ہوئی۔ امام واقدی اور کثیر علماء کا یہ ہی مذہب ہے۔ اور اصابہ میں یہ ہی منقول ہے۔ یہ ہی درست ہے۔ کما فی الزرقانی۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آخر شوال ۴ھ میں ان سے نکاح فرمایا۔ ھو الصحیح کما فی الزرقانی۔ تو جس وقت ترک نکاح کیلئے عمر زیادہ ہونے کا عذر کیا تیس سال کی نہ تھیں یہ ہی کوئی چھبیس ستائیس برس کی عمر تھی۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہا۔ یہ نکتہ بھی یاد رکھنے کے قابل ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۵۸۸

۱۵۲۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا امْرَأَةٌ قَعَدَتْ عَلىٰ بَيْتِ أَوْلَادِهَا فَهِيَ مَعِيَ فِي الْجَنَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو عورت اپنی اولاد کی وجہ سے گھر بیٹھی رہے گی وہ جنت میں میرے

۱۵۲۱۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۱۳۷، ۱۶/ ۴۰۸

ساتھ ہوگی۔

۱۵۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَنَا أَوَّلُ مَنْ يَّفْتَحُ بَابَ الْجَنَّةِ، أَلَا اِنِّی أَرٰی اِمْرَأَةً تُبَادِرُنِی فَأَقُوْلُ لَهَا: مَالَكِ وَمَنْ أَنْتِ ؟ فَتَقُوْلُ :أَنَااِمْرَأَةٌ قَعَدْتُ عَلیٰ اِيْتَامٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں سب سے پہلے جنت کا دروازہ کھولوں گا۔لیکن سنو! میں ایک عورت کو دیکھوں گا جو جنت میں داخل ہونے کی مجھ سے آگے جلدی کریگی۔تو میں اس سے کہوں گا ۔تجھے کیا ہوا، اور تو کون ہے؟ وہ عورت عرض کرے گی: میں ایسی عورت ہوں کہ دنیا میں اپنے یتیم بچوں کی وجہ سے گھر میں بیٹھی رہی تھی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا بہشت میں تشریف لیجانا بار ہا ہوگا۔اولیت مطلقہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ خاص ہے۔دروازہ کھلنا حضور والا کیلئے ہوگا۔ رضوان جنت عرض کریگا: مجھے یہ ہی حکم تھا کہ حضور سے پہلے کسی کیلئے نہ کھولوں۔حضور پر کوئی نبی مرسل بھی تقدیم نہیں پاسکتا۔صلی اللہ تعالیٰ علیہم وسلم اجمعین۔

یہ سب مضامین احادیث صحیحہ سے ثابت ہیں جن کی بعض فقیر نے اپنے رسالہ مبارکہ **''تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین''** میں ذکر کیں۔حضور کے بعد اور بندگان خدا جائینگے دروازہ کھلا پائینگے۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پہلے فتح باب فرما چکے ہونگے۔

قال تعالیٰ : جَنَّاتُ عَدْنٍ مُفَتَّحَةٌ لَهُمُ الْأَبْوَابُ ،

یہاں جو اس عورت کا آگے ہونا وارد ہوا یہ اور بار کے تشریف لیجانے میں ہے۔جب اہتمام کارامت میں آمد ورفت فرماتے ہونگے نہ کہ خاص بار اول میں۔و باللہ التوفیق ۔

فتاوی ارضویہ ۵/۵۹۰

۱۵۲۲۔ المسند لابی یعلی، ۶/۱۲۵ ☆ الترغیب والترهيب للمنذری، ۳/۳۴۹
فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۴۳۶ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۸/۱۶۲
المطالب العالية لابن حجر، ۲۰۳۶ ☆

(۵) جنت میں دنیوی بیوی ملے گی

۱۵۲۳۔ **عن** أُم المؤمنین أُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : بلغنی أنه لیس المرأة یموت زوجهاوهو من أهل الجنة وهی من أهل الجنة ، ثم لم یتزوج بعده الا جمع الله بینهما فی الجنة ۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ مجھے یہ حدیث پہونچی کہ جس عورت کا شوہر مرجائے اور وہ دونوں جنتی ہوں۔ پھر اسکے بعد عورت نکاح نہ کرے تو اللہ تعالیٰ ان دونوں کو جنت میں جمع فرمائیگا۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اسی بنا پر انہوں نے حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کہا تھا کہ آ ؤ ہم تم عہد کریں جو پہلے مرجائے دوسرا اسکے بعد نکاح نہ کرے۔ مگر یہ علم الہی میں امہات المؤمنین میں داخل ہونے والی تھیں۔ لہذا حضرت ابوسلمہ نے قبول نہ فرمایا۔

۱۵۲٤۔ **عن** سلمه بنت جابر رضی الله تعالی عنهما ان زوجها استشهد فاتت عبدالله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه فقالت : انی امرأة استشهد زوجی وقد خطبنی الرجال فابیت ان اتزوج حتی القاه ،فترجولی ان اجتمعت انا وهو ان اکون من ازواجه ، قال : نعم ، فقال له رجل : مارأیناك نقلت هذا مذقاعدناك ، قال :انی سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِنَّ أَسُرَعَ أُمَّتِی لِی لُحُوُقًا فِی الُجَنَّةِ اِمُرَأَةٌ مِنُ أَحُمَسَ ۔

حضرت سلمہ بنت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انکے شوہر شہید ہوگئے تو یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اورعرض کیا: میرے شوہر شہید ہوچکے ہیں۔ اور مجھے بہت سے لوگوں نے نکاح کا پیام دیا ہے۔ لیکن میں نے شادی کرنے سے انکار کردیا ہے۔ کہ میری ملاقات ان سے ہوگی۔ تو کیا آپ میرے لئے امید

۱۵۲۳۔ الطبقات الکبری لابن سعد، ☆

۱۵۲٤۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱/۴۰۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۹٦

کنز العمال للمتقی، ۳٤٤۱٤، ۱۲/۱٤۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ٦۱۸۲

کرتے ہیں کہ اگر ہم دونوں جنت میں جمع ہوئے تو میں انکی بیوی ہونگی؟ آپ نے فرمایا: ہاں، وہاں ایک مرد جو موجود تھے انہوں نے کہا: ہم نے اس طرح کی کوئی بات آپ کی مجلس میں اب تک نہیں سنی جب سے ہم نے آپ کی صحبت اختیار کی ہے۔ آپ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا۔ میری امت میں سے وہ عورت جلد جنت میں پہونچے گی جس کا شوہر میدان جنگ میں شجاعت کے جوہر دیکھا کر شہید ہوا ہوگا۔

﴿٦﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

حضرت سید سعید شہید سیدنا امام حسین صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی زوجہ مطہرہ حضرت رباب بنت امرئ القیس کہ حضرت علی اصغر وحضرت سکینہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی والدہ ماجدہ ہیں۔ بعد شہادت امام مظلوم رضی اللہ تعالیٰ عنہ بہت شرفائے قریش نے انہیں پیام نکاح دیا۔ آپ نے فرمایا: میں وہ نہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بعد کسی کو اپنا خسر بناؤں۔ جب تک زندہ رہیں نکاح نہ کیا۔

مرثیہ حضرت امام انام رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں فرماتی ہیں۔

واللہ لاابتغی صھر بصھرکم۔ حتی اغیب بین الرمل والطین

خدا کی قسم! میں تمہارے رشتہ کے بعد کسی سے رشتہ نہ چاہوں گی۔ یہاں تک کہ ریت اور مٹی میں دفن کردی جاؤں۔ ذکرہ ھشام بن الکلبی۔

بلکہ علامہ ابو القاسم عماد الدین محمود ابن احمد فارابی ایک واقعہ ایک صحابیہ کا نقل کرتے ہیں۔ کہ ایک بی بی رباب نامی رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک شخص عمرو نامی کی زوجہ تھیں۔ انکے آپس میں عہد ہولیا تھا کہ جو پہلے مرے دوسرا تادم مرگ نکاح نہ کرے۔ عمرو کا انتقال ہوا۔ رباب ایک مدت تک بیوہ رہیں۔ پھر انکے باپ نے نکاح کردیا۔ اسی رات اپنے پہلے شوہر کو خواب میں دیکھا۔ انہوں نے کچھ شعر اس معاملہ کی شکایت میں پڑھے۔

یہ صبح کو خائف وترساں اٹھیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حال عرض کیا: آپ نے حکم دیا کہ مرتے دم تک تنہائی سے جی بہلائیں اور اس شوہر کو حکم دیا کہ انہیں چھوڑ دیں۔ انہوں نے چھوڑ دیا۔ الاصابہ فی تمیز الصحابہ۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۹

(۶) بالغہ کی شادی میں جلدی کرو

۱۵۲۵۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر الفاروق الاعظم رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : مَکْتُوبٌ فِی التَّوْرَاةِ مَنْ بَلَغَتْ لَهٗ ابْنَةٌ اثْنَتَیْ عَشْرَةَ سَنَةً فَلَمْ یُزَوِّجْهَا فَأَصَابَتْ اِثْمًا فَاِثْمُ ذٰلِکَ عَلَیْهِ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ توارت شریف میں فرماتا ہے: جس کی بیٹی بارہ برس کی عمر کو پہونچی اوراس نے اس کا نکاح نہ کیا، پھر یہ لڑکی گناہ میں مبتلا ہوئی تو اس کا گناہ اس شخص پر ہے۔

﴿۷﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جب کنواری لڑکیوں کے بارے میں یہ حکم ہے بیاہیوں کا معاملہ تو اور سخت ہے کہ دختران دوشیزہ کو حیا بھی زائد ہوتی ہے گناہ میں تفضیح کا خوف بھی زائد۔ اور خود بھی اس لذت سے آگاہ نہیں۔ صرف ایک طبعی طور پر ناواقفانہ خطرات دل میں گزرتے ہیں۔ اور جب آدمی کسی خواہش کا لطف ایک بار پاچکا تو اب اسکا تقاضہ رنگ دگر پر ہوتا ہے۔ اور ادھر نہ ایسی حیا اور نہ وہ خوف واندیشہ۔ اللہ عزوجل مسلمانوں کو ہدایت بخشے۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۰

(۷) عاقلہ بالغہ کو اپنے نفس کا اختیار ہے

۱۵۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : قال رسول اللہ

۱۵۲۵۔ کنز العمال للمتقی، ۴۵۴۱۲، ۱۶/۴۵۶ ☆ اتحاف السادۃ للزبید، ۲۷۴
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۰۱ ☆ شعب الایمان ، للبیهقی،

۱۵۲۶۔ الصحیح لمسلم ، باب استیذان الثیب فی النکاح ، ۱/۴۵۵
الجامع للترمذی، باب ما جاء ان لا یخطب الرجل علی خطبة اخیه ، ۱/۱۳۵
السنن للنسائی، باب استیذان البکر فی نفسها ، ۲/۶۳
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱/۲۱۹ ☆ السنن للدارمی، ۲/۱۳۸
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۵/۳۲۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۱۱۵
السنن لسعید بن منصور ، ۵۶۷ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۱۰۲۸۶، ۶/۱۴۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۳۰ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۷
نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۸۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۱۳۶

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلْأَيِّمُ أَحَقُّ بِنَفْسِهَا مِنْ وَّلِيِّهَا وَالْبُكْرُ تُسْتَأْذَنُ فِي نَفْسِهَا وَ اِذْنُهَا صُمَاتُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: عاقلہ بالغہ ولی کے مقابلہ میں اپنے نفس کی زیادہ حق دار ہے۔اور دوشیزہ سے اسکے نفس کا اذن لیا جائے گا۔اوراسکا سکوت بھی اذن ہے۔

﴿۸﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ظاہر ہے کہ عورت سے اذن جبھی لیا جاتا ہے کہ عاقلہ بالغہ ہو۔اور بے شک عاقلہ بالغہ کا اذن شرعا معتبر، اور بے شک دوشیزہ کا سکوت بھی اذن ہے۔مگر یہ اسی وقت ہے جبکہ ولی اقرب اس سے اذن لے ورنہ مجرد خاموشی اذن نہ ٹھہرے گی۔اور بے شک اکثر لوگ جو وکیل کئے جاتے ہیں اجنبی یا ولی بعید ہوتے ہیں۔تو ایسی حالت میں اگر انہوں نے اذن لیا اور دوشیزہ نے سکوت کیا تو سرے سے انہیں کے لئے وکالت ثابت نہ ہوئی۔اور اگر اس نے صاف ہوں کہہ دیا۔یا ولی اقرب کے اذن لینے پر سکوت کیا تو اس کے لئے وکالت حاصل ہوگئی۔

فتاوی رضویہ ۵/۱۰۳

(۸) کسی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دو

۱۵۲۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۵۲۶۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۱۱۹/۵ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۱۱/۳
جامع مسانید ابی حنیفة ، ۱۱۹/۲ ☆ السنن للدار قطنی، ۲۴۲/۳

۱۵۲۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، لا یخطب علی خطبة اخیه ، ۷۷۲/۲
السنن لابی داؤد ، النکاح ، باب فی کراهية ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه ۲۸۴/۱
السنن للنسائی، باب النهی ان یخطب الرجل علی خطبة اخیه، ۶۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۵۰۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۶/۶
مسند ابی حنیفة ، ۱۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۶۲/۷
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۳۰۵/۱۶ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۴۴
المطالب العالية لابن حجر، ۳۰۳۹ ☆ شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۹ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۲/۶
المغنی للعراقی، ۳۷/۲ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۲۸/۵
ارواء الغلیل للالبانی، ۲۲۸/۶ ☆

علیه وسلم : لَایَخۡطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطۡبَةِ أَخِیۡهِ حَتّی یَنۡکِحَ أَوۡ یَتۡرُكَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیام پر پیام نہ دے جب تک کہ وہ نکاح نہ کرے یا اس رشتہ کوختم نہ کردے۔　　فتاوی رضویہ ۵/ ۵۷۷

۱۵۲۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَایَخۡطُبُ الرَّجُلُ عَلیٰ خِطۡبَةِ أَخِیۡهِ وَلَایَسُمِ الرَّجُلُ عَلیٰ سَوۡمِ أَخِیۡهِ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کوئی شخص اپنے بھائی کے پیغام نکاح پر پیغام نہ دے۔اورکوئی شخص اپنے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ نہ لگائے۔

(۹) متعہ حرام ہے

۱۵۲۹۔ **عن** سبرة بن معبد الجهنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : یَا أَیُّهَا النَّاسُ ! اِنِّی کُنۡتُ اٰذَنۡتُ لَکُمۡ فِی الۡاِسۡتِمۡتَاعِ مِنَ النِّسَآءِ ، وَاِنَّ اللّٰهَ عَزَّوَجَلَّ قَدۡ حَرَّمَ ذٰلِكَ اِلیٰ یَوۡمِ الۡقِیَامَةِ ۔

حضرت سبرہ بن معبد جہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اے لوگو! میں نے تمہیں متعہ کی اس سے پہلے اجازت دی تھی۔اوراب بیشک اللہ تعالیٰ نے متعہ قیامت تک کیلئے حرام فرمادیا۔

۱۵۲۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم الخطبة ، ۱/۴۵۴
السنن لابن ماجه ، لا یخطب الرجل ، ۱/۱۳۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶/۵۰۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۵۶
کنز العمال للمتقی، ۴۴۶۱۵، ۱۶/۳۰۵ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۳۷
۱۵۲۹۔ الصحیح لمسلم ، باب المتعة ، ۱/۴۵۱ ☆
السنن للدارمی، ۲/۱۴۰ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۰۳
شرح السنة للبغوی، ۹/۱۰۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۲/۱۴۰
کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۵۳، ۱۶/۳۲۸ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۳/۱۷۷
تلخیص الحبیر لابن حجر ، ۳/۱۵۵ ☆ التفسیر للبغوی ، ۱/۵۰۶
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۱۷۰ ☆ التفسیر لابن کثیر ، ۲/۲۲۶

السلسلة الصحيحة للالبانى، ۳۸۱ ☆ زاد المسير لابن الجوزى، ۵۳/۲

۱۵۳۰۔ **عن** أمير المؤ منين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم نهى عن نكاح المتعة يوم خيبر وعن لحوم الحمر الاهلية ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے متعہ سے غزوۂ خیبر کے دن منع فرمایا اور گدھے کے گوشت سے بھی۔

۱۵۳۱۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : انما المتعة فى اول الاسلام ،كان الرجل يقدم البلد ليس له بها معرفة ، فيتزوج المرأة بقدر مايرى أنه يقيم فتحفظ له متعة وتصلح له شيئه حتى اذا نزلت الآيه . اِلَّاعَلٰىٓ أَزْوَاجِهِمْ أَوْمَامَلَكَتْ أَيمَانُهُمْ ،قال ابن عباس : فكل فرج سواهما فهو حرام ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ متعہ ابتدائے اسلام میں جائز تھا۔مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اتنے دنوں کیلئے عقد کر لیتا جتنے روز اسکے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا۔وہ عورت اسکے اسباب کی حفاظت ،اسکے کاموں کی درستگی کرتی ۔جب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی ’’سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا بیویوں اور کنیزوں کے‘‘ اس دن سے ان دو کے سوا تمام شرمگاہیں حرام ہوگئیں۔

۱۵۳۲۔ **عن** جابر بن عبد الله الانصارى رضى الله تعالىٰ عنه قا ل : تمتعنا نسوة فى غزوة تبوك ، فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فنظر اليهن وقال : من هؤلاء النسوة ؟ قلنا : يارسول الله ! نسوة تمتعناهن، قال : فغضب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حتى احمر ت وجنتاه وتمعر وجهه وقام فيناخطيبا،فحمدالله واثنى عليه ،ثم نهى عن المتعة ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ انصاری اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ غزوہ تبوک میں ہم نے کچھ عورتوں سے متعہ کیا۔اسی درمیان سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہم میں تشریف

۱۵۳۰۔ الجامع للترمذى، باب فى النكاح ، المتعة ، ۱۳۳/۱
۱۵۳۱۔ نصب الراية للزيلعى، ۱۷۹/۳

لائے اوران عورتوں کو دیکھ کرارشاد فرمایا: یہ عورتیں کون ہیں؟ ہم نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان سے ہم نے متعہ کیا ہے۔ یہ سن کر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے غضب فرمایا یہاں تک کہ دونوں رخسار مبارک سرخ ہوگئے اور چہرۂ مبارک کا رنگ بدل گیا۔ اسی وقت ہمارے درمیان کھڑے ہوکر خطبہ شروع کر دیا اور حمد وثنا کے بعد متعہ کا حرام ہونا بیان فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۳/۵

(۱۰) حضرت سیدہ فاطمہ کا نکاح

۱۵۳۳۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : جاء ابوبكر ثم عمر رضى الله تعالىٰ عنهما يخطبان فاطمة الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فسكت ولم يرجع اليهما شيئا ،فانطلقا الى على رضى الله تعالىٰ عنه بامر انه يطلب ذلك ، قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم فنبهانى لأمر كنت عنه غافلا ،فقمت اجر ردائى حتى أتيت النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقلت :تزوجنى فاطمة ، قال : عند ك شئ ؟ فقلت : فرسى وبدنى، قال : أَمَّا فَرَسُكَ فَلَابُدَّلَكَ مِنهَا ، وَأَمَّابُدنُكَ فَبِعُهَا، فَبِعتُهَا بِأَربَعِ مِأَةٍ وَثَمَانِينَ دِرهَمًا ،فجئته بها فوضعتها فى حجره صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقبض منها قبضة فقال : أَىُ بِلَالُ ! اِبتَغ بِهَا لَنَا طِيبًا، وامرهم ان يجهزوها ،فجعل لها سرير مشروط ووسادة من أُدم حشوها ليف ، وقال لعلى : اِذَا أَتَتكَ فَلَا تُحدِثُ شَيئًا حَتّى آتِيَكَ، فجاء ت مع أُم أيمن حتى قعدت فى جانب البيت وأنا فى جانب ،وجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم الحديث ـ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت صدیق اکبراور حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما یکے بعد دیگرے سرکار کی خدمت میں حضرت فاطمہ کے بارے میں پیغام نکاح لیکر حاضر ہوئے۔ لیکن سرکار نے دونوں حضرات کو کوئی جواب نہیں دیا بلکہ دونوں مواقع پر سکوت فرمایا: تو یہ دونوں حضرات حضرت علی کے پاس تشریف لائے اوراسی بابت ان سے کہا: حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم فرماتے ہیں: ان دونوں حضرات نے مجھے ایسی چیز سے باخبر کیا جسکی طرف میری کوئی توجہ ہی نہیں تھی۔ لیکن ان دونوں حضرات

۱۵۳۳۔ السنن لابی داؤد ، کتا ب النکاح، ۲۸۹/۱
کنز العمال للمتقی، ۳۷۷۵۵، ۶۸۴/۱۳ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۲۲۲۵

کے کہنے پر میں بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور جذبات سے مغلوب بارگاہ رسالت میں اس طرح حاضر ہوا کہ میری چادر زمین پر گھسٹ رہی تھی ۔ میں نے عرض کیا: فاطمہ کی شادی مجھ سے فرمادیں۔سرکار نے فرمایا: تمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا: میرے پاس ایک گھوڑا اور ایک اونٹ ہے۔سرکار نے فرمایا: گھوڑا تو تمہارے لئے ضروری ہے۔لیکن اونٹ کو فروخت کردو۔ چنانچہ چارسواسی درہم میں اس کو میں نے فروخت کردیا اور ان دراہم کو لیکر سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوگیا۔حضور نے ان میں سے کچھ دراہم لئے اور حضرت بلال کو دیتے ہوئے فرمایا: کہ اس سے خوشبو خریدلاؤ۔اور صحابہ کرام کو حکم دو کہ فاطمہ کیلئے جہیز تیار کریں۔تو سرکار کی صاحبزادی کا جہیز ایک بنی ہوئی چارپائی اور تکیہ جس میں کھجور کی چھال بھری تھی تیار کیا گیا پھر حضرت علی سے سرکار نے فرمایا: اس وقت تک کوئی نئی بات پیش نہ آئے جب تک میں تمہارے پاس نہ پہونچ جاؤں ۔ پھر حضرت فاطمہ رخصت ہوکر حضرت ام ایمن کے ساتھ آئیں اور گھر کے ایک کنارے تشریف فرما ہوئیں۔اور میں دوسری جانب میں مقیم ہوا کہ اتنے میں سرکار تشریف لے آئے۔ فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

(۱۱)ام المؤمنین حضرت عائشہ کا نکاح

۱۵۳۴۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا ، ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تزوجہا و ھی بنت سبع سنین و زفت الیہ وھی بنت تسع سنین و لعبہا معہا ، و مات عنہا وھی بنت ثمانی عشرة۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے آپ سے نکاح فرمایا تو آپ کی عمر سات سال تھی اور جب رخصت ہوئیں تو عمر نو سال تھی یہاں تک کہ آپ کے کھلونے ساتھ میں گئے تھے۔اور جب سرکار کا وصال اقدس ہوا تو عمر اٹھارہ سال کی تھی۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۹۱

(۱۲)لڑکا بالغ ہوجائے تو نکاح کردو

۱۵۳۵۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی

۱۵۳۴۔ الصحیح لمسلم، باب جواز تزویج الاب البکر، ۱/۴۵٦

۱۵۳۵۔ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۳۸

اللہ تعالیٰ علیه وسلم :مَنْ وُلِدَ لَهٗ وَلَدٌ فَلْیُحْسِنُ اِسْمَهٗ وَ أَدَّبَهٗ ، فَاِذَا بَلَغَ فَلْیُزَوِّ جُهٗ، فَاِنْ بَلَغَ وَ لَمْ یُزَوِّجُهُ فَأَصَابَ اِثْمًا فَاِنَّمَا اِثْمُهٗ عَلیٰ أَبِیْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کے کوئی بچہ پیدا ہوا وہ اسکا اچھا نام رکھے اور اسے اچھا ادب دے، پھر جب بالغ ہو اس کا نکاح کردے۔ اور اگر وہ بالغ ہوا اور یہ اسکا نکاح نہ کرے اور اس سے کوئی گناہ صادر ہو تو بات یونہی ہے کہ اسکا گناہ اس کے باپ پر ہے۔

﴿۹﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اور باپ پر گناہ ہونے سے یہ لازم نہیں آتا کہ اولاد پر نہ ہو جبکہ وہ مکلّف ہو۔ خود حدیث میں بیان فرمایا: فاصابت اثما ، اور فاصاب اثما ۔ کہ گناہ کی نسبت لڑکی اور لڑکے کی طرف بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/

(۱۳) حضرت سلیمان علیہ السلام کی نوے یا سو بیویاں تھیں

۱۵۳۶۔ **عن** أبی هريرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : قَالَ سُلَیْمَانُ عَلَیْهِ الصَّلوٰةُ والسَّلامُ لَأَطُوْفَنَّ اللَّیْلَةَ عَلیٰ تِسْعِیْنَ اِمْرَأَةً (وَفِی روایة) بِمِأَةِ اِمْرَأَةٍ کُلُّهُنَّ تَاتِی بِفَارِسٍ یُجَاهِدُ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، فَطَافَ عَلَیْهِنَّ جَمِیْعًا فَلَمْ تَحْمِلُ مِنْهُنَّ اِلَّا اِمْرَأَةٌ وَّاحِدَةٌ جَآءَ تْ بِشِقِّ رَجُلٍ ، وَأَیْمِ اللّٰهِ الَّذِی نَفْسِی مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَو قَالَ: اِنْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَاهَدُوْا فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ أَجْمَعُوْنَ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سلیمان علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا: قسم ہے آج کی رات میں نوے اور ایک روایت میں سو عورتوں پر طواف کرونگا کہ ہر ایک سے ایک سوار پیدا ہوگا جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرے۔ پھر آپ نے ان پر طواف کیا تو صرف ایک بیوی حاملہ ہوئیں اور ان سے بھی کامل اعضاء والا بچہ نہ پیدا ہوا۔ حضور نے فرمایا: قسم بخدا، اگر آپ انشاء اللہ کہہ لیتے تو بیویوں سے مجاہدین ہی پیدا ہوتے۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۸۰/۹

۱۵۳۶۔

۲۔مہر

(ا)مہر کا بیان

۱۵۳۷۔**عن** أمير المؤمنين عمر الفاروق الاعظم رضی الله تعالیٰ عنه قال: ماعلمت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نکح شیئا من نسائه ، و لا انکح شئيا من بناته علی أكثر من اثنتی عشرة أوقیه۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نہیں جانتا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ازاج مطہرات میں سے کسی سے بارہ اوقیہ(تقریباً پانچ سودرہم) سے زیادہ پر نکاح کیا۔اورنہ اپنی بنات طیبات میں سے کسی کا اس سے زیادہ پر نکاح کیا۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لیکن ام المؤمنین حضرت ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بنت ابی سفیان خواہر حضرت امیر معاویہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ انکا مہر ایک روایت پر چار ہزار درہم تھا۔جیسا کہ سنن ابی داؤد میں ہے۔

۱۵۳۸۔ **عن** عروه رضی الله تعالیٰ عنه عن ام حبيبه رضی الله تعالیٰ عنها انها كانت تحت عبيد الله بن جحش فمات بارض الحبشة فزوجها النجاشی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وامهر ها عنه اربعة آلاف ،وبعث بها الی رسو ل الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مع شرحبيل بن حسنة ،قال ابو داؤد :وحسنة هی امه ۔

حضرت عروہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت ام المؤمنین ام حبیبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کرتے ہیں کہ آپ پہلے حضرت عبیداللہ بن جحش کے نکاح میں تھیں ۔انکا وصال حبشہ میں ہوگیا۔تو وہاں کے بادشاہ حضرت اصحمہ نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آپکو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے نکاح میں چار ہزار درہم کے عوض دیدیا۔اور حضرت شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ آپکی خدمت میں بھیج دیا۔ابو داؤد کہتے ہیں: حسنہ حضرت شرحبیل کی

۱۵۳۷۔ السنن لابن ماجه ، باب صداق اللنساء ، ۱/۱۳۵

۱۵۳۸۔ السنن لابی داؤد ، باب الصداق، ۱/۲۸۷

والدہ کا نام ہے۔

دوسری روایت میں چار ہزار دینار تھا۔جیسا کہ حاکم نے مستدرک میں روایت کر کے اسکو صحیح قرار دیا۔اور امام ذہبی نے اسکو باقی رکھا۔

لیکن یہ سب کچھ ہماری پیش کردہ حدیث کے خلاف نہیں جو ہم نے حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی۔کیونکہ یہ چار ہزار کا مہر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب سے نہیں تھا۔بلکہ شاہ حبشہ حضرت نجاشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی طرف سے تھا۔

اور حضرت بتول زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کا مہر اقدس چار سو مثقال چاندی تھا۔جیسا کہ مرقات،مواہب لدنیہ اور روضۃ الاحباب میں منقول ہے۔درہم شرعی کا وزن ۳/ شہ ۱ ۵-۱ سرخ چاندی ہے۔اور دینار ایک مثقال یعنی چار ماشہ سونا۔یہ ہی وزن سبعہ ہے۔یعنی سات مثقال وزن میں برابر دس درہم کے۔اور باعتبار قیمت ایک دینار شرعی دس درہم کا تھا۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ **عن** أبی سلمة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها کم کان صداق النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم؟ قالت : کان صداقه لأزواجه ثنتی عشرة أوقیه و نش ، قالت أتدری ، ما النش ؟ قلت: لا ، قا لت : نصف أوقیة ، فتلك خمس مأة دراهم۔

حضرت ابوسلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مہر کے بارے میں دریافت کیا تو فرمایا: سرکار کا مہر ساڑھے بارہ اوقیہ چاندی (پانچ سو درہم) تھا۔ام المؤمنین نے فرمایا: نش جانتے ہو کسے کہتے ہیں؟ میں نے کہا: نہیں۔فرمایا: نصف اوقیہ کو کہتے ہیں۔تو یہ پانچ سو درہم ہوئے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۸۶

۱۵۳۹۔ الصحیح لمسلم، کتاب النکاح، ۲/۴۵۸

(۲)مہر سیدہ فاطمہ

۱۵۴۰۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لما تزوج علی فاطمۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہا قال لہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اعطھا شیئا، قال:ماعندی شیٔ ، قال : أَیْنَ دِرْعُکَ الْحَطِیْمَۃُ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا نکاح حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے ہوا تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے علی! تم فاطمہ کو بطور مہر کچھ ادا کرو۔ حضرت علی نے عرض کیا: یارسول اللہ میرے پاس کچھ نہیں جو میں پیش کروں۔ سرکار نے فرمایا: تمہاری وہ زرہ کیا ہوئی جو حطیمہ کی بنی ہوئی ہے۔

۱۵۴۱۔ **عن** رجل من أصحاب النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان علیا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لما تزوج فاطمۃ بنت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أرادأن یدخل بھا فمنعہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حتی یعطیھا شیئا ، فقال: یارسول اللہ ! لیس لی شیٔ ،فقال لہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَعْطِھَا دِرْعَکَ !فأعطاھا درعہ ثم دخل بھا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے جب حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا اور دخول کا ارادہ کیا تو سرکار نے منع فرمایا۔ کہ پہلے بطور مہر کچھ ادا کرو۔ آپ نے عرض کیا: یارسول اللہ! میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنی زرہ دیدو! تو حضرت علی نے زرہ دی پھر دخول واقع ہوا۔

۱۵۴۰۔ السنن لابی داؤد، باب الرجل یدخل امراتہ ، ۲۸۹/۱
السنن للنسائی، باب تحلۃ الخلوۃ ، ۷۶/۲
السنن الکبری للبیہقی، ۲۳۴/۷ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۸۳/٤
دلائل النبوۃ للبیہقی، ۱٦۱/۳ ☆ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۸۳/٤
کنز العمال للمتقی، ۲٦۳۷۹، ۱۱۷/۱۳ ☆ السنن لسعید بن منصور ، ٦۰۰
۱۵٤۱۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل یدخل امراتہ ، ۲۸۹/۱
السن الکبری للبیہقی، ۲۵۲/۷ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۵/۱۱
المصنف لابن ابی شیبۃ ، ۱۹۹/٤ ☆

١٥٤٢۔ **عن** نجيح رضى الله تعالىٰ عنه عن رجل سمع عليا كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم يقول : اردت ان اخطب الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ابنته فقلت : والله مالى من شئ ثم ذكرت صلته وعائدته ،فخطبتها اليه ،فقال : وهل عندك شئ ،قلت : لا ،قال : وَأَيۡنَ دِرۡعُكَ الۡحَطِيۡمَةُ الَّتِى أَعۡطَيۡتُكَ يَوۡمَ كَذَا وَكَذا، قلت :هو عندى ،قال: أَعۡطِهَا اِيَّاهَا ۔

حضرت نجیح رضی اللہ تعالیٰ عنہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک صاحب سے روایت کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کوفرماتے سنا: کہ میں نے ارادہ کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صاحبزادی کے بارے میں پیغام دوں ۔لیکن خدا کی قسم !میرے پاس کچھ نہیں تھا۔پھر مجھے حضور کی صلہ رحمی اورنوازشات یاد آئیں اورمیں نے پیغام دیاتو سرکار نے فرمایا:تمہارے پاس کچھ ہے۔میں نے کہانہیں۔سرکار نے ارشادفرمایا:تمہاری وہ زرہ کہاں ہے جومیں نے تم کوفلاں دن دی تھی؟ میں نے عرض کیا:وہ میرے پاس ہے۔فرمایا:وہی مہر میں ادا کردو۔

١٥٤٣۔ **عن** على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم رضى الله تعالىٰ عنه انه خطب فاطمة رضى الله تعالىٰ عنها ،فقال له النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : هَلۡ عِنۡدَكَ مِنۡ شَيۡءٍ ، قلت : لا ، قال : فَمَافَعَلۡتَ الدِّرۡعَ الَّتِى سَلَحۡتُكَهَا ،يَعۡنِى مِنۡ مَّغَانِمَ بَدۡرٍ ۔

حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت فاطمہ زہراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے بارے میں پیغام دیاتو حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کیاتمہارے پاس کچھ ہے؟ میں نے کہا:نہیں۔تو سرکار نے فرمایا:تم نے اس زرہ کا کیا کیا جومیں نے تم کوغزوۂ بدر کے مال غنیمت سے دی تھی۔

١٥٤٤۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه

١٥٤٢۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٨٠/١

١٥٤٣۔ السيرة الكبرى لابن اسحقاق۔

١٥٤٤۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢٠٤/٩ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ٤٧١٠

كنز العمال للمتقى، ٣٢٨٩١، ٦٠٠/١١ ☆ اللالى الصنوعة للسيوطى، ٢٠٥/١

المعجم الكبير للطبرانى، ١٩٤/١٠ ☆ ميزان الاعتدال ، ٥٢٨٠

وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِی أنْ أُزَوِّجَ فَاطِمَۃَ مِنْ عَلِیِّ بْنِ أبِی طَالِبٍ ،رَضِیَ اللّٰہ تعالیٰ عَنہُ ، فَأشْھَدُوا اِنِّی قَدْ زَوَّجْتُہٗ عَلیٰ أرْبَعِ مِأۃِ مِثْقَالٍ فِضَّۃً اِنْ رَضِیَ بِذٰلِكَ عَلِیٌّ ،ثم دعا النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم بطبق من بسر ،ثم قال : اِنْتَھِبُوا ! فانتھبنا ،ودخل علی فتبسم النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی وجھہ ،ثم قال : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ أَمَرَنِی أنْ أُزَوِّجَكَ فَاطِمَۃَ عَلیٰ أرْبَعِ مِأۃِ مِثْقَالٍ فِضَّۃً ،أرَضِیتَ بِذٰلِكَ ؟ فقال: قد رضیت بذلك ،یارسول اللہ ! فقال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : جَمَعَ اللّٰہُ شَمْلَکُمَا وَأعَزَّجَدَّکُمَا وَبَارَكَ عَلَیْکُمَا وَأخْرَجَ مِنْکُمَا کَثِیْرًاطَیِّبًا، قال انس: فواللہ! لقد اخرج منھما الکثیر الطیب ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ میں فاطمہ کی شادی علی ابن طالب سے کردوں ۔لہذا تم سب حضرات گواہ رہوکہ میں نے فاطمہ کوعلی کے نکاح میں چارسو مثقال چاندی کے عوض دیا اگرعلی اس سے راضی ہوں ۔ پھرحضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک طبق کھجوریں منگائیں اور فرمایا: لوٹ لو۔لہذا ہم سب نے وہ کھجوریں لوٹ لیں ۔اسکے بعد حضرت علی داخل ہوئے توسرکار مسکرائے اورفرمایا: اے علی! مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ حکم ملاہے کہ میں فاطمہ کو تمہارے نکاح میں چارسومثقال چاندی کے عوض دیدوں ،تو کیاتم اس سے راضی ہو؟ حضرت علی نے عرض کیا میں راضی ہوں یارسول اللہ! پھرسرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ تم دونوں کی چادرکوجمع فرمائے ،تمہارے خاندان کوعزت دے ،تم میں برکت رکھے،اورتم سے خیرکثیرکوعالم میں پھیلائے ۔حضرت انس فرماتے ہیں: قسم خدا کی! سرکار کی یہ دعا ایسی دعا قبول ہوئی کہ دونوں پاک ہستیوں سے اللہ تعالیٰ نے خیر کثیرکو عالم میں خوب خوب عام فرمایا۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مہراقدس سیدۃ النساء بتول زہراء صلی اللہ تعالیٰ علی ابیہا الکریم وعلیہا وسلم میں روایات بظاہر مختلف ہیں ۔مگر بتوفیق اللہ تعالیٰ ان سب میں تطبیق بروجہ نفیس و دقیق حاصل ہے ۔

۱۵۴۴۔ تنزیہ الشریعۃ لابن عراق، ۱/۴۱۰ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۴/۱۲۶
الموضوعات لابن الجوزی، ۱/۴۱۵ ☆ الفوائد المجموعۃ ، ۳۹۰

مندرجہ بالا تفصیل سے معلوم ہوا کہ اس بارے میں روایات مستندہ معتد بہا تین ہیں۔

(۱) یہ کہ مہر مبارک درم و دینار نہ تھے بلکہ ایک زرہ کہ حضور پرنور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت امیر المؤمنین مولی المسلمین کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کو عطا فرمائی تھی۔ وہی مہر میں دی گئی۔

(۲) یہ کہ چارسواسی درہم تھے۔

(۳) یہ کہ چارسو مثقال چاندی۔

انکے علاوہ جو اقاویل مجہولہ ہیں کہ پانسو درم مہر تھا۔ یا چالیس مثقال سونا۔ سب بے اصل ہیں۔

اب بتوفقیہ تعالیٰ توفیق سنئے!

پہلی دو روایتوں میں وجہ تطبیق ظاہر ہے کہ مہر میں زرہ دی کہ چارسواسی کو بکی۔ اب چاہے زرہ کہیئے خواہ اتنے درم۔ حافظ محبّ الدین احمد بن عبد اللہ طبری نے دونوں روایات میں اسی طرح توفیق کی۔ اور روایت ثالثہ سے انکی توفیق یوں ہے کہ حدیث زرہ کو ہمارے علمائے کرام نے مہر معجّل پر محمول فرمایا جو وقت زفاف اقدس ادا کیا۔ ملا علی قاری اور محقق علی الاطلاق نے اسی کو بیان فرمایا۔ کہ اہل عرب کی عادت یہ ہی تھی کہ دخول سے قبل، کچھ مہر ضرور ادا کیا کرتے تھے۔ یہاں تک کہ ایسی ہی روایت کی بنیاد پر بعض ائمہ کرام کا مسلک یہی ہے کہ مہر معجّل ہونا ضروری ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۴۹۴

۳۔حسن معاشرت

(ا)عورتوں سے حسن سلوک

۱۰۴۵۔**عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَكْمَلُ الْمُؤمِنِيْنَ اِيْمَانًا أَحْسَنُهُمْ خُلُقًا ، وَخَيَارُكُمْ خيَارُكُمْ لِنِسَائِهِمْ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کامل وہ ہے جس کا اخلاق اچھا ہو،اورتم میں بہتر شخص وہ ہے جو اپنی عورتوں سے اچھے طریقے پر پیش آئے۔

۱۰۴۶۔**عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : خَيْرُكُمْ خَيْرُكُمْ لِأَهْلِهِ وَأَنَا خَيْرُكُمْ لِأَهْلِیْ ۔

۱۰۴۵۔ الجامع للترمذی،	باب حق المرأة على الزوج			۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۵۰/۲	☆	السنن للدارمی،	۳۲۳/۲
المستدرك للحاكم	۳/۱	☆	المعجم الصغير للطبرانی،	۲۱۸/۱
موارد الظمئان للهيثمی،	۱۳۱۱،	☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	۳۰۳/۵
المطالب العالية لابن حجر ،	۲۵۴۱	☆	الترغيب والترهيب للمنذری،	۴۱۱/۳
حلية الاولياء لابی نعيم،	۲۴۸/۹	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۲۵۸/۱۰
مشكوة المصابيح للتبريزی،	۳۲۶۴	☆	اتحاف السادة للزبيدی،	۳۵۵/۵
المغنی للعراقی،	۴۵/۲	☆	كشف الخفا للعجلونی،	۲۰۰/۱
السلسلة الصحيحة للالبانی،	۷۵۱	☆	التاريخ الكبير للبخاری،	۱۳۰/۲
عمل اليوم و الليلة لابن السنی،	۶۴	☆	الدر المنثور للسيوطی،	۷۴/۲
التمهيد لابن عبد البر،	۲۳۷/۹ ۷	☆	كنز العمال للمتقی،	۵۱۲۰
تاريخ اصفهان لابی نعيم ،	۶۷/۲	☆	الجامع الصغير للسيوطی،	۸۸/۱
۱۰۴۶۔ السنن لابن ماجه ،	باب حسن معاشرة اللنساء			۱۴۳/۱
السنن للدارمی،	۱۵۹/۲	☆	السنن الكبرى للبيهقی،	۴۶۸/۷
موار الظمأن للهيثمی،	۱۳۱۲	☆	مجمع الزوائد للهيثمی	۳۰۳/۴
المعجم الكبير للطبرانی،	۳۶۳/۱۹	☆	مشكل الآثار للطحاوی،	۲۱۱/۳
السلسله الصحيحة للالبانی،	۴۶۲	☆	اتحاف السادة للزبيدی ،	۳۵۵/۵
الطبقات الكبرى لابن سعد،	۱۴۱/۸	☆	كنز العمال للمتقی،	۴۴۹۴۱، ۳۷۱/۱۶
الطبقات الكبر ی لابن سعد،	۱۴۱/۸	☆	مشكوة المصابيح للتبريزی،	۲۳۵۲
حلية الاولياء لابی نعيم ،	۱۳۸/۷	☆	الجامع الصغير للسيوطی،	۲۵۰/۱

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے اہل وعیال کیلئے بہتر سلوک کرے۔اور میں اپنے اہل پر تم میں بہتر ہوں۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ہر چند کہ اللہ تعالیٰ نے مردوں کو عورتوں پر فضیلت دی۔

الرجال قوامون علی النساء بما فضل بعضھم علی بعض وبما انفقوا من اموالھم ، یہاں تک کہ حدیث میں آیا۔ کہ اگر کسی کیلئے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ مرد کو سجدہ کرے۔مگر عورتوں کو بے وجہ شرعی ایذا دینا ہرگز جائز نہیں۔ بلکہ انکے ساتھ نرمی اور خوش خلقی اور انکی بدخوئی پر صبر اور انکی دلجوئی اور جن چیزوں میں مخالفت شرع نہیں انکی مراعات شارع کو پسند ہے۔اور جس طرح اللہ تعالیٰ نے مردوں کے حق ان پر مقرر فرمائے انکے حق بھی مردوں پر مقرر فرمائے۔ ولھن مثل الذی علیھن بالعروف ، ازآنجملہ کھلانے پہنانے وغیرہما امور اختیاریہ میں چند بیویوں کو برابر رکھنا واجب ہے۔ یہاں تک کہ اگر فرق کریگا قیامت کے دن ایک طرف جھکا اٹھیگا۔ فتاوی رضویہ ۵/۱۷۵

(۲) عورت کو حسن تدبیر سے سیدھا رکھو

۱۵۴۷۔ **عن** أبی ھریرة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ الْمَرْأَةَ خُلِقَتْ مِنْ ضِلَعٍ ،لَنْ تَسْتَقِیْمَ لَکَ عَلیٰ طَرِیْقَةٍ، فَاِنِ اسْتَمْتَعْتَ اِسْتَمْتَعْتَ بِھَا ،وَبِھَا عِوَجٌ ،وِاِنْ ذَھَبْتَ تُقِیْمُھَا کَسَرْتَھَا ،وَکَسْرُھَا طَلاَقُھَا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت ٹیڑھی پسلی سے پیدا کی گئی ہے۔ہرگز کسی طرح تیرے لئے سیدھی نہ ہوگی ،اگر تو اس سے نفع حاصل کرنا چاہتا ہے تو نفع حاصل کرلے۔اور اگر سیدہی کرنے کی کوشش کی تو تو اسکو (سیدھا نہیں کرسکے گا بلکہ) توڑ دیگا۔اور اسکو توڑنا طلاق دینا ہے۔

۱۵۴۷۔ الصحیح لمسلم ، باب الوصیة بالنساء ۱/۴۷۵
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۳۶۰ ☆ المسند للحمیدی، ۱۱۶۸
جمع الجوامع للسیوطی، ۷۸۷۴ ☆

(۳)عورتوں کو نہ ستاؤ

۱۵۴۸۔ **عن** أیاس بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَقَدُطَافَ بَالِ مُحَمَّدٍ نِسَآءٌ کَثِیُرٌ یَشُکُوُنَ أزُوَاجَهُنَّ ،لَیُسَ اُوُلٰئِكَ بِخَیَارِکُمُ ۔

حضرت ایاس بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: آج کی رات بہت سی عورتوں نے ہماری بارگاہ اقدس کا طواف کیا۔وہ اپنے شوہروں کی شکایت کرتی تھیں۔وہ تم میں کے بہتر لوگ نہیں جو عورتوں کو ایذا دیتے ہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۷۹

(۴)میاں بیوی کی محبت بے مثال چیز ہے

۱۵۴۹۔ **عن** محمد بن عبدالله جحش رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ لِلزَّوُجِ مِنَ الُمَرُأۃِ لَشُعُبَةٌ مَاهِیَ لِشَیُءٍ ۔

حضرت محمد بن عبداللہ جحش رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میاں بیوی کے درمیان اتنی محبت ہوتی ہے جو دوسرے کسی سے نہیں ہوتی۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۶۵

(۵)عورت کو شوہر سے جدا کرنا حرام ہے

۱۵۵۰۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَیُسَ مِنَّامَنُ خَبَّبَ اِمُرَأۃً عَلیٰ زَوُجِهَا أوُ عَبُدًا عَلیٰ سَیِّدِهٖ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: وہ شخص ہماری جماعت سے نہیں جس نے کسی عورت کو اسکے شوہر سے بگاڑا۔اور

۱۵۴۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۴/۶۶ ☆ المستدرك للحاکم ۴/۶۱
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۴/۴۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۴۵۳، ۱۶/۲۷۸
۱۵۵۰۔ السنن لابی داؤد ، باب من خبب امرأۃ ، ۱/۲۹۶
المستدرك للحاکم ۲/۲۰۶ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/۸۱
مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۳۳۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۷
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۹۹۴، ۱۱/۴۵۶ ☆

جس نے کسی غلام کو اسکے آقا سے بگاڑا۔

(۶) دو بیویوں کے درمیان انصاف ضروری ہے

۱۵۵۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ كَانَتْ لَهٗ اِمْرَأتَانِ فَمَالَ اِلیٰ اِحْدٰهُمَا جَآءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَشِقُّهٗ مَائِلٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کی دو بیویاں ہوں اور پھر وہ ایک طرف جھکا رہے تو قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ ایک طرف جھکا ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۷۱

(۷) ازواج کے درمیان باری مقرر کرنا

۱۵۵۲۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال لها : اِنِّی لَا أنْقُصُكِ شَيْئًا مِمَّا أعْطَيْتُ فُلَانَةٌ ،رَحُيَيْنِ وَجَرَّتَيْنِ وَمِرْفَقَةً حَشْوُهَا لِيْفٌ ، اِنْ سَبَّعْتُ لَكِ سَبَّعْتُ لِنِسَائِیْ ۔

ام المؤمنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھ سے فرمایا: میں نے ازواج مطہرات میں سے فلاں کو جو چیزیں عطا کی ہیں ان میں سے تمہارے لئے کوئی چیز کم نہیں کرونگا۔ دو چکیاں، دو مٹکے، ایک گدا جس میں کھجور کی چھال بھری ہوئی۔ اگر سات دن تمہارے یہاں قیام کروں گا تو سات دن باقی ازواج کیلئے۔

جد الممتار ۲/۴۵۰

۱۵۵۱۔ السنن لابی داؤد، باب القسم بين اللنساء، ۱/۲۹۰

الدر المنثور للسيوطی، ۲/۲۳۳ ☆ التفسير لابن كثير ، ۲/۳۸۲

التفسير للطبری، ۵/۲۵۳ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۴۸۱۹، ۱۶/۳۴۱

۱۵۵۲۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۲۹۲ ☆ المستدرك للحاكم ۲/۱۷۹

التمهيد لابن عبد البر، ۳/۱۸۸ ☆ موارد الظمئان للهيثمی، ۱۲۸۲

ارواء الغليل للالبانی، ۷/۸۳ ☆

۴۔شوہر کے حقوق

(۱)بیوی پر شوہر کا حق

۱۵۵۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقالت :یا رسول الله !اخبرنی ماحق الزوج علی الزوجة؟قال: لَوْكَانَ يَنْبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَسْجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا إِذَا دَخَلَ عَلَيْهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيْهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک عورت نے عرض کیا: یارسول اللہ! شوہر کا عورت پر کیا حق ہے ؟فرمایا: اگر کسی بشر کو لائق ہوتا کہ دوسرے بشر کو سجدہ کرے تو میں عورت کو حکم فرماتا کہ جب شوہر گھر میں آئے اسے سجدہ کرے، اس فضیلت کے سبب جو اللہ تعالیٰ نے اس پر رکھی ہے۔

۱۵۵۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :لَوْ كُنْتُ آمِرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو حکم دیتا کہ وہ غیر خدا کو سجدہ کرے تو پہلے عورت کو حکم دیتا کہ وہ

۵۵۳۔ المستدرك للحاكم ، ۲/۱۸۹ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۵۲
الترغيب و الترهيب للمنذری ، ۳/۵٤ ☆ دلائل النبوة لابی نعيم ، ۱۳۵

۱۵۵٤۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی حق الزوج علی المرأة ۱/۱۳۸
السنن لابی داؤد ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۱/۲۹۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۳۸۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۲/۱۸۷
كنز العمال للمتقی، ٤٤۷۷۳، ۱٦/۳۳۲ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۷/۲۹۱
ارواء الغليل للالبانی، ۷/٥٤ ☆ المعجم الكبير للطبرانی، ۵/۲۳۷
الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۵٤ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۵۵
دلائل النبوة لابی نعيم ، ۱۳٦ ☆ المصنف لابن ابی شيبة ، ٤/۳۰٦
التفسير لابن كثير ، ۲/۲۵۷ ☆ المغنی لعراقی، ۲/۵۹
البداية و النهاية لابن كثير، ٦/۱۵۷ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۵۹
علل الحديث لابن ابی حاتم ، ۲۲۵۰ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۲۸

امام ترمذی نے فرمایا یہ حدیث حسن غریب ہے ☆

اپنے شوہر کو سجدہ کرے۔۱۲م

۱۵۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : دخل النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم حائطا ،فجاء بعير فسجدله ،فقالوا: هذه بهيمة لا تعقل سجدت لك ونحن نعقل ،فنحن أحق أن نسجدلك ،فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:لَايَصۡلَحُ لِبَشَرٍ أنۡ يَّسۡجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوۡ صَلَحَ لَأَمَرۡتُ الۡمَرۡأَةَ أنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا لِمَالَهٗ مِنَ الۡحَقِّ عَلَيۡهَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے ۔ایک اونٹ نے حاضر ہوکر حضور کو سجدہ کیا۔صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یہ بے عقل چوپایہ ہے۔اس نے حضور کو سجدہ کیا،ہم تو عقل رکھتے ہیں تو ہمیں زیادہ لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: آدمی کو لائق نہیں کہ آدمی کو سجدہ کرے،ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو فرماتا: کہ شوہر کو سجدہ کرے اس حق کے سبب جو اس کا اس پر ہے۔

۱۵۵۶۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : كان اهل بيت من الانصار لهم جمل يسنون عليه ،وان الجمل استصعب عليهم فمنعهم ظهره ،وان الانصار جاء وا الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالوا :انه كان لنا جمل نسنی عليه وأنه استصعب علينا ومنعنا ظهره ، وقد عطش الزرع والنخل فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: لأصحابه، قوموا :فقاموا فدخل الحائط والجمل فی ناحية ، فمشی النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نحوه فقالت الانصار :يا نبی الله ! انه قد صار مثل الكلب الكلب ،وانا نخاف عليك صولته،فقال:ليس علی منه بأس، فلما نظرالجمل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اقبل نحوه حتی خر ساجدا بين يديه ،فأخذ رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم بنا صيته اذل

۱۵۵۵۔ كنز العمال للمتقی، ۴۴۷۷۷، ۱۶/۳۳۳ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۹/۴
الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۵۴ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۲/۲۰۶
امام اسیوطی نے مناہل الصفا میں اس حدیث کی سند کو حسن فرمایا۔

۱۵۵۶۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۱۵۹ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۵۵

امام منذری نے اس حدیث کی سند کو جید کہا۔اور اسکے راوی مشاہیر ثقہ ہیں

ماکانت قط حتی أدخله فی العمل ،فقال له أصحابه : یارسول الله !هذه بهیمة لاتعقل تسجدلك ونحن نعقل فنحن احق ان نسجد لك ؟ فقال :لَایَصۡلَحُ لِبَشَرٍ أنۡ یَّسۡجُدَ لِبَشَرٍ ،لَوۡ صَلَحَ لَأَمَرۡتُ الۡمَرۡأَةَ أنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا مِنۡ عَظۡمِ حَقِّهٖ عَلَیۡهَا، وَالَّذِی نَفۡسِی بِیَدِهٖ! لَوۡکَانَ مِنۡ قَدَمِهٖ اِلیٰ مَفۡرَقِ رَأسِهٖ قُرۡحَةٌ تَنۡبَجِسُ بِالۡقَیۡحِ وَالصَّدِیۡدِ ثُمَّ اسۡتَقۡبَلَتۡهُ لِلَحۡسَتِهٖ مَاأدَّتۡ حَقَّهٗ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک انصاری گھرانے کا اونٹ تھا جس پر وہ لوگ کھیتی کیلئے پانی لاد کرلاتے تھے۔ایک دن وہ اونٹ قابو سے باہر ہوگیا اور پیٹھ پر بوجھ نہیں لادنے دیا۔انصاری قبیلہ نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: ہمارا ایک اونٹ تھا جس پر ہم پانی لاد کرلاتے تھے لیکن اب وہ ہمارے قابو سے باہر ہے۔اور ہماری کھیتیاں اور کھجور کی فصلیں قحط کا شکار ہیں۔حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: چلو چل کر دیکھیں حضور باغ میں تشریف لے گئے تو دیکھا کہ اونٹ ایک طرف کھڑا ہے۔حضور اسکی طرف تشریف لے گئے ۔انصاری بولے: یارسول اللہ! یہ بورائے ہوئے کتے کی طرح ہورہا ہے۔ہمیں خوف ہے کہ کہیں حضور پر حملہ کردے۔فرمایا: مجھے اس سے کوئی خطرہ نہیں ۔جب اونٹ نے حضور کو دیکھا تو حضور کی خدمت میں حاضر ہوکر سجدہ میں گر پڑا حضور سرکار دو عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس کی پیشانی پکڑی تو وہ ایسا تابع ہوگیا کبھی نہیں تھا یہاں تک کہ حضور نے اسکو کام پر لگادیا۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ بے عقل جانور آپکو سجدہ کرتا ہے ہم تو ذی عقل ہیں۔لہذا ہم اس بات کے زیادہ حق دار ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: کسی انسا ن کو یہ جائز نہیں کہ وہ کسی انسان کو سجدہ کرے۔اگر کسی انسان کو سجدہ جائز ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے کہ شوہر کا بیوی پر نہایت حق عظیم ہے۔قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے! اگر شوہر کے قدم سے سر تک زخم ہو جس سے خون اور پیپ بہتا ہو۔پھر وہ اسکو چاٹ کر صاف کرے جب بھی شوہر کے حق سے سبکدوش نہ ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۲۱۸/۹

(۲)شوہر کا حق بیوی پر

۱۵۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: دخل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم حائطا للأنصار ومعه أبو بكر و عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فی رجال من الأنصار ، وفی الحائط غنم فسجد ن له فقال أبو بكر : یا رسول الله! كنا نحن احق بالسجودلك من هذه الغنم ، قال: اِنَّهٗ لَا یَنۡبَغِی فِی اُمَّتِی أنۡ یَسۡجُدَ أحَدٌ لِأحَدٍ ، وَلَوۡ كَانَ یَنۡبَغِی أنۡ یَّسۡجُدَ أحَدٌ لِأحَدٍ لَأمَرۡتُ الۡمَرۡأةَ أنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انصار کے ایک باغ میں تشریف فرما ہوئے۔صدیق وفاروق اور کچھ انصار رضی اللہ تعالیٰ عنہم ہمراہ رکاب تھے۔باغ میں بکریاں تھیں۔انہوں نے حضور کو سجدہ کیا۔صدیق نے عرض کیا: یارسول اللہ! ان بکریوں سے ہم زیادہ حقدار ہیں اس کے کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: بیشک میری امت میں نہ چاہئے کہ کوئی کسی کو سجدہ کرے۔اور ایسا مناسب ہوتا تو میں عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔

۱۵۵۸۔ **عن** عبد الله بن أبی أوفی رضی الله تعالیٰ عنه قال: بینما نحن قعود مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذ أتاه آت فقال: یارسول الله ! ناضح آل فلان قد ابق علیهم ، فنهض رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم (فذكر القصة وفیه سجود البعیر له صلی الله تعالیٰ علیه وسلم)فقال اصحابه: یا رسول الله! بهیمة من البهائم تسجد لك لتعظیم حقك ، فنحن احق ان نسجد لك ، قال: لا ، لَوۡ كُنۡتُ آمُرَ أحَدًا مِنۡ اُمَّتِی أنۡ یَّسۡجُدَ بَعۡضُهُمۡ لِبَعۡضٍ لَأمَرۡتُ النِّسَآءَ أنۡ یَّسۡجُدۡنَ لِأزۡوَاجِهِنَّ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم خدمت اقدس حضور سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر تھے، کسی نے آکر عرض کی: فلاں گھر کا شتر آبکش بے قابو ہوگیا۔حضور اٹھے اور ہم ہمراہ رکاب اٹھے ہم نے عرض کی حضور اس کے پاس نہ جائیں،

۱۵۵۷۔ دلائل النبوة للبیهقی، ۱۳۶ ☆ ملا علی قاری اور علامہ خفاجی نے شرح شفا میں اس کی سند کو صحیح کہا

۱۵۵۸۔ دلائل النبوة للبیبهقی، ۲۹/۶ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم، ۱۳۷

حضورتشریف لے گئے۔اونٹ کی نظر جمال انور پر پڑنا اوراسکا سجدہ میں گرنا ہم نے دیکھا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! ایک چوپایہ تو حضور کی تعظیم حق کیلئے حضورکوسجدہ کرے، ہم زیادہ اس کے لائق ہیں کہ حضورکوسجدہ کریں۔فرمایا: نہیں، اگر میں اپنی امت میں ایک دوسرے کوسجدہ کاحکم دیتا تو عورتوں کوفرماتا کہ شوہروں کوسجدہ کریں۔

۱۵۵۹۔ **عن** یعلی بن مرة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرج النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یوما فجاء بعیر یرغو حتی سجد له ، فقال المسلمون : نحن احق أن نسجد للنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: لَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ تَعَالىٰ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت یعلی بن مرہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم باہر تشریف لئے جاتے تھے۔ایک اونٹ بولتا ہوا آیا اور قریب آکر سجدہ کیا۔ مسلمانوں نے کہا: ہمیں تو زیادہ لائق ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کوسجدہ کریں۔حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں کسی کو غیر خدا کے سجدہ کاحکم دیتا تو عورت کوفرماتا کہ شوہر کوسجدہ کرے۔

۱۵۶۰۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : ان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم کان فی نفر من المهاجرین والانصار فجاء بعیر فسجد له ، فقال اصحابه : یا رسول الله ! تسجد لك البهائم والشجر فنحن احق ان نسجد لك ، فقال: أُعْبُدُوْا رَبَّكُمْ وَأَكْرِمُوْا أَخَاكُمْ ، وَلَوْ كُنْتُ آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک جماعت مہاجرین وانصار میں تشریف فرماتھے۔ایک اونٹ نے آکر سجدہ کیا۔صحابہ نے عرض کی: یارسول اللہ! چوپائے اور درخت حضور کوسجدہ کرتے ہیں۔تو ہم تو زیادہ

۱۵۵۹۔ السنن لابن ماجه ، باب حق الزوج علی المرأة ، ۱۳۳/۱
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۶/۳ ☆ دلائل النبوة لابی نعیم ، ۲۷۳
مطالع المسرات میں کہا: اس حدیث کی سند صحیح ہے۔
۱۵۶۰۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۶/۶ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۲۷۰ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ۱۵۷/۶

مستحق ہیں کہ حضور کو سجدہ کریں۔فرمایا: اللہ تعالیٰ کی عبادت کرواور ہماری تعظیم۔اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کرنے کا حکم کرتا تو عورت کو حکم دیتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۱۔ **عن** ثعلبة بن أبی مالك رضی ا لله تعالی عنه قال: اشتری انسان من بنی سلمة جملا ينضح عليه فادخله فی مربد ، فجاء لما يحمل فلم يقدر احد ان يدخل عليه الا تخبطه ، فجاء رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فذكر له ذلك، فقال:افتحو ا عنه ! فقالوا: انا نخشی عليك يا رسول الله ! قال: افتحوا عنه ! ففتحوا ، فلما رأه الجمل خر ساجدا، فسبح القوم وقالوا: يارسول الله ! كنا احق بالسجو د من هذه البهيمة ، قال: لَوُ يَنُبَغِی لِشَیُءٍ مِّنَ الُخَلُقِ أنُ يَّسُجُدَ لِشَیُءٍ دُوُنَ اللّٰهِ يَنُبَغِی لِلُمَرُأةِ أنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا۔

حضرت ثعلبہ ابن ابی مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بنوسلمہ میں سے کسی نے ایک اونٹ آب کشی کو خریدا اور سار میں کردیا۔جب اسے لادنا چاہا جو پاس جاتا اس پر حملہ کرتا حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جلوہ افروز ہوئے سرکار میں حال معروض ہوا ارشاد ہوا: دروازہ کھولو عرض کی: حضور اندیشہ ہے،فرمایا: کھولو،کھولدیا گیا۔اونٹ کی نگاہ جمال انور پر پڑنی تھی کہ حضور کیلئے سجدہ میں گرا۔حاضرین میں سبحان اللہ سبحان اللہ کا شور پڑ گیا۔پھر عرض کی: یارسول اللہ! ہم تو اس چوپائے سے زیادہ سجدہ کرنے کے سزاوار ہیں۔فرمایا: اگر مخلوق میں کسی کو کسی غیر خدا کیلئے سجدہ مناسب ہوتا تو عورت کو چاہیئے تھا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۶۲۔ **عن** غيلان بن سلمة الثقفی رضی الله تعالیٰ عنه قال : خرجنا مع رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فی بعض اسفاره فرأينا عجبا من ذلك ، ثم مضينا فنزلنا منزلا ، فجاء رجل فقال : يا رسول الله ! انه كان لی حائط فيه عيشی و عيش عيالی ،و لی فيه ناضحان ، فاغتلما علی فمنعا نی انفسهما ، و حائطی و ما فيه ، لا يقدر أحد أن يدنو منهما ، فنهض نبی الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم باصحابه حتی أتی الحائط فقال : لصاحبه: افتح!فقال : يا نبی الله !امرها اعظم من ذلك ، قال : اِفتح! فلما حرك الباب أقبلا ، لهما جلبة كخفيف الريح، فلما ا نفرج

۱۵۶۱۔ دلائل النبوة لابی نعيم ، ۲۷۲ ☆

۱۵۶۲۔ دلائل النبوة لابی نعيم ، ۳۴۶ ☆ كنز العمال للمتقی، ۳۵۳۹۰، ۳۷۴/۱۲

الباب و نظر ا الی نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم برکا ، ثم سجد ا فاخذ نبی اللہ صلی اللہ تعالی علیه وسلم برأسهما ثم دفعهما الی صاحبهما فقال : استعلهما و احسن علفهما ، فقال القوم : یا نبی اللہ! تسجد لك البهائم فما للہ عندنا بك احسن من هذا حین هدانا اللہ من الضلالة و استنقذنا بك من المهالك ، افلا تاذن لنا فی السجود لك ؟ فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ السُّجُوْدَ لَیْسَ اِلَّالِلْحَیِّ الَّذِی لَا یَمُوْتُ، وَ لَوْ اَنِّی آمُرُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الْاُمَّةُ بِالسُّجُوْدِ لَأمَرْتُ الْمَرْأَةَ أنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت غیلان بن سلمہ ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم ایک سفر میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رکاب انور میں تھے۔ہم نے ایک عجب دیکھا۔ایک منزل میں اترے۔وہاں ایک شخص نے حاضر ہوکر عرض کی: یا نبی اللہ! میرا ایک باغ ہے کہ میری اور میرے عیال کی وہی وجہ معاش ہے اس میں میرے دوشتر آبکش تھے۔دونوں مست ہوگئے ہیں۔نہ اپنے پاس آنے دیں، نہ باغ میں قدم رکھنے دیں۔کسی کی طاقت نہیں کہ قریب جائے۔حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع صحابۂ کرام اٹھکر اس باغ کو گئے۔فرمایا: کھول دے عرض کی: یا نبی اللہ! ان کا معاملہ اس سے سخت تر ہے۔فرمایا: کھول! دروازے کو جنبش ہونی تھی کہ دونوں شور کرتے ہوئے ہوا کی طرح جھپٹے دروازہ کھلا اور انہوں نے جب حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا۔فوراً سجدہ میں گر پڑے۔حضور نے ان کے سر پکڑ کر مالک کے سپرد کردئے۔اور فرمایا: ان سے کام لے اور چارہ بخوبی دے، حاضرین نے عرض کی: یا نبی اللہ! چوپائے حضور کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو حضور کے سبب ہم پر اللہ کی نعمت تو بہتر ہے۔اللہ نے گمراہی سے ہم کو راہ دکھائی اور حضور کے ہاتھوں پر ہمیں دنیا و آخرت کے مہلکوں سے نجات دی کیا حضور ہم کو اجازت نہ دیں گے کہ ہم حضور کو سجدہ کریں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک سجدہ میرے لئے نہیں۔وہ تو اسی زندہ کیلئے ہے جو کبھی نہ مرے گا۔میں امت میں کسی کو سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔

۱۵۶۳۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان رجلا من الانصار کان

۱۵۶۳۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۲۸۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹/۵
البدایة و النهایة لابن کثیر، ۶/۱۵۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۷۹۵، ۱۶/۳۳۶
مجمع بحرین میں کہا: اس حدیث کہ جملہ رجال ثقہ ہیں۔

له فحلان ، فاغتلما فأدخلهما حائطا فسد عليهما الباب ، ثم جاء الى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فأراد أن يد عو له، والنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم قاعد ومعه نفر من الأنصار ، فقال: يانبى الله ! انى جئت فى حاجة ، وإن فحلين لى اغتلما، وإنى أدخلتهما حائطا وسددت الباب عليهما، فأُحب أن تدعولى أن يسخر هما الله لى ، فقال لاصحابه : قوموا معنا ! فذهب حتى أتى الباب فقال: افتح ! فاشفق الرجل على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال: افتح ، ففتح الباب، فاذا أحد الفحلين قريب من الباب ، فلما رأى النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم سجدله ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ائتنى بشئ أشدبه رأسه وامكنك منه ، فجاء بحطام فشد به رأسه وامكنه منه ، ثم مشى الى أقصى الحائط الى الفحل الآخر ، فلما رأه وقع له ساجدا، فقال لرجل: ائتنى بشيء أشد به رأسه ، فشد رأسه وامكنه منه ،فقال: اذهب فانهما لا يعصيا نك ، فلما رأى أصحاب النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ذلك ، قالوا: يا رسول الله ! هٰذين فحلين لا يعقلان سجدا لك ،أفلا نسجد لك ؟ قال: لَا آمُرُ أَحَدًا أَنْ يَّسْجُدَ لِأَحَدٍ ، وَلَوْ أَمَرْتُ أَحَدًا يَسْجُدُ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک انصاری شخص کے دو اونٹ مست ہوگئے، انہوں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا اور حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں دعا کیلئے حاضر آئے۔ حضور اسوقت چند انصار کرام کے ساتھ تشریف فرماتھے۔ عرض کیا: یا نبی اللہ! میں ایک ضرورت کے تحت حاضر آیا ہوں۔ میرے دو اونٹ مست ہوگئے ہیں۔ میں نے دونوں کو باغ میں بند کردیا ہے۔ میری خواہش ہے کہ حضور دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ انکو میرے تابع بنادے۔ حضور نے صحابہ کرام سے فرمایا: ہمارے ساتھ چلو! حضور دروازے کے پاس تشریف لائے۔ اور فرمایا: دروازہ کھولو! وہ صاحب حضور کے بارے میں ڈرے کہ کہیں کوئی تکلیف پہونچائیں۔ فرمایا: کھولو! دروازہ کھول دیا گیا۔ دیکھا کہ ایک اونٹ تو دروازہ کے قریب ہی موجود ہے۔ جب اس نے حضور کو دیکھا تو فوراً سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: کوئی چیز لاؤ جس سے میں اس کا سر باندھوں اور تمہارے قبضہ میں دیدوں۔ لہذا ایک مہار لائی گئی، حضور نے اسکا سر باندھا اور حوالہ کردیا۔ پھر باغ کے دوسرے کنارے پر دوسرا ملا اس نے بھی ایسا کیا۔ حضور نے اسکے لئے بھی ایسا ہی کیا اور مالک کے حوالہ کردیا۔ پھر ان سے

فرمایا: تمہاری تابعداری میں رہیں گے اور بے قابو نہیں ہونگے۔ صحابہ کرام نے جب یہ دیکھا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہ دونوں بے عقل اونٹ آپکو سجدہ کرتے ہیں۔ تو کیا ہمیں اجازت نہیں کہ ہم حضور کو سجدہ کریں؟ فرمایا: میں کسی کو کسی کے سجدہ کی اجازت نہیں دیتا۔ اگر کسی مخلوق کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو حکم دیتا کہ وہ شوہر کو سجدہ کرے۔ ١٢م

﴿١﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں پہلی حدیث کی طرح دو اونٹوں کا مست ہونا ہے۔ وہ سفر کا واقعہ تھا۔ اور یہاں انکے مالک انصاری خود دعا کرانے آئے۔ تغایر سیاق دلیل ہے کہ جدا واقعہ ہے۔ واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ٢١٩/٩

١٥٦٤ ـ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالىٰ عنهما قال: خرجت مع رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم فى سفر وكان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم اذا أراد البراز تباعد حتى لا يراه أحد ، فنزلنا منزلا بفلات من الأرض ليس فيها علم ولا شجر ، فقال لى : يا جابر ! خذ الأداوة وانطلق بنا! فملأت الأداوة ماء ، فانطلقنا فمشينا حتى لانكاد نرى ، فاذا شجرتان بينهما أربعةأذرع ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : يا جابر ! انطلق ، فقل لهذه الشجرة ! يقول لك رسول الله صليى الله تعالى عليه و سلم : ألحقى بصاحبتك حتى اجلس خلفكما ، ففعلت ، فرجعت حتى لحقت بصاحبتها ، فجلس خلفهما حتى قضى حاجته ثم رجعنافركبنا رواحلنا فسرنا كانماعلينا الطيريظلنا ، فاذا نحن بامرأة قد عرضت لرسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم معها صبى تحمله ، فقالت : يا رسول الله ! اِن اِبنى هذا يا خذ ه الشيطان كل يوم ثلاث مرات لايدعه، فوقف رسول الله صلى ا لله تعالى عليه وسلم، فتناوله ، فجعله بينه و بين مقدمة الرحل ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : اخسأعدو الله ! انا رسول الله ، فاعاد رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ذلك ثلث مرات ، ثم ناولها اياه ، فلما رجعنا فكنا بذلك الماء عرضت لنا المرأة معها كبشان تقودهما و الصبى تحمله ،فقالت : يا

١٥٦٤ ـ دلائل النبوة للبيهقى، ١٨/٦ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ٥٥٣/٣
السنن للدارمى، ١١/١ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٧/٩
التمهيد لابن عبدالبر، ٢٢٤/١ ☆

رسول الله ! أقبل منى هديتى ! فوالذى بعثك بالحق ان عاد اليه ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : خذوا أحدهما منها وردوا الآخر ـ ثم سرنا و رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم بيننا فجاء جمل ناداً ، فلما كان بين السما طين خر ساجدا، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : ايها الناس ! من صاحب هذا الجمل فقال فتية من الأنصار : هو لنا يا رسول الله ! قال: فماشانه ؟ قال : ما سنونا عليه منذ عشرين سنة ، فلما كبرت سنة وكان عليه شحمة واردنا نحره لنقسمه بيننا غلمنا فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: تبيعونه ؟ قالوا:يا رسول الله ! هو لك ، قال فأحسنو ا اليه حتى ياتيه اجله ، قالوا يا رسول الله !نحن احق ان نسجد لك من البهائم ، فقال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: لَا يَنبَغِي لِبَشَرٍ أَنْ يَّسْجُدَ لِبَشَرٍ ، وَلَوْ كَانَ ذٰلِكَ كَانَتِ النِّسَآءُ لِأَزْوَاجِهِنَّ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں ایک سفر میں ہمراہ رکاب والا تھا۔حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی عادت شریفہ تھی کہ رفع حاجت کیلئے دورلوگو ں کی نگاہوں سے غائب تشریف فرما ہوتے ۔ہم نے ایک میدان میں قیام کیا۔ جہاں نہ کوئی ٹیلہ تھااور نہ درخت ، مجھ سے فرمایا: اے جابر! مشکیزہ لیکر ہمارے ساتھ چلو۔ میں نے مشکیزہ پانی سے بھرا۔ پھرلوگوں کی نگاہوں سے دور چلے گئے ۔ وہاں دو پیڑ چار گز کے فاصلہ پر تھے۔ مجھ سے فرمایا: اے جابر! اس پیڑ سے کہدے کہ دوسرے سے مل جا۔ فوراً مل گئے ۔ بعد فراغ اپنی اپنی جگہ چلے گئے ۔ پھر سوار ہوئے ۔ گویا ہمارے سروں پر پرندہ سایہ کئے ہیں۔ راہ میں ایک عورت ایک اپنا بچہ لئے ہوئے ملی عرض کی: یارسول اللہ! اسے ہر روز تین دفعہ شیطان دبا تا ہے۔ بچہ اس سے لیکر تین بار فرمایا: دور ہوا ے خدا کے دشمن ! میں اللہ کا رسول ہوں ۔ پھر بچہ اسکی ماں کو دیدیا۔ جب ہم پلٹتے ہوئے اس منزل میں پہونچے ۔ وہی بی بی اپنا بچہ اور دو دنبے لئے حاضر ہوئی۔ عرض کی: یارسول اللہ! میرا یہ ہدیہ قبول فرمالیں۔قسم اسکی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا کہ جب سے بچہ کو خلل نہ ہوا۔ حضور نے فرمایا: ایک دنبہ لےلواور ایک پھیر دو۔ پھر ہم چلے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے بیچ میں تھے۔ ناگاہ ایک اونٹ چھوٹا ہوا آیا۔ جب دونوں قطاروں کے بیچ میں ہوا سجدہ کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اسکا مالک حاضر ہو۔ کچھ انصاری جوان حاضر ہوئے ۔ بولے یارسول اللہ! یہ ہمارا ہے۔ فرمایا: اس کا کیا

قصہ ہے۔؟ عرض کی: بیس برس سے اس پر ہم نے آبکشی نہ کی۔ یہ فربہ چربی دار ہے۔ اب چاہا کہ اسے حلال کرکے بانٹ لیں۔ یہ ہم سے چھوٹ آیا۔ فرمایا: یہ ہمارے ہاتھ فروخت کردو۔ عرض کی: بلکہ یارسول اللہ وہ حضور کی نذر ہے۔ فرمایا: میرا ہے تو مرتے دم تک اسکے ساتھ اچھا سلوک کرو۔ یہ دیکھکر مسلمانوں نے عرض کی؛ یارسول اللہ! چوپایوں سے زیادہ ہمیں لائق ہے کہ حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: کسی کو کسی کا سجدہ مناسب نہیں۔ ورنہ عورتیں شوہروں کو کرتیں۔

۱۵۶۵۔ **عن** بریدة بن حصیب رضی الله تعالی عنه قال : جا ء اعرابی الی النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقال: یا رسول الله ! قد اسلمت فارنی شئیا ازدادبه یقینا ، فقال : مالذی ترید قال ادع تلك الشجرة ان تاتیك قال: اذهب فادعها فاتا ها الاعرابی فقا ل : أجیبی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فمالت علی جانب من جوانبها فقطعت عروقها ، ثم مالت علی الجانب الآخر فقطعت عروقها حتی اتت النبی صلی الله تعالی علیه وسلم فقالت : السلام علیك یا رسول الله ! فقال الأعرابی : حسبی حسبی فقال لها النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : اِرجعی فرجعت فجلست علی عروقها اوفروعها ، فقال الأعرابی إئذن لی یا رسول الله ان اقبل رأسك و رجلیك ، ففعل ثم قال إئذن لی أن أسجد لك ! قال لَا یَسۡجُدُ أحَدٌ لِأحَدٍ ، وَ لَوۡ أمَرۡتُ اَحَدًا أنۡ یَسۡجُدَ لِأحَدٍ لَأمَرۡتُ الۡمَرۡأةَ أنۡ تَسۡجُدَ لِزَوۡجِهَا لِعَظۡمِ حَقِّهٖ عَلَیۡهَا ۔

حضرت بریدہ بن حصیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! میں اسلام لایا ہوں۔ مجھے کوئی ایسی چیز دکھائیے کہ میرا یقین بڑھے۔ فرمایا: کیا چاہتا ہے؟ عرض کی: حضور اس درخت کو بلائیں کہ حضور میں حاضر ہو۔ فرمایا: جابلا، وہ اعرابی درخت کے پاس گئے اور کہا: تجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یاد فرماتے ہیں وہ فوراً ایک طرف کو اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر ادھر اتنا جھکا کہ ادھر کے ریشے ٹوٹ گئے۔ پھر چلا۔ اور حضور میں حاضر ہوکر صاف زبان سے کہا: سلام حضور پر اے اللہ کے رسول! اعرابی نے کہا: مجھے کافی ہے، مجھے کافی

۱۵۶۵۔ دلائل النبوة لابی نعیم، ۲۸۱ ☆ المستدرك للحاكم، ۱۷۲/٤
مجمع الزوائد للهیثمی، ۷/۹ ☆
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ ☆

ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے درخت سے فرمایا: پلٹ جا، فوراً واپس ہوا اور انہیں ریشوں پر مع شاخوں کے بدستور جم گیا۔ اعرابی نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھے اجازت عطا ہو کہ سر اقدس اور دونوں پاؤں مبارک کو بوسہ دوں ۔ حضور نے اجازت دی ۔ پھر عرض کی: اجازت عطا ہو کہ حضور کو سجدہ کروں ۔ فرمایا: مجھے سجدہ نہ کرنا۔ مخلوق میں کوئی کسی کو سجدہ نہ کرے ۔ میں کسی کیلئے اس کا حکم کرتا تو عورت کو حکم فرماتا کہ حق شوہر کی تعظیم کیلئے اسے سجدہ کرے۔

۱۵۶۶۔ **عن** عبد الله بن ابی اوفی رضی الله تعالی عنه قال : لما قدم معاذ رضی الله تعالیٰ عنه من الشام سجدللنبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، قال: مَا هَذٰا يَامُعَاذُ ؟ قال : أتيت الشام فوافقتهم يسجدون لاسافقتهم و بطارقتهم فوددت فی نفسی ان نفعل ذلك بك ، فقال رسول الله صلی تعالیٰ علیه وسلم : فَلا تَفْعَلُوا ، فَاِنِّی لَوْ کُنْتَ آمُرَ أَحدًا أنْ يَّسْجُدَ لِغَيْرِ اللّٰهِ لَأمَرْتُ الْمَرْأةَأنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِهَا، وَالَّذِی نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا تُؤدِّی الْمَرْأةُ حَقَّ رَبِّهَا حَتّٰی تُؤدِّیَ حَقَّ زَوْجِهَا ، وَ لَوْ سَألَهَا نَفْسَهَا وَ هِیَ عَلیٰ قَتَبٍ لَمْ تَمْنَعْهُ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام سے آئے تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔ حضور نے فرمایا: معاذ! یہ کیا؟ عرض کی: میں ملک شام کو گیا تو وہاں نصاری کو دیکھا کہ اپنے پادریوں سرداروں کو سجدہ کرتے ہیں۔ تو میرا دل چاہا کہ ہم حضور کو سجدہ کریں۔ فرمایا: نہ کرو۔ میں اگر سجدۂ غیر خدا کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا حکم دیتا۔ قسم اس ذات کی جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ عورت اپنے رب کے حق سے سبکدوش اس وقت تک نہیں ہوسکتی جب تک شوہر کا حق ادا نہ کرے۔ اگر شوہر عورت کو بلائے اور وہ کجاوے پر ہو تب بھی منع نہ کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث حسن ہے اسکی سند میں کوئی ضعف نہیں۔ ابن حبان نے اسے اپنی صحیح میں روایت کیا۔ اور امام منذری نے اس کے صالح ہونے کا اشارہ کیا۔ فتاوی رضویہ دوم ۹/۲۲۰

۱۵۶۶۔ السنن لابن ماجه ، با ب حق الزوج علی المرأة ۱۳۳/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۸۱/٤

۱۵۶۷۔**عن** معا ذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنه قال : انه اتی الشام فرأی النصاری یسجدو ن لاساقفتهم و قسیسیهم و بطارقتهم ، و رأی الیهود یسجدون لاحبار هم و رهبانهم و ربانیهم و علمائهم و فقهائهم ، فقال : لای شیٔ تفعلون هذا ؟ قالوا : هذه تحیة الانبیاء علیه الصلوٰة و السلام ، قلت ، فنحن احق ان نصنع بنبینا ، فقال نبی اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّھُمْ کَذِبُوْا عَلیٰ أَنْبِیَائِھِمْ کَمَا حَرَّفُوْا کِتَابَھُمْ ، لَوْ أَمَرْتُ أحَدًا أَنْ یَّسْجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا مِنْ عَظْمِ حَقِّہٖ عَلَیْھَا ، وَ لَا تَجِدُ اِمْرَأَةٌ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ حَتّٰی تُؤَدِّیَ حَقَّ زَوْجِھَا وَلَوْ سَأَلَھَا نَفْسَھَا وَھِیَ عَلیٰ ظَھْرِ قَتَبٍ ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شام کو گئے تو دیکھا نصاری اپنے پادریوں ، فقیروں ، کو سجدہ کرتے ہیں ۔ اور یہود اپنے عالموں اور عابدوں کو ، ان سے پوچھا یہ کیوں کرتے ہو؟ بولے یہ انبیاء کی تحیت ہے ۔ حضرت معاذ فرماتے ہیں میں نے کہا: تو ہمیں زیادہ سزاوار ہے کہ ہم اپنے نبی کو کریں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: وہ اپنے انبیاء پر بہتان کرتے ہیں ۔ جیسے انہوں نے اپنی کتاب بدل دی ہے میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم فرماتا تو شوہر کے عظیم حق کے سبب عورت کو حکم دیتا ۔ کوئی عورت ایمان کی حلاوت اس وقت تک نہیں پا سکتی جب تک اپنے شوہر کا حکم نہ بجالائے خواہ شوہر اسکو پالان پر ہی کیوں نہ بلائے ۔۱۲م

۱۵۶۸۔**عن** معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنه انه لما رجع من الیمن قال: یارسول اللہ ! رأیت رجالا بالیمن یسجد بعضهم لبعضهم ، افلا نسجد لك ؟ قال: لَوْ کُنْتُ آمُرُ بَشَرًا یَسْجُدُ لِبَشَرٍ لَأَمَرْتُ الْمَرْأَةَ أَنْ تَسْجُدَ لِزَوْجِھَا ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ وہ جب یمن سے واپس

۱۵۶۷۔ المستدرك للحاكم ، ۱۷۲/٤ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۵٦/۳
الدر المنثور للسیوطی، ۱۵٤/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۳۱۰/٤
شرح السنة للبغوی، ۱۵۸/۹ ☆ التفسیر للقرطبی، ۱۲۵/۳
تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۰۳/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۵۳/۲
حاکم نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔
۱۵٦۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۲۸/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۷۵/۲۰

آئے۔عرض کی: یارسول اللہ! میں نے یمن میں لوگوں کو دیکھا کہ ایک دوسرے کوسجدہ کرتے ہیں۔تو کیا ہم حضور کوسجدہ نہ کریں۔فرمایا: اگر میں کسی بشر کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو سجدۂ شوہر کا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ حدیث صحیح ہے۔اسکے سب راوی رجال بخاری و مسلم ہیں۔اور جب دونوں حدیثیں صحیح ہیں لاجرم دو واقعے ہیں۔اول بار شام میں یہود و نصاری کو دیکھ کر آئے۔اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کیا۔جس پر ممانعت فرمائی دوبارہ اہل یمن کو دیکھ کر آئے۔اب اپنے مولی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو سجدہ کے کمال شوق میں یا تو پہلا واقعہ ذہن سے اتر گیا۔یا اس میں بوجہ مخالفت یہود و نصاریٰ کہ آخر میں عمل نبوی اس پر تھا۔ نہی ارشاد کو محتمل سمجھا اور سبب احتمال نہی حتمی اس بار پہلے کی طرح سجدہ کیا نہیں۔صرف اذن چاہا اور ممانعت فرمادی گئی۔واللہ تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ دوم ۲۲۱/۹

۱۵۶۹۔عن قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ قال: اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجد ون لمر زبان لھم ، فقلت: رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم احق ان یسجد لہ ، قال: فاتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقلت: انی اتیت الحیرۃ فرأیتھم یسجدون لمرزبان لھم، فانت یا رسول اللہ ! احق ان نسجد لک ، قال: ارأیت لو مررت بقبری اکنت تسجد لہ ، قال: قلت : لا ، قال: فَلَا تَفۡعَلُوۡا ، لَوۡ کُنۡتُ آمُرُ أَحَدًا أَنۡ یَّسۡجُدَ لِأَحَدٍ لَأَمَرۡتُ النِّسَآءَ أَنۡ یَسۡجُدۡنَ لِأَزۡوَاجِھِنَّ لِمَا جَعَلَ اللّٰہُ لَھُمۡ عَلَیۡھِنَّ مِنَ الۡحَقِّ۔

حضرت قیس بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ میں شہر حیرہ میں (کہ قریب کوفہ ہے) گیا۔وہاں کے لوگوں کو دیکھا کہ اپنے شہر یار کو سجدہ کرتے ہیں۔میں نے کہا: حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم زیادہ مستحق ہیں۔خدمت اقدس میں حاضر ہوکر یہ حال وخیال عرض کیا: فرمایا: بھلا تم ہمارے مزار کریم پر گزرو تو کیا سجدہ کروگے۔میں نے عرض کی: نہ،فرمایا: تو نہ کرو۔میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورتوں کو شوہروں کے سجدہ کا حکم فرماتا۔اس حق کے

۱۵۶۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی حق الزوج ، ۱۲۹۱/۱

السنن الکبری للبیھقی، ۲۹۱/۷ ☆ المستدرک للحاکم ۱۸۷/۲

سبب جو اللہ تعالیٰ نے انکا ان پر رکھا ہے۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ابوداؤد نے سکوتاً اس حدیث کو حسن بتایا۔ حاکم نے تصریحا کہا: یہ حدیث صحیح ہے۔ اورذہبی نے تلخیص میں اسے مقرر رکھا۔ کما فی الاتحاف ۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۰۔ **عن** سراقة بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوُ كُنُتُ آمُرُ أَحدًا أنُ يَسُجُدَ لِأَحدٍ لَأَمَرُتُ الُمَرُأَةَ أنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا

حضرت سراقہ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر مجھے کسی کو کسی کیلئے سجدہ کا حکم دنیا ہوتا تو عورت کو فرماتا کہ شوہر کو سجدہ کرے۔

۱۵۷۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالى عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوُ كُنُتُ آمُرُ أَحدًا أنُ يَسُجُدَ لِأَحدٍ لَأَمَرُتُ الُمَرُأَةَ أنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر میں کسی کو کسی کے سجدہ کا حکم دیتا تو عورت کو شوہر کے سجدہ کا حکم فرماتا۔ ۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۲۲۱

۱۵۷۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ حَقَّ الزَّوُجِ عَلَى الزَّوُجَةِ اِنُ سَأَلَهَا نَفُسَهَا وَهِىَ عَلىٰ ظَهُرِ قَتَبٍ أنُ لَاتَمُنعَهٗ نَفُسَهَا ، وَمِنُ حَقِ الزَّوُجِ عَلَى الزَّوُجَةِ أنُ لَا تَصُومَ تَطَوُّعًا اِلَّا بِاِذُنِهٖ، فَاِنُ فَعَلَتُ جَاعَتُ وَعَطِشَتُ وَلَا يُقُبَلُ مِنُهَا ، وَلَاتَخُرُجَ مِنُ بَيُتِهَا اِلَّابِاِذُنِهٖ، فَاِنُ فَعَلَتُ لَعَنَتُهَا مَلآئِكَةُ السَّمَآءِ وَمَلآئِكَةُ الُأرُضِ وَمَلآئِكَةُ الرَّحُمَةِ وَمَلآئِكَةُ الُعَذَابِ

۱۵۷۰۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۷/۱۲۹ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۳۸۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۴/۳۱۰ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۶، ۱۶/۳۳۳
السنن الكبرى للبيهقى، ۷/۲۹۱ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ۷/۵۴
الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۴ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳/۵۵
۱۵۷۱۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى حق الزوج على المرأة ، ۱/۱۳۸
۱۵۷۲۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/۵۷ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۲/۱۵۲
المطالب العالية لابن حجر ، ۱۶۱۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۴۸۰۸، ۱۶/۳۳۹

حَتّٰی تَرُجِعَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شوہر کا حق بیوی پر یہ ہے کہ عورت کجاوہ پر بیٹھی ہو اور مرد اسی سواری پر اس سے قربت چاہے تو یہ منع نہ کرے۔ اور شوہر کا حق بیوی پر یہ بھی ہے کہ نفلی روزہ شوہر کی اجازت کے بغیر نہ رکھے۔ اگر روزہ رکھا تو بھوکی اور پیاسی رہنے کے سوا کچھ حاصل نہ ہوگا۔ اسکا روزہ قبول نہ ہوگا۔ اور شوہر کی اجازت کے بغیر گھر سے قدم نہ نکالے کہ اگر ایسا کیا تو اس پر آسمان وزمین کے فرشتے اور رحمت وعذاب کے فرشتے اس وقت تک لعنت کرتے رہیں گے جب تک وہ واپس نہ لوٹ آئے۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک زن خثعمیہ نے خدمت اقدس حضور سرور عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں حاضر ہو کر عرض کیا: یارسول اللہ! حضور مجھے سنائیں کہ شوہر کا حق عورت پر کیا ہے۔ میں زن بے شوہر ہوں اسکی ادا کی اپنے میں طاقت دیکھوں تو نکاح کروں ورنہ بیٹھی رہوں۔ یہ سنکر سرکار نے مندرجہ بالا فرمان ذی شان سنایا۔ یہ سنکر ان بی بی نے کہا: بلاشبہ اب میں کبھی شادی کا نام نہ لونگی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

۱۵۷۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فقالت : يا رسول الله ! انا فلانة بنت فلان، قال: قد عرفتك فما حاجتك ، قالت: حاجتی الی ابن عمی فلان العابد ، قا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : قد عرفته ، قالت : يخنتی فاخبرنی ما حق الزوج علی الزوجة ؟فان كان شيئا اطيقه تزوجته وان لم اطق لا اتزوج ۔ قال: مِنُ حَقِّهٖ لَوُ سَالَ مَنُخَرَاهُ دَمًا أَوُ قَيُحًا فَلَحِستَهُ بِلِسَانِهَا مَا أَدَّتُ حَقَّهٗ ، لَوُ كَانَ يَنبَغِی لِبَشَرٍ أَنُ يَسُجُدَ لِبَشَرٍ لَأَمَرُتُ الُمَرُأَةَ أَنُ تَسُجُدَ لِزَوُجِهَا اِذَا دَخَلَ عَلَيُهَا لِمَا فَضَّلَهُ اللّٰهُ عَلَيُهَا ۔ اذا سمعت هذا فقالت: والذی بعثك بالحق لا اتزوج ما بقيت الدنيا ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک بی بی نے حضور اکرم صلی

۱۵۷۳۔ المسند للحاكم، ۲/۱۸۹ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۱۵۲
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۳/۵۴ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوکر عرض کیا: یارسول اللہ! میں فلاں بنت فلاں ہوں۔سرکار نے فرمایا: میں نے تم کو پہچان لیا۔انہوں نے عرض کیا: مجھے اپنے چچازاد بھائی سے کام ہے۔فرمایا: میں نے اسے بھی پہچان لیا۔انہوں نے عرض کیا: اس نے مجھے نکاح کا پیام دیا ہے، تو آپ مجھے شوہر کے حقوق سے باخبر فرمائیں۔اگر وہ میرے قابو کی چیز ہیں تو میں اس سے شادی کرلونگی۔سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہر کے حقوق میں سے ایک حق یہ ہے کہ اگر اسکے دونوں نتھنے خون اور پیپ سے بہ رہے ہوں اور بیوی اسے اپنی زبان سے چاٹے تو بھی شوہر کا حق ادا نہیں کرسکتی۔اگر کسی انسان کا کسی انسان کو سجدہ کرنا جائز ہوتا تو میں عورتوں کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہروں کو سجدہ کریں۔کہ مرد جب بھی باہر سے اسکے سامنے آئے تو یہ اسے سجدہ کرے۔ کیونکہ خداوند قدوس نے مرد کو فضیلت ہی اس طرح کی دی ہے۔یہ ارشاد سن کر ان بی بی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے آپکو مبعوث فرمایا۔رہتی دنیا تک میں نکاح کا نام نہ لونگی۔

۱۵۷۴۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالی عنه قال: جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالی علیه و سلم با بنة له فقال: یا رسول الله ! هذه ابنتی قد ابت ان تزوج فقال لها النبی صلی الله تعالی علیه وسلم : أَطِیُعِی أَبَاكِ ۔ فقالت : والذی بعثك بالحق لا أتزوج حتی تخبر نی ما حق الزوج علی الزوجة ؟ قال: حَقُّ الزَّوُجِ عَلیٰ زَوُجَةٍ لَوُ کَانَتُ بِهٖ قُرُحَةٌ فَلَحِسَتُهَا ، أَوِ انُتَشَرَ مَنُخَرَاهُ صَدِیُدًا أَوُ دَمًا ثُمَّ ابُتَلَعَتُهُ مَا أَدَّتُ حَقَّهٗ، قالت:و الذی بعثك بالحق لا اتزوج ابد ا ، قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم : لَا تَنُکِحُوُ هُنَّ اِلَّا بِاِذُنِهِنَّ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک صحابی اپنی صاحبزادی کو لیکر بارگاہ عالم پناہ حضور سید العالمین صلی اللہ تعالی علیہ وسلم میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری یہ بیٹی نکاح کرنے سے انکار کرتی ہے۔حضور اکرم سید عالم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اپنے والد محترم کا حکم مان، اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس پروردگار عالم کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ بھیجا۔میں اس وقت تک نکاح نہ کرونگی جب تک حضور یہ نہ بیان فرمادیں۔کہ شوہر کا

۱۵۷۴۔ المستدرك للحاکم ۲۰۵/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۱/۷
الترغیب والترهیب للمنذری، ۵۳/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵٤/۲

حق عورت پر کیا ہے۔ فرمایا: شوہر کا حق عورت پر یہ ہے کہ اس کے کوئی پھوڑا ہو اور عورت اسکو چاٹ کر صاف کرلے، یا اسکے نتھنوں سے خون یا پیپ نکلے اور عورت اس کو نگل لے۔ تو مرد کے حق سے ادا نہ ہوئی اس لڑکی نے عرض کیا: قسم اس ذات کی جس نے حضور کو حق کے ساتھ مبعوث فرمایا میں کبھی شادی نہ کروں گی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے فرمایا: عورتوں کا نکاح انکی مرضی کے بغیر نہ کرو۔

﴿۶﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام حافظ زکی الملت والدین کا قول ہے: اس حدیث کی سند جید اور اسکے سب راوی ثقات مشہورین ہیں۔ سبحان اللہ، اس حدیث جلیل کو دیکھئے! دختر نا کتخدا کو نکاح سے انکار، باپ کو اصرار، باپ حضور کی بارگاہ میں شکایت کرتے ہیں، صاحبزادی عین دربار اقدس میں قسم کھاتی ہیں کبھی نکاح نہ کرونگی، اس پر حضور اقدس صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نہ اس انکار کرنے والی پر ناراض ہوتے ہیں اور نہ اعتراض کرتے ہیں، بلکہ اولیاء کو ہدایت کرتے ہیں، جب تک انکی مرضی نہ ہو انکا نکاح نہ کرو۔ فتاوی رضویہ ۵/۵۸۶

۱۵۷۵۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : أَعْظَمُ النَّاسِ حَقًّا عَلَى الْمَرْأَةِ زَوْجُهَا ۔

ام المؤمنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عورت پر سب سے بڑھکر حق شوہر کا ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۲۶۷

(۳) شوہر کی غیرت کا خیال بیوی پر لازم ہے

۱۵۷۶۔ **عن** أسماء بنت أبى بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنهما قالت: تزوجني الزبير وماله فى الارض من مال ولامملوك ولا شيء غيرنا ضح وغيرفرسه،

۱۵۷۵۔ كنز العمال للمتقى، ۴۴۷۷۱، ۶/ ۳۳۱

۱۵۷۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب الغيرة، ۲/ ۷۸۶
الصحيح لمسلم، باب جواز ارداف المرأة لا جنبه ۲/ ۲۱۸
فتح البارى للعسقلانى، ۱/ ۳۵۶ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۵/ ۴۱۱
الطبقات الكبرى لابن سعد، ۸/ ۱۸۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/ ۳۴۷

فکنت أعلف فرسه وأستقی الماء وأحرز غربه وأعجن ، ولم أکن أحسن أخبز، وکان یخبز جارات لی من الأ نصار وکن نسوۃ صدق ، وکنت أنقل النوی من أرض الزبیر التی أقطعه رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی رأسی وھی منی علی ثلثی فرسخ ، فجئت یوما والنوی علی رأسی ، فلقیت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ومعه نفر من النصار فدعا نی، ثم قال: أخ، أخ لیحملنی خلفه، فاستحییت أن أسیر مع الرجال ، وذکرت الزبیر فقلت : لقینی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وعلیٰ رأسی النوی ومعه نفر من أصحابه ، فأناخ لا رکب فاستحییت منه وعرفت غیرتك ، فقال: والله ،لحملك النوی کان أشد علی من رکوبك معه ، فقالت: حتی أرسل الیّ أبو بکر بعد ذلك بخادم یکفینی سیاسة الفرس فکأنما أعتقنی۔

حضرت اسماء بنت ابی بکرصدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مجھ سے حضرت زبیر بن العوام رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جس وقت شادی کی اس وقت نہ انکے پاس مال تھا اور نہ کوئی غلام اور نہ کوئی اور دوسری چیز ،صرف ایک کھجور کا باغ اور ایک انکا گھوڑا تھا۔ میں اس گھوڑے کیلئے چارہ لاتی، پانی پلاتی، اور کنویں سے پانی لاکر آٹا گوندھتی۔ چونکہ مجھ سے روٹی پکانا اچھی طرح نہیں آتی تھی اس لئے میری پڑوسن انصاری عورتیں روٹی پکادیتی تھیں۔ وہ دیانت دار اور سچی عورتیں تھیں۔ میں حضرت زبیر کے اسی باغ سے جو سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انکو عطا کیا تھا کھجور کے دانے جمع کر کے دو میل دور سے لاتی تھی۔ ایک دن میں سر پر گٹھری رکھ کر لا رہی تھی کہ راستہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ملاقات ہوگئی۔ سرکار کے ساتھ انصار کی ایک جماعت بھی تھی۔

سرکار نے مجھے دیکھ کر بلایا تا کہ مجھے پیچھے اونٹ پر بٹھالیں۔ لیکن مجھے مردوں کے ساتھ سفر کرتے ہوئے شرم محسوس ہوئی۔ اس لئے میں نے منع کر دیا مجھے حضرت زبیر کی غیرت کا خیال بھی مانع ہوا۔ کیونکہ حضرت زبیر صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں نہایت غیرت مند صحابی تھے۔ سرکار دوعالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انکی شرمندگی کو سمجھ گئے اور آگے بڑھ گئے۔ پھر جب میں گھر آئی اور میں نے پورا واقعہ حضرت زبیر کو سنایا تو حضرت زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ارشاد فرمایا: تمہارا گٹھلیاں سر پر لیکر چلنا مجھ پر زیادہ سخت تھا اس سے کہ تم حضور کے

ساتھ سوار ہولیتیں۔پھر حضرت امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسکے بعد میرے لئے غلام بھیج دیا کہ گھوڑے کی خدمت کیا کرتا تھا۔تو گویا آپ نے مجھے آزاد کردیا۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۹۳

(۴)اکثر عورتیں شوہر کی نافرمانی کی وجہ سے جہنمی ہیں

۱۵۷۷۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رَأیتُ النَّارِ فَلَمْ أرَ كَالْيَوْمِ مَنْظَرًا قَطُّ ، وَرَأیتُ أكْثَرَ أهْلَهَا النِّسَآءَ قالوا: لم یا رسول الله ! قال: بِكُفْرِهِنَّ ، قيل : يكفرن بالله ، قال: يَكْفُرْنَ الْعَشِيْرَ،وَيَكْفُرْنَ الْاِحْسَانَ،لَوْ أحْسَنْتَ اِلیٰ اِحْدٰهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأتْ مِنْكَ شَيْئًا، قَالَتْ: مَا رَأيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میں نے آج دوزخ کو ملاحظہ کیا تو آج جیسا منظر کبھی نہیں دیکھا۔اور دوزخ میں میں نے اکثر عورتوں کو دیکھا۔صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ!اسکی وجہ کیا ہے؟ سرکار نے فرمایا: انکے کفر کی وجہ سے،عرض کیا گیا: کیا اللہ تعالیٰ کا کفر کرتی ہیں؟ فرمایا: اپنے شوہروں کی ناشکری کرتی ہیں۔اوراحسان نہیں مانتیں۔اگر تم ان میں سے کسی کے ساتھ ایک طویل زمانے تک بھلائی کرتے رہے پھر تمہاری طرف سے تھوڑی سی کوئی بات خلاف مزاج دیکھے تو کہے گی میں نے تجھ سے کبھی بھلائی نہیں دیکھی۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۳

(۵)شوہروں کی اطاعت پر عظیم اجر

۱۵۷۸۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: جاء ت امرأة الی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم فقالت: انی رسولة النساء الیك ، والله ما

۱۵۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب کفران العشیر ،			۷۸۳/۲
الصحیح لمسلم ،	باب الکسوف ،			۲۹۸/۱
فتح الباری للعسقلانی،	۲۹۸/۹	☆	التمهید لابن عبد البر،	۳۰۳/۳
۱۵۷۸۔ کنز العمال للمتقی، ۱۴۵۶۹،	۸۶۲/۵	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۳۰۶/۴
المصنف لعبد الرزاق، ۱۵۹۱۴،	۴۶۳/۸	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۱۵۲/۹

منهن امرأة علمت اولم تعلم الا وهی تهوی مخرجی الیك ، الله رب الرجال والنساء والٰهٰهن ، وانت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی الرجال والنساء ، کتب الله تعالیٰ الجهاد علی الرجال ، فان اصابوا اجروا، وان اسشهدوا کانوا احیاء عند ربهم یرزقون ، فما یعدل ذلك من النساء ؟ قال: طَاعَتُهُنَّ لِأَزْوَاجِهِنَّ ، وَالْمَعْرِفَةُ بِحُقُوْقِهِمْ وَقَلِیْلٌ مِّنْکُنْ مَنْ یَّفْعَلُهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوکر ایک بی بی نے عرض کیا؛ یارسول اللہ! میں عورتوں کی بھیجی ہوئی عورت ہوں۔ جن عورتوں کو میری اس حاضری کی خبر ہے وہ، اور جنہیں خبر نہیں ہے وہ سب اس بات کی خواہش مند ہیں کہ میں ایک بات آپ سے دریافت کروں۔ وہ بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ مردوں اور عورتوں سب کا پروردگار ہے۔ اور حضور سب کیلئے رسول بن کر مبعوث ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے مردوں پر جہاد فرض کیا ہے کہ فتح پائیں تو دولت مند ہوجائیں۔ اور شہید ہوں تو اپنے رب تبارک وتعالیٰ کے پاس زندہ رہیں اور رزق پائیں۔ اور ہم عورتیں انکے کاموں کا انتظام کرتی ہیں۔ تو ہمارے لئے وہ کونسی اطاعت ہے جو ثواب میں جہاد کے برابر ہو؟ سرکار نے ارشاد فرمایا: شوہروں کی اطاعت اور انکے حق پہچاننا۔ لیکن وہ عورتیں بہت کم ہیں جو اپنے شوہروں کے ان حقوق کی کامل طور پر ادائیگی کرتی ہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۵۸۴

(۶) شوہروں کی فرمانبردار عورتیں جنتی ہیں

۱۵۷۹۔ **عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالی عنه قال: اتت البنی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم امرأة معها صبیان لها ، قد حملت احدهماوهی تقود الآخر ، فقال رسول ا لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : حَامِلاَتٌ وَالِدَاتٌ مُرْضِعَاتٌ رَحِیْمَاتٌ بِأوْلَادِهِنَّ لَوْلَا مَایَا تِیْنَ اِلیٰ أزْوَاجِهِنَّ دَخَلَ مُصَلِّیَا تُهُنَّ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۷۹۔ السنن لابن ماجه ، باب المرأة تؤدی حق زوجها ، ۱۴۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۵۲/۵ ☆ المستدرك للحاکم ، ۱۷۳/۴
المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۰۲/۸ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱۵۴/۲
المصنف لعبدالرزاق، ۲۰۶۰۲، ۳۰۳/۱۱ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ۴۷/۲

علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں ایک عورت حاضر آئیں۔ انکے ساتھ دو بچے تھے۔ ان میں سے ایک حمل میں تھا، اور دوسرا گود میں۔ سرکار نے ارشاد فرمایا: حمل کی سختیاں اٹھانے والیاں، ولادت کی تکلیف برداشت کرنے والیاں، دودھ پلانے والیاں، اوراولاد سے محبت وشفقت سے پیش آنے والیاں اگراپنے شوہروں کی نافرمانیاں نہ کریں تو سیدھی جنت میں جائیں۔

(۷)شوہر کی نافرمانی سے بیوی نکاح سے خارج نہیں ہوتی

۱۵۸۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال:جاء رجل الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: ان امرأتی لاتمنع بد لامس ، قال: غَرِّبْهَا ، قال: اخاف ان تتبعها نفسی ، قال: فَاسْتَمْتِعْ بِهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک مرد حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: میری بیوی ہرکس وناکس سے خلوت گزیں ہوجاتی ہے۔ حضور نے فرمایا: طلاق دے ڈال۔ بولے: مجھے خوف ہے کہ میری خواہش اس سے کہیں وابستہ نہ رہے۔ فرمایا: توتم اس سے فائدہ حاصل کرتے رہو۔ ۱۲م



۱۵۸۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی تزویج الابکار، ۲۸۰/۱
السنن للنسائی ، باب تزویج الزانیه ، ۵۹/۲

۵۔ نسب ورضاعت

(۱) اچھے نسب والوں میں نکاح کرو

۱۵۸۱۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقه رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ ، فَانْكِحُوا لِاَكْفَآءٍ وَأَنْكِحُوا اِلَيْهِمْ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو۔ کفو میں بیاہ ہواور کفو سے بیاہ کرلاؤ۔

۱۵۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ وَ اجْتَنِبُوا هٰذَا السَّوَادَ فَاِنَّهٗ لَوْنٌ مَّشُوْهٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کیلئے اچھی جگہ تلاش کرو کہ اوراس سیاہی سے بچو کہ یہ بدصورت رنگ ہے۔

۱۵۸۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم : تَخَيَّرُوا لِنُطَفِكُمْ فَاِنَّ النِّسَآءَ يَلِدْنَ أَشْبَاهَ اِخْوَانِهِنَّ وَأَخَوَاتِهِنَّ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۵۸۱۔ السنن لابن ماجل، باب الاکفاء، ۱٤۲/۱
السنن الکبری للبیھقی، ۱۳۳/۷ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۱۹۳
فتح الباری للعسقلانی، ۱۲۵/۹ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳٤۸/۵
کنزا لعمال للمتقی، ٤۵۵۹۳، ۳۰۱/۱٦ ☆ تاریخ دمشق لابن عساکر، ٤۱۵/٤
المغنی للعراقی، ۱۲۰/٤ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹٦/۱
المستدرك للحاکم، ۱۷۷/۲ ☆
۱۵۸۲۔ کنز العمال للمتقی، ٤٤۵۵۷، ۲۹۵/۱٦ ☆
۱۵۸۳۔ کنز العمال للمتقی، ٤٤۵۵٦، ۲۹۵/۱٦ ☆ الکامل لابن عدی، ۲٤۲/۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۹٦/۱ ☆

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اپنے نطفہ کے لئے اچھی جگہ تلاش کرو، کہ عورتیں اپنے ہی کنبہ کے مشابہ جنتی ہیں۔

۱۵۸۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تَزَوَّجُوا فِي الْحِجْرِ الصَّالِحِ ، فَإِنَّ الْعُرُوقَ دَسَّاسٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اچھی نسل میں شادی کرو رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے۔

۱۵۸۵۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: إِيَّاكُمْ وَخَضْرَآءَ الدِّمَنِ ، أَلْمَرْأَةُ الْحَسْنَاءُ فِي الْمَنْبَتِ السُّوْءِ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: گھوڑے کی ہریالی سے بچو۔ بری نسل میں خوبصورت عورت۔

اراءۃ الادب ۳۳

(۲) شریف ورذیل کا ثبوت

۱۵۸۶۔ **عن** عبدالله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَلنَّاسُ مَعَادِنُ كَمَعَادِنِ الذَّهَبِ وَالْفِضَّةُ ، وَالْعِرْقُ دَسَّاسٌ ، وَأَدَبُ السُّوْءِ كَعِرْقِ السُّوْءِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جیسے سونے چاندی کی مختلف کانیں ہوتی ہیں یونہی آدمیوں کی ہیں، اور رگ خفیہ اپنا کام کرتی ہے، اور برا ادب بری رگ کی طرح ہے۔

اراءۃ الادب ۳۲

۱۵۸۴۔ اتحاف لاسادة للزبيدى، ۳٤/۱ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٤٥٥٩، ۲۹٦/۱٦
الكامل لابن عدى، ۷۳/۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱۹۷/۱
۱۵۸۵۔ كنز العمال للمتقى، ٤٤٥٨۷، ۳۰۰/۱٦ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۳٤۸/٥
۱۵۸٦۔ المسند لاحمد بن حنبل، ٥۳۹/۲ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ۷٤/۱

(۳)بغیر عمل نسبی شرافت کام نہیں دیتی

۱۵۸۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ أَبْطَأَ بِهٖ عَمَلُهٗ لَمْ يُسْرِعْ بِهٖ نَسَبُهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسکا عمل کوتاہ ہو اسکو اسکی شرافت نسبی کام نہیں دیتی۔

(۱) امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث میں نفی نفع مطلق ہے، نہ نفی مطلق۔ ورنہ معاذ اللہ کریمہ الحقنا بهم ذریتهم ، کے صریح معارض ہوگی۔ ہاں آیت کریمہ " فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بينهم يومئذ ولا يتساء لون " کے معارض نہیں کہ ایک وقت مخصوص کیلئے ہے۔ الاترى الى قوله تعالیٰ ، ولايتساء لون مع قوله عز وجل " واقبل بعضهم على بعض يتسائلون۔

اراءة الادب ۵۴۔

۱۵۸۸۔ **عن** أبی نضرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: حدثنی من سمع خطبة رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی وسط أیام التشریق فقال: يَا أَيُّهَاالنَّاسُ! اَلَا اِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ ، اِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، اَلَا لَافَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلیٰ أَعْجَمِيٍّ وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلیٰ عَرَبِيٍّ ، وَلَا لِأَحْمَرَ عَلیٰ أَسْوَدَ ، وَلَا أَسْوَدَ عَلیٰ أَحْمَرَ اِلَّا بِالتَّقْوٰى۔ أَبَلَّغْتُ ؟ قالوا بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، ثم قال : أَيُّ يَوْمٍ هٰذَا ؟ قالوا : یوم حرام، ثم قال: أَيُّ شَهْرٍ هٰذَا ؟ قالوا: شهر حرام ، قال: ثم قال: أَيُّ بَلَدٍ هٰذَا؟ قالوا بلد حرام ، قال: فَاِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ بَيْنَكُمْ دِمَائَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ ، كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هٰذَا ، فِي شَهْرِكُمْ هٰذَا، فِي بَلَدِكُمْ هٰذَا،أَبَلَّغْتُ ؟ قالوا:بلغ رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۵۸۷۔ الصحیح لمسلم ،	کتاب الذکر ،			۳۴۵/۲
الجامع للترمذی	ابواب القرآن ،			۱۱۸/۲
السنن لابی داؤد،	باب فضل العلم ،			۵۱۳/۲
السنن لابن ماجه	باب فضل العلماء،			۲۰/۱
المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۵۲/۲	☆	التفسیر للقرطبی،	۸/۱
موارد الظمئان للهیثمی،	۷۸			
۱۵۸۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	۴۱۱/۵	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۵۱۹۸

وسلم، قال: يُبَلِّغُ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ۔

حضرت ابونضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھ سے یہ حدیث ان صحابی نے روایت کی جنہوں نے ایام تشریق میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حجۃ الوداع کے موقعہ پر خطبہ سنا تھا۔ حضور نے فرمایا: اے لوگو! سنتے ہو، بیشک تمہارا رب ایک ہے۔ اور بیشک تمہارے باپ ایک ہیں۔ خبردار کسی عربی کو عجمی پر فضیلت نہیں، نہ عجمی کو عربی پر، اور نہ گورے کو کالے پر، اور نہ کالے کو گورے پر مگر تقوی کی بنا پر، کیا میں نے اللہ تعالیٰ کا پیغام تم تک پہونچا دیا؟ سب نے عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پیغام خداوندی پہونچا دیا۔ پھر فرمایا: یہ کونسا دن ہے؟ سب نے عرض کیا: حرمت والا دن، پھر فرمایا: یہ کونسا مہینہ ہے؟ سب نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: حرمت والا مہینہ، فرمایا: یہ کونسا شہر ہے؟ عرض کیا: حرمت والا شہر، فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے تمہارے درمیان تمہارے جان ومال اسی طرح حرام فرمادئے ہیں جس طرح یہ حرمت والا دن تمہارے اس مہینہ اور شہر میں۔ فرمایا: کیا میں نے پیغام خداوند قدوس کو تم تک پہونچا دیا؟ عرض کیا: اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہم تک پہونچا دیا۔ فرمایا: تو چاہئے کہ حاضرین غائبین تک میرا یہ پیغام پہونچا دیں۔ ۱۲

۱۵۸۹۔ **عن** أبی ذر الغفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لی: أُنْظُرْ! فَإِنَّكَ لَسْتَ بِخَيْرٍ مِّنْ أَحْمَرَ وَلَا أَسْوَدَ، أَلَا أَنَّ تَفَضُّلَهُ بِتَقْوٰی۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دیکھو! تم کسی گورے اور کالے سے بہتر نہیں ہوسکتے۔

ہاں فضیلت تقوی کی بنا پر ہوتی ہے۔ ۱۲ م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان دونوں احادیث میں آیت کریمہ إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ اللّٰهِ أَتْقَاكُمْ کی طرح سلب فضل کلی ہے نہ سلب کلی فضل۔　　اراءۃ الادب ۵۴

۲۵۸۹۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۵/۱۵۸ ☆ مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۱۹۵

التفسیر لابن کثیر ۷/۳۶۵ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۶/۹۹

(۴) نسب بدلنا حرام ہے

۱۵۹۰۔ **عن** أبی بکرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ ادَّعیٰ اِلیٰ غَیرِ أبِیهِ وَهُوَ یَعْلَمُ أنَّهٗ غَیرُ أبِیهِ فَالْجَنَّةُ عَلَیهِ حَرَامٌ ۔

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے باپ کے سوادوسرے کو دانستہ اپنا باپ بتائے اس پر جنت حرام ہے۔

اراءۃ الادب ۶۳

۱۵۹۱۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ ادَّعیٰ اِلیٰ غَیرِ أبِیهِ أوِ انْتَمیٰ اِلیٰ غَیرِ مَوَالِیهِ فَعَلَیهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلآئِکَةِ وَالنَّاسِ أجْمَعِینَ، لَا یَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

۱۵۹۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، کتاب الفرائض ، ۱۰۰۱/۲
الصحیح لمسلم ، کتا ب الحج ، ۴۴۲/۱
السنن لابی داؤد ، ادب ۱۲۰ ، باب فی الارجل یتمی الی غیر موالیه ۱۹۷/۶
السنن لابن ماجه ، باب من ادعی الی غیر ابیه ۱۹۱/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۴۰۳/۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۷۴/۱
السنن للدارمی، ۲۴۳/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۵۳۷/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۳/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۳۱۴
الصحیح لابی عوانة ، ۲۹/۱ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۵۴/۱۲
شرح السنة للبغوی، ۲۷۲/۹ ☆

۱۵۹۱۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم تولی العتیق الی غیر موالیه ، ۴۹۵
الجامع للترمذی، ۲۱۲۰، باب الوصة الوارث ، ۳۳/۲
السنن لابن ماجه ، باب لوصیة الوارث ، ۱۹۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۱/۱ ☆ السنن للدارمی، ۲۴۴/۲
السنن للدار قطنی، ۴۱/۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۵۳۷/۸
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۷۳/۳ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۹۸/۱
نصب الرایة للزیلعی، ۵۷/۴ ☆ المطالب العالیة لابن حجر ، ۲۰۲۳
کنز العمال للمتقی، ۱۲۹۱۶، ۲۹۲/۵ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴/۱۷
البدایة و النهایة لابن کثیر ، ۳۴۸/۴ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱۶۶/۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۳۴۷/۲ ☆ جامع مسانید ابی حنیفه ، ۵۸/۲
الاسرار المرفوعة لعلی القاری، ۲۷۱ ☆ الادب المفرد للبخاری، ۴۳۳

صَرۡفًا وَّلَا عَدۡلًا۔ فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۰۷

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے باپ کے علاوہ کسی دوسرے کی طرف نسبت کی، یا اپنے آزاد کرنے والے آقا کے علاوے کسی دوسرے مولی کی طرف خود کو منسوب کیا تو اس پر اللہ تعالیٰ کی، فرشتوں کی اور تمام لوگوں کی لعنت، قیامت کے دن اللہ تعالیٰ نہ اسکا فرض قبول فرمائے اور نہ نفل۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرع مطہر میں نسب باپ سے لیا جاتا ہے۔جس کے باپ دادا پٹھان یا مغل یا شیخ ہوں وہ انہیں قوموں سے ہوگا۔اگرچہ اسکی ماں اور دادی سب سیدانیاں ہوں۔ہاں اللہ تعالیٰ نے یہ فضیلت خاص امام حسن اور امام حسین اور انکے حقیقی بھائی بہنوں کو عطا فرمائی۔رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بیٹے ٹھہرے پھر انکی جو خاص اولاد ہے، ان میں بھی وہی قاعدہ عام جاری ہوا۔کہ اپنے باپ کی طرف منسوب ہوں۔اسی لئے سبطین کریمین کی اولاد سید ہیں۔نہ بنات فاطمہ زہراء کی اولاد کہ وہ اپنے والدوں ہی کی طرف نسبت کی جائیگی۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۸۶۵

(۵) ولد الزنا پر کوئی گناہ نہیں

۱۵۹۲۔**عن** أُم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَيۡسَ عَلىٰ وَلَدِ الزِّنَا مِنۡ وِزۡرِ أَبَوَيۡهِ شَئٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: والدین کا گناہ ولد الزنا پر کچھ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

۱۵۹۲۔ المستدرك للحاكم ۱۱۲/٤ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ٦٧/٣
كنز العمال للمتقى، ۱۳۰۹۱، ۳۳۲/٥ ☆

(۶) حرامی بچہ عموما بدخصلت ہوتا ہے

۱۵۹۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَّلاَثَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے۔

۱۵۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: وَلَدُ الزِّنَا شَرُّ الثَلاَثَةِ اِذَا عَمِلَ بِعَمَلِ أَبَوَيْهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ ماں باپ سے بھی بدتر ہوتا ہے اگر ان جیسے کام کرے۔ ۱۲م

۱۵۹۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : فَرَخُ الزِّنَا لاَيَدُخُلُ الْجَنَّةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔

۱۵۹۶۔ **عن** أبی موسى الأشعرى رضی الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَبْغِى عَلَى النَّاسِ اِلَّا وَلَدُ بَغِيٍّ وَالِاِبْنُ فِيهِ عِرْقٌ مِنْهُ۔

فتاوی رضویہ ۴/۱۲۳

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۵۹۳۔ المستدرك للحاكم ۱۰۰/۴ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۹۱/۳
مجمع الزوائد للهيثمى، ۲۵۷/۶ ☆ العلل المتناهية ، ۲۸۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۱۱/۲ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانى، ۶۷۲
الكامل لابن عدى، ، ۹۱/۳ ☆
۱۵۹۴۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۴۶/۱۰ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۵۸/۱۰
۱۵۹۵۔ كنز العمال للمتقى، ۱۳۰۸۹، ۳۳۲/۵ ☆
۱۵۹۶۔ مجمع الزوائد للهيثمى، ۳۳۳/۵ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۰۴/۳
كنز العمال للمتقى، ۱۳۰۹۳، ۲۳۳/۵ ☆ التاريخ الكبير للبخارى، ۱۰۲/۴
كشف الخفاء للعجلونى، ۵۱۶/۲ ☆

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں پر ظلم نہ کرے مگر زنا کی اولاد، اور وہ جس میں اسکی کوئی رگ ہو۔

۱۵۹۷۔ **عن** عبد الله بن عمر و رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا یَدۡخُلُ الۡجَنَّةَ وَلَدُ زِنۡیَّةٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: زنا کا بچہ جنت میں داخل نہیں ہوگا۔۱۲م

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث کا مطلب یہ ہے کہ جب حرامی بچہ بھی وہی حرکات اختیار کرے۔ یا یہ مطلب ہے کہ یہ عادتوں اور خصلتوں میں غالبا ان سے بھی بدتر ہوتا ہے جبکہ علم وعمل اسکی اصلاح نہ کریں۔ کہ برے تخم سے بری ہی کھیتی ہی غلط پیدا ہوتی ہے۔

ع شمشیر نیک ز آہن بد چوں کند کسے۔

یا یہ مطلب ہے کہ غالبا اس سے وہ افعال صادر ہونگے جو سابقین کے ساتھ دخول جنت سے روکیں گے۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۸

(۷) بچہ بستر والے کا اور زانی کے لئے پتھر

۱۵۹۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : اختصم سعد بن أبی وقاص وعبد بن زمعة فی غلام ، فقال سعد :هذا یا رسول الله ابن أخی عتبة بن أبی وقاص ، عهد الی انه ابنه ، انظر الی شبهه ، وقال عبد بن زمعة : هذا أخی یا رسول الله ! ولد علی فراش ابی من ولیدته ، فنظر رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم الی شبهه فرأی شبها بینا بعتبة ، فقال: هو لك یا عبد ! أَلۡوَلَدُ لِلۡفِرَاشِ وَلِلۡعَاهِرِ الۡحَجَرِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت سعد بن ابی وقاص اور عبد بن زمعہ کے درمیان ایک بچے کے بارے میں اختلاف ہوگیا۔ حضرت

۱۵۹۷۔ کنز العمال للمتقی، ۱۳۰۹۶، ۵/۳۳۳ ☆ حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۳/۳۰۷
مشکل الآثار للطحاوی، ۱/۹۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۴۷۰

۱۵۹۸۔ الصحیح لمسلم، باب الولد للفراش، ۱/۴۷۰

سعد نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ میرا بھتیجا عتبہ بن ابی وقاص کا لڑکا ہے۔ انہوں نے مجھ سے یہ عہد لیا تھا کہ وہ میرا بیٹا ہے (تم اسکی پرورش کرنا) سرکار دیکھئے! یہ بچہ میرے بھائی سے کتنا مشابہ ہے۔ عبد بن زمعہ نے کہا یارسول اللہ! یہ میرا بھائی ہے۔ میرے والد کے بستر پر انکی باندی سے پیدا ہوا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جب بچے کو دیکھا تو کامل طور پر عتبہ بن ابی وقاص سے مشابہ تھا۔ لیکن پھر بھی وہ بچہ عبد بن زمعہ کو دیتے ہوئے فرمایا: بچہ اسکا ہے جسکے بستر پر پیدا ہوا اور زانی کیلئے پتھر ہیں۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جو عورتیں شوہر والی ہیں انکا حمل شوہر ہی کا قرار پائے گا۔ خواہ اس عورت کا حمل زنا سے ہو۔ فتاوی رضویہ ۵/ ۱۹۹

(۸) رشتۂ ولا نسبی رشتہ کی طرح ہے

۱۵۹۹۔ **عن** عبدالله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْوِلَآءُ لَحْمَةٌ كَلَحْمَةِ النَّسَبِ لَا يُبَاعُ وَلَا يُوْهَبُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ولاء ایک رشتہ ہے جو نسب کے رشتہ کی طرح ہوتا ہے۔ نہ اسکو بیچا جاسکتا ہے۔ نہ ہبہ کیا جاسکتا ہے۔

۶۔ امام احمد رضا قدس سرہ فرماتے ہیں

ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے استاذ امام عطاء بن رباح رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب یہ تھا کہ جو شخص جس کے ہاتھ پر مسلمان ہوا اسکی ولاء اسی کیلئے ہے۔

۱۵۹۹۔ السنن الکبری للبیهقی، ۶/ ۲۴۰ ☆ المستدرک للحاکم، ۴/ ۳۷۹
المصنف لعبد الرزاق، ۹، ۱۶۱۴۹، ۹/ ۵ ☆ التمهید لابن عبد البر، ۳/ ۶۹
مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/ ۲۳۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۴، ۱۰/ ۳۲۴
ارواء الغلیل للالبانی، ۶/ ۱۰۹ ☆ الکامل لابن عدی، ۵/ ۳۵۰
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۶۴۵، ☆ کشف الکفاء للعجلونی، ۲/ ۴۸۱
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۴/ ۲۱۳ ☆ جامع مسانید ابی حنیفة، ۲/ ۱۷۳

۱۶۰۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَوْلَی الْقَوْمِ مِنْ أَنْفُسِهِمْ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کی ولاء جس قوم کیلئے ہووہ اسی میں گنا جاتا ہے۔

۱۶۰۱۔**عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَسْلَمَ عَلیٰ یَدَیْ رَجُلٍ فَلَهٗ وِلَآئُهٗ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس کے ہاتھ پر کوئی شخص ایمان لائے تو اسکا رشتۂ ولاء اسی سے قرار پائیگا۔

۱۶۰۲۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:مَنْ أَسْلَمَ مِنْ أَهْلِ فَارِسٍ فَهُوَ قُرَشِیٌّ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اہل فارس کا جو شخص بھی ایمان لائے وہ قرشی ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۵۷

(۹) رضاعت سے حرمت ثابت ہوجاتی ہے

۱۶۰۳۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال

۱۶۰۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب مولی القوم من انفسهم ۱۰۰۰/۲
السنن لابی داؤد ، باب الصدقة علی بن هاشم ، ۲۳۳/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۱۵۱/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۵۲/۸
مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۰۴۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ۴۰۴/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴۸/۱۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۱۳۶/۴
کنز العمال للمتقی، ۱۶۵۱۷، ۴۵۶/۶ ☆ الکامل لابن عدی، ۳۳۸/۱
۱۶۰۱۔ الکامل لابن عدی، ۱۳۵/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۲۹۶۲۶، ۳۲۴/۱۰
السنن لدار قطنی، ۱۸۱/۴ ☆
۱۶۰۲۔ کنز العمال للمتقی، ۱۱۰۲۱، ۴/ ۳۸۳ ☆
۱۶۰۳۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء یحرم من الرضاعة الخ، ۱۳۷/۱
کنز العمال للمتقی، ۱۵۶۶۱، ۳۷۱/۶ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۴۵۲/۷
جمع الجوامع للسیوطی، ۴۷۹۵، ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۳۳۶/۵

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:اِنَّ اللّٰہَ حَرَّمَ مِنَ الرَّضَاعَةِ مَاحَرَّمَ مِنَ الْوِلَادَةِ

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ نے رضاعت کے رشتہ سے ان عورتوں کو حرام فرمادیا جن کو نسب سے حرام فرمایا۔

فتاوی رضویہ ۳۴۲/۵



۱۵۰۳۔ ارواء الغلیل للالبا نی، ۲۸۵/۶ ☆ الطبقات الکبری لابن سعد، ۶/۳
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۳۲/۱ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰
السنن لسعید بن منصور، ۹۴۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۵۳/۱۰

۶۔اعلان نکاح

(۱)اعلان نکاح اور مساجد میں انعقاد مسنون ہے

۱۶۰۴۔**عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضی الله تعالیٰ عنهاقالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:أَعۡلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ ، وَاجۡعَلُوۡهُ فِی الۡمَسَاجِدِ، وَاضۡرِبُو ا عَلَيۡهِ بِالدُّفُوۡفِ۔ **فتاوی رضویہ ۱۰/۱۹۱**

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کا اعلان کرو،اور انعقاد مسجدوں میں کیا کرو،اور اعلان کیلئے دف بجاؤ۔۱۲م

(۲)نکاح میں لوگوں کواطلاع ضروری ہے

۱۶۰۵۔ **عن** محمدبن حاطب الجمحی رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله

۱۵۰۴۔ الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی اعلان النکاح ، ۱۲۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النکاح، ۵۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۷۷/۱ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۲۸۹/۴
حلیة الاولیاء لابی نعیم ، ۳۲۷/۸ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۲/۵
السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۸/۷ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۲۶/۹
کشف الخفاء للعجلونی، ۱۶۲/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۳۴، ۲۹۱/۱۶
میزان الاعتدال ، ۶۶۱۷ ☆ المسند لاحمدبن حنبل ، ۵/۴
المستدرك للحاکم ۱۸۳/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۴۷/۹
المغنی للعراقی، ۴۲/۲ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۱۷۴/۱
۱۶۰۵۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اعلانك النکاح، ۱۲۹/۱
السنن للنسائی،کتاب النکاح ، اعلان النکاح بالصوت و ضرب الدف ، ۷۵/۲
السنن لابن ماجه ، باب اعلان النکاح، ۱۳۸/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۱۸/۳ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۸۹/۷
المستدرك للحاکم ۱۸۴/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۲۴۲/۱۹
السنن لسعید بن منصور ، ۶۲۹ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۳۱۲۳
کنز العمال للمتقی، ۴۴۵۵۲، ۲۹۵/۱۶ ☆ شرح السنه للبغوی، ۲۶۳/۴
فتح الباری للعسقلانی، ۲۲۶/۹ ☆ ارواء الغلیل للالبانی، ۵۰/۷
آداب الزفاف للالبانی، ۹۶ ☆ المغنی للعراقی، ۴۳/۲
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۵۰/۵ ☆ تذکرة الموضوعات لابن القیسرانی ۵۳۰

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: فَصلُ مَابَیْنَ الْحَلاَلِ وَالْحَرامِ الدَّفُّ وَالصَّوتُ فِی النِّکَاحِ ۔ ھادی الناس ۹

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: حلال وحرام (نکاح وزنا) کے درمیان فرق اعلان ودف کے ذریعہ ہے۔ ۱۲م

(۳) شادی میں گانے کی محفل کا حکم

۱۶۰۶۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنھاقالت : کانت عندی جاریة من الانصار زوجتھا ، فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلاَ تُغَنِّیْنَ ، فَاِنَّ ھٰذَا الْحَیَّ مِنَ الْأَنْصَارِ یُحِبُّوْنَ الْغِنَآءَ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میرے پاس ایک انصاری لڑکی تھی جسکی میں نے شادی کی۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا عورتوں نے گانا نہیں گایا۔ کیونکہ اس قبیلہ انصار کے لوگ تو گانا پسند کرتے ہیں۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یہ گانے باجے کہ ان بلاد میں معمول ورائج ہیں بلاشبہ ممنوع وناجائز ہیں۔ خصوصا وہ ناپاک ملعون رسم کہ بہت خزاں بے تمیز احمق جاہلوں نے شیاطین ہنود ملاعین بے بہبود سے سیکھی، یعنی فحش گالیوں کے گیت گوانا، مجلس کے حاضرین وحاضرات کو لچھے دار سنانا، سمدھیانہ کی عفیف پاک دامن عورتوں کو الفاظ زنا سے تعبیر کرنا کرانا، خصوصا اس ملعون رسم کا مجمع زناں میں ہونا، ان کا اس ناپاک فاحشہ حرکت پر ہنسنا، قہقہے اڑانا، اپنی کنواری لڑکیوں کو یہ سب کچھ سنا کر بدلحاظ بنانا، بے حیا بے غیرت خبیث بے حمیت مردوں کا اس شہدپن کو جائز رکھنا، کبھی برائے نام لوگوں کے دکھاوے کو جھوٹ سچا ایک آدھ بار جھڑک دینا، مگر بندوبست قطعی نہ کرنا، یہ شنیع گندی مردود رسم ہے جس پر صدہا لعنتیں اللہ عزوجل کی اترتی ہیں۔ اسکے کرنے والے، اس پر راضی ہونے والے، اپنے یہاں اسکا کافی انسداد نہ کرنے والے سب فاسق وفاجر مرتکب کبائر مستحق غضب جبار وعذاب نار ہیں۔ والعیاذ باللہ تبارک وتعالیٰ، اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو ہدایت

۱۶۰۶۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ۱۳۸/۱

بخشے۔ آمین۔

جس شادی میں یہ حرکتیں ہوں مسلمانوں پر لازم ہے کہ اس میں ہرگز شریک نہ ہوں۔ اگر نادانستہ شریک ہو گئے تو جس وقت اس قسم کی باتیں شروع ہوں فوراً فوراً اسی وقت اٹھ جائیں اور اپنی جورو، بیٹی، ماں، بہن کو گالیاں نہ دلوائیں، فحش نہ سنوائیں، ورنہ یہ بھی ان ناپاکیوں میں شریک ہونگے اور غضب الٰہی سے حصہ لیں گے۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

زنہار زنہار اس معاملہ میں حقیقی بہن بھائی بلکہ ماں باپ کی بھی رعایت ومروت روا نہ رکھیں، کہ لاطاعة لاحد فی معصیة اللہ،

ہاں شرع مطہر نے شادی میں بغرض اعلان نکاح صرف دف کی اجازت دی ہے۔ جبکہ مقصود سے تجاوز کرکے لہو مکروہ وتحصیل لذت شیطانی کی حدود تک نہ پہونچے۔ ولہذا علماء شرط لگاتے ہیں کہ قواعد موسیقی پر نہ بجایا جائے، تال وسم کی رعایت نہ ہو، نہ اس میں جھانجھ ہوں، کہ وہ خواہی نخواہی مطرب وناجائز ہیں، پھر اسکا بجانا بھی مردوں کو ہر طرح مکروہ ہے، نہ شرف والی بیبیوں کے مناسب، بلکہ نابالغہ چھوٹی چھوٹی بچیاں یا لونڈیاں باندیاں بجائیں اور اسکے ساتھ کچھ سیدھے سادھے اشعار، یا سہرے سہاگ ہوں جن میں اصلا نہ فحش ہو، نہ کوئی بے حیائی کا ذکر، نہ فسق وفجور کی باتیں، نہ مجمع زناں یا فاسقاں میں عشقیات کے چرچے، نہ نامحرم مردوں کو نغمۂ عورات کی آواز پہونچے۔ غرض ہر طرح منکرات شرعیہ ومظان فتنہ سے پاک ہوں تو اس میں بھی مضائقہ نہیں۔ جیسے انصار کرام کی شادیوں میں سمدھیانے جاکر یہ شعر پڑھا جاتا تھا۔

اتیناکم اتیناکم ☆ فحیانا وحیاکم

ہم تمہارے پاس آئے۔ ہم تمہارے پاس آئے۔ اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔ بس اس قسم کے پاک صاف مضمون ہوں تو اصل حکم میں اس قدر کی رخصت ہے مگر حال زمانہ کے مناسب یہ ہے کہ مطلق بندش کی جائے۔ کہ جہاں حال خصوصاً زنان زماں سے کسی طرح امید نہیں کہ انہیں جو حد باندھ کر اجازت دی جائیگی۔ اسکے پابند رہیں گی۔ اور حد مکروہ تک تجاوز نہ کریں گے۔ لہذا سرے سے فتنہ کا دروازہ ہی بند کیا جائے۔ نہ انگلی ٹکنے کی جگہ پائیں گے نہ آگے پاؤں پھیلائیں گے۔ خصوصا بازاری فاجرہ فاحشہ عورتیں رنڈیوں

ڈومنیوں کو ہرگز ہرگز قدم نہ رکھنے دیں، کہ ان سے حد شرعی کی پابندیاں محال عادی ہے، وہ بے حیائیوں فحش سرائیوں کی خوگر ہیں۔منع کرتے کرتے اپنا کام کرگزریں گی۔ بلکہ شریف زادیوں کا ان آوارہ بدوضعوں کے سامنے آنا ہی سخت بے ہودہ وبیجا ہے۔صحبت بد زہر قاتل ہے اور عورتیں نازک شیشیاں جنکے ٹوٹنے کی ادنی ٹھیس بہت ہوتی ہے۔

فتاوی رضویہ ۹/۷۸

۱۶۰۷۔ **عن** الربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: جاء النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فدخل حین بنی علی ، فجلس علی فراشی کمجلسک منی ، فجعلت جویریات لنا یضربن بالدف ، ویندبن من قتل من آبائی یوم بدر۔

حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ جب میری رخصتی ہوئی تو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میرے پاس تشریف لائے۔اوراس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے۔جیسے آپ (خالد بن ذکوان راوی حدیث) بیٹھے ہیں پس کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کررہی تھیں جو غزوۂ بدر میں جام شہادت نوش فرماگئے تھے۔

۱۶۰۸۔ **عن** اُم المؤمنین عائشۃ الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہاانہازفّت امرأۃ الی رجل من الانصا ر ،فقال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :یَا عَائِشَۃُ ! مَا کَانَ مَعَکُمْ لَھْوٌ ، فَاِنَّ الْأَنْصَارَ یُعْجِبُھُمُ اللَّھْوُ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ایک عورت کا نکاح کسی انصاری مرد کے ساتھ کردیا: حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے عائشہ! تمہارے پاس بچیوں کیلئے کوئی گانے بجانے کی چیز نہیں کہ انصار کو یہ پسند ہے۔

۱۶۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب ضرب الدف فی النکاح، ۲/۷۷۳
السنن لابی داأود ، الادب، باب فی الغناء ، ۲/۶۷٤
السنن الکبری لبیھقی، ۷/۲۸۹ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ٦/٥٥٨
فتح الباری للعسقلانی، ۹/۲۰۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۹/٤٧
مشکوۃ المصابیح للبریزی، ۳۱٤٠ ☆
۱۶۰۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب النسوۃ اللاتی یھد ین الخ، ۲/۷۷٥
آداب الزفاف للالبانی، ۹٤ ☆ تلبیس ابلیس لابن الجوزی، ۲۳۱

١٦٠٩۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال: انكحت عائشة رضى الله تعالىٰ عنها ذات قرابة لها من الأنصا ر ، فجاء رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: أَهَدَيْتُمُ الْفَتَاةَ ؟قالوا : نعم، قال: أَرُسَلْتُم مَعَهَا مَنْ تُغَنِّي؟ قالت: لا، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم:اِنَّ الْأَنْصَارَ قَوْمٌ فِيهِمُ غَزَلٌ، فَلَوْبَعَثْتُمْ مَعَهَا مَنْ يَّقُوْلُ: أَتَيْنَاكُمْ أَتَيْنَاكُم،فَحَيَّانَا وَحَيَّاكُم۔ هادى الناس ۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے اپنی کسی رشتہ دار لڑکی کا نکاح ایک انصاری سے کردیا۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا تم نے لڑکی کو رخصت کردیا؟ صحابہ کرام نے عرض کیا: ہاں ،فرمایا: کیا تم نے اسکے ساتھ کوئی گانے والی بچی بھی بھیجی ہے۔ام المؤمنین نے عرض کیا: نہیں،اس پر حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر تم اسکے ساتھ کسی کو بھیج دیتے تو اچھا تھا جو یہ کہتی جاتیں۔ہم تمہارے پاس آئے،ہم تمہارے پاس آئے۔اللہ ہمیں بھی زندہ رکھے تمہیں بھی جلائے۔۱۲م

١٦١٠۔ **عن** السائب بن يزيد رضى الله تعالىٰ عنه قال: لقى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم جوارى يتغنين يقلن:تحيونا نحييكم : فوقف رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم، ثم دعاهن فقال: لَا تَقُوْلُوا هٰكَذَا ، وَلٰكِنْ قُوْلُوْا: حَيَّانَا وَإِيَّاكُمْ ، فقال رجل: يارسول الله ! اترخص للناس فى هذا؟ قال: نَعَمْ، اِنَّهٗ نِكَاحٌ لَاسَفَاحٌ، أَشِيْدُوْا بِالنِّكَاحِ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ملاقات چند بچیوں سے ہوئی جو گارہی تھیں۔تم ہمیں سلام کرو ہم تمہیں سلام کریں ۔ حضور سید عالم یہ سنکر تشریف فرما ہوئے۔اورانکو بلاکر فرمایا: اس طرح نہ کہو! بلکہ یوں کہو! اللہ تعالیٰ ہمیں اور تمہیں زندہ سلامت رکھے۔ایک مرد بولے یا رسول اللہ! کیا لوگوں کو اس طرح کے گانے کی اجازت ہے؟ فرمایا: ہاں، یہ نکاح ہے زنا نہیں، نکاح کا خوب چرچا اوراعلان کرو۔

١٦٠٩۔ السنن لابن ماجه ، باب الغناء و الدف ، ١٣٨/١
المسند لاحمد بن حنبل، ٢٩١/٣ ☆
١٦١٠۔ المعجم الكبير للطبرانى، ١٥٢/٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٨/٣

۱۶۱۱۔ **عن** عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: دخلت علی قرظۃ بن کعب وأبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما فی عرس واذا جواری یغنین فقلت : أی صاحبی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم واھل بدر ! یفعل ھذا عند کم فقال: اِجلس اِن شئت ، فاسمع معنا ، وان شئت فاذھب ، فانہ قد رخص لنا فی اللھو عند العرس ۔ فتاوی رضویہ حصہ اول ۹/۲۳۳

حضرت عامر بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت قرظہ بن کعب اورحضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک شادی میں پہونچا، تو وہاں کچھ بچیاں گارہی تھیں۔ میں نے کہا: اے رسول اللہ کے بدری صحابہ ! یہ تمہارے سامنے کیا ہورہا ہے؟ بولے: بیٹھ جاؤ! چاہوتو سنو ورنہ چلے جاؤ کہ حضورسید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شادیوں کے موقعہ پراس طرح کی خوشی ومسرت والی چیزوں کی اجازت عطافرمائی ہے۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام عینی عمدۃ القاری میں فرماتے ہیں ولیمۂ نکاح میں دف بجانے اوراس جیسے کھیل کرنے کے جواز پرعلماء کااتفاق ہے۔

مرقات میں ہے۔کہا گیا ہے کہ وہ لڑکیاں نہ حد شہوت کوپہونچی تھیں اورنہ انکے دف میں جھانجھ تھے۔

اکمل الدین بابرتی نے کہا: اس حدیث میں بغرض اعلان نکاح اورزفاف کے وقت دف بجانے کی دلیل ہے۔بعض لوگوں نے ختنہ،عیدین،سفرسے آمد اوراحباب کے اجتماع مسرت کوبھی اسی سے لاحق کیا ہے۔نیز اس سے مراد وہ دف ہے جواگلوں کے زمانے میں ہوتا تھا۔لیکن اب ایسادف جس میں جھانجھ ہوں وہ توبالاتفاق مکروہ ہونا چاہئے۔

علامہ جامی نے فتاوی سراجیہ سے نقل کی کہ شادی میں دف بجانے کا جواز اسی وقت ہے کہ اس میں گھنگھرونہ ہوں۔اورطرب کے طور پرنہ بجایاجائے۔ زمانۂ حدیث اورعہد رسالت میں دف کے اندر گھنگھروہونے کا ثبوت نہیں۔یہ توایک نیاتماشاہے جسے بعدکے لوگوں میں بیکاروں اورتماشائیوں نے ایجادکیا۔

۱۶۱۱۔ السنن للنسائی، باب الھود و الغناء عند العرس، ۲/۷۷

خیال رہے کہ ہرلہوحرام ہے چھوٹا ہو یا بڑا۔رہا وہ جوشادی وغیرہ میں جائز اور مباح فرمایا گیا۔یعنی دف بجانا اور شعر پڑھنا مباح اور مندوب ارادے سے، نہ کہ تماشہ اور معیوب کھیل کے طور پر۔تو اسے صورۃ لہو کہا گیا ہے۔جیسے تینوں سنتوں کو، یعنی گھوڑے، عورت اور تیر اندازی سے کھیل کرنے کو اسی بنا پر لہو کہا گیا ہے۔

رہا اعلان نکاح کیلئے بندوق کی گولی چھوڑنا تو اس میں شک نہیں کہ نکاح میں اعلان مطلوب ومندوب ہے تا کہ نکاح اور سفاح میں فرق ہو جائے۔حدیث میں دف کے ساتھ یہ بھی فرمایا کہ نکاح اور سفاح میں آواز واعلان کے ذریعہ فرق کرو۔اور بندوق بھی ایک آواز ہی ہے جس سے اعلان ہوتا ہے بلکہ اس مقصد میں اسے زیادہ دخل ہے۔

مختصر یہ کہ نہی مفقود ہے اور یہ عمل مفید مقصود ہے۔تو اسکا جواز بلا شبہ حاصل وموجود ہے۔اور ممانعت کی بات مردود ہے۔کیا کسی کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ اس چیز سے روکے جس سے اللہ ورسول نے نہیں روکا۔جل جلالہ، وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔لیکن بعض جہال وہابیہ نے اسکو اسراف کہا اور اس بنیاد پر حرام کہدیا حالانکہ یہ اسراف کے معنی سے جہالت پر مبنی ہے۔ اسراف کا معنی ہے۔نامحمود غرض میں خرچ کرنا۔میانہ روی سے آگے بڑھنا۔حد سے تجاوز کرنا۔اور بس۔ ھادی الناس ۱۹ تا ۵۳ ملخصا۔

(۴) شادی سے قبل عورت کو دیکھ لینا جائز ہے

۱۶۱۲۔ **عن** أبی ھریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کنت عند النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه و سلم فاتاہ رجل فاخبرہ انه تزوج امرأۃ من الانصار ، فقال له رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: أَنَظَرْتُ اِلَیْھَا ؟ قال: لا ، قال: فَاذْھَبْ ، فَانْظُرْ اِلَیْھَا فَاِنَّ فِی أَعْیُنِ الْأَنْصَارُ شَیْئًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم کی خدمت اقدس میں حاضر تھا۔ایک شخص حاضر ہوئے۔اور عرض کیا: میں ایک انصاری عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہوں۔سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تم نے اس عورت کو دیکھ لیا ہے؟ عرض کیا: نہیں، آپ نے فرمایا: جاؤ دیکھ لو! کیونکہ انصار کی آنکھ میں کچھ

۱۶۱۲۔ الصحیح لمسلم، باب النظر الی وجھها قبل خطبتھا، ۴۵۶/۱

ہے۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

کسی کے عیب کو دوسروں پر خالص خیر خواہی کی نیت سے بیان کرنا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث سے ثابت ہے۔ کہ اسمیں مصلحت دینیہ ہے اور معاذ اللہ اعتراض کے پہلو سے پاک ہے۔ جیسے کچھ لوگ کسی طرف عازم سفر ہیں انکو بتانا کہ فلاں راستہ بہت خراب ہے۔ اس راستہ سے نہ جاؤ۔ فتاوی رضویہ جدید ۱/۶۱۷

۷۔ مباشرت

(۱) بغیر غسل چند بیبیوں کے پاس جاسکتا ہے

۱۶۱۳۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان النبی صلی الله تعالی علیه وسلم يطوف علی النساء بغسل واحد۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک ہی غسل سے اپنی ازواج مطہرات پر طواف فرماتے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۸۰

(۲) وقت جماع برہنگی صحیح نہیں

۱۶۱۴۔ **عن** عتبة بن عبد السلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی تعالیٰ علیه سلم: إِذَا أَتٰی أَحَدُكُمْ أَهْلَهٗ فَلْيَسْتَتِرْ، وَلَا يَتَجَرَّدُ تَجَرُّدَ الْعِيْرَيْنِ ۔

حضرت عتبہ بن عبد سلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تم میں سے کوئی اپنی بیوی کے پاس آئے تو پردہ کرے۔ اور جنگلی گدھوں کی طرح برہنہ نہ ہو۔ ۱۲م

۱۶۱۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من طاف علی نسائه بغسل واحد ، ۷۸۵/۲
الصحیح لمسلم ، باب الحیض ، ۱۴۴/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی الرجل یطوف علی نسائه ، الخ، ۲۰/۱
السنن للنسائی، باب اتیان النساء قبل احداث الغسل، ۳۰/۱
السنن لابن ماجه، باب ما جاء فیمن یغتسل من جمیع نسائه ، ۴۴/۱
السنن للدارمی، ۴۴/۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۲۵/۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۳۶/۲ ☆ الصحیح لابی عوانة، ۲۸۰/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۶۹/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۳۷/۲
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ۱۰۰/۷ ☆
۱۶۱۴۔ السنن لابن ماجه ، باب التستر عند الجماع، ۱۳۸/۱

۸۔نکاح پر قدرت نہ ہوتو کیا کرے

(۱)صاحب استطاعت نکاح کرے ورنہ روزہ رکھے

۱۶۱۵۔**عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یَا مَعۡشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسۡتَطَاعَ مِنۡکُمُ الۡبَاءَ ةَ فَلۡیَتَزَوَّجۡ ، وَمَنۡ لَمۡ یَسۡتَطِعۡ فَعَلَیۡهِ بِالصَّوۡمِ، فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے جوانوں کے گروہ تم میں سے جو بھی نکاح کی قدرت رکھتا ہے تو وہ نکاح کرے،اور جسکو یہ قدرت نہیں اسکو روزہ رکھنا چاہئے کہ روزہ خواہشات نفسانی کو توڑتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵

۱۶۱۶۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنهاقالت :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم :اَلنِّکَاحُ مِنۡ سُنَّتِی فَمَنۡ لَمۡ یَفۡعَلۡ بِسُنَّتِی فَلَیۡسَ مِنِّی وَتَزَوَّجُوۡا فَاِنِّی مُکَاثِرٌ بِکُمُ الۡاُمَمَ ، وَمَنۡ کَانَ ذَا طَوۡلٍ فَلۡیَنۡکِحۡ وَمَنۡ لَمۡ یَجِدۡ فَعَلَیۡهِ بِالصِّیَامِ ، فَاِنَّ الصَّوۡمَ لَهٗ وِجَآءٌ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نکاح میری سنت ہے تو جس شخص نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔اور تم لوگ شادیاں کرو کہ میں تمہارے سبب باقی امتوں پر کثرت کا اظہار کرونگا۔اور جو شادی کی طاقت رکھتا ہے وہ شادی کرے۔اور جس میں اتنی وسعت نہیں وہ روزہ رکھے۔کہ اس سے شہوت ختم ہوتی ہے۔

۱۶۱۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من استطاع امنکم الباءة ۲/۷۵۸
کنز العمال للمتقی، ۴۴۴۰۸، ۱۶/۲۷۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۸۶
المغنی للعراقی، ۲/۲۳ ☆ السلسلة الصحیحة للالبانی، ۱۸۳۰
تاریخ اصفهان لابی نعیم ۱/۲۴۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۲۵۲
۱۶۱۶۔ السنن لابن ماجه ، باب ما جاء فی فضل النکاح، ۱/۱۳۴
المغنی للعراقی، ۳/۴۱ ☆

١٦١٧۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: يَا مَعَشَرَ الشَّبَابِ ! مَنِ اسُتَطَاعَ مِنُكُمُ الُبَاءَ ةَ فَلُيَتزَوَّجُ ، فَاِنَّهٗ أغَضُّ لِلُبَصَرِ وَأحُصَنُ لِلُفَرُجِ وَمَنُ لَمُ يَسُتَطِعُ فَعَلَيُهِ بِالصَّوُمِ ، فَاِنَّهٗ لَهٗ وِجَآءٌ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اے گروہ جواناں تم میں سے جسے نکاح کی طاقت ہو وہ نکاح کرے، کہ نکاح پریشان نظری وبدکاری سے روکنے کا سب سے بہتر طریقہ ہے، اور جسے ناممکن ہو اس پر روزے لازم ہیں۔ کہ کسر شہوت نفسانی کردیں گے۔



١٥١٧۔ الصحيح لمسلم، كتاب النكاح، ٤٤٩/١
السنن الكبرى للبيهقى، ٢٩٦/٤ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ٣٨٧/١
الترغيب والترهيب للمنذرى، ٤٠/٣ ☆ شرح السنة للبغوى، ٣/٩
فتح البارى للعسقلانى، ١٠٦/٩ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ١٤٩/١٠

۳۸۱



کتاب الطلاق

۱۔طلاق کی شرعی حیثیت

(۱)مباح چیزوں میں مبغوض تر طلاق ہے

۱۶۱۸۔**عن** عبد اللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَبْغَضُ الْحَلاَلِ اِلَیَ اللّٰہِ تَعَالیٰ اَلطَّلاَقُ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کے نزدیک حلال چیزوں میں زیادہ ناپسند طلاق ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

بلاوجہ شرعی طلاق دینا اللہ تعالیٰ کو سخت ناپسند و مبغوض ومکروہ ہے۔مگر شوہر اسکا اختیار ضرور رکھتا ہے۔اگر دیگا تو ہو جائیگی۔ پھر اگر زوجہ سے ابھی خلوت یعنی بغیر کسی مانع کے تنہا یکجائی نہ کی۔یا زوجہ کہ دس سالہ ہے قابلیت جماع اصلا نہ رکھتی ہو جب تو نصف مہر دینا ہوگا اگر بندھا ہو۔اور اگر کچھ نہ بندھا تھا تو ایک پورا جوڑا جس میں دوپٹہ پاجامہ اور عورتوں کے چھوٹے کپڑے اور جوتا سب کچھ ہو۔اور مرد وعورت دونوں کے لحاظ سے عمدہ نفیس یا کم درجہ، یا متوسط ہو، دینا آویگا۔جسکی قیمت نہ پانچ درہم سے کم ہو نہ عورت کے نصف مہر سے زیادہ ہو۔ اگر مرد وعورت دونوں غنی ہیں تو نفیس۔

اور دونوں فقیر تو ادنی۔اور ایک فقیر دوسرا غنی تو متوسط اور اگر دس سالہ لڑکی قابل جماع ہے اور خلوت ہو چکی تو پورا مہر لازم ہوگا۔ فتاوی رضویہ ۵/۶۰۲

فتاوی رضویہ ۵/ ۷

۱۶۱۸۔ السنن لابی داؤد،	باب کراھیة الطلاق،			۲۹۶/۱
السنن لابن ماجہ ،	باب الطلاق،			۱۴۶/۱
الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۰/۱	☆	التفسیر للبغوی،	۶۵/۲
شرح السنة للبغوی،	۱۹۵/۹	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۳۹۱/۵
الکامل لابن عدی،	۴۶۱/۶	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۲۸۸/۱
التفسیر لابن کثیر ،	۳۸۲/۲	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۷۲/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ،	۹۷۱۲،			

(۲) کثرت نکاح وطلاق ممنوع ہے

۱۶۱۹۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:تَزَوَّجُوا وَلَا تُطَلِّقُوا ! فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ لَایُحِبُّ الذَّوَّاقِیْنَ وَالذَّوَّاقَاتِ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نکاح کرو، اور جب تک عورت کی طرف سے کوئی شک پیدا نہ ہو طلاق نہ دو! کہ اللہ تعالیٰ بہت چکھنے والے مردوں اور بہت چکھنے والی عورتوں کو دوست نہیں رکھتا۔

جدالممتار ۲/۴۶۴

(۳) طلاق کی قسم کھانا اور کھلانا صفت نفاق ہے

۱۶۲۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَاحَلَفَ بِالطَّلَاقِ مُؤمِنٌ ، وَمَااسْتَحْلَفَ بِهٖ اِلَّا مُنَافِقٌ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن طلاق کی قسم نہ کھاتا ہے اور نہ کھلاتا ہے، ہاں جو منافق صفت انسان ہو وہ ایسا کرتا ہے۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۶

(۴) زمانہ جاہلیت میں ایک مجلس کی چند طلاقوں کی حیثیت نہ تھی

۱۶۲۱۔ **عن** أُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كان الناس اوالرجل یطلق امرأته ماشاء ان یطلقها وهی امرأته اذا ارتجعها وهی فی العدة ان طلقها مأة مرة أو أكثر حتی قال رجل لامرأته: والله لا اطلقك فتبینین منی ولا او

۱۶۱۹۔ كنز العمال للمتقی، ۲۷۸۷۳، ۹/۶۶۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۱۹۷
تاریخ بغداد للخطیب، ۱۲/۱۹۱ ☆ تنزیه الشریعة للابن عراق، ۲/۲۰۲
كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۳۶۱ ☆ الكامل لابن عدی،
۱۶۲۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۸۲ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۲/۵۲
المعجم الكبیر للطبرانی، ۱۸/۲۴۹ ☆
۱۶۲۱۔ الجامع للترمذی، ابواب الطلاق و اللعان ، ۱/۱۴۳
السنن الكبری للبیهقی، ۷/۳۳۳ ☆

دیك أبدا قالت:و کیف ذاك ؟قال: أطلقك فکلما همت عدتك ان تنقضی راجعتك فذهبت المرأة حتی دخلت علی عائشة فأخبرتها ، فسکتت عائشة حتی جا ء النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فاخبرته فسکت النبی صلی الله تعالیٰ علیه سلم حتی نزل القرآن ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ ، قالت عا ئشة رضی الله تعالیٰ عنها : فاستانف الناس الطلاق من کان طلق ًومن لم یکن طلق ۔ **فتاوی رضویه ۷۸۲/۵**

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ اپنی بیویوں کو جتنی چاہتے طلاق دیتے لیکن وہ انکی بیوی بدستور رہتی، اس طرح کے عدت میں اس سے رجعت کر لیتے۔ خواہ انہوں نے ایک سو یا اس سے بھی زائد طلاقیں دی ہوں ۔ یہاں تک کہ ایک مرتبہ زمانۂ اسلام میں ایک شخص نے اپنی بیوی سے کہا: خدا کی قسم نہ تو میں تجھے طلاق دونگا کہ تو مجھ سے جدا ہو جائے ، اور نہ ہی تجھے کبھی پناہ دونگا۔ عورت نے پوچھا وہ کیسے؟ اس نے کہا: تجھے طلاق دونگا اور جب عدت پوری ہونے لگے گی تو رجعت کر لونگا۔ وہ عورت ام المؤمنین حضرت عائشہ کی خدمت میں حاضر ہوئی۔ اور واقعہ سنایا، ام المؤمنین خاموش رہیں۔ پھر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لائے۔ تو آپ سے واقعہ عرض کیا گیا: آپ نے بھی سکوت فرمایا: یہاں تک کہ قرآن کریم کی یہ آیات نازل ہوئیں۔ طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو اچھے طریقے سے روک لینا ہے یا احسان کے ساتھ چھوڑ دینا ہے ۔ ام المؤمنین فرماتی ہیں: تو لوگوں نے اس طریقے سے طلاق دینا شروع کی جس نے پہلے طلاق دے دی تھی اور جس نے نہیں دی تھی اس نے بھی یہی طریقہ اختیار کیا۔ ۱۲م

۱۶۲۲۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:لم یکن للطلاق وقت یطلق اِمرأته ثم یراجعها مالم تنقضی العدة ، وکان بین رجل وبین اهله بعض مایکون بین الناس ،فقال: والله ! لا ترکنك لا ایما ولا ذا ت زوج ، فجعل یطلقها حتی اذا کادت العدة ان تنقضی لرجعها ، ففعل ذالك مرارا ، فانزل الله فیه ، اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ فَاِمۡسَاكٌۢ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡ تَسۡرِيۡحٌۢ بِاِحۡسَانٍ، فوقت لهم الطلاق ثلاثا ،یراجعها فی الواحدة والثنتین،ولیس فی الثلاثة رجعة حتی تنکح

۱۶۲۲۔ السنن الکبری للبیهقی، ۳۳۳/۷

زوجاغیرہ۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۲

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ پہلے طلاق کی کوئی تعداد یا اسکا کوئی وقت مقرر نہیں تھا۔کوئی شخص اپنی بیوی کوطلاق دیتا پھراس سے جب تک عدت نہ گزری ہوتی رجعت کر لیتا ایک شخص اوراسکی بیوی کے درمیان کوئی نہ خوش گوار واقعہ رونما ہوا شوہر نے قسم کھا کر کہا: میں تجھے ضرور چھوڑ دوں گا۔لیکن اس طرح کہ نہ تو مطلقہ ہوگی اورنہ شوہروالی، پھراس شخص نے اسکوطلاق دیدی اورجب عدت گزرنے کے قریب ہوئی تو رجعت کرلی اوراس طرح بارہا کرتا رہا چنانچہ اس بارے میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی،الطلاق مرتا ن الآیة،لہذا تین طلاقیں متعین ہوگئیں۔ایک یا دوتک رجعت کا اختیار ہے لیکن تیسری کے بعد نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح،صحبت اورطلاق کے بعد عدت نہ گزرجائے۔۱۲م

(۵)طلاق مغلظہ اورحلالہ کا حکم

۱۶۲۳۔**عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت:جاء ت امرأة رفاعة القرظی الی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم :فقالت: انی کنت عند رفاعة فطلقنی فبت طلاقی ، فتزوج بعده عبد الرحمن بن الزبیر ومامعه الامثل هدبة الثوب ، فقال: أَتُرِیدِینَ أَنْ تَرْجِعِی اِلیٰ رِفَاعَةَ ؟ قالت: نعم ، قال: لَا ، حَتّٰی تَذُوقِی عُسَیْلَتَهٗ وَیَذُوقَ عُسَیْلَتَكِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رفاعہ قرظی کی بیوی رسول اللہ صلی اللہ تعالی کی خدمت میں حاضر ہوئیں اورعرض کیا:یارسول اللہ!میں رفاعہ کی بیوی تھی توانہوں نے مجھے تین طلاقیں دیدیں میں نے انکے بعد عبدالرحمٰن بن زبیر سے

۱۶۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب من قال الامراته انت علی ،				۷۹۲/۲
السنن لابن ماجه		باب الرجل یطلق امراته ثلثا ،		۱۴۰/۱
السنن لابی داؤد ، الطلاق		باب البینونة لا یرجع الیها زوجها حتی تنکح الخ ،		۳۱۶/۱
المسند لاحمد بن حنبل،	۲۱۴/۱	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۲۸۴/۱
السنن الکبری للبیهقی،	۳۳۳/۷	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۵۰۳/۱۰
اتحاف السادة للزبیدی،	۱۱۴/۷	☆	المصنف لابن ابی شیبة ،	۲۷۴/۴

شادی کرلی۔ لیکن وہ نامرد ہیں۔ سرکار نے فرمایا: تو کیا تم رفاعہ کی طرف پھر واپس پلٹنا چاہتی ہو؟ انہوں نے کہا: ہاں، سرکار نے ارشاد فرمایا: نہیں، جب تک کہ تم ان سے اور وہ تم سے نہ چکھ لیں۔ یعنی جب تک جماع نہ ہوجائے۔

فتاوی رضویہ ۵/۶۴۰

(۶) حلالہ کرنے والا ملعون ہے

۱۶۲۴۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه سلم: المحلل والمحلل له۔

امیر المؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حلالہ کرنے والے، اور جسکے لئے حلالہ کیا جائے ان دونوں پر لعنت فرمائی۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

شرائط وقصد میں فرق ہے۔ شرط تو یہ ہے کہ عقد نکاح میں لگائی جائے کہ اس صورت میں نکاح ہورہا ہے۔ ایسا حلالہ کرنے والے پر لعنت آئی۔ اور قصد یہ کہ دل میں ارادہ تو ہو مگر شرط نہ کی جائے تو جائز بلکہ اس پر اجر کی امید ہے۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۶۴۵

(۷) طلاق مغلظہ کا حکم

۱۶۲۵۔ **عن** مجاهد رضى الله تعالى عنه قال: كنت عند ابن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما فجاء ه رجل فقال:انه طلق امرأته ثلاثا ، قال: فسكت حتى ظننت انه رادها اليه ، ثم قال: ايطلق احدكم فيركب الحموقة ، ثم يقول : يا ابن عباس ! يا ابن عباس ! وان الله قال: ومن يتق الله يجعل له مخرجا، وانك لم تتق الله فلا اجد لك مخرجا ، عصيت ربك و بانت منك امرأتك ، وان الله تعالىٰ قال: يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوهُنَّ فِي قَبُلِ عِدَّتِهِنَّ۔

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی

۱۶۲۴۔ السنن لابن ماجه ، باب المحلل و المحلل له ، ۱/۱۴۰
الجامع الصغير للسيوطى، ۲/۴۴۶
۱۶۲۵۔ السنن لابن داؤد ، باب بقية نسخ المراجعة ، ۱/۲۹۸

اللہ تعالیٰ عنہما کی خدمت میں حاضر تھا۔ایک شخص آیا اور اسنے کہا: میں نے اپنی بیوی کو تین طلاقیں دیدی ہیں۔حضرت مجاہد کہتے ہیں: میں حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی خاموشی سے یہ سمجھا کہ آپ بیوی سے رجعت کا حکم دیدیں گے۔پھر آپ نے فرمایا: کیا تم میں سے کوئی شخص طلاق دیکر پھر بیوی کو رکھ سکتا ہے۔پھر اپنے آپ کو مخاطب کر کے فرمانے لگے۔اے ابن عباس! اے ابن عباس! بیشک جو اللہ تعالیٰ سے خوف رکھتا ہے اللہ تعالیٰ اسکے لئے راہ متعین فرماتا ہے۔اور تو اللہ تعالیٰ سے نہیں ڈرا۔میرے نزدیک تیرے لئے کوئی راستہ نہیں۔تو نے اپنے رب کی نافرمانی کی اور تیری بیوی جدا ہوگئی۔اور اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے۔اے نبی، صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم، جب تم عورتوں کو طلاق دو تو حیض سے قبل حالت طہر میں طلاق دو۔

فتاوی رضویہ ۵/ ۴۴۶

(۸) ایک وقت میں تین طلاق دینے سے تین ہی ہونگی

۱۶۲۶۔**عن** مالك رضى الله تعالىٰ عنه بلغه ان رجلا قال لعبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما: اِنى طلقت امرأتى مائة تطليقة ، فما ذا ترى على؟ فقال: ابن عباس : طلقت منك بثلث، وسبع وتسعون اتخذت بها آيات الله هزوا۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو یہ روایت پہونچی کہ ایک مرد نے حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے کہا: کہ میں نے اپنی بیوی کو ایک سو طلاقیں دی ہیں۔تو میرے بارے میں آپ کا کیا فیصلہ ہے؟ حضرت ابن عباس نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی نکاح سے خارج ہوگئی۔اور باقی ستانوے کے ذریعہ تم نے اللہ تعالیٰ کی آیات سے مذاق کیا۔

۱۶۲۷۔**عن** مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه بلغه ان رجلا جاء الى عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى بمائتى تطليقات فقال: ما قيل لك ؟فقال: قيل لى :بانت منك ، قال: صدقوا هو مثل مايقولون۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو روایت پہونچی کہ ایک

۱۶۲۶۔ مشكوة المصابيح للتبريزى، ۲۸۴/۲

۱۶۲۷۔ المؤطا لمالك ۱۹۹

شخص حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو دوسو طلاقیں دی ہیں۔آپ نے فرمایا: پھر تمکو کیا فتوی ملا؟ بولے مجھے یہ حکم سنایا گیا کہ تمہاری بیوی تم سے جدا ہوگئی۔آپ نے فرمایا: اس کو سچ جانو اور یہ ایسا ہی ہے جیسے کہ تم نے سنا۔

۱۶۲۸۔ **عن** محمد بن أياس رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان ابن عباس وابا هريرة وعبد الله بن عمروبن العاص رضى الله تعالىٰ عنهم سئلوا عن البكر يطلقها زوجها ثلاثا ، فكلهم قال: لا تحل له حتى تنكح زوجا غيره۔

حضرت محمد بن ایاس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عباس، حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس عورت کے بارے میں پوچھا گیا جس سے ابھی اسکے شوہر نے خلوت یا جماع نہیں کیا ہے اور اسکو تین طلاقیں دے دیں تو ان سب حضرات نے فرمایا: اب وہ عورت اسکے لئے حلال نہیں جب تک دوسرے شوہر سے نکاح ہوکر صحبت نہ ہوجائے۔اور عدت نہ گزر جائے۔

۱۶۲۹۔ **عن** علقمة رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء رجل الى عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى تسعا وتسعين فقال له ابن مسعود : ثلاث ،تبنهاو سائرهن عدوان۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک شخص حاضر آئے۔اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ننانوے طلاقیں دی ہیں۔حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالی عنہ نے فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ تمہاری بیوی بائنہ ہوگئی۔اور باقی سب ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔

۱۶۳۰۔ **عن** حبيب بن ثابت رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء رجل الى على بن ابى طالب رضى الله تعالىٰ عنه فقال: انى طلقت امرأتى الفا فقال له على: بانت منك بثلاث ، وقسم سائرهن على نسائك۔

۱۶۲۸۔ السنن لابی داؤد ، باب نسخ المراجعه ، ۲۹۹/۲

۱۶۲۹۔ المصنف لعبد الرزاق، باب المطلق ثلاثا ، ۳۹۵/۶

۱۶۳۰۔ کنز العمال للمتقی، ۲۷۹۳۲، ۶۷۳/۹

حضرت حبیب بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی خدمت میں حاضر ہوکر کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ اس پر حضرت امیر المؤمنین نے ارشاد فرمایا: تین طلاقوں کے ذریعہ ہی بیوی نکاح سے نکل گئی باقی کو اپنی دوسری بیویوں پر اگر ہیں تو تقسیم کر دے۔

۱۶۳۱۔ **عن** معاویة بن ابی یحیی رضی الله تعالیٰ عنه قال: جاء رجل الی عثمان بن عفان رضی الله تعالیٰ عنه فقال: طلقت امرأتی الفا فقال: بانت منك بثلاث۔

حضرت معاویہ ابن ابی یحییٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص امیر المؤمنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کہا: میں نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دی ہیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمہاری بیوی تین طلاقوں کے ذریعہ ہی نکاح سے نکل گئی۔

۱۶۳۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه ان اباه طلق امرأته الف تطليقة ، فانطلق عبادة فسأله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: بانت بثلاث فی معصية الله تعالیٰ، وبقی تسعمائة وسبع و تسعون عدواناوظلما، ان شاء عذبه الله ان شاء غفر له۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکے والد حضرت صامت نے اپنی بیوی کو ایک ہزار طلاقیں دیں۔ حضرت عبادہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس بارے میں دریافت کیا: سرکار نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی کے باوجود تین طلاقوں سے بائنہ ہوگئی۔ باقی نوسوستانوے ظلم اور حد سے تجاوز ہے۔ اللہ تعالیٰ چاہے گا تو عذاب فرمائیگا اور چاہیگا تو مغفرت فرمادیگا۔

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ایک بار تین طلاقیں دینے سے نہ صرف نزد حنفیہ بلکہ باجماع مذاہب اربعہ تین طلاقیں

۱۶۳۱۔ المسند لوکیع ،

۱۶۳۲۔ المصنف لعبدالرزاق، باب المطلق ثلاثا، ۳۹۳/۶

الدر المنثور للسیوطی، ۲۳۲/۶ ☆ تاریخ بغداد للخطیب، ۲۲۸/۱۴

مغلظہ ہوجاتی ہیں۔امام مالک، امام شافعی اور امام احمد بن حنبل رضی اللہ تعالیٰ عنہم ائمہ متبوعین میں سے کوئی امام اس بات میں اصلا مخالف نہیں، لیکن ایک ساتھ تین طلاقیں دینا گناہ ہے۔ہاں دیں تو عورت اسکے نکاح سے ایسی نکل گئی کہ اب بے حلالہ ہرگز اسکے نکاح میں نہیں آسکتی۔اگر یونہی کرلیا۔یا بلا حلالہ نکاح جدید کرلیا تو دونوں مبتلائے حرام کاری ہونگے۔اور عمر بھر حرام کاری کریں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ومن یتق اللہ یجعل لہ مخرجا، اس نے تقوی نہ کیا بلکہ خلاف حکم خدا ورسول تین طلاقیں لگا تار دینے کا مرتکب ہوا۔اللہ عزوجل نے اسکے لئے مخرج نہ رکھا۔اب حلالہ کے سخت تازیانہ سے اسے ہرگز مفر نہیں۔یہاں تک کہ ائمہ دین نے فرمایا: اگر قاضی شرع حاکم اسلام ایسے مسئلہ میں ایک طلاق پڑنے کا حکم دے تو وہ حکم باطل ومردود ہے۔ وہابیہ غیر مقلدین کہ اب اس مسئلہ میں خلاف اٹھا رہے ہیں گمراہ بددین ہیں۔انکی تقلید حلال نہیں۔

فتاوی رضویہ ۶۴۶/۵

(۹) تین طلاقوں کے بعد رجعت منسوخ ہوگئی

۱۶۳۳۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: ان الرجل کان اذا طلق امرأتہ فھو احق برجعتھا، وان طلقھاثلاثا فنسخ ذلک، فقال: الطلاق مرتان الآیۃ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ آدمی جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تو اسے رجعت کا حق حاصل رہتا تھا۔خواہ اس نے تین طلاقیں ہی دی ہوں۔لیکن بعد میں یہ حکم منسوخ ہوگیا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: طلاق دو مرتبہ ہے، اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو۔یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔

۱۶۳۴۔ **عن** عروۃ بن الزبیر رضی اللہ تعالیٰ عنھماقال: کان الرجل اذا طلق امرأتہ ثم ارتجعھا قبل أن تنقض عدتھا کان ذلک لہ وان طلقھا الف مرۃ، فعمد رجل الی اِمرأتہ فطلقھاحتی اذا جاء وقت انقضاء عدتھا ارتجعھا ثم طلقھا ثم قال: واللہ ! لا اٰویک لی ولا تحلین أبدا، فانزل اللہ تعالیٰ: اَلطَّلَاقُ مَرَّتَانِ ، فَاِمۡسَاكٌ بِمَعۡرُوۡفٍ اَوۡتَسۡرِیۡحٌ بِاِحۡسَانٍ۔

۱۶۳۳۔ السنن لابی داؤد ، الطلاق، باب فی نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث، ۲۹۷/۱
السنن للنسائی، باب نسخ المراجعۃ بعد التطلیقات الثلث، ۱۰۳/۲
۱۶۳۴۔ السنن الکبری للبیھقی، ۶۰۲/۷

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ مرد جب اپنی بیوی کو طلاق دیتا تھا تو عدت گزرنے سے قبل رجعت کرلیتا تھا۔ یہ اختیار اسکو حاصل تھا خواہ ایک ہزار مرتبہ اس نے طلاق دی ہو۔ چنانچہ ایک شخص نے اپنی بیوی کو طلاق دینا چاہی اور دیدی۔ یہاں تک کہ جب عدت کے پورا ہونے کا وقت آیا تو رجعت کرلی۔ پھر اسکو طلاق دیدی اور کہا: قسم خدا کی! میں تجھے اپنے پاس ٹھکانا نہیں دونگا اور تو کبھی میرے لئے حلال بھی نہ ہوگی۔ تو اللہ تعالیٰ نے یہ آیت کریمہ نازل فرمائی۔ طلاق دو مرتبہ ہے۔ اسکے بعد یا تو بھلائی سے روک لو، یا پھر احسان کرتے ہوئے چھوڑ دو۔ ۱۲م　　فتاوی رضویہ ۵/۸۳۷

(۱۰) حالت حیض میں طلاق واقع ہوجاتی ہے

۱۶۳۵۔ **عن** أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه قال: سمعت عبد الله بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: طلق ابن عمر امرأته وهي حائض، فذكر عمر رضي الله تعالىٰ عنه للنبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: لِيُرَاجِعَهَا! قلت: أيحتسب، قال: فَمَهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سنا کہ ابن عمر نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دے دی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالی عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ بیان کیا۔ حضور نے ارشاد فرمایا: چاہیئے کہ وہ رجعت کرلے! فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: کیوں نہیں۔ ۱۲م

۱۶۳۶۔ **عن** عبداللہ بن عمر رضي الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله تعالىٰ عليه وسلم : مُرْهُ فَلْيُرَاجِعْهَا ، قلت :تحتسب ؟قال: أ رَأَيْتَهُ اِنْ عَجزَ وَاسْتُحْمَقَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا: انہیں حکم دو کہ رجعت کریں! حضرت فاروق اعظم فرماتے ہیں: میں نے

۱۶۳۵۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا طلق الحائض يعتد ، ۷۹۰/۲
فتح الباری للعسقلانی، ۳۴۸/۹ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ۱۲۶/۷
۱۶۳۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب اذا طلق الحائض يعتد ، ۷۹۰/۲

عرض کیا: کیا یہ طلاق شمار ہوگی؟ فرمایا: بھلا بتاؤ تو کہ اگر وہ عاجز ہوگئے۔ اور حماقت کر بیٹھے تو کیا طلاق ساقط ہوجائیگی۔ ۱۲م

۱۶۳۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: حسبت علی تطلیقة۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ وہ طلاق میرے حق میں شمار کی گئی۔ ۱۲م

۱۶۳۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلقت امرأتی علی عهد رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وهی حائض ،فذکر ذلك عمر لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال: مُرُهُ فَلْيُرَاجِعُهَا ، ثُمَّ لْيَدَعُهَا حَتّٰى تَطْهُرَ ، ثُمَّ تَحِيُضَ حَيُضَةً أُخُرٰى، فَاِذَا طَهَرَتُ فَلْيُطَلِّقُهَا قَبُلَ أَنُ يُجَامِعَهَا أَوُيُمُسِكَهَا، فَاِنَّهَا الْعِدَّةُ الَّتِی أَمَرَ اللّٰهُ أَنُ يُّطَلِّقَ بِهَا النِّسَآءَ، قال عبیدالله: قلت: لنافع، ما صنعت التطلیقة؟ قال: واحدة اعتدبها۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے زمانۂ اقدس میں اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دی۔ حضور کی خدمت میں یہ واقعہ حضرت عمر نے عرض کیا: حضور نے فرمایا: انکو حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر اس سے علیحدہ رہیں یہاں تک کہ پاک ہوجائے۔ پھر دوبارہ حیض آکر جب پاک ہوجائے تو مجامعت سے پہلے یا تو طلاق دے دیں یا بیوی بنا کر رکھیں۔ یہ ہی وہ عدت ہے جسکا حکم اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ حضرت عبیداللہ بن عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ میں نے حضرت نافع سے پوچھا کہ اس طلاق کا کیا حکم رہا جو حالت حیض میں دی گئی تھی۔ فرمایا: اسکو ایک طلاق شمار کیا گیا۔ ۱۲م

۱۶۳۹۔ **عن** سالم بن عبدا لله رضی الله تعالیٰ عنهما ان عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: طلقت امرأتی وهی حائض ، فذکر ذلك عمر للنبی صلی

۱۶۳۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اذا طلق الحائض یعتد، ۷۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶/۲ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴٦/۱۲
۱۶۳۸۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم طلاق الحائض، ۴۷٦/۱
۱۶۳۹۔ الصحیح لمسلم ، باب تحریم طلاق الحائض ، ۴۷٦/۱

اللہ تعالیٰ علیہ سلم فتغیظ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثم قال: مُرُہُ فَلْیُراجِعُهَا حَتّٰی تَحِیُضَ حَیُضَةً مُّسْتَقْبِلَةً سِوٰی حَیُضَتِهَا اَلَّتِی طَلَّقَهَا فِیُهَا، فَاِنُ بَدَالَهٗ اَنُ یُّطَلِّقُهَافَلْیُطَلِّقُهَا طَاهِرًا مِنُ حَیُضَتِهَا قَبُلَ اَنُ یَّمُسَّهَا، قال: فَذٰلِكَ الطَّلَاقُ لِلُعِدَّةِ کَمَا اَمَرَ اللّٰهُ ، وکان عبد اللہ طلقها تطلیقة فحسبت من طلاقها، وراجعها عبد اللہ کماامرہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔۔

حضرت سالم بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی۔ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے واقعہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: حضور یہ سنکر غضبناک ہوگئے اور فرمایا: انہیں حکم دو کہ رجعت کرلیں۔ پھر اسکے بعد ایک حیض اور آجائے اور پھر طہر آئے تو بیوی کے پاس جانے سے پہلے طلاق دے سکتے ہیں۔ پھر فرمایا: یہ ہی تو وہ طلاق ہے جو عدت شمار کرنے کیلئے موزوں ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے حکم فرمایا: چنانچہ حضرت عبداللہ بن عمر نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے حکم پر عمل کرتے ہوئے رجعت کرلی اور حالت حیض کی طلاق بھی شمار کی گئی۔ فتاوی رضویہ ۵/۷۸۳

۱٦٤٠۔ **عن** الزھری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عبد اللہ بن عمررضی اللہ تعالیٰ عنهما: فراجعتها وحسبت لها التطلیقة التی طلقتها۔

حضرت امام زہری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے رجعت کرلی اور وہ طلاق شمار کی گئی جو حالت حیض میں دی تھی۔ ۱۲م

۱٦٤١۔ **عن** اِبن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: مکثت عشرین سنة یحدثنی من لا اتهم ان ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما طلق امرأته ثلاثا وھی حائض، فامر ان یراجعها، فجعلت لا اتهمهم ولا اعرف الحدیث حتی لقیت ابا خلاب یونس بن جبیر الباھلی وکان ذاثبت، فحدثنی انه سأل ابن عمر فحدثه انه طلق امرأته تطلیقة وھی حائض، فامر ان یراجعها، قال: قلت:افحسب علیه ؟قال: فمه، او ان عجز واستحمق۔

۱٦٤٠۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض ، ٤٧٦/١

۱٦٤١۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم طلاق الحائض ، ٤٧٧/١

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں بیس سال تک ٹھہرا، مجھ سے ایسے محدث نے حدیث بیان فرمائی جنکو میں جھوٹ سے متہم نہیں جانتا۔ کہ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں تین طلاقیں دے ڈالیں۔ حضور کی طرف سے حکم ملا کہ وہ رجعت کریں۔ اب میں اس حال میں تھا کہ نہ تو انکو جھوٹ سے متہم جانتا تھا اور نہ ہی کسی دوسرے محدث سے اس کا سراغ پاتا تھا۔ یہاں تک کہ میری ملاقات ابوخلاب یونس بن جبیر باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہوگئی جونہایت ثقہ راوی تھے۔ چنانچہ انہوں نے مجھ سے یہ حدیث بیان کی کہ انہوں نے خود حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے یہ واقعہ معلوم کیا تو انہوں نے بتایا: میں نے اپنی بیوی کو صرف ایک طلاق دی تھی جبکہ وہ حالت حیض میں تھیں۔ حضور نے حکم فرمایا کہ رجعت کریں۔ ابن سیرین کہتے ہیں کہ میں نے کہا: کیا حضرت ابن عمر کے حق میں وہ طلاق شمار کی گئی؟ بولے: حضور نے یہ سنکر فرمایا تھا: کیوں نہیں۔ کیا وہ عاجز ہوگئے اور حماقت کر بیٹھے تو معذور سمجھے جائیں گے۔ ۱۲م

۱٦٤٢۔ **عن** أنس بن سيرين رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت ابن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما عن امرأته التى طلق، قال: طلقتها وهى حائض، فذكرت ذلك لعمر،فذكر للنبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال: مره فليراجعها، فاذا طهرت فليطلقها لطهرها، قال: فراجعتها ثم طلقتها لطهرها ، قلت:فاعتددت بتلك التطليقة التى طلقت وهى حائض ، قال: مالى لاعتدبها وان كنت عجزت واستحمقت۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے انکی بیوی کے بارے میں پوچھا جن کو انہوں نے حالت حیض میں طلاق دے دی تھی۔ تو فرمایا: میں نے حالت حیض میں طلاق دی تھی۔ میں نے یہ واقعہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا انہوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ عرض کیا: حضور نے فرمایا: حکم دو کہ رجعت کریں۔ پھر جب وہ پاک ہو جائیں تو حالت طہر میں طلاق دیں۔ بولے میں نے رجعت کرلی۔ پھر حالت طہر میں طلاق

۱٦٤٢۔ الصحيح لمسلم، باب تحريم طلاق الحائض ، ٤٧٧/١

السنن للدار قطنى، ٤/٦

دیدی میں نے کہا: کیا وہ طلاق شمار کی گئی؟ فرمایا: کیوں نہیں شمار کی جاتی اگرچہ میں نے حماقت کی۔اور جلد بازی میں حکم الٰہی بجالانے سے عاجز ہوگیا۔ ۱۲م

۱۶۴۳۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما انہ طلق امرأتہ وھی حائض، فاتی عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فذکر ذلک لہ فجعلھا واحدۃ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنی بیوی کو حالت حیض میں طلاق دیدی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں یہ واقعہ ذکر کیا تو حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس طلاق کو آئندہ طلاقوں میں شمار کرایا۔ ۱۲م فتاوی رضویہ ۷۸۴/۵

(۱۱) بیوی کو بہن کہنے کا حکم

۱۶۴۴۔ **عن** أبی تمیمۃ الھجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان رجلا قال لامرأتہ یا اخیۃ! فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أُخُتُکَ ھِیَ، فکرہ ذلک ونھی عنہ۔

حضرت ابوتمیمہ ہجمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرد نے اپنی بیوی کو بہن کہہ دیا سرکار نے ارشاد فرمایا: تیری یہ بہن ہے پھر سرکار نے اسکو ناپسند فرمایا: اور ممانعت فرمائی۔

﴿۴﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ یہ ظہار نہیں کہ صرف ناپسندیدگی وممانعت فرمادی۔

اور ظہار کے قبیل سے کوئی بات نہ فرمائی ہاں صرف اتنی قباحت ہوگی کہ اسنے بے کسی مصلحت وضرورت کے ایک جائز وحلال شئ کو حرام نام سے تعبیر کیا۔ پھر اگر مصلحت ہو تو قباحت بھی نہیں۔ جیسے حضرت سیدنا ابراہیم علی نبینا وعلیہ الصلوۃ والتسلیم نے سیدتنا حضرت سارہ

۱۶۴۳۔ السنن الکبری للبیھقی، ۳۲۶/۷

۱۶۴۴۔ السنن لابی داؤد، باب فی الرجل یقول لا مراتہ یا اختی، ۳۰۱/۱

السنن الکبری للبیھقی، ۳۶۶/۷ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۷۵/۹

التفسیر لابن کثیر، ۶۵/۸ ☆

کو اپنی بہن فرمایا۔　　فتاوی رضویہ ۷/ ۸۷

(۱۲) مفقود الخبر شوہر کا حکم

١٦٤٥ ـ **عن** مغيرة بن شعبة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِمْرَأَةُ الْمَفْقُوْدِ اِمْرَأَتُهٗ حَتّٰى يَاتِيَهَا الْخَبَرُ۔

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مفقود الخبر کی عورت اسکی عورت ہے یہاں تک کہ اس کی موت کا حال ظاہر ہو۔

﴿۵﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

زوجۂ مفقود کیلئے چار برس کی مہلت کہ حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب ہے جمہور ائمہ کرام اسکے خلاف پر ہیں ادھر قرآن عظیم صاف صاف ارشاد فرما رہا ہے: والمحصنات من النساء تم پر حرام ہیں وہ عورتیں جو دوسروں کے نکاح میں ہیں۔ اس عورت کا نکاح مفقود میں ہونا تو یقیناً معلوم ہے اور چار برس کے بعد اسکی موت مشکوک وموہوم۔ کیا آدمی اتنی مدت میں خواہ مخواہ مر ہی جاتا ہے یا اسکی مرگ پر ظن غلبہ کرتا ہے۔ یہاں تک کہ خود علمائے مالکیہ رحمہم اللہ تعالیٰ اقرار فرماتے ہیں اس چار سال کی تقدیر پر سوائے تقلید امیر المؤمنین فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہمارے پاس کوئی دلیل نہیں نہ ہرگز نظر فقہی اسکی مساعد۔ كما نقل العلامة الزرقانى فى شرح المؤطا عن الكافى انها مسئلة قلدنا فيها عمر ليست مسئلة النظر ۔ تمام ائمہ کا اجماع کہ شک سے یقین زائل نہیں ہوتا تو نص قطعی وقضیہ یقینی کے خلاف ایک موہوم بات پر کیوں کر زن زید نکاح عمر میں آسکتی ہے امیر المؤمنین مولی المسلمین حضرت سیدنا علی مرتضی، وکنیف العلم سید الفقہاء سند الائمہ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہما کہ پہلے قائل چار سال کے تھے۔ بلکہ وہی پہلے قائل چار سال کے ہوئے۔ بعدہ قول حضرت مولی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کی طرف رجوع فرمایا۔ کمافی الفتح۔ تو وہ دلیل کہ مالکیہ کو اس قول پر حاصل تھی یعنی تقلید فاروقی وہ بھی نہ رہی۔ اسی طرح امام شافعی رضی

١٦٤٥ـ السنن للدار قطنى، ٤٢١/٢ ☆ كنز العمال للمتقى، ٤٤٧٦، ٤٥١/٢
جمع الجوامع للسيوطى، ٤٤٠٣، ☆ نصب الراية للزيلعى، ٤٧٣/٣

اللہ تعالیٰ عنہ کہ ارشد تلامذۂ امام مالک ہیں پہلے قول امام مالک کے قائل تھے پھر ہمارے ہی قول کی طرف رجوع لائے۔اور وہی انکے مذہب میں راجح قرار پایا۔

بلکہ جمہور ائمہ شافعیہ رحمہم اللہ تعالیٰ تو یہاں تک اس سے اختلاف رکھتے ہیں کہ قاضی مہلت چارسالہ کے بعد تفریق کردے تو اسکی قضا توڑ دی جائے۔کہ اس نے دلیل صریح کے خلاف حکم کیا۔پھر معاملہ بھی کونسا معاملۂ فروج۔جسمیں شریعت مطہرہ کو سخت احتیاط ملحوظ۔یہاں تک کہ اصل اشیاء میں اباحت وحلت ہے۔فروج میں اصل حرمت ٹھہری۔تو ایسے امر میں ایسے قول کی طرف اپنا ایسا قوی ومدلل مذہب چھوڑ کر جانا کیسی کھلی بے احتیاطی ہے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۵





کتاب البیوع

۱۔کسب حلال وحرام

(۱) کسب حلال کی فضیلت

۱۶۴۶۔**عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم:طَلَبُ كَسُبِ الُحَلاَ لِ فَرِيُضَةٌ بَعُدَ الُفَرِيُضَةِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی پر فرض کے بعد دوسرا فرض یہ ہے کہ کسب حلال کی تلاش کرے۔

۱۶۴۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: طَلَبُ الُحَلاَ لِ وَاجِبٌ عَلیٰ كُلِّ مُسُلِمٍ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: طلب حلال ہر مسلمان پر واجب ہے۔

۱۶۴۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم: مَاأَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيُرًا مِنُ أنُ يَّاُكُلَ مِنُ عَمَلِ يَدِهٖ ، وَاِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاؤُدَ عَلَيهِ السَّلامُ كَانَ يَأكُلُ مِنُ عَمَلِ يَدِهٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کبھی کسی شخص نے کوئی کھانا اپنے ہاتھ کی کمائی سے بہتر نہ کھایا۔ اور بیشک نبی اللہ حضرت داؤد علیہ السلام اپنی دستکاری کی اجرت سے کھاتے۔

۱۶۴۶۔ المعجم الکبر للطبرانی، ۱۰/۹۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۳۱ ۴/۹
اتحاف السادة للزبیدی، ۴/۱۳۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۵
۱۶۴۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۱ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۴۶
کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۱۶۴ ☆ الکامل لابن عدی، ۶/۲۶۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۳۲۵ ☆
۱۶۴۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۴/۱۳۱ ☆ الترغییب و الترهیب للمنذری، ۱/۵۹۲
فتح الباری للعسقلانی، ۴/۳۰۳ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/۴۲۹
کنز العما ل للمتقی، ۹۲۲۳، ۴/۸ ☆ شرح السنة للبغوی، ۸/۶
التفسیر للبغوی، ۳/۲۸۸ ☆

۱۶۴۹۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ أَطْیَبَ مَا أَکَلْتُمْ مِنْ کَسْبِکُمْ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا وہ ہے جو اپنی کمائی سے کھاؤ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۷۹

۱۶۵۰۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلدُّنْیَا حُلْوَۃٌ خُضْرَۃٌ، مَنِ اکْتَسَبَ مِنْهَا مَالاً فِی حِلِّهٖ وَأَنْفَقَهٗ فِی حَقِّهٖ أَثَابَهُ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَأَوْرَدَهٗ جَنَّتَهٗ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا دیکھنے میں ہری، چکھنے میں میٹھی، جو اسے حلال وجہ سے کمائے اور حق جگہ پر اٹھائے اللہ تعالیٰ اسے ثواب دے اور اپنی جنت میں لیجائے۔

۱۶۵۱۔ **عن** خولة بنت قیس امرأة سیدنا حمزة بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :اِنَّ هٰذَا الْمَالَ خُضْرَۃٌ حُلْوَۃٌ، فَمَنْ أَصَابَهٗ بِحَقِّهٖ بُوْرِكَ لَهٗ فِیْهِ۔

۱۶۴۹۔ السنن لابن ماجه ، باب الحث علی المکاسب ، ۱/۱۵۵
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۷۸ ☆ التاریخ الکبیر للطبرانی، ۱/۴۰۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۹/۳۰۸ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۲۵، ۴/۸
السنن الکبری للبیهقی، ۷/۴۸۰ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۴۷
الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۱۳۴ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۲۰۹
۱۶۵۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۲/۵۵۲ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۱/۱۹۰
الدر المنثور للسیوطی، ۴/۲۰۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱/۲۴۶
کنزا لعمال للمتقی، ۶۰۷۶، ۳/۱۸۴ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹۶۲
اتحاف السادة للزبیدی، ، ۶/۱۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۶۰
۱۶۵۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما یحذر من زهرة الدنیا ، ۲/۹۵۱
الصحیح لمسلم ، باب التحذیر من الاغترار بزینة الدنیاء ۳/۳۳۶
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اخذ المال ، ۲/۶۰
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۱۵۱ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ۳/۲۱
جمع الجوامع للسیوطی، ۷۳۷۸ ☆

حضرت خولہ بنت قیس زوجہ حضرت سیدنا حمزہ بن عبد المطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: بیشک یہ دنیوی مال ومتاع ہرا بھرا اور میٹھا ہے۔تو جس نے اسکو جائز طور پر حاصل کیا اسکے لئے اس میں برکت ہے۔۱۲م

(۲) طلب معاش میں اچھا طریقہ اپناؤ

۱۶۵۲۔ **عن** أبی حمید الساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِجۡمَلُوۡا فِی طَلَبِ الدُّنۡیَا، فَاِنَّ کُلَّ مُیَسَّرٍ لِمَا کُتِبَ لَهٗ مِنۡهَا ۔

حضرت ابو حمید ساعدی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: دنیا کی طلب میں اچھی روش سے عدول نہ کرو کہ جسکے مقدر میں جتنی لکھی ہے ضرور اسکے سامان مہیا پائیگا۔

۱۶۵۳۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: یَا أَیُّهَا النَّاسُ ! اِتَّقُوا اللّٰهَ وَاجۡمَلُوا فِی الطَّلَبِ ، فَاِنَّ نَفۡسًا لَنۡ تَمُوۡتَ حَتّٰی تَسۡتَوۡفِیَ رِزۡقَهَا، فَاِنۡ أَبۡطَأَ مِنۡهَا فَاتَّقُوا اللّٰهَ ، وَاجۡمَلُوا فِی الطَّلَبِ، خُذُوۡا مَا حَلَّ وَ دَعُوۡا مَا حَرَّمَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اے لوگو! اللہ تعالیٰ سے ڈرو اور طلب رزق نیک طور پر کرو۔ کہ کوئی جان دنیا سے نہ جائیگی جب تک اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ تو اگر روزی میں دیر دیکھو تو خدا سے ڈرو اور روش محمود پر تلاش کرو حلال کو لو اور حرام کو چھوڑ دو۔

۱۶۵۴۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی

۱۶۵۲۔ السنن لابن ماجه ،			باب الافقصاد فی طلب المعیشة ،	۱۵۶/۱
المستدرك للحاكم	۳/۲	☆	الترغیب و الترهیب لمنذری،	۵۳٤/۲
السنن الكبرى للبیهقی،	۲٦٤/۵	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۸/۱
كنز العمال للمتقی، ۹۲۹۱ ،	۲۰/٤	☆		
۱۶۵۳۔ السنن لابن ماجه ،			باب الاقتصاد فی طلب المعیشة ،	۲۵٦/۱
المصنف لعبد الرزاق،	۲۰۱۰۰	☆	الترغیب والترهیب للمنذری،	۵۳٤/۲
۱۶۵٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۳۸/۱	☆	شرح السنة للبغوی،	۳۰٤/۱٤
المتهید لابن عبد البر ،	۲۸٤/۱	☆	مسند الشهاب	۱۱۵۱

الله تعالىٰ عليه وسلم:اِنَّ رُوحَ الْقُدُسَ نَفَثَ فِي رَوْعِي ، اِنَّ نَفُسًا لَنْ تَمُوتَ حَتّٰى تَسْتَكْمِلَ أجلَهَا وَتَسْتَوْعِبَ رِزُقَهَا ، فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَاجملُوا فِي الطَّلَبِ، وَلَا يَحْمِلَنَّ أَحَدُكُمُ اِسْتِبْطَآءَ الرِّزُقِ أنْ يَّطُلُبَ بِمَعْصِيَةِ اللّٰهِ فَاِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَا يَنَالُ مَا عِنْدَهٗ اِلَّا بِطَاعَتِهٖ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک روح القدس حضرت جبرئیل علیہ السلام نے میرے دل میں ڈالا کہ کوئی جان نہ مریگی جب تک کہ اپنی عمر اور اپنا رزق پورا نہ کرلے۔ تو خدا سے ڈرو اور نیک طریقے سے تلاش کرو۔ اور خبردار رزق کی درنگی تم میں کسی کو اس پر نہ لائے کہ نافرمانی خدا سے اسے طلب کرے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا فضل تو اسکی طاعت ہی سے ملتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۴

(۳) تلاش معاش کی فضیلت

۱۶۵۵۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ مِنَ الذُّنُوبَ ذُنُوبًا لَا يُكَفِّرُهَا الصَّلٰوةُ وَلَا الصِّيَامُ وَلَا الْحَجُّ وَلَا الْعُمْرَةُ يُكَفِّرُهَا الْهُمُومُ فِي طَلَبِ الْمَعِيُشَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کچھ گناہ ایسے ہوتے ہیں جنکا کفارہ نہ نماز ہو، نہ روزہ ہو، نہ حج ہو، اور نہ عمرہ ہو، ان کا کفارہ وہ پریشانیاں ہوتی ہیں۔ جو آدمی کو تلاش معاش حلال میں پہونچتی ہیں۔

۱۶۵۶۔ **عن** كعب بن عجرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: مر على النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رجل فرأى اصحاب رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم من

۱۶۵۵۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۴/۶۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۳۱۵
كنز العمال للمتقی، ۱۶۶۰۰، ۶/۴۷۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ۱/۲۹۷
تاريخ اصفهان لابی نعيم، ۱/۱۸۷ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۱۴۸
السلسة الضعيفة للالبلبانی ۹۲۴ ☆
۱۶۵۶۔ المعجم الكبير للطبرانی، ۱۹/۱۲۹ ☆ اتحاف السادة لزبيدی، ۴۱۵
مجمع الزوائد لهيثمی، ۴/۳۲۵ ☆ الدرا لمنثور للسيوطی، ۱/۳۳۷
الترغيب و الترهيب لمنذری، ۲/۵۲۴ ☆

جلده ونشطه ، فقالوا: یا رسول الله ! لو کان هذا فی سبیل الله ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلیٰ نَفْسِهٖ یَعُفُّهَا فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی عَلیٰ أبَوَیْنِ شَیْخَیْنِ کَبِیْرَیْنِ فَهُوَ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاِنْ کَانَ خَرَجَ یَسْعٰی رِیَآءً وَّمَفَاخِرَةً فَهُوَ فِی سَبِیْلِ الشَّیْطَانِ۔

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس سے ایک شخص کا گزرہوا تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے دیکھا کہ تیز وچست کسی کام کو جارہا۔عرض کی: یارسول اللہ! کیا خوب ہوتا کہ اگراسکی یہ تیزی وچستی خدا کی راہ میں ہوتی۔حضوراقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگر یہ شخص اپنے لئے کمائی کونکلا ہے کہ سوال وغیرہ کی ذلت سے بچے تو اسکی یہ کوشش اللہ کی راہ میں ہی ہے۔ اوراگر اپنے بوڑھے ماں باپ کیلئے نکلا ہے جب بھی خدا کی راہ میں ہے۔ ہاں اگر ریا وتفاخر کیلئے نکلا ہے تو شیطان کی راہ میں ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

(۴) تلاش معاش میں دنیاوآخرت دونوں کوپیش نظر رکھے

۱۶۵۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:لَیْسَ بِخَیْرِ کُمْ مَنْ تَرَكَ دُنْیَاهُ لِآخِرَتِهٖ وَلَاآخِرَتَهٗ لِدُنْیَاهُ حَتّٰی یُصِیْبَ مِنْهُمَا جَمِیْعًا،فَاِنَّ الدُّنْیَابَلَاغٌ اِلَی الْآخِرَةِ ، وَلَا تَکُوْنُوْا کَلًّا عَلَی النَّاسِ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمہارا بہتر وہ نہیں جو اپنی دنیا آخرت کیلئے چھوڑدے۔ اورنہ جو اپنی آخرت دنیا کیلئے چھوڑدے، بہتر وہ ہے جو دونوں سے حصہ لے، کہ دنیا آخرت کا وسیلہ ہے۔ اپنا بوجھ دوسروں پرڈال کرنہ بیٹھے رہو۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے ثابت ہوا تلاش حلال اورفکر معاش اورتعاطی اسباب ہرگز منافی توکل نہیں بلکہ عین مرضی الٰہی ہے کہ آدمی تدبیر کرے اوربھروسہ تقدیر پر رکھے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۱

۱۶۵۷۔ کنز العمال للمتقی، ۶۳۳۴، ۳/۲۳۸ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۲/۲۳۸
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۶۵ ☆ السلسلة الضعیفة للالبانی، ۵۰۰

(۵) قوت بازو کی کمائی افضل ہے

۱۶۵۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رجل من اصحابه: یا رسول الله ! ای الکسب افضل ؟ فقال: عَمَلُ الرَّجُلِ بِیَدِهٖ وَ کُلُّ بَیْعٍ مَبْرُوْرٍ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے ایک مرد نے عرض کیا: یارسول اللہ! علیک الصلوۃ والسلام، سب سے بہتر کسب کونسا ہے؟ فرمایا: اپنے ہاتھ کی مزدوری اور ہر مقبول تجارت کہ مفاسد شرعیہ سے خالی ہو۔

۱۶۵۹۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ تَعَالیٰ یُحِبُّ الْعَبْدَ الْمُؤْمِنَ الْمُحْتَرِفَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ مسلمان پیشہ ور کو دوست رکھتا ہے۔

۱۶۶۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ اَمْسٰی کَالًّا مِنْ عَمَلِ یَدِهٖ اَمْسٰی مَغْفُوْرًا لَهٗ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جسے مزدوری سے تھک کر شام ہوجائے۔ اسکی وہ شام مغفرت

۱۶۵۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۰/۴ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۰/۴
المسند لاحمد بن حنبل، ۱۴۱/۴ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳/۳
اتحاف السادة للزبیدی، ۴۱۵/۵ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۳/۲
تاریخ دمشق لابن عساکر، ۲۰/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۶۲/۲
الدر المنثور للسیوطی، ۳۴۷/۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۵۳، ۱۳/۴
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۱۷۲ ☆ الجامع الصغیر لسلیوطی، ۸۱/۱
۱۶۵۹۔ مجع الزوائد للهیثمی، ۲۰۰/۱۰ ☆ مجمع الجوامع للسیوطی، ۵۲۱۶
الدر المنثور للسیوطی، ۲۴۹/۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۰۶/۸
کشف الخفا للعجلونی، ۲۹۱/۱ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱۱۶/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۱۸۷۷
۱۶۶۰۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۵۲۴/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۶۲/۴
اتحاف السادةللزبیدی، ۹/۶ ☆ کنز العمال للمتقی، ۹۲۱۴، ۷/۴
المغنی للعراقی، ۹۱/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۱۹/۲

ہوگی۔

۱۶۶۱۔ **عن** رکب المصری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طُوبیٰ لِمَنْ طَابَ کَسْبُهٗ۔

حضرت رکب مصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پاک کمائی والے کیلئے جنت ہے۔

فتاوی رضویہ ۱۱/۱۸۰

(۸) کسب حلال ضروری ہے

۱۶۶۲۔ **عن** صفوان بن امية رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنا عند رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فجاء ہ عمروبن قرة فقال: یا رسول الله ! ان الله قد کتب علی الشقوة ، وما ارانی ارز ق الامن دفی یلفی، فأذن لی فی الغناء من غیر فاحشة ! فقال:لَا اِذْنَ لَکَ وَلَا کَرَامَةَ وَلَا نِعْمَةَ، اِبْتَغِ عَلیٰ نَفُسِكَ وَعَیَالِكَ حَلَالًا ، فَاِنَّ ذٰلِكَ جِهَادٌ فِی سَبِیْلِ اللّٰهِ ، وَاعْلَمْ أنَّ عَوْنَ اللّٰهِ تَعَالیٰ مَعَ صَالِحِی التِّجَارَةُ۔

حضرت صفوان بن امیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھے۔ کہ عمرو بن قرہ آئے۔ اور عرض کیا: یارسول اللہ! بیشک اللہ تعالیٰ نے مجھ پر بے روزگاری مسلط کردی ہے۔ تو میں اب یہ سمجھتا ہوں کہ بغیر دف بجائے کوئی دوسری چیز میرا ذریعہ معاش نہیں بن سکتی۔ لہذا مجھے مکروہ گانوں کے علاوہ دوسرے گانوں کی اجازت عطا فرمادیں۔ فرمایا: میں تمہیں گانے کی اجازت نہیں دیتا۔ یہ تمہارے لئے نہ تو اچھا ہے اور نہ بزرگی کا کام۔ تم اپنے لئے اور اپنے گھر والوں کیلئے حلال روزی حاصل کرو کہ یہ اللہ تعالیٰ کے راستہ میں جہاد ہے۔ جان لو۔ کہ اللہ تعالیٰ کی مدد نیک تاجروں کے ساتھ ہے۔ ۱۲م

۱۶۶۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۶۶۱۔ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵٤۷

۱۶۶۲۔ الاصابه فی معرفة الصحابة لابن حرم ٤/ ۵۵٦

۱۶۶۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب بیع الحطب و الکلاء، ۱/۳۱۹
الصحیح لمسلم ، زکوٰة ، باب النهی عن المسئلة ، ۱/۳۳۳
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی النهی عن المسئلة ، ۱/۸٦

علیه وسلم: وَالَّذِی نَفُسِی بِیَدِهٖ لَأَنُ یَّأخُذَ أَحدُکُم حَبلَهٗ فَیَذُهَبَ بِهٖ اِلَی الُجَبَلِ فَیَحُتَطِبَ ثُمَّ یَأتِیَ بِهٖ فَیَحُمِلَهٗ عَلیٰ ظَهُرِهٖ فَیأَکُلَهٗ خَیرٌ لَهٗ مِنُ أنُ یَّسُأَلَ النَّاسَ ، وَلَأنُ یَّاخُذَ تُرَابًا فَیَجُعَلَهٗ فِی فِیُهِ خَیرٌ لَهٗ مِنُ أنُ یَّجُعَلَ فِی فِیُهِ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ عَلَیُهِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: خدا کی قسم! آدمی رسی لیکر پہاڑ کو جائے لکڑیاں چنے، انکا گٹھا اپنی پیٹھ پر لادکر لائے۔اسے بیچ کر کھائے۔تو یہ اس سے بہتر ہے کہ لوگوں سے سوال کرے۔اور منہ میں خاک بھر لینا حرام نوالہ سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۷۳

(۷) ناجائز کمائی

۱۶۶۴۔ **عن** رافع بن خدیج رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَمَنُ الُکَلُبِ خَبِیُثٌ ، وَمَهُرُ الُبَغِیِّ خَبِیُثٌ ، وَکَسَبَ الُحَجَّامِ خَبِیُثٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: کتے کی قیمت لینا ناجائز، زنا کی خرچی حرام اور پچھنہ لگانے والے کی کمائی ناجائز ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۴۵

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۷۷

۱۶۶۳۔ السنن للنسائی، زکاة ، الاستحفاف عن المسئلة ، ۱/۲۷۸
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۲۵۷ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰/۲۹۳
شرح السنة للبغوی، ۶/۱۱۱ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۶۷۰۰، ۶/۴۹۷
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۴۱۷ ☆ المؤطا لمالك، ۹۹۸

۱۶۶۴۔ الصحیح لمسلم ، مساقاة ، ۹ باب تحریم ثمن الکلب ، ۲/۱۹
السنن لابی داؤد ، البیوع، باب فی کسب الحجام ، ۲/۴۸۶
الجامع للترمذی باب ما جاء فی ثمن الکلن، ۱/۱۵۳
السنن لابن ماجه ، باب النهی عن ثمن الکلب ، ۱/۱۵۷
شرح معانی الآثار للطحاوی، ۴/۵۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۹/۳۳۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۴۶۴ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۷
تلخیص الحبیر لابن حجر، ۲/۱۹۳ ☆ المصنف لابن ابی شیبة ، ۴/۳۷۵
التمهید لابن عبد البر، ۲/۲۲۶ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۶/۶۲
التفسیر لابن کثیر ، ۶/۵۹ ☆

(۸) جس کسب سے رزق ملے اسی کو اختیار کرے

١٦٦٥ ـ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ رُزِقَ فِی شَیْءٍ فَلْیَلْزَمْهُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کسب سے روزی ملے اسے اختیار کرے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۱/۹



١٦٦٥ ـ کنز العمال للمتقی، ٩٢٨٦، ١٩/٤ ☆ الاسرار المرفوعة للقاری، ٢٣٨
تنزیه الشریعة لابن عراق، ٩٧٦/٢ ☆ المغنی للعراقی، ٢٤٥/١

۲۔خرید وفروخت

(۱) مسلمان کے عقد پر عقد نہ کرو

١٦٦٦۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:ان رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی أن يستام الرجل علیٰ سوم أخيه۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کسی مرد کو اسکے بھائی کے بھاؤ پر بھاؤ کرنے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۲) معدوم کی بیع جائز نہیں

١٦٦٧۔ **عن** حكيم بن حرام رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم نهی عن بيع ما ليس عنده ۔

حضرت حکیم بن حزام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس چیز کی بیع سے منع فرمایا جو تمہارے پاس نہیں۔۱۲م

(۳) آدمی اپنی کمائی برباد نہ کرے

١٦٦٨۔ **عن** عبد الله بن عمرو رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : كَفٰی بِالْمَرْءِ اِثْمًا أنْ يُّضِيعَ مَنْ يَّقُوتُ ۔

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی کیلئے یہی گناہ کافی ہے کہ وہ اپنا رزق برباد کردے۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱/۶

١٦٦٦۔ الصحيح لمسلم ، باب تحريم بيع الرجل علی بيع اخيه ٣/٢

١٦٦٧۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ٢٥٢/٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ٥٦٤/٢

١٦٦٨۔ السنن لابی داؤد ، باب فی صلة الرحم، ٢٣٨/١

المستدرك للحاكم ٤١٥/١ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ١٦٠/٢

السنن الكبری للبيهقی، ٤٦٧/٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ٣٢٥/٤

المعجم الكبير للطبرانی، ٣٨٢/١٢ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ٢٥٤/١

شرح السنةللبغوی، ٣٤٢/٩ ☆ ارواء الغليل للالبانی، ١٦٧/٤

التفسير للقرطبی، ١٤٩/٤ ☆ كشف الخفاء للعجلونی، ١٦٥/٢

(۴) بلاضرورت جائداد نہ بیچو

۱٦٦٩۔ **عن** عمران بن حصين رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَامِنُ عَبُدٍ يَّبِيُعُ تَالِدًا اِلَّا سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيُهِ تَالِفًا۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: موروثی جائداد کو بیچ کر حاصل شدہ رقم تلف ہو کر ہی رہتی ہے۔ ۱۲م

۱٦٧٠۔ **عن** معقل بن يسار رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنُ بَاعَ عِقُرَدَارٍ مِنُ غَيُرِ ضَرُوُرَةٍ سَلَّطَ اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلىٰ ثَمَنِهَا تَالِفًا يَتْلُفُهٗ۔ فتاوی رضویہ ۴/ ۵۰۵

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جس نے گھر کا ساز وسامان بے ضرورت فروخت کیا اسکا روپیہ پیسہ ضائع ہی ہو جاتا ہے۔ ۱۲م

(۵) بیع کو قرض کی شرط سے مشروط نہ کرو

۱٦٧١۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا يَحِلُّ سَلُفٌ وَبَيُعٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قرض کی شرط پر کسی چیز کی بیع حلال نہیں۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

قرض لینے والا بضرورت قرض، قرض کے ساتھ کم مالیت کی شئ زیادہ قیمت کو اگر اس طرح خریدے کہ وہ بیع اس قرض پر مشروط ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ اور اگر عقد قرض پہلے ہوا اور یہ بیع اس میں نصا یا دلالۃ مشروط نہ ہو تو اس میں اختلاف ہے۔ بعض علماء اجازت دیتے ہیں

۱٦٦٩۔ المعجم الكبير للطبرانى، ۲۲۲/۱۸ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۱۰/٤
كنز العمال للمتقى، ۵٤٤۳، ۵۳/۳ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ٤۹۳/۲
۱٦٧٠۔ كنز العمال للمتقى، ۵٤٤۲، ۵۱/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۵۲۰/۲
كشف الخفاء للعجلونى، ۳۲۷/۲ ☆
۱٦٧١۔ السنن لابى داؤد، باب فى الرجل بيع ما ليس عنده ، ٤۹۵/۲

کہ یہ بیع بشرط قرض نہیں۔ بلکہ قرض بشرط بیع ہے۔اور قرض شروط فاسدہ سے فاسد نہیں ہوتا۔ اور راجح یہ ہے کہ یہ بھی ممنوع ہے کہ اگرچہ شرط مفسد قرض نہیں مگر یہ وہ قرض ہے جس کے ذریعہ سے ایک منفعت قرض دینے والے نے حاصل کی اور یہ ناجائز ہے۔لہذا ان صورتوں کو ترک کیا جائے۔اور قرض کا نام ہی نہ لیا جائے۔ بلکہ خالص بیع ایک وعدہ معینہ پر ہو۔اب نوٹ کی بیع روپئے کے عوض جائز ہوگی اگرچہ دس کا نوٹ سو کو بیچے۔اور دونوں صورتوں میں فرق وہی ہے جو قرآن عظیم نے فرمایا: واحل الله البیع وحرم الربوا ہ مگر چاندی سونے کی بیع اب بھی جائز نہ ہوگی اور نوٹ کی جائز ہوگی۔قال البنی صلی الله تعالیٰ علہ وسلم اذا اختلف النوعان فبیعوا کیف شئتم۔اور یہ زیادہ قیمت دینا اگرچہ بحالت قرض ہے لیکن بوجہ بیع جائز ہے۔ اگرچہ اولی نہیں۔درمختار میں ہے شراء شئ بثمن غال لحاجة القرض ، یجوز و یکرہ والله تعالیٰ اعلم۔ فتاوی رضویہ ۷/۴۷

(۶)روپے کی بیع تفاضل کے ساتھ جائز ہے

۱۶۷۲۔**عن** أبی بن کعب رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا اخْتَلَفَ النَّوْعَانِ فَبِیْعُوا کَیْفَ شِئْتُمْ بَعْدَ أنْ یَّکُوْنَ یَدًا بِیَدٍ۔

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب دو چیزیں اپنی نوع کے اعتبار سے مختلف ہوں تو جس طرح چاہو بیچو اس کے بعد کہ وہ دست بدست ہوں۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

روپے کا نوٹ پندرہ آنے کو بیچنا،خریدنا مطلقاً جائز ہے جبکہ باہم رضامندی سے ہو اور کوئی مانع شرعی عارض نہ ہو۔اسے سود سے کوئی علاقہ نہیں۔

فتاوی رضویہ ۹/۱۸۹

(قرض میں ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ) قرض دینے والا لینے والے کے ہاتھ کوئی متاع ادھار بیچے اور متاع اسکے قبضہ میں دیدے، پھر قرض لینے والا اس متاع کو کسی اور کے ہاتھ اتنے سے کم کو بیچے جتنے کو خود خریدی تاکہ وہ متاع بعینہا اسے پہونچ جائے اور اس سے

۱۶۷۲۔ نصب الرایة للزیلعی، ٤/٤

قیمت لیکر قرض لینے والے کو دیدے تو قرض لینے والے کو قرض مل جائیگا اور دینے والے کو نفع حاصل ہو جائیگا۔

امام قاضی خاں نے فرمایا: اس حیلہ کا نام بیع عینہ ہے جسکو امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ذکر فرمایا اور مشائخ بلخ نے فرمایا: بیع عینہ ان بیعوں میں سے ہے۔ کہ ہمارے بازاروں میں آج کل رائج ہیں۔ امام ابو یوسف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا: عینہ جائز ہے اور اس پر ثواب ملیگا۔ اور فرمایا: کہ ثواب کی وجہ یہ ہے کہ اس میں حرام یعنی سود سے بھاگنا ہے۔

فتح القدیر میں فرمایا کہ عینہ میں کوئی کراہت نہیں سوا خلاف اولیٰ کے۔ اس لئے کہ اسمیں قرض دینے کے اچھے سلوک سے روگردانی ہے انتہی، اور اسے بحر الرائق اور نہر الفائق اور درمختار وشرنبلالیہ وغیرہا نے برقرار رکھا۔ نیز فتح القدیر میں امام ابو یوسف نے فرمایا: یہ بیع مکروہ نہیں۔ اس لئے کہ بہت سے صحابہ کرام نے اسے کیا۔ اسکی تعریف کی اور اسے سود نہ ٹھہرایا۔

تو جب بکثرت صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اسکا کرنا اور اسکی تعریف ثابت ہوئی تو اس سے عدول نہ ہوگا۔ اس لئے کہ ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا مذہب صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین کی تقلید ہے۔ اور بیشک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں انکی تقلید وپیروی کا حکم دیا۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

۳۔ غبن وغصب وعاریت

(۱) غبن مذموم ہے

۱۶۷۳۔ **عن** الحسين بن علی رضی الله تعالیٰ عنهما قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أَلْمَغْبُوْنُ لَا مَحْمُوْدٌ وَلَا مَأْجُوْرٌ۔

حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: غبن کھانے میں نہ ناموری ہے اور نہ ثواب۔

فتاوی رضویہ ۱۷۶/۷

(۲) غصب کا وبال

۱۶۷۴۔ **عن** يعلی بن مرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم:أَيُّمَا رَجُلٌ ظَلَمَ شِبرًا مِنَ الْأَرْضِ كَلَّفَهُ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ أَنْ يَّحْفِرَهٗ حَتّٰى يَبْلُغَ آخِرَ سَبْعِ أَرْضِيْنَ ثُمَّ يُطَوَّقَهٗ يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَقْضِىَ بَيْنَ النَّاسِ۔

حضرت یعلی بن مرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص ایک بالشت زمین ناحق لے لے اللہ تعالیٰ اسے تکلیف دے کہ اس زمین کو کھودے یہاں تک کہ ساتویں طبقے کے ختم تک پہونچے۔ پھر قیامت کے دن اس کا طوق بنا کر اسکے گلے میں ڈالے یہاں تک کہ تمام مخلوق کا حساب ختم ہو کر فیصلہ فرمادیا جائے۔

۱۶۷۵۔ **عن** سعد بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مَنْ أَخَذَ شَيْأً مِنَ الْأَرْضِ بِغَيْرِ حِلِّهٖ طَوَّقَهُ اللّٰهُ مِنْ سَبْعِ أَرْضِيْنَ، لَايَقْبَلُ اللّٰهُ مِنْهُ صَرْفًا وَلَا عَدْلًا۔

حضرت سعد بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۶۷۳۔ مجمع الزوائد للهيثمی، ۷۵/۴ ☆ كنز العمال للمتقی، ۹۲۸۷، ۱۹/۴
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۵۲/۲ ☆ المغنی للعراقی، ۸۲/۲

۱۶۷۴۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۷۳/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی ۱۰۴/۵
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۱۵/۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۹۵۳۳
موارد الظمئان للهيثمی، ۱۱۶۷ ☆ السلسلة الصحيحة للالبانی، ۲۴۰

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی قدر زمین ناجائز طور پر لے اللہ تعالیٰ ساتوں زمینوں سے اسکے گلے میں طوق ڈالے، نہ اسکا فرض قبول ہو نہ نفل۔ فتاوی رضویہ ۱۴۰/۸

(۳) عاریت کا مال واپس کرے

۱۶۷٦۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه و سلم: عَلَی الْیَدِ مَا أَخَذَتْ حَتّٰی تُؤَدِّیَهُ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس ہاتھ سے مال لیا اسی ہاتھ سے واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۱۳/۴



۱۶۷۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب ما جاء فی سبع ارضین، ٤٥٤/١
المسند لاحمد بن حنبل، ١٨٧/١ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ٩٨/٦
مجمع الزوائد للهیثمی، ١٧٦/٤ ☆ المعجم الصغیر للطبرانی، ٩٩/١
حلیة الاولیاء لابی نعیم، ١٨١/٢ ☆ کنز العمال للمتقی، ٣٠٣٤٩، ٦٣٩/١٠
تاریخ بغداد للخطیب، ٢٧١/١ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ١٦/٣
المصنف لابن ابی شیبة، ٥٦٥/٦ ☆ البدایة و النهایة لابن کثیر، ١٩/١
۱۶۷٦۔ السنن لابن ماجه، العاربة، ١٧٥/٢ ☆
المسند لاحمد بن حنبل، ٨/٥ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ٣٣٨/٢
السنن الکبری للبیهقی، ٩٠/٦ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ٢٤١/٥
شرح السنة للبغوی، ٢٢٦/٨ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ٥٣/٣
المعجم الکبیر للطبرانی، ٢٥٢/٧ ☆ نصب الرایة للزیلعی، ٣٧٦/٣
المصنف لابن ابی شیبة، ١٤٦/٦ ☆ التفسیر لابن کثیر، ٥٠٠/١
کشف الخفاء للعجلونی، ٩٠/٢ ☆

۴۔اجرت ومزارعت

(۱)اجرت ادا کرو

۱۶۷۷۔**عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال:قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:قال الله تعالیٰ : ثَلٰثَةٌ أنَا خَصمُهُم یَومَ القِیَامَةِ ، رَجُلٌ أعطٰی بِی ثُمَّ غَدَرَ، وَرَجُلٌ بَاعَ حُرًّا فأکَلَ ثَمَنَهٗ ، وَرَجُلٌ اِستَاجَرَ أجِیرًا فَاستَوفٰی مِنهُ وَلَم یُعطِ أجرَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: قیامت کے دن تین شخصوں کا میں مدعی ہونگا۔ایک وہ جس نے میرا عہد دیا پھر عہد شکنی کی ، دوسرا وہ جس نے کسی آزاد کو غلام بنا کر بیچ ڈالا اور اسکی قیمت کھائی، تیسرا وہ جس نے کسی شخص کو مزدوری میں لیکر اپنا کام تو اس سے پورا کرالیا اور مزدوری پوری نہ دی۔ فتاوی رضویہ ۸/ ۱۴۷

(۲)تعویذ پر اجرت جائز ہے

۱۶۷۸۔ **عن** عبدالله بن عباس رضی الله تعالی عنهما قال: ان نفرا من اصحاب رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مرو ابماء فیهم لدیغ او سلیم ، فعرض لهم رجل من اهل الماء فقال: هل فیکم من راق ؟ اِن فی الماء رجلا لدیغا اوسلیما ، فانطلق رجل منهم فقرأ بفاتحة الکتاب علی شاة فبرأ فجاء بالشاة الی اصحابه فکرهوا ذاك وقالوا: أخذت علی کتاب الله اجرا، حتی قدمو ا الی المدینةفقالوا: یا رسول الله ! اخذ علی کتاب الله اجرا ، فقا ل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه

۱۶۷۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب اثم من با ع حرام، ۱/۲۹۷
السنن لابن ماجه ، باب اجر الاجرا ، ۲/۱۷۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۳۵۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/۲۱۱
السنن الکبری للبیهقی، ۶/۱٤ ☆ مشکل الآثار للطحاوی، ۲/۳۵۹
نصب الرایة للزیلعی، ٤/۱۳۲ ☆

۱۶۷۸۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الشرط فی الرقیة الخ، ۲/۸٥٤
السنن الکبری للبیهقی، ۱/٤۳۰ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۱۹۸
التفسیر للقرطبی، ۱/۳۳۵ ☆ جمع الجوامع للسیوطی، ۶۱۳۱،
کنز العمال للمتقی، ۹۳۳۹، ٤/۳۰ ☆ شرح السنة للبغوی، ٤/٤٥۱

و سلم: اِنَّ أَحَقَّ مَا أَخَذْتُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا كِتَابُ اللّٰهِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی ایک جماعت کا گذر چشمے والوں کے پاس سے ہوا جن میں سے ایک آدمی کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا تھا۔ان میں سے ایک آدمی صحابہ کرام کے پاس آیا اور کہا: کیا آپ حضرات میں کوئی سانپ یا بچھو کے کاٹے کا دم جانتا ہے؟ کیونکہ چشمے والوں میں سے ایک شخص کو سانپ یا بچھو نے کاٹ لیا ہے۔ان میں ایک صاحب گئے اور کچھ بکریوں کے بدلے سورۂ فاتحہ پڑھکر دم کردیا۔وہ ٹھیک ہوگیا۔اور یہ بکریاں لیکر اپنے ساتھیوں کے پاس آ گئے۔ساتھیوں نے اس بات کو ناپسند کیا اور کہا آپ نے اللہ کی کتاب پر اجرت لی ہے۔چنانچہ یہ تمام حضرات مدینہ شریف پہونچے تو بارگاہ رسالت میں واقعہ عرض کیا: حضور نے ارشاد فرمایا: جن باتوں کی تم مزدوری لیتے ہو ان میں اللہ تعالیٰ کی کتاب سب سے زیادہ اجرت کی مستحق ہے۔۱۲م

۱۶۷۹۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالی عنه قال: ان ناسا من اصحاب النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم أتوا علی حی من أحياء العرب فلم يقروهم ، فبينما هم كذلك اِذ لدغ سيد اولئك فقالوا: هل معكم من دواء أوراق؟ فقالوا انكم لم تقرو نا ولا نفعل حتی تجعلو ا لنا جعلا، فجعلو لهم قطيعا من الشاة ، فجعل يقرء بأُم القرآن ويجمع بزاقه وتيفل فبرأ، فأتوا بالشاء فقالوا: لا نأخذه حتی نسأل النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم فسأله فضحك وقال: وَمَا اِدْرَاكَ أَنَّهَا رُقْيَةٌ ، خُذُوْهَاوَاضْرِبُوا لِی بِسَهْمٍ -

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین میں سے کچھ حضرات عرب کے ایک قبیلہ

۱۶۷۸۔ اتحاف السادة للزبیدی، ۷۷/۳ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۲۹۸۵
السنن للدار قطنی، ۹۵/۳ ☆ لسان المیزان لابن حجر، ۳۱۸/۲
تنزیه الشریعة لابن عراق، ۲۶۱/۱ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۸۱
موارد الظمئان للهیثمی، ۱۱۳۱ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۴۸
۱۶۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الرقی بالقرآن و المعوذات ، ۸۵۴/۲
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاجرة علی الرقبة ، ۲۲۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۴/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۹۸/۱۰
التفسیر للقرطبی، ۱۱۳/۱ ☆

کے پاس گئے تو انہوں نے انکی مہمان نوازی نہ کی۔اسی اثنا میں انکے سردار کو بچھو نے کاٹ لیا۔ تو انہوں نے کہا: کیا آپ لوگوں کے درمیان کوئی دوا یا دم کرنے والا ہے؟ صحابہ کرام نے فرمایا: چونکہ تم نے ہماری ضیافت نہ کی لہذا ہم بغیر اجرت تمہارے ساتھ کچھ نہیں کریں گے۔انہوں نے بکریاں دینا منظور کیا۔چنانچہ ایک صحابی نے سورۂ فاتحہ پڑھی اور لعاب جمع کر کے اس جگہ پر تھوک دیا۔اسکی تکلیف دور ہوگئی۔وہ بکریاں لیکر آئے تو صحابہ کرام نے فرمایا: ہم جب تک اس سلسلہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے معلومات نہیں حاصل کرلیں گے بکریاں نہیں لیں گے۔حضور نے یہ سنکر تبسم فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا: خیر بکریاں لے لو اوران میں میرا حصہ بھی ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۸۲/۸

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے محض تعویذ اوردم کرنے کیلئے قرآن پڑھنے پر اجرت لینے کا جواز معلوم ہوا مطلق تلاوت اور تعلیم قرآن پر اجرت کا جواز ثابت نہیں ہوتا۔لہذا یہ حدیث امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مسلک کے خلاف ہرگز نہیں کہ امام اعظم تلاوت وتعلیم قرآن پر اجرت کو ناجائز قرار دیتے ہیں جیسا کہ حدیث میں وارد ہے۔

تعلموا القرآن و لاتاكلوا به ، یعنی تعلیم قرآن کی کمائی نہ کھاؤ۔عمدۃ القاری۔

(۳) کام ختم ہوتے ہی مزدور کی اجرت ادا کرو

۱۶۸۰۔ **عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهماقال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: أَلَمْ تَرٰى اِلَى الْعُمَّالِ يَعْمَلُوْنَ فَاِذَا فَرَغُوْا مِنْ أَعْمَالِهِمْ وَفَوْا أُجُوْرَهُمْ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کیا تونے نہ دیکھا کہ مزدور کام کرتے ہیں جب اپنے عمل سے فارغ ہوتے ہیں۔اس وقت پوری مزدوری پاتے ہیں۔

۱۶۸۱۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالى

۱۶۷۰۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۸٤/۱
۱۶۸۱۔ الدر المنثور للسيوطى، ۱۸٤/۱

علیه وسلم: أَلْعَامِلُ اِنَّمَا یُوَفّٰی أَجْرُہٗ اِذَا قَضٰی عَمَلَهٗ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: عامل کو اسی وقت اجر کامل دیا جاتا ہے جب عمل تمام کر لیتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۲/۸۷۷

(۴) تعلیم قرآن پر اجرت کا حکم

۱۶۸۲۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال: علمت ناسا من اهل الصفة القرآن والكتابة فاهدى الى رجل منهم قوسا ، فقلت : ليست بمال وارمى عنها فی سبيل الله ، فسألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عنهافقال: اِنْ سَرَّكَ أَنْ تُطَوِّقَ بِهَا طَوْقًا مِنْ نَارٍ فَاقْبِلْهَا۔　فتاوی رضویہ ۸/۲۱۲

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے اصحاب صفہ میں سے چند حضرات کو قرآن کی تعلیم دی اور لکھنا سکھایا۔ تو ان میں سے ایک صاحب میرے پاس بطور ہدیہ ایک کمان لائے۔ میں نے سوچا یہ کوئی مال نہیں اور مجھے جہاد میں کام آئیگی۔ پھر میں نے حضور سے اسکے بارے میں پوچھا تو فرمایا: اگر تم جہنم کا طوق گلے میں ڈالنا چاہتے ہو تو قبول کرلو۔ ۱۲م

(۵) بٹائی پر زراعت کا حکم

۱۶۸۳۔ **عن** جابر بن عبدالله رضی الله تعالیٰ عنهماقال: سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول: مَنْ لَمْ یَذَرِ الْمُخَابَرَةَ فَلْیُؤْذَنْ بِحَرْبٍ مِنَ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو بٹائی نہ چھوڑے وہ اللہ و رسول سے لڑائی کا اعلان کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

لہذا ہمارے امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ باتباع جماعت صحابہ وتابعین محرمین مانعین

۱۶۸۲۔ السنن لابن ماجه ، باب الاجر علی تعلیم القرآن، ۱/۱۵۷

۱۶۸۳۔ السنن لابی داؤد، البیوع ، باب فی الخابرة ، ۲/۴۸۳

الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۴۳

حرام وفاسد جانتے ہیں۔ بایں ہمہ صاحبین نے بوجہ تعامل اجازت دی اور اسی پر فتوی قرار پایا۔

فتاوی رضویہ ۸/۲۱۳



۵۔قرض وسود

(۱)ہرقرض جس سے منفعت مقصود ہو سود ہے

١٦٨٤۔**عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُّ قَرْضٍ جَرَّ مَنْفَعَةً فَهُوَرِبٰوا۔

حضرت امیرالمؤمنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہرقرض جومنفعت کمائے سود ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵

(۲)سود کی لعنت

١٦٨٥۔**عن** عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنه قال : لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا و مأكله و شاهد يه و كاتبه۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ سلم نے سود کھانے والے،کھلانے والے،اوراسکے گواہ وکاتب پرلعنت فرمائی۔

فتاوی رضویہ ۷/۷۵

١٦٨٦۔**عن** جابر بن عبدالله رضى الله تعالىٰ عنهماقال:لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم آكل الربوا ومؤكله و كاتبه وشاهديه وقال: هم سواء۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

١٦٨٤۔ الدر المنثور للسيوطى، ٥/٣٥٠ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٥٥١٦، ٦/٢٣٨
ارواء الغليل للالبانى، ٥/٢٣٥ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ١٣٧٣
١٦٨٥۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء فى اكل الربوا ١/١٤٥
السنن لابن ماجه، باب التغليظ فى الربا، ١/١٦٥
الجامع الصغير للسيوطى، ٢/٤٤٦
السنن لابى داؤد، باب فى اكل الربوا، ٢/٤٧٣
١٦٨٦۔ الصحيح لمسلم، باب الربوا، ٢/٢٧
مجمع الزوائد للهيثمى، ٤/١١٨ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٥/٤٤٦
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١/٥٣٩ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ١/٣٦٧

علیہ وسلم نے سود کھانے والے، کھلانے والے، اوراسکے کاتب وگواہ سب پرلعنت فرمائی۔اور فرمایا: وہ سب برابر گنہگار ہیں۔ فتاوی رضویہ ۷/۷۵

(۳) سود کی مذمت

۱۶۸۷۔ **عن** کعب الأحبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: لان ازنی ثلث وثلثین زنیة احب الی من ان آکل درھما ربا یعلم اللہ انی اکلتہ من ربا۔

حضرت کعب احبار رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بے شک مجھے اپنا تینتیس بار زنا کرنا اس سے زیادہ پسند ہے کہ سود کا ایک درم کھاؤں۔ جسے اللہ عزوجل جانے کہ میں نے سود کھایا ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

سود جس طرح لینا حرام ہے دینا بھی حرام ہے۔مگر شریعت مطہرہ کا قاعدہ مقرر ہے کہ الضرورة تبیح المحظورات، اسی لئے علماء فرماتے ہیں کہ محتاج کو سودی قرض لینا جائز ہے۔محتاج کے یہ معنی جو واقعی حقیقی ضرورت قابل قبول شرع رکھتا ہو کہ اسکے بغیر چارہ ہو، نہ کسی طرح بے سودی روپیہ ملنے کا یارا۔ورنہ ہرگز جائز نہ ہوگا۔جیسے لوگوں میں رائج ہے کہ اولاد کی شادی کرنی چاہی۔سو روپے پاس ہیں ہزار روپے لگانے کو جی چاہا تو سودی نکلوائے، یا مکان رہنے کو موجود ہے دل پکے محل کو ہوا۔سودی قرض لیکر بنایا یا دوسو کی تجارت کرتے ہیں۔قوت اہل وعیال بقدر کفایت ملتا ہے۔نفس نے بڑا سوداگر بننا چاہا۔پانچ چھ سو سودی نکلوا کر لگوادئے یا گھر میں زیور وغیرہ موجود ہے جسے بیچ کر روپیہ حاصل کرسکتے ہیں۔نہ بیچا بلکہ سودی قرض لیا وعلی ھذا القیاس۔صدہا صورتیں ہیں کہ یہ ضرورت نہیں۔تو ان میں حکم جواز نہیں ہوسکتا اگرچہ لوگ اپنے زعم میں ضرورت سمجھیں۔ولہذا قوت اہل وعیال کیلئے سودی قرض لینے کی اجازت اسی وقت ہوسکتی ہے جب اسکے بغیر کوئی طریقہ بسر اوقات کا نہ ہو، نہ کوئی پیشہ جانتا ہو، نہ نوکری ملی ہے جس کے ذریعہ سے دال روٹی اور موٹا کپڑا محتاج آدمی کی بسر اوقات کے لائق مل سکے۔ورنہ اس قدر پاسکتا ہے تو سودی روپے سے تجارت پھر وہی تونگری کی ہوس ہوگی نہ ضرورت قوت۔رہا ادائے قرض کی نیت سے سودی قرض لینا اگر جانتا ہے کہ اب ادا

۱۶۸۷۔ المسند الحمد بن حنبل، ۵/۲۲۵

نہ ہوا تو قرض خواہ قید کرائے گا۔جس کے باعث بال بچوں کو نفقہ نہ پہونچ سکے گا۔اور ذلت وخواری علاوہ اور فی الحال اسکے سوا کوئی شکل ادا کی نہیں تو رخصت دی جائیگی کہ ضرورت متحقق ہولی۔حفظ اور تحصیل قوت کی ضرورت ہو تو خود ظاہر۔اور ذلت ومطعونی سے بچنا بھی ایسا امر ہے کہ جسے شرع نے بہت مہم سمجھا اور اسکے لئے بعض محظورات کو جائز فرمایا۔

مثلاً شریر شاعر جو امراء کے پاس قصائد مدح لکھ کر لے جاتے ہیں کہ خاطر خواہ انعام نہ پائیں تو ہجو سنائیں۔انہیں اگرچہ وہ انعام لینا حرام ہے اور جس چیز کا لینا جائز نہیں دینا بھی روا نہیں۔پھر یہ لوگ کہ اپنی آبرو بچانے کو دیتے ہیں خاص رشوت دیتے ہیں اور رشوت دینا صریح حرام ہے۔بایں ہمہ شرع نے حفظ آبرو کیلئے انہیں دینا دینے والے کے حق میں روا فرمایا اگرچہ لینے والے کو بدستور حرام محض ہے۔　　فتاوی رضویہ ۷/۸۳

(۴) سود کھانا زنا سے بدتر کام ہے

۱۶۸۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَكَلَ دِرْهَمًا مِنَ رِّبٰوا فَهُوَ مِثْلُ ثَلٰثٍ وَّثَلٰثِيْنَ زَنِيَّةٍ ، وَمَنْ نَبَتَ لَحْمُهٗ مِنْ سُحْتٍ فَالنَّارُ أَوْلٰى بِهٖ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ایک درہم سود کھانا تینتیس بار زنا کے برابر ہے، اور جسکا گوشت حرام سے بڑھے تو نار جہنم اسکی زیادہ مستحق ہے۔

۱۶۸۹۔ **عن** عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم : لَدِرْهَمٌ يُصِيْبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبٰوا أَعْظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ ثَلٰثٍ وَثَلٰثِيْنَ زَنِيَةً يَزْنِيُهَا فِي الْإِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ عزوجل کے نزدیک سخت تر ہے تینتیس بار زنا سے کہ آدمی اسلام میں کرے۔

۱۶۸۸۔ المعجم الاوسط للطبرانی، ۳/۲۱۱ ☆ تذکرۃ الموضوعات لابن القیسرانی، ۷۲۴

۱۶۸۹۔ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۳۶۶ ☆ الترغیب والترہیب للمنذری، ۶۳

۱۶۹۰۔ **عن** عبد الله بن حنظلة غسيل الملائكة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : دِرُهَمُ رِبَا يَأْكُلُهُ الرَّجُلُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَشَدُّ عِنْدَ اللّٰهِ مِنُ سِتٍ وَّثَلْثِيْنَ زَنِيَةً۔

حضرت عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود کا ایک درہم کہ آدمی دانستہ کھائے اللہ تعالیٰ کے نزدیک چھتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۶۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ الدِّرُهَمَ يُصِيبُهُ الرَّجُلُ مِنَ الرِّبَا أَعُظَمُ عِنْدَ اللّٰهِ فِى الْخَطِيئَةِ مِنُ سِتٍّ وَّ ثَلْثِيْنَ زَنِيَةً يَزْنِيهَا الرَّجُلُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک درہم کہ آدمی سود سے پائے اللہ تعالی کے نزدیک مرد کے چھتیس بار زنا کرنے سے گناہ میں زیادہ ہے۔

۱۶۹۲۔**عن** أم المومنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَدِرُهَمُ رِبَا أَشَدُّ جُرُمًا عِنْدَ اللّٰهِ مِنُ سَبُعٍ وَّثَلْثِيْنَ زَنِيَةً۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۶۹۰۔ الترغيب والترهيب للمنذرى،	۷/۳	☆	اتحاف السادة للزبيدى،	٤٤٦/٥
كنز العمال للمتقى، ۹۷٦۱،	۱۰٦/٤	☆	مجمع الزوائد للهيثمى،	۱۱۷/٤
مشكوة المصابيح للتبريزى،	۲۸۲٥	☆	الدر المنثور للسيوطى،	۳٦۷/۱
الجامع الصغير للسيوطى،	۲٥٦/۱	☆	السلسلة الصحيحة للالبانى،	۱۰۳۳
المسند لاحمد بن حنبل ،	۲۲٥/٥	☆	السنن للدار قطنى،	۱٦/۳
تاريخ دمشق لابن عساكر،	۳۷۳/۷	☆	المغنى للعراقى،	۹۱/۲
۱۶۹۱۔ اتحاف السادة للزيدى ،	۷۳٥/۷	☆	جمع الجوامع للسيوطى،	٥٤۷٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى،	۷/۳	☆	الدر المنثور لسيوطى،	۳٦٤/۱
المغنى للعراقى،	۱۳۹/۳	☆	الكالمل لابن عدى،	
اللآلى المصنوعة للسيوطى،	۸۳/۲	☆		
۱۶۹۲۔ كنز العمال للمتقى، ۹۷۸۰،	۱۰۹/٤	☆		

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کا ایک درہم اللہ عزوجل کے یہاں سینتیس زنا سے بڑھ کر ہے۔

۱۶۹۳۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرِّبَا سَبْعُوْنَ حُوْبًا أَيْسَرُ هَا كَالَّذِى يَنْكَحُ أُمَّهٗ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجے ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۴۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم : أَلرِّبَا سَبْعُوْن بَا بًا أَدْنَا هَا كَا لَّذِى يَقَعُ عَلىٰ أُمِّهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کا گناہ ستر درجہ ہے۔ جس میں سب سے آسان تر اس شخص کی طرح ہے جو اپنی ماں پر پڑے۔

۱۶۹۵۔ **عن** الأسود بن وهب بن عبد مناف بن زهرة الزهری القرشی خال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ورضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:اِنَّ الرِّبَا أَبْوَابُ، أَلْبَابُ مِنْهُ عَدْلٌ بِسَبْعِيْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَ فَجْرَةٌ كَاِضْطِجَاعِ الرَّجُلِ مَعَ أُمِّهٖ۔

حضرت اسود بن وہب رضی اللہ تعالیٰ عنہما حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ماموں سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سود کے کئی دروازے ہیں، ان میں سے ایک دروازہ برابر ستر گناہ کے ہے جن میں سب سے ہلکا گناہ ایسا

۱۶۹۳۔ السنن لابن ماجه ، باب التغلیظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۶/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵۳۷/۷
الترغیب وا لترهیب للمنذری ، ۸/۳ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۵۰۸/۱
کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۵ ، ۱۰۵/٤ ☆ المغنی للعراقی، ۳۲۳/۳
۱۶۹٤۔ السنن لابن ماجه ، باب التغلیظ فی الربا، ۱۶۵/۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ٦/۳ ☆
۱۶۹۵۔ الجامع الکبیر للطبرانی ۲۵٤/۲ ☆

ہے جیسے اپنی ماں کے ساتھ ہم بستر ہونا۔

۱۶۹۶۔ **عن** رجل من الأنصار رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلرِّبَا أَحَدٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، او قال: ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَهْوَنُهَا مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

ایک انصاری صحابی رسول رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود اکہتر دروازے ہیں۔ یا فرمایا: تہتر گناہ جن میں سب سے ہلکا ایسا جیسے آدمی کا اپنی ماں سے جماع کرنا۔

۱۶۹۷۔ **عن** البراء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : أَلرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَدْنَا هُنَّ مِثْلَ اِتْيَانِ الرَّجُلِ أُمَّهٗ۔

حضرت براء بن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سود کے بہتر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے کم ایسا ہے جیسے اپنی ماں سے صحبت کرنا۔

۱۶۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ أَبْوَابَ الرِّبَا اِثْنَانِ وَسَبْعُوْنَ حُوْبًا، أَدْنَاهَا كَالَّذِی يَأْتِی أُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سود کے دروازے بہتر گناہ ہیں۔ سب میں کمتر ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے زنا کرنا۔

۱۶۹۶۔ المصنف لعبد الرزاق،	۳۱۴/۸	☆	اتحاف السادۃ للزبیدی ،	۳۲۷/۸
۱۶۹۷۔ مجمع الزوائد للهیثمی،	۱۱۷/۴	☆	السلسلۃ الصحیحۃ للالبانی،	۱۸۷۱
الکامل لابن عدی،	۳۹۱/۶	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۲۶۷/۱
علل الحدیث لابن ابی حاتم،	۱۱۳۶	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۳۶۷/۱
الترغیب والترھیب للمنذری،	۸/۳	☆	اللآلی المصنوعۃ للسیوطی،	۸۴/۲
کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹،	۱۰۵/۴	☆	المطالب العالیۃ لابن حج،	۲۷۰۵
۱۶۹۸۔ جمع الجوامع للسیوطی،	۶۰۷۶	☆	کنز العمال للمتقی، ۹۷۵۶،	۱۰۵/۴

۱۶۹۹۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلرِّبَا ثَلٰثَةٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَیْسَرُهَا مِثْلَ أَنْ یَّنْكِحَ الرَّجُلَ أُمَّهٗ۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے تہتر دروازے ہیں، سب میں ہلکا اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۰۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ الرِّبَا نِیفٌ وَسَبْعُوْنَ بَابًا، أَهْوَنُهُنَّ مِثْلَ مَنْ أَتٰی أُمَّهٗ فِی الْاِسْلَامِ ، وَدِرْهَمٌ مِنْ رِبَا أَشَدُّ مِنْ خَمْسٍ وَّثَلٰثِیْنَ زِنْیَةً۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سود کے کچھ اوپر ستر دروازے ہیں۔ ان میں سب سے ہلکا ایسا ہے کہ مسلمان ہوکر اپنی ماں سے زنا کرے۔ اور سود کا درہم پینتیس زنا سے سخت تر ہے۔

۱۷۰۱۔ **عن** امیر المؤمنین عثمان غنی ذی النورین رضی الله تعالیٰ عنهم قال: الربا سبعون بابا۔ أهونها مثل نكاح الرجل امه۔

امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی ذوالنورین رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود کے ستر دروازے ہیں، ان میں آسان تر اپنی ماں سے زنا کے مثل ہے۔

۱۷۰۲۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: الربا اثنان وسبعو نحوبا، أصغر ها كمن أتی أُمه فی الاسلام ودرهم من الربا اشد من بضع وثلثین زنية۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا: سود بہتر گناہ ہے، سب میں چھوٹا بحالت اسلام اپنی ماں سے زنا کی طرح ہے۔ اور سود کا ایک درم کئی

۱۶۹۹۔ المستدرك للحاكم، ۳۷/۲ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۶۶/۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۳۲۷/۸ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲۷۶/۱

۱۷۰۰۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۸/۳ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۹۶/۶

۱۷۰۱۔ كنز العمال للمتقی، ۱۰۱۰۳، ۱۹۰/۴

۱۷۰۲۔ كنز العمال للمتقی، ۹۷۵۹، ۱۰۵/۴

اوپرتیس زنا سے سخت تر ہے۔

١٧٠٣۔ **عن** عبد الله بن سلام رضی الله تعالیٰ عنه قال : الربا ثلثة وسبعون حوبا، ادناها كمن اتى امه فى الاسلام ،ودرهم من الربا كبضع وثلثين زنية ۔

حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سود میں تہتر گناہ ہیں، سب میں کم ایسا ہے جیسے اسلام میں اپنی ماں سے جماع کرنا،اورسود کا ایک درم چند اور تیس زنا کے مانند ہے۔ فتاوی رضویہ ۷/۸۲

(۵) سود اور اس سے بچنے کی صورت

١٧٠٤۔ **عن** أبى سعيد الخدرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: جاء بلال بتمر برنى فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مِنُ أَيُنَ هٰذَا ؟فقال بلال: تمر كان عندنا ردئ فبعت منه صاعين، بصاع لمطعم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عند ذلك:أَوَّهُ عَيُنُ الرِّبَا، لَاتَفُعَلُ ، وَلٰكِنُ اِذَا أَرَدُتَ انُ تَشُتَرِىَ التَّمَرَ فَبِعَهُ بِبَيُعٍ آخَرَ ثُمَّ اشُتَرِبِهٖ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں خرمائے برنی لیکر حاضر ہوئے۔رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ان سے فرمایا: یہ تم کہاں سے لائے؟ حضرت بلال نے عرض کیا: ہمارے پاس خراب چھوارے تھے ہم نے انکے دوصاع کے بدلے ان کا ایک صاع خریدا تاکہ حضور کی خدمت میں پیش کروں۔حضور نے یہ سنکر ارشادفرمایا: اف یہ تو خاص ربا ہے۔ایسا نہ کرمگر جب انکوخریدنا چاہو تو اپنے چھواروں کو کسی اور چیز سے بیچ کر اس شئ کے بدلے انکوخریدو۔

١٧٠٥۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان رسول الله صلى الله تعالىٰ

١٧٠٣۔ كنز العمال للمتقى، ١٠١١٤، ١٩٣/٤
١٧٠٤۔ الصحيح لمسلم، باب الربوا ، ٢٦/٢
الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا اراد بيتع تمر الخ، ٢٩٣/١
١٧٠٥۔ الصحيح لمسلم باب الربوا ، ٢٦/٢ ☆ المؤطا لمالك ، ٢٢٣
الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا اراد البيع تمر الخ، ٢٩٣/١
السنن الكبرى لبيهقى، ٢٩١/٥ ☆ مشكل الآثار للطحاوى، ١٢٢/٢
فتح البارى للعسقلانى، ٣٩٩/٤ ☆ التمهيد لابن عبد البر، ١٢٦/٥

عليه وسلم استعمل رجلا على خيبر فجاء ه بتمر جنيب فقال له رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اكل تمر خيبر هكذا ؟ قال:لا، والله! يارسول الله انا لناخذ الصاع من هذا بالصاعين والصاعين بالثلث ، فقال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: فَلَا تَفْعَلْ! بِعِ الْجَمْعَ بِالدَّرَاهِمِ ثُمَّ ابْتَعْ بِالدَّرَاهِمِ جَنِيْبًا۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایک صاحب کو خیبر پر صوبہ دار بنا کر بھیجا۔ وہ خدمت اقدس میں خرمائے جنیب لیکر حاضر ہوئے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: خیبر کے سب چھوارے ایسے ہی ہیں؟ عرض کی: نہیں، خدا کی قسم یا رسول اللہ! ہم اس میں کا ایک صاع دو صاع کو اور دو صاع تین صاع کو لیتے ہیں۔ فرمایا: ایسا نہ کرو۔ اپنے چھوارے روپیوں سے بیچ کر ان روپیوں سے یہ چھوارے خریدلو۔ فتاوی رضویہ ۷/۱۹۵

(۶) قرض ادا کی نیت سے لوتا کہ اللہ کی مدد شامل حال رہے

۱۷۰۶۔ **عن** أبی هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَخَذَ أَمْوَالَ النَّاسِ يُرِيْدُ أَدَآءَ هَا أَدَّى اللّٰهُ عَنْهُ، وَمَنْ أَخَذَ يُرِيْدُ اِتْلَافَهَا أَتْلَفَهُ اللّٰهُ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو لوگوں کے مال بہ نیت ادا لے اللہ تعالیٰ اسکی طرف سے ادا فرما دیتا ہے۔ اور جو تلف کردینے کے ارادے سے لے اللہ تعالیٰ اسے ہلاک کردیتا ہے۔

۱۷۰۶۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب من اخذ اموال الناس ، ۳۲۱/۱
السنن لابن ماجه ، باب من ادان دينا الخ، ۱۷۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۳۶۱/۲ ☆ السنن الكبرى للبيهقی، ۳۵٤/۵
كنز العمال للمتقی، ۱۵٤۲۹، ۲۲۱/٦ ☆ فتح البارى للعسقلانی، ۵٤/۵
اتحاف السادة للزبيدی، ۵۰۲/۵ ☆ شرح السنة للبغوی، ۲۹۲/۸
الترغيب و الترهيب للمنذری، ۵۹۷/۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۲۹۱۰
التفسير للقرطبی، ٤۱٦/۳ ☆ التاريخ الكبير للبخاری، ۳۸۳/۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۰۹/۲ ☆

۱۷۰۷۔ **عن** میمون الکروی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ أَدَانَ دَيْنًا يَنْوِيْ قَضَآءَهٗ أَدَّاهُ اللّٰهُ عَنْهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ۔

حضرت میمون کروی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی دین لیکر ادا کی نیت رکھتا ہو اللہ تعالیٰ روز قیامت اسکی طرف سے ادا فرمادیگا۔

۱۷۰۸۔ **عن** أم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنها قالت: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ حَمَلَ مِنْ أُمَّتِي دَيْنًا ثُمَّ جَهَدَ فِي قَضَآءِهٖ ثُمَّ مَاتَ قَبْلَ أَنْ يَّقْضِيَهٗ فَأَنَا وَلِيُّهٗ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو میرا امتی دین کا بار اٹھائے پھر اسکے ادا میں کوشش کرے پھر بے ادا کئے مرجائے تو میں اسکا ولی وکفیل ہوں۔

۱۷۰۹۔ **عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ تَدَايَنَ بِدَيْنٍ وَفِي نَفْسِهٖ وَفَآءَهٗ ثُمَّ مَاتَ تَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهُ وَاَرْضٰی غَرِيمَهٗ بِمَاشَآءَ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی دین کا معاملہ کرے اور دل میں اسکے ادا کا ارادہ رکھے پھر مرجائے تو اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائیگا اور اسکے قرض خواہ کو جیسے چاہے گا راضی کردیگا۔

فتاوی رضویہ ۷/۸۴

۱۷۰۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۵/۳۵۴ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۵۰۲
کنزا لعمال للمتقی، ۱۵۴۲۷، ۶/۲۲۱ ☆ المغنی للعراقی، ۲/۸۳
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۵۱۰ ☆
۱۷۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۶/۷۴ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۷/۲۲
الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۹۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۴/۱۳۲
۱۷۰۹۔ المستدرك للحاکم ۲/۲۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۲/۵۹۷
کنز العمال للمتقی، ۱۵۴۴۵، ۶/۲۲۵ ☆

(۷) قرض ادا کرتے وقت زیادہ دینا جائز ہے

۱۷۱۰۔ **عن** جابربن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال: اتیت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم وهو فی المسجد، قال مسعر اراه قال: ضحی، فقال: صل رکعتین، وکان لی علیه دین فقضانی وزادنی۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جبکہ آپ مسجد نبوی شریف میں تشریف فرما تھے۔ حضرت مسعر بن کدام رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ حضرت جابر نے یہ بھی کہا کہ چاشت کا وقت تھا سرکار نے فرمایا: دو رکعت نماز پڑھو۔ حضرت جابر کہتے ہیں کہ میرا سرکار کی طرف کچھ قرض تھا تو آپ نے ادا فرمایا اور کچھ زیادہ بھی عطا فرمایا۔۱۲م

۱۷۱۱۔ **عن** أبی هریرة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: کان لرجل علی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم سن من الابل فجاء ه یتقاضاه فقال: اعطوه فطلبوا سنه فلم یجدوا له الاسنا فوقها فقال: اعطوه فقال: او فیتنی اوفی اللہ لك، قال النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ خَیَارَکُمْ أُحْسَنُکُمْ قَضَآءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جانب ایک شخص کا اونٹ قرض میں آرہا تھا۔ تو وہ تقاضا کرنے آگیا۔ سرکار نے فرمایا: ادا کردو۔ صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا اونٹ نہیں ملا بلکہ اس سے زیادہ عمر والا ملا۔ سرکار نے فرمایا: وہی دیدو۔ وہ قرض خواہ کہنے لگا۔ آپ اگر مجھے پورا عطا فرمائیں گے تو اللہ تعالیٰ آپکو بھی ایسا ہی کامل عطا فرمائیگا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک تم میں بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی اچھے طور پر کرتا ہے۔

۱۷۱۰۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء، ۱/۳۲۲
الصحیح لمسلم، باب جواز افتراض الحیوان، ۲/۳۰

۱۷۱۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب حسن القضاء ۱/۳۲۲
الصحیح لمسلم، باب جواز اقتاض الحیوان، ۲/۳۰
السنن للنسائی، الترغیب فی حسن القضاء، ۲/۲۰۳
التفسیر للبغوی، ۱/۳۰۳ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۳۹۳
فتح الباری للعسقلانی، ٤/٤٨٢ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم، ۱/۱۸۸

۱۷۱۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا تقاضارسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فأغلظ له فهم به أصحابه فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم:دَعُوهُ فَإِنَّ لِصَاحِبِ الْحَقِّ مَقَالًا، وقال: اِشْتَرُوالَهُ بَعِیرًا فَأَعْطُوهُ اِیَّاهُ ، فطلبوه فلم یجدوا الاسنا أفضل من سنه فقال:اِشْتَرُوهُ فَأَعْطُوهُ اِیَّاهُ، فَاِنَّ خَیرَکُم أَحْسَنُکُم قَضَآءً۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ایک شخص نے اپنے قرض کا تقاضا کیا جس میں وہ سختی سے پیش آیا۔تو صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اسکی اس سخت گفتگو کا جواب دینا چاہا جس سے سرکار نے روک دیا اور فرمایا: حقدار کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ کچھ کہے۔ پھر سرکار نے ارشاد فرمایا: اسکے لئے اونٹ خریدو اوراس کو دیدو۔صحابہ کرام نے تلاش کیا لیکن اس عمر کا نہ ملا بلکہ اس سے عمرو قیمت میں زیادہ مل رہا تھا۔فرمایا: اسی کو خرید کر اسے دیدو۔ پھر فرمایا: تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرض کی ادائیگی بہتر طریقے پر کرے۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جبکہ قرض پر زیادہ دینا لفظا موعود، نہ عادۃ معہود، تو معنیٔ ربا یقیناً مفقود خصوصاً جبکہ خود لفظوں میں نفی ربا کا ذکر موجود، بلکہ یہ صرف ایک نوع احسان وکرم ومروت ہے۔اور بیشک مستحب وثابت بہ سنت، کما فی الاحادیث المذکورۃ۔

مگر محل اسکا وہاں ہے کہ یا تو وہ زیادت قابل تقسیم نہ ہو۔ مثلا ساڑھے نو روپے آتے تھے دس پورے دئے کہ اب بقدر نصف روپے کی زیادتی ہے اور ایک روپیہ دو پارہ کرنے کے

۱۷۱۲۔ الجامع للترمذی ،	باب ما جاء فی استقراض البعیر ،			۱۵۸/۱
السنن لابن ماجه ،	باب حسن القضاء،			۱۷۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل،	۴۱۶/۲	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۳۵۱/۵
مجمع الزوائد للهیثمی،	۱۳۹/۴	☆	التمهید لابن عبد البر،	۶۸/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی،	۲۹۰۶	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر ،	۳۴/۳
اتحاف السادة للزبیدی،	۵۰۳/۵	☆	شرح السنة للبغوی،	۱۹۴/۸
المغنی للعراقی،	۸۳/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۱۵۰۴۷،	۱۰۵/۶
فتح الباری للعسقلانی،	۴۸۳/۴	☆	المطالب العالیة لابن حجر ،	۱۳۸۴

لائق نہیں۔ یا قابل تقسیم ہوتو جدا کر کے دے۔ مثلاً دس آتے تھے وہ دیکر ایک روپیہ احساناً الگ دیا۔ تو ان صورتوں میں یہ زیادتی حلال ہو جائیگی۔ اور اگر قابل تقسیم تھی اور یونہی مخلوط ومشاع دی۔ مثلاً دس آتے تھے گیارہ یکمشت دئے۔ دس آتے ہیں اور ایک احساناً۔ تو نہ ہبہ صحیح ہوگا اور نہ لینے والا اس زیادت کا مالک۔ فتاوی رضویہ ۷/۹۰

(۸) قرضدار کومہلت دینے پر اجر

۱۷۱۳۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم :مَنُ نَفَّسَ عَنُ غَرِيُمِهٖ أوُ مَحٰی عَنُهُ كَانَ فِی ظِلَلِ الُعَرُشِ يَوُمَ الُقِيَامَةِ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے قرض دار کومہلت دے یا قرض معاف کردے وہ قیامت کے دن عرش کے سایہ کے نیچے ہوگا۔

(۹) قرض معاف کرنے والا اجرعظیم کا مستحق

۱۷۱٤۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: كَانَ فِی الُأُمَمِ السَّابِقَةِ رَجُلٌ عَاصٍ يَمُحُو عَنِ الُمُسُتَقُرِضِيُنَ ، اِذَا مَاتَ عَفَااللّٰهُ عَنُهُ وَقَالَ تبَارَكَ وَتَعَالیٰ : اِذَا كَانَ يَعُفُوُ فَأنَا أحَقُّ بِذٰلِكَ مِنُهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اگلی امتوں میں ایک گنہگار شخص تھا جو لوگوں کے قرض معاف کردیا کرتا تھا۔ جب اسکا انتقال ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اسکو بخش دیا۔ اور پروردگار عالم نے فرمایا: جب وہ معاف کردیا کرتا تھا تو میں اس سے زیادہ حقدار ہوں۔

۱۷۱۳۔ الصحيح لمسلم ، باب انظار المعسر و التجاوز الخ، ۱۸/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۳۰۰/۵ ☆ السنن للدارمی، ۲٦۲/۲
الدر المنثور للسيوطی، ۳٦۹/۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۱۵۳۷۹، ۲۱۱/٦
شرح السنة للبغوی، ۱۹۹/۸ ☆ التفسير لابن كثير ، ٤۹۱/۱
۱۷۱٤۔ الصحيح لمسلم ، باب فضل انظار المعسر و النتجازو ،الخ، ۱۸/۲
الجامع الصحيح للبخاری، باب حسن التقاضی، ۳۲۲/۱

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

عورت اپنا مہر معاف کردے تو بیشک یہ نیک کام ہے اور اس پر بڑے ثواب کی امید ہے۔
فتاوی رضویہ ۵/ ۴۸۸



کتاب الاَیمان والنذور



۱۔ قسم وکفارہ

(۱) اچھی چیز کی قسم کھالے تو اسکو توڑنا ضروری ہے

۱۷۱۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنۡ حَلَفَ عَلیٰ يَمِيۡنٍ فَرَأی غَيۡرَهَا خَيۡرًا مِنۡهَا فَلۡيَأتِ الَّذِیۡ هُوَ خَيۡرٌ وَ لۡيُكَفِّرۡ عَنۡ يَمِيۡنِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص نے قسم کھائی پھر خیال آیا کہ اسکا خلاف بہتر ہے تو اس بہتر پر ہی عمل کرے اور قسم کا کفارہ ادا کردے۔

۱۷۱۶۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم اِنِّی وَاللّٰهُ ! اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَا أحۡلَفُ عَلیٰ يَمِيۡنٍ فَأریٰ غَيۡرَهَا خَيۡرًامِنۡهَا اِلَّا كَفَّرۡتُ عَنۡ يَمِيۡنِیۡ وَأتَيۡتُ الَّذِیۡ هُوَ خَيۡرٌ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کی قسم! ان شاء اللہ میں کسی چیز پر قسم نہیں کھاؤں گا کہ اسکے غیر میں بھلائی نظر آئی تو قسم کا کفارہ دیکر اس اچھے کام پر عمل کرونگا۔

فتاوی رضویہ ۹۵۰/۵

۱۷۱۵۔ الصحيح لمسلم ، کتاب الايمان و النذور ، ۴۸/۲
المعجم الكبير للطبرانی ۹۷/۱۷ ☆ المسند لابی داؤدالطبالسی، ۱۳۸/۴
تلخيص الحبير لابن حجر ، ۱۷۰/۴ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۵۲۴/۲
۱۷۱۶۔ الجامع الصحيح للبخاری ، کتاب الايمان و النذور ، ۹۸۰/۲
السنن لابن ماجه ، باب من حلف علی يمين ، ۱۵۳/۱
السنن الكبری للبيهقی، ۱۰ / ۲۲ ☆ التفسير لابن كثير، ۵۱۷/۴
فتح الباری للعسقلانی، ، ۶۴۵/۹ ☆ الدر المنثور للسيوطی ۔ ۲۶۸/۱
مشكوة المصابيح للتبريزی، ۳۴۱۱ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۶۴۰۱، ۶۹۹/۱۶
البداية و النهاية لابن كثير ، ۶/۵ ☆

(۲) قسم صرف خدا کے نام کی کھاؤ

۱۷۱۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنُ کَانَ حَالِفًا فَلَا یَحُلِفُ اِلَّا بِاللّٰهِ ، کَانَتُ قُرَیُشٌ تَحُلِفُ بِآبَائِهَا فَقَالَ: لَا تَحُلِفُوُا بِآبَائِکُمُ۔ **حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو قسم کھانا چاہے وہ اللہ عزوجل کے نام کی ہی قسم کھائے۔ قریش کا طریقہ تھا کہ وہ اپنے آباء واجداد کی قسمیں کھاتے۔ لہذا فرمایا: تم اپنے آباء کی قسمیں نہ کھاؤ۔ ۱۲ م

(۳) ماں باپ کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۱۸۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ اللّٰهَ یَنُهَاکُمُ أَنُ تَحُلِفُوُا بِآبَائِکُمُ۔ **حاشیۂ ہدایہ ۱۲۲**

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ تمکو آباء واجداد کی قسمیں کھانے سے منع فرماتا ہے۔ ۱۲ م

۱۷۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا تحلفو بآبائکم ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، التشیدی فی الحلف بغیر الله تعالیٰ ، ۱۲۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۸/۲ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۳۰/۱۰
مجمع الزوائد للهیثمی ، ۱۷۷/۴ ☆ نصب الرایة للزیلعی ، ۳۵۹/۳
تلخیص الحبیر لا بن حجر ، ۱۶۸/۴ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۴۶۳۳۱
۱۷۱۸۔ الجامع الصحیح للبخاری ، باب لا تحلفوا بآبائکم ، ۹۸۳/۲
الصحیح لمسلم ، کتاب الایمان ، ۴۶/۲
الجامع للترمذی ، باب فی کراهیة الحلف بغیر الله ، ۱۸۵/۱
السنن للنسائی، التشدید فی الحلف بغیر الله، ۱۲۴/۲
السنن لابی داؤد ، الایمان والنذرور، باب کراهیة الحلف بالآباء ، ۴۶۳/۲
السنن لا بن ماجه ، باب النهی ان یحلف بغیر الله ، ۱۵۲/۱
المسند لا حمد بن حنبل ، ۱۸/۱ ☆ السنن الکبری ، للهیثمی ، ۲۸/۱۰
المستدرك للحاکم ، ۵۲/۱ ☆ السنن للدارمی ، ۱۸۵/۲
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۵۳۰/۱۱ ☆ منحة المعبود للساعاتی ، ۱۲۱۰
مناقیب الشافعی ، للبیهقی ، ۴۰۳/۱ ☆ جمع الجوامع للسیوطی ، ۵۳۵۰

(۴) نذر اطاعت، صحیح اور نذر معصیت، گناہ

۱۷۱۹۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ نَذَرَ أَنْ يُّطِيعَ اللّٰهَ فَلْيُطِعْهُ ، وَمَنْ نَذَرَأَنْ يَّعْصِيَهٗ فَلَا يَعْصِيهِ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی طاعت الٰہی (مثلاً نماز وروزہ وغیرہما) کی منت مانے وہ بجالائے۔ اور جو کسی گناہ کی منت مانے وہ باز رہے۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۶۶

۱۷۲۰۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: قال

۱۷۱۸۔	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۳۴۰۷	☆ کنز العمال ،	۴۶۳۳۳، ۱۶/۶۷۸
	تاریخ دمشق لا بن عساکر ،	۷/ ۳۷۱	☆ المعجم الکبیر للطبرانی ،	۱/ ۲۶
	اتحاف السادة للزبیدی ،	۷/ ۵۷۵	☆ شرح السنة للبغوی ،	۱۰/ ۳
	المغنی للعراقی ،	۳/ ۱۵۸	☆ حلیة الاولیاء لا بی نعیم ،	۹/ ۱۶۰
	البدایة والنهایة لا بن کثیر ،	۶/ ۱۳۹	☆ مشکل الآثار للطحاوی ،	۱/ ۳۵۴
	نصب الرایة للزیلعی ،	۳/ ۲۹۵	☆ المؤطا لمالك ،	۴۸۰
۱۷۱۹۔	الجامع الصحیح للبخاری ،	باب النذور فی الطاعة ،		۲/ ۹۹۱
	السنن للنسائی ،	النذر فی المعصیة ،		۲/ ۱۲۷
	المؤطا لمالك ،	۷۴۶	☆ کنز العمال للمتقی،	۴۶۴۶۲، ۱۶/ ۷۱۰
	التفسیر لا بن کثیر ،	۸/ ۳۱۳	☆ المسند للعقیلی ،	۴/ ۱۴۰
	حلیة الاولیاء لا بی نعیم ،	۶/ ۳۴۶	☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ،	۴/ ۱۷۵
	مشکل الآثار للطحاوی ،	۱/ ۴۷۰	☆ شرح معانی الآثار للطحاوی ،	۳/ ۱۳۳
	فتح الباری للعسقلانی ،	۱۱/ ۵۷۹	☆ الجامع الصغیر للسیوطی ،	۲/ ۵۴۴
۱۷۲۰۔	الصحیح لمسلم ،	کتاب النذر		۲/ ۴۵
	الجامع للترمذی ،	باب ما جاء ان لا نذر فی معصیة ،		۱/ ۱۸۴
	السنن لا بی داؤد ،	ایمان باب من رای علیه کفاره اذا کان فی لعقیه ،		۲/ ۴۶۷
	السنن لا بن ماجه ،	باب النذر المعصیة ،		۱/ ۱۵۵
	مشکوة المصابیح للتبریزی ،	۳۴۳۵	☆ تلخیص الحبیر لا بن حجر ،	۴/ ۱۷۵
	المسند لا حمد بن حنبل ،	۱/ ۱۲۹	☆ مجمع الزوائد للهیثمی ،	۴/ ۱۸۷
	المطالب العالیة لابن حجر،	۷۴۵	☆ التمهید لابن عبد البر،	۱۰/ ۲۶۷
	الدر المنثور للسیوطی،	۱/ ۲۸۸	☆ کنز العمال للمتقی،	۴۶۷۹، ۱۶/ ۷۱۳

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَانَذْرَ فِی مَعْصِیَةٍ ، وَکَفَّارَتُہٗ کَفَّارَۃُ یَمِینٍ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: معصیت کی نذر جائز نہیں۔ اور اسکا کفارہ قسم کا کفارہ ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۳۶/۹

(۵) نذر سے تقدیر کا لکھا نہیں ٹلتا

۱۷۲۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : لَا تَنْذِرُوا ، فَاِنَّ النَّذْرَ لَايُغْنِی مِنَ الْقَدْرِ شَيئاً، وَاِنَّمَا يُسْتَخْرَجُ بِهٖ مِنَ الْبَخِيلِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نذر مت مانو کہ نذر تقدیر الہی کو نہیں ٹالتی۔ ہاں البتہ اسکے ذریعہ فقط اتنا ہوتا ہے کہ بخیل سے مال نکال لیا جاتا ہے

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمانوں پر لازم کہ اپنی نذریں پوری کریں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے نذر ماننے سے منع نہیں فرمایا بلکہ اسکی وفا کا حکم دیا۔ ہاں یہ سمجھنا کہ نذر ماننے سے تقدیر الہی بدل جائیگی۔ جو نعمت نصیب میں نہیں مل جائیگی۔ جو بلا مقدر میں ہے وہ ٹل جائیگی۔ یہ اعتقاد فاسد ہے۔ ایسی ہی نذر سے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے منع فرمایا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۶۶/۵　☆　جدالممتار ۲۱۵/۲

(۶) احباب کو ایذاء دینے کی قسم نہ کھاؤ

۱۷۲۲۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۷۲۱۔ الصحيح لمسلم ، كتاب النذر والايمان ، ۲/ ٤٤
الدر المنثور ، للسيوطی ، ۱/ ۳۵۱ ☆ حلية الاولياء لا بی نعيم ، ۹/ ۳٤
شرح السنة للبغوی ، ۱۰/ ۲۲ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی ، ۳٤۲٦
۱۷۲۲۔ الجامع الصحيح للبخاری ، كتاب الايمان النذر ، ۲/ ۹۸۰
الصحيح لمسلم ، باب النهی عن الاصرار علی اليمين ، ۲/ ۵۰
المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۳۱۷ ☆ شرح السنة ، للبغوی ، ۱۰/ ۱٦
فتح الباری ، للعسقلانی ، ۱۱/ ۵۱۷ ☆ كنز العمال للمتقی ، ٤٦٤۳٦، ۱٦/ ۷۰۵

علیہ وسلم :لَأنْ یَّلِجَّ أحَدُکُم بِیَمِیْنِہٖ فِی أھْلِہٖ اٰثَمُ لَہٗ عِنْدَ اللّٰہِ مِنْ أنْ یُّعْطِیَ کَفَّارَتَہُ الَّتِی اِفْتَرَضَ اللّٰہُ عَلَیْہِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قسم خدا کی ! اگر کوئی شخص اپنے اھل کو ایذاء اور نقصان پہونچانے کیلئے قسم کھائیگا تو اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس قسم پر اصرار کفارہ کے مقابلہ میں جو اللہ تعالیٰ نے فرض فرمایا ہے زیادہ گناہ کا باعث ہوگا۔

فتاوی رضویہ ۵/۹۵۰





کتاب الحدودوالدیات

ا۔شراب

(۱)شراب کی حرمت

۱۷۲۳۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَعَنَ اللّٰهُ الْخَمَرَ وَشَارِبَهَا وَسَاقِيهَا وَبائِعَهَا وَمُبْتَاعَهَا وَعَاصِرَهَا وَمُعْتَصِرَهَا وَحَامِلَهَا وَالْمَحْمُولَةَ اِلَيْهِ وَآكِلَ ثَمَنِهَا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/ ۱۲۸

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے شراب پر، پینے والے اور پلانے والے پر، بیچنے والے اور خریدنے والے پر، نچوڑنے والے پر، اور بنوانے والے پر، اور اسکو لیجانے والے اور جسکے لئے لیجائی جائے اس پر، اور اسکی قیمت استعمال کرنے والے پر۔ ۱۲م

(۲)شراب اور شرابی کی مذمت

۱۷۲۴۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَشْرَبُ الْخَمَرَ حِيْنَ يَشْرَبُهَا وَهُوَ مُؤمِنٌ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: شراب پیتے وقت شرابی کا ایمان ٹھیک نہیں رہتا۔

۱۷۲۳۔ السنن لا بی داؤد باب العصیر للخمر، ۲/ ۵۱۷
المستدرك للحاكم، ٤/ ١٥٤ ☆ المسند لا حمد بن حنبل، ١/ ٣١٦
السنن الكبرى، للبيهقی، ٥/ ٣٢٧ ☆ مجمع الزوائد، للهثمی، ٤/ ٨٩
اتحاف السادة للزبيدی، ٦/ ١٥٠ ☆ المعجم الصغير للطبرانی، ١/ ٢٦٦
كنز العمال للمتقی، ١٣١٧٧، ٥/ ٣٤٨ ☆ تلخيص الحبير لا بن حجر، ٤/ ٧٣
الترغيب والترهيب للمذری، ٣/ ٢٣٩ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ٢٧٧٧
الجامع الصغير للسيوطی، ٢/ ٤٤٥ ☆

١٧٢٤۔ الجامع الصحيح للبخاری، كتاب الاشربة، ٢/ ٨٣٦
المسند لا حمد بن حنبل، ٢/ ٣٨٦ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ١٠/ ١٨٦
المصنف لا بن ابی شيبة، ٥/ ٩٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ١/ ١٠٠
المصنف لعبد الرزاق، ١٣٦٨٢ ☆ التمهيد لا بن عبد البر، ٤/ ٢٢١

۱۷۲۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:لعن رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الخمر عشرة، عاصرها ومعتصرها وشاربها وحاملها والمحمولة اليه وساقيها وبائعها وآكل ثمنها والمشترى والمشترى له۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے لعنت فرمائی ان دس اشخاص پر، جوشراب کیلئے شیرہ نکالے،اور جونکلوائے، جو پیئے، اور جو اٹھا کر لائے، جس کے پاس لائی جائے اور جو پلائے، جو بیچے اور جو اسکے دام کھائے، جو خریدے اور جس کیلئے خریدی جائے۔

۱۷۲۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ زَنٰى أوْ شَرِبَ الْخَمَرَ نَزَعَ اللّٰهُ مِنْهُ الْإيْمَانَ كَمَا يَخْلَعُ الْإنْسَانُ الْقَمِيْصَ مِنْ رَأسِهٖ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو زنا کرے یا شراب پیئے اللہ تعالیٰ اس سے ایمان کھینچ لیتا ہے جیسے آدمی اپنے سر سے کرتا کھینچ لے۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

۱۷۲۷۔ **عن** أبى موسى الأشعرى رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله

۱۷۲۵۔ الجامع للترمذی ۔ باب ما جاء بيع الخمر والنهى عن ذلك ، ۱/ ۱۵۵
السنن لا بن ماجه ، باب لعنة الخمر على عشرة اوجه ، ۲ / ۲۵۰
الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۴۴۵ ☆

۱۷۲۶۔ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۲۵۲ ☆ كنز العمال للمتقى ، ۱۲۹۹۳، ۵/ ۳۱۴
فتح البارى ، للعسقلانى ، ۱۲/ ۶۱ ☆ السلسلة الصحيية للالبانى ، ۵۰۹
الجامع الصغير للسيوطى ، ۲/ ۵۲۸ ☆

۱۷۲۷۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۱/ ۲۷۲ ☆ السنن للنسائى ، ۲/ ۲۸۲
السنن الكبرى ، للنسائى ، ۱۰/ ۲۳۶ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى ، ۳/ ۱۰۶
كنز العمال للمتقى ، ۴۳۸۰۶، ۱۶/ ۳۱ ☆ التفسير لا بن كثير ، ۶/ ۹
التفسير للقرطبى ۳/ ۳۰۸ ☆ المستدرك للحاكم ۱/ ۷۲
مجمع الزوائد للهيثمى ، ۴/ ۳۲۷ ☆ الدر المنثور ، للسيوطى ، ۱/ ۳۳۹
الجامع الصغير للسيوطى ، ۱ / ۲۱۴ ☆ المسند لا بى يعلى ، ۶/ ۳۸۹

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: ثَلٰثَةٌ لَایَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ ، مُدْمِنُ الْخَمرِ ، وَقَاطِعُ الرَّحْمِ، وَمُصَدِّقٌ بِالسَّحْرِ،وَمَنْ مَاتَ مُدْمِنُ الْخَمَرِ سَقَاهُ اللّٰهُ جَلَّ وَعَلَا مِنْ نَهْرِ الْغُوْطَةِ ، قیل: وما نهر الغوطة؟ قال: نَهْرٌ يَّجْرِىْ مِنْ فُرُوْجِ الْمُوْمِسَاتِ تُوْذِىْ أَهْلَ النَّارِ رِيْحُ فُرُوْجِهِنَّ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص جنت میں نہ جائیں گے،شرابی اوراپنے قریبی رشتہ داروں سے بدسلوکی کرنے والا۔اور جادو کی تصدیق کرنے والا۔اور جوشرابی بےتوبہ مرجائے اللہ اسے وہ خون اور پیپ پلائیگا جودوزخ میں فاحشہ عورتوں کی بری جگہ سے اس قدر بہیگا کہ ایک نہر ہو جائیگی۔دوزخیوں کوانکی فرج کی بدبوعذاب پرعذاب ہوگی۔وہ سخت بدبو گندی پیپ جو بدکار عورتوں کی فرج سے بہیگی اس شرابی کو پینی پڑیگی۔

﴿۲﴾ امام احمدرضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مسلمان ذرا آنکھ بندکرکے غورکرے کہ شراب چھوڑنا قبول ہے یااس پیپ کے گھونٹ نگلنا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۴۷

(۳)شرابی کے سوئے خاتمہ کا اندیشہ ہے

۱۷۲۸۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہماقال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:مُدْ مِنُ الْخَمَرِ اِنْ مَاتَ لَقِیَ اللّٰهَ كَعَابِدِ وَثَنٍ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا:شرابی اگر بے توبہ مرے تواللہ تعالیٰ کے حضوراس طرح حاضرہوگا جیسے کوئی بت پوجنے والا۔

(۴)شرابی کی نمازچالیس دن تک قبول نہیں

۱۷۲۹۔**عن** أبی أمامة الباهلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی

۱۷۲۸۔ المسند لا حمد بن جنبل ، ۱/ ۲۷۲ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۵۵

۱۷۲۹۔ المسند لا حمد بن حنبل ، ۲/ ۱۲۷ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری ، ۳/ ۲۵۸

المستدرك للحاكم ، ٤/ ١٤٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی ، ٥/ ٦٨

الله تعالیٰ علیه وسلم: مَامِنْ أَحَدٍ يَشْرَ بُهَا فَتُقْبَلُ لَهٗ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً، وَلَايَمُوْتُ وَفِي مَثَانَتِهٖ مِنْهُ شَيْءٌ اِلَّا حُرِّمَتْ بِهَا عَلَيْهِ الْجَنَّةَ ، فَاِنْ مَاتَ فِي أَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً مَاتَ مِيْتَةً جَاهِلِيَّةً۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوشخص شراب کی ایک بوند پئے چالیس روزتک اسکی نمازقبول نہ ہو۔ اور جومرجائے اوراسکے پیٹ میں شراب کا ایک ذرہ بھی ہوتو جنت اس پرحرام کردی جائیگی۔ اورجوشراب پینے سے چالیس دن کے اندرمریگاوہ زمانۂ کفرکی موت مریگا۔

(۵) شرابی کوجہنم کا کھولتا پانی ملیگا

۱۷۳۰۔**عن** أبی أُمامة الباهلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: أَقْسَمَ رَبِّي بِعِزَّتِهٖ! لَا يَشْرَبُ عَبْدٌ مِنْ عَبِيْدِي جُرْعَةً مِّنَ الْخَمَرِ اِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذَّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ ، وَلَا يَسْقِيْهَا صَبِيًّا صَغِيْرًا اِلَّا سَقَيْتُهٗ مَكَانَهَا مِنْ حَمِيْمِ جَهَنَّمَ مُعَذِّبًا أَوْ مَغْفُوْرًا لَهٗ، وَلَا يَدَعُهَا عَبْدٌ مِّنْ عَبِيْدِي مِنْ مَخَافَتِي اِلَّا سَقَيْتُهٗ اِيَّاهُ مِنْ حَظِيْرَةُ الْقُدُسِ۔

حضرت ابوامامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میرے رب نے اپنی عزت کی قسم یادفرمائی ہے! کہ میراجو بندہ شراب کاایک گھونٹ پیئے گامیں اسے اسکے عوض جہنم کا کھولتا ہواپانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔ اورجوکسی چھوٹے کو پلائے گا جب بھی اسکی سزامیں وہ پانی پلاؤنگا اگرچہ وہ بخشا ہی گیا ہو۔اور میراجو بندہ میرے خوف سے شراب چھوڑیگااسے میں اپنے پاک دربارمیں پلاؤنگا۔

(۶) شرابی دخول جنت سے محروم رہیگا

۱۷۳۱۔ **عن** عمار بن یا سر رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا يَدْخُلُوْنَ الْجَنَّةَ أَبَدًا، أَلدَّيُّوْثُ وَالرَّجُلَةُ مِنَ النِّسَآءِ وَمُدْمِنُ الْخَمْرِ۔

حضرت عماربن یاسررضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱۷۳۰۔ المسند لا حمد بن حنبل، ۵/ ۲۵۷ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳/ ۲۶۲

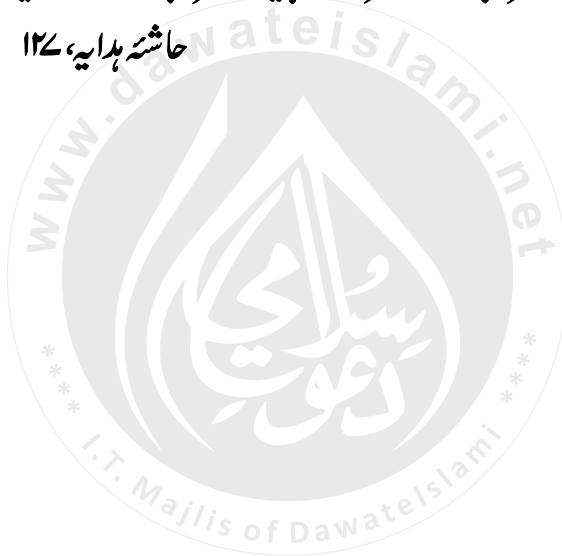
۱۷۳۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۴/ ۳۳۷ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۱/ ۲۱۴

وسلم نے ارشادفرمایا: تین شخص کبھی جنت میں نہیں جائیں گے دیوث، مردانی وضع بنانے والی عورت، اور شرابی۔ فتاوی رضویہ ۵/۸۱۱

(۷) شراب وجوا حرام ہے

۱۷۳۲۔ **عن** عبد الله بن عمر وبن العاص رضی الله تعالیٰ عنهما قال: ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم نهی عن الخمر والمیسر والکوبة والغبیراء وقال: کل مسکر حرام۔

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے شراب، جوا، شطرنج اور چینا کی شراب سے منع فرمایا۔ نیز فرمایا: ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ حاشیۂ ہدایہ، ۱۲۷



۱۷۳۲۔ السنن لا بی داؤد، کتاب الاشربة، ۲/ ۵۱۹
المسند لا حمد بن حنبل، ۲/ ۱۵۸ ☆

۲۔ نشہ آور اشیاء

(۱) ہر نشہ والی رقیق چیز حرام

۱۷۳۳۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَا أَسْكَرَ كَثِيْرُهٗ فَقَلِيْلُهٗ حَرَامٌ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر وہ چیز جسکی کثرت نشہ لائے اسکی قلیل بھی حرام ہے۔۱۲م

۱۷۳۴۔ **عن** اُم المؤمنین اُم سلمة رضی الله تعالیٰ عنها قالت: نهی رسول الله صلی الله تعالی علیه وسلم عن كل مسكر و مفتر۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۷۳۳۔ السنن لابی داؤد،	کتاب الاشربة،			۲/۵۱۸
الجامع للترمذی،	باب ماجاء اسکر کثیرة فضیلة حرام،			۲/۹
السنن للنسائی،	تحریم کل شرب اسکر کثیرة،			۲/۲۷۷
السنن لابن ماجه،	باب ما اسکر کثیرة فقلیلة حرام،			۱/۲۴۲
المسند لاحمد بن حنبل،	۲/۹۲	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۸/۲۹۶
المستدرك للحاکم	۳/۴۱۳	☆	المعجم الکبیر، للطبرانی،	۴/۲۴۴
مجمع الزوائد للهیثمی،	۵/۵۷	☆	نصب الرایة، للزیلعی،	۴/۳۰۱
اتحاف السادة للزبیدی،	۶/۱۶	☆	شرح السنة للبغوی،	۱۱/۳۵۱
کنز العمال للمتقی، ۱۳۱۵۴،	۵/۳۴۴	☆	التمهید لابن عبد البر،	۱/۲۵۲
فتح الباری للعسقلانی،	۱۰/۴۳	☆	شرح معانی الآثار،	۴/۲۱۷
ارواء الغلیل للالبانی،	۸/۴۲	☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۳۶۴۵
تاریخ بغداد للخطیب،	۹/۹۴	☆	تاریخ جرجان للهیثمی،	۳۲۷
المجروحین لابن حبان،	۱/۳۵۸	☆	المسند للعقیلی،	۲/۲۳۳
میزان الاعتدال للذهبی،	۲۶۳۹	☆	لسان المیزان لابن حجر،	۲/۱۹۷
الاشربه لابن حمد بن حنبل،	۶/۱۸	☆	الکامل لابن عدی،	۱/۳۹۷
تذکرة الموضوعات لابن قیسرانی،		☆		۶۷۷
۱۷۳۴۔ السنن لابی داؤد،	الاشربة باب ماجاء فی السکر،			۲/۵۱۹
المسند لاحمد بن حنبل،	۴/۲۷۳	☆	المصنف لابن ابی شیبة،	۵/۶۶
السنن الکبری للبیهقی،	۸/۲۹۶	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۲/۵۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر نشلی چیز اور حواس میں خلل پیدا کرنے والی چیز سے منع فرمایا۔
فتاوی رضویہ ۴/۶۵۱

(۲) طلا، تاڑی سیندھی اور نبیذ کے احکام

۱۷۳۵۔ **عن** محمود بن لبيد الأنصارى رضى الله تعالىٰ عنه قال: ان عمر بن الخطاب رضى الله تعالى عنه حين قدم الشام شكى اليه اهل الشام وباء الارض او ثقلها وقالوا : لا يصلح لنا الا هذا الشراب ،قال: اشربوا العسل! قالوا: لا يصلحنا العسل ، قال له رجل من أهل الأرض: هل لك ان اجعل لك من هذا الشراب شيألا يسكر ،قال: نعم ، فطبخوه حتى ذهبت ثلثا ه وبقى ثلثه، فاتو ا به الى عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه فأدخل اصبعه فيه ثم رفع يده تبعه يتمطط فقال: هذا الطلاء مثل طلاء الإبل فامرهم ان يشر بوه ، فقال عبادة بن الصامت رضى الله تعالىٰ عنه : احللتها والله ! قال: كلا والله ! ما حللتها ، اللهم اِنى لا أُحل لهم شيأ حرمته عليهم ، ولا أُحرم عليهم شيأ حللته لهم، قال محمد: وبهذا نا خذ لا باس بشرب الطلاء الذى قد ذهب ثلثا ه وبقى ثلثه وهولا يسكر ،فاما كل معتق ليسكر فلا خير فيه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۷

حضرت محمود بن لبید انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ جب ملک شام تشریف لائے تو شام کے باشندوں نے وہاں کی وباؤں اور ناموافق آب وہوا کی شکایت کی اور کہا: اس شراب سے ہی ہماری اصلاح ہوسکتی ہے۔فرمایا: شہد پیا کرو! بولے شہد ہمیں موافق نہیں آتا۔پھر ایک صاحب ملک شام کے باشندہ ہی بولے: کیا میں تمہارے لئے ایسی شراب نہ بنادوں جونشہ نہ لائے۔ بولے: ہاں، تو انہوں نے خوب پکایا یہاں تک کہ دو تہائی ختم ہوگیا اور اک تہائی باقی رہا۔ پھر سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں لیکر حاضر ہوئے۔آپ نے اس میں انگلی ڈال کر نکالی تو اس میں چپک محسوس کی ۔فرمایا: یہ تو ایسی لیسدار چیز ہے جو اونٹوں کے لیپ کی جاتی ہے۔ پھر حکم دیا کہ پیو! حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ بولے: قسم بخدا! آپ نے اسکو حلال کردیا۔فرمایا: ہر گز نہیں خدا کی قسم، میں نے حلال نہیں کیا، اے اللہ! میں کسی ایسی چیز کو

۱۷۳۵۔ المؤطا لا مام محمد کتاب الاشربه، ۳۵۸

حلال نہیں کر رہا ہوں جسکو تو نے حرام کیا۔ اور نہ میں کسی ایسی چیز کو حرام کر رہا ہوں جسکو تو نے حلال کیا۔ امام محمد علیہ الرحمہ فرماتے ہیں: اس حدیث کے مطابق ہمارا فتوی ہے کہ انگور کا وہ رس پینا جائز ہے جسکو پکا کر دو تہائی ختم کر دیا گیا ہو اور ایک تہائی باقی ہو اور وہ نشہ پیدا نہ کرتا ہو۔ اور رکھا ہوا شیرۂ انگور جس سے نشہ ہو اس میں بھلائی نہیں۔

۱۷۳۶۔ **عن** زید بن علی بن الحسین رضی اللہ تعالیٰ عنہم انه شرب هو وأصحابه نبيذا شديدا فی ولیمة، فقیل له: یاابن رسول اللہ! حدثنابحدیث سمعته من آبائك عن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم فی النبیذ فقال: حدثنی أبی عن جدی علی بن أبی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہم عن البنی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم انه قال: ینزل امتی علی منازل بنی اِسرائیل حذو القذة بالقذة والنعل بالنعل ، ان اللہ تعالیٰ ابتلی بنی اسرائیل بنهر طالوت وأُحل لهم منه الغرفةوحرم منه الری، وان اللہ ابتلاکم بهذه النبیذ واحل منه الری و حرم منه السکر۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۵

حضرت زید بن علی امام زین العابدین بن الحسین امام عالی مقام بن امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے اور انکے ساتھیوں نے ایک ولیمہ میں تیز وشدید نبیذ استعمال فرمایا۔ ان سے عرض کیا گیا: اے ابن رسول! اپنے آباء کرام کی سند سے کوئی حدیث رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نبیذ کے سلسلہ میں بیان فرمائیں۔ فرمایا: مجھ سے میرے والد گرامی حضرت امام زین العابدین نے اورانہوں نے اپنے جد مکرم حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت کی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت بالکل بنی اسرائیل کے طریقے پر گامزن ہوگی جیسے تنکا تنکے کے مشابہ ہوتا ہے اور جوتا جوتے کی ہم شکل۔ بیشک اللہ تعالیٰ نے بنو اسرائیل کو نہر طالوت سے آزاد فرمایا تھا تو انکے لئے ایک چلو حلال وجائز فرمایا۔ اور مکمل طور پر چشمہ سے سیرابی کو حرام کیا۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ تمکو اس نبیذ سے آزاد فرمائیگا کہ تمہارے لئے پینا پلانا تو جائز ہوگا لیکن زیادہ پی کر نشہ کرنا حرام۔۱۲م

۱۷۳۶۔ غاية البيان للاتقانی ،

۱۷۳۷۔ **عن** عبد الله بن زیاد رضی الله تعالیٰ عنه انه افطر عند عبد الله ابن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما فسقاه شرابا له ، فکانه اخذه فیه ، فلما اصبح قال: ماهذا الشراب ؟ماکدت اهتدی الی منزل ، فقال عبد الله :ما زدناك علی عجوة وزبیب ، قال محمد :وبه ناخذو هو قول ابی حنیفة رضی الله تعالیٰ عنهما ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت عبداللہ بن زیاد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہاں افطار کیا۔ آپنے انکو نبیذ پلایا۔ انہوں نے پیا تو خمار سا معلوم ہوا۔ جب حواس درست ہوئے تو بولے: یہ کیسی نبیذ تھی کہ مجھے صحیح طریقہ سے اپنا راستہ معلوم نہیں ہو پا رہا تھا۔ حضرت عبداللہ بن عمر نے فرمایا: میں نے تو اسکو صرف عجوہ کھجور اور کشمش ہی سے بنایا تھا۔ امام محمد فرماتے ہیں: یہ ہی ہمارا مسلک اور امام اعظم ابوحنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کا فرمان ہے۔ ۱۲م

۱۷۳۸۔ **عن** حماد رضی الله تعالیٰ عنه قال: کنت اتقی النبیذ فدخلت علی اِبراهیم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه وهو یطعم، فطعمت معه، فاوتی قدحا من نبیذ، فلما رأی ابطای عنه قال: حدثنی علقمة عن عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه انه کان ربما طعم عنده ثم دعا نبیذا له نبذته سیر بن ام ولد عبد الله فشرب وسقانی۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک مرتبہ میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا تو وہ کھانا کھا رہے تھے۔ میں نے بھی آپ کے ساتھ کھایا۔ آخر میں انکے لئے ایک پیالہ نبیذ لایا گیا۔ جب انہوں نے دیکھا کہ میں اس کی طرف راغب نہیں ہوں تو فرمایا: مجھ سے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ بسا اوقات مجھے انکے یہاں کھانے کا اتفاق ہوا۔ انہوں نے اپنی ام ولد سیرین کا بنایا ہوا نبیذ منگا کر پیا اور مجھے بھی پلایا۔ ۱۲م

۱۷۳۷۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۲

۱۷۳۸۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۳۹۔ **عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان المسلمین جزور الطعامھم،واِن العتق لاٗل عمر ، وانہ لا یقطع ھذہ الابل فی بطوننا الا النبیذ الشدید۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ بیشک مسلمانوں کا کھانا اونٹ کا گوشت ہے۔اور بیشک میری اولاد کیلئے قدیم دستور چلا آرہا ہے کہ تیز نبیذ کے ذریعہ ہی اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات کو ختم کیا جاتا ہے۔۱۲م

۱۷۴۰۔ **عن** ابراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ اتی باعرابی قد سکر ، فطلب لہ عذر ا ، فلما اعیاہ (الا ذھاب عقل) قال: احبسو ہ ، فاذا صح جلد وہ ، ودعا فضلۃ فضلت فی اداوتہ فذاقھا فاذا نبیذ شدید ممتنع بماء فکسرہ ، و کان عمررضی اللہ تعالیٰ عنہ یحب الشراب الشدید فشرب و سقاجلسائہ ثم قال : ھکذا اکسروہ بالماء اذا غلبکم شیطانہ۔

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں ایک اعرابی لایا گیا ۔جسکو نشہ تھا۔اسکے اس نشہ کی وجہ دریافت فرمائی، جب وہ عقل میں فتور کی وجہ سے نہ بتا سکا تو فرمایا: اس کو قید کردو! جب نشہ اتر جائے تو کوڑے لگاؤ۔پھر اسکے مشکیزہ میں جو بقیہ نبیذ تھی اسکو منگا کر چکھا تو معلوم ہوا کہ وہ نہایت تیز ہے۔آپ نے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔آپ تیز نبیذ کو پسند فرماتے تھے خود بھی پی اور ساتھیوں کو بھی پلائی۔پھر فرمایا: اس طرح پانی سے اسکی تیزی کو زائل کرلیا کرو جب تم پر شیطان کا حصہ غالب آجایا کرے۔۱۲م

۱۷۴۱۔ **عن** اِبراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ کان یشرب الطلاء قد ذھب ثلثا ہ وبقی ثلثہ، ویجعل لہ نبیذ فیترکہ حتی اذا اشتد شربہ، ولم یر بذلک بأسا ، قال محمد وھو قول ابی حنیفۃ رضی اللہ تعالیٰ عنھما۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۵۸

۱۷۳۹۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۴۰۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۳

۱۷۴۱۔ کتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۴

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ انگور کا ایسا رس استعمال فرماتے جسکو پکا کر دو حصہ ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہ جاتا۔اور آپکے لئے نبیذ بنائی جاتی تو وہ اسکو رکھا چھوڑ دیتے یہاں تک کہ جب تیزی آجاتی تو پی لیتے اور اس میں کچھ حرج نہیں سمجھتے ۔ امام محمد فرماتے ہیں: امام اعظم ابو حنیفہ کا یہی فرمان ہے۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہما۔۱۲م

۱۷۴۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالیٰ عنه أنه كان يشرب الطلاء على النصف ، قال محمد ولسنا ناخذ بهذا ، ولا ينبغي له أن يشرب من الطلاء الا ماذهب ثلثاه وبقى ثلثه وهو قول أبى حنيفة رضى الله تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۸

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ انگور کا وہ رس استعمال فرماتے جس کو پکا کر آدھا رہ جاتا۔امام محمد رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہم حضرت انس کے اس طریقہ پر عامل نہیں۔انگور کا وہی رس پینا جائز ہے جسکا تہائی حصہ باقی رہ جائے اور دو تہائی جل جائے۔یہی امام اعظم ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا فرمان ہے۔

۱۷۴۳۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالیٰ عنه قال: ما اسكر كثيره فقليله حرام خطاء من الناس ، اِنما أرادوا السكر حرام من كل شراب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۹

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا خطا ہے کہ جس چیز کی کثیر مقدار نشہ لائے اسکی تھوڑی مقدار بھی حرام ہے صحیح یہ ہے کہ ہر چیز کا نشہ حرام ہے۔۱۲م

۱۷۴۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالیٰ عنهما قال: حرمت الخمر بعينها، والسكر من كل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۵۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر تو بالکلیہ حرام ہے

۱۷۴۲۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۴

۱۷۴۳۔ كتاب الآثار لمحمد ، ۱۸۵

۱۷۴۴۔ شرح معانى الآثار للطحاوى ، ۲/ ۳۲۴

قلیل ہو کثیر۔ ہاں باقی چیزوں کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ خمر کی حرمت بعینہ ہے۔ اور باقی رس شیرۂ انگور وغیرہ اگر نشہ لائیں تو حرام۔ لہذا خمر کے علاوہ باقی کو تھوڑا پینا مباح ہے۔ کہ شراب کی حرمت سے قبل جو اباحت تھی وہ اس پر تاہنوز باقی ہے یہ حرمت تو صرف خمر کے لئے لازم ہے باقی دوسری چیزوں میں علت حرمت نشہ ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۵۹

۱۷۴۵۔ **عن** عمر وبن میمون رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه أنا أشرب الشراب الشديد لنقطع به لحوم الابل فی بطوننا ان توذینا ، فمن رابه من شرابه شئ فلیمزجه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عمرو بن میمون رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کی اصلاح ہو جائے۔ اور مضر اثرات ختم ہو جائیں۔ تو اگر کوئی چیز اسکے پینے میں خدشہ پیدا کرے تو اس میں پانی ملائے ۱۲م

۱۷۴۶۔ **عن** عتبة بن فرقد رضی الله تعالیٰ عنه قال : قدمت علی عمر رضی الله تعالیٰ عنه فدعا لشربه نبیذا قد كاد أن يصير خلا ، فقال: اِشرب ! فأخذته شربته ثم كدت أن اُسيغه ثم أخذه فشربه ثم قال : ياعتبة ! اِنا نشرب هذا النبيذ الشديد لنقطع به لحوم الاِبل فی بطوننا أن توذينا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت عتبہ بن فرقد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس گیا تو آپ نے پینے کیلئے نبیذ منگائی جو سرکہ ہو جانے کے قریب تھی فرمایا: پیو، میں نے آپکی بچی ہوئی نبیذ لیکر پینا چاہی لیکن وہ مجھے خوشگوار معلوم نہ ہوئی۔ پھر آپنے وہ مجھ سے لی اور پی کر فرمایا: اے عتبہ! ہم یہ تیز نبیذ اس لئے پیتے ہیں کہ اونٹ کے گوشت کے مضر اثرات زائل ہو جائیں۔ اور ہمیں نقصان نہ دے۔ ۱۲م

۱۷۴۵۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۷۸

۱۷۴۶۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵/ ۷۸

۱۷۴۷۔ **عن** سعید بن ذی خدان أوسعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالی عنهماقال: جاء رجل قد ظمئ الی خازن عمر فاستسقاہ فلم یسقه فاتی بسطیحة لعمر فشرب منها فسکر فأُتی به عمر فاعتذر الیه وقال :انما شربت من سطیحتك، فقال عمر : اِنما أضربك علی السکر ، فضربه عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی خدان یا سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ایک پیاسا شخص حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خازن کے پاس آیا اور نبیذ مانگا۔اس نے نہیں دیا لہٰذا اس نے خود حضرت عمر کے توشہ دان سے پی لیا پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ اسکو حضرت عمر کے پاس لایا گیا۔اس نے عذر بیان کیا کہ میں نے تو آپ ہی کے توشہ دان سے پیا تھا۔آپ نے فرمایا: میں تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کرونگا۔لہذا حد جاری فرمائی۔۱۲م

۱۷۴۸۔ **عن** سیعد بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: ان اعرابیا شرب من اداوۃ عمر نبیذ ا فسکر به فضربه الحد ، فقال الاعرابی : انما شربته من اداوتك ، فقال عمر رضی اللہ تعالیٰ عنه : انما جلدنا ك بالسکر۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت سعید بن ذی لعوہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مشکیزہ سے نبیذ پیا تو اسکو نشہ ہوگیا آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ۔اس نے کہا: میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پیا تھا۔فرمایا: میں نے تجھ پر نشہ کی وجہ سے حد جاری کی ۔۱۲م

۱۷۴۹۔ **عن** حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنه قال بلغنی ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه سایر رجلا فی سفر وکان صائما فلما افطر اهوی الی قربة لعمر معلقة فیها نبیذ فشربه فسکر ، فضربه عمر الحد فقال: انما شربته من قربتك فقال له عمر : انما جلدنا ك لسکرك۔　　فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت حسان بن مخارق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے یہ روایت پہونچی

۱۷۴۷۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی ،　　۲/ ۳۲۶

۱۷۴۸۔ السنن للدارقطنی ،

۱۷۴۹۔ المصنف لا بن ابی شیبة ،　　۵/ ۴۹۹

کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ ایک شخص سفر میں تھا اور روزہ دار جب افطار کیا تو آپکے مشکیزہ سے نبیذ بھی پی۔ نبیذ پیتے ہی نشہ طاری ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس پر حد جاری فرمائی وہ بولا میں نے تو آپ ہی کے مشکیزہ سے پی تھی۔ آپنے فرمایا: میں نے نشہ کی بناپر تجھے حد لگائی۔ ۱۲م

۱۷۵۰۔ **عن** اِسمٰعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان رجلا عب فی شراب نبیذ لعمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ بطریقة مدینة فسکر فترکه عمر حتی افا ق فحده۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۰

حضرت اسماعیل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کے راستہ میں ایک مرد نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نبیذ تمر کو منہ لگا کر پی لیا۔ پیتے ہی نشہ ہوگیا۔ حضرت فاروق اعظم نے اس کو یونہی چھوڑے رکھا جب نشہ جا تا رہا تو حد جاری فرمائی۔ ۱۲م

۱۷۵۱۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال:اتی(یعنی امیرالمومنین) بنبیذ قد احلف و اشتد فشرب منه ثم قال: ان هذا لشدید ، ثم امر بماء فصب علیه ثم شرب هو و اصحابه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے نبیذ، لایا گیا۔ جس میں تیزی پیدا ہوگئی تھی۔ آپ نے پیا اور فرمایا: اس میں کچھ تیزی ہے پھر پانی منگا کر اسمیں ملایا اور آپ نے تمام ساتھیوں کے ساتھ پیا۔ ۱۲م

۱۷۵۲۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنه انتبذ له فی مزادة فیها خمسة عشر او ستة عشر، فاتاه فذاقه فوجده حلوا، فقال: کأنکم أقللتم عکره۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر فاروق اعظم

۱۷۵۰۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲٤

۱۷۵۱۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲٦

۱۷۵۲۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲٦

رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے ایک چھوٹے مشکیزہ میں نبیذ بنایا گیا۔اس میں پندرہ یا سولہ دن رکھا۔ آپ تشریف لائے۔تو اسے چکھ کر دیکھا کہ میٹھا ہے فرمایا: شاید تم نے اسکی تیزی کم کردی۔

۱۷۵۳۔ **عن** عبد الرحمن بن عثمان رضی الله تعالیٰ عنه قال:صحبت عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی مكة، فاهدی له ركب من ثقيف سطحتين من نبيذ فشرب عمرا حدٰهما ولم يشرب الاخرى حتى اشتد مافيه، فذهب عمر فشرب منه فوجده قد اشتد فقال: اكسروه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبدالرحمٰن بن عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ مکہ مکرمہ گیا۔ بنو ثقیف کے ایک قافلہ نے نبیذ کے دو توشہ دان آپکی خدمت میں ھدیہ کے طور پر پیش کئے آپ نے ایک کو نوش فرمایا اور دوسرے کو رکھ چھوڑا حتی کہ اس میں تیزی آ گئی، حضرت عمر نے اس میں سے کچھ پیا تو اس میں تیزی پائی، فرمایا: پانی سے اسکی تیزی ختم کردو۔۱۲م

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام طحاوی فرماتے ہیں: جب ہماری اس روایت سے ثابت ہوگیا کہا میر المؤمنین سیدنا حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نزدیک نبیذ شدید اگر قلیل ہو تو مباح ہے۔اور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے آپ نے حدیث بھی سنی تھی کہ کل مسکر حرام، ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔تو واضح ہوگیا کہ حضور نے نبیذ شدید کے صرف نشہ کو حرام فرمایا: نیز اس سے قطع نظر اگر آپ نے اپنی رائے سے ہی نبیذ شدید کو مباح فرمایا تو وہ بھی ہمارے یہاں حجت ہے اور بالخصوص اس وقت جبکہ انکا یہ فعل صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کی موجودگی میں تھا لیکن کسی نے انکار نہیں کیا بلکہ انکی متابعت کی۔

دیکھئے! یہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما ہیں جنہوں نے کل مسکر حرام، کی روایت خود حضور سے کی۔

۱۷۵۴۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال:شهدت رسول الله

۱۷۵۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۶
۱۷۵۴۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۷

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اتی بشراب فدناہ الی فیہ فقطب فردہ ، فقال رجل : یارسول اللہ ! أ حرام ہو ؟ فرد الشراب ثم دعا بماء فصبہ علیہ ذکر مرتین او ثلثا ثم قال: اذا اغتلمت ہذہ الاسقیۃ علیکم فاکسروا متونہا بالماء۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۱

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر تھا کہ نبیذ پیش ہوا آپنے اسکو منہ کے قریب کیا تو ناگواری ظاہر فرمائی اور اسے واپس فرمادیا۔ ایک صاحب بولے یا رسول اللہ ! کیا حرام ہے کہ واپس فرمادی؟ حضور نے اسکو واپس منگایا اور اس میں دوبارہ پانی ملایا۔ یہ عمل دومرتبہ یا تین مرتبہ کیا۔ پھر فرمایا: جب مشکیزوں کی نبیذ میں جوش پیدا ہو تو پانی سے زائل کرلو۔۱۲م

۱۷۵۵۔ **عن** أبی مسعود الأنصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: عطش النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم حول الکعبۃ فاستسقی فاتی نبیذ من نبیذ السقایۃ فشمہ فقطب فصب علیہ من ماء زمزم ثم شرب فقال رجل : احرام ہو ؟ قال: لا ،۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت ابومسعود انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو کعبۂ مقدسہ کے پاس پیاس محسوس ہوئی تو پانی طلب فرمایا۔ آپکی خدمت میں نبیذ پیش کی گئی۔ حضور نے اسکو سونگھ کر ناگواری ظاہر فرمائی پھر اس میں زمزم شریف کا پانی ملاکر پیا۔ ایک صاحب نے عرض کیا: یارسول اللہ ! کیا خالص نبیذ حرام ہے؟ فرمایا: نہیں۔۱۲م

۱۷۵۶۔ **عن** مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال: عمد البنی صلی اللہ تعالیٰ وعلیہ وسلم الی السقایۃ سقایۃ زمزم فشرب من النبیذ فشد وجہہ ثم امر بہ الثالثۃ فکسر بالماء ثم شرب ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت مجاہد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے زمزم کے مشکیزوں سے نبیذ استعمال فرمایا۔ تو آپکے روئے انور پر گرانی کے آثار ظاہر ہوئے، دوسری مرتبہ نبیذ منگا کر پانی سے اسکی تیزی کم کی۔ اسکے بعد آپنے تھوڑی سی نوش

۱۷۵۵۔ شرح معانی الآثار ، للطحاوی ، ۲/ ۳۲۷

۱۷۵۶۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۶

فرمائی تب بھی آپکے روئے انور سے ناگواری ظاہر ہوئی، پھر تیسری مرتبہ اسکو منگا کر آپ نے اسکی تیزی کو ختم کیا اور نوش فرمایا۔۱۲م

۱۷۵۷۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعثنی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انا ومعاذا الی الیمن فقلنا: یا رسول اللہ ! ان بھا شرابین یصنعان من البر والشعیر ، احدھما یقال لہ المزر ، والآخر یقال لہ البتع فمانشرب؟فقال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِشْرِبَا وَلَا تَسْکُرَا۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۲

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے اور حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو حضور نے یمن بھیجا۔ہم نے عرض کی: یارسول اللہ! وہاں دوقسم کی شرابیں ہیں۔جنکو گندم اور جو سے بنایا جاتا ہے۔ایک مزد، دوسری تبع، تو ہم کونسی استعمال کریں؟ فرمایا: دونوں پیو لیکن خیال رکھنا نشہ آور نہ ہوں۔۱۲م

۱۷۵۸۔ **عن** شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ : اِن القوم یجلسون علی الشراب وھو یحل لھم، فما یزالون حتی یحرمعلیھم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت شماس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: لوگوں کیلئے کچھ مشروبات جائز ہونگے لیکن وہ انہی حالات پر باقی رہیں گے کہ ان پر انکو حرام کردیا جائیگا۔۱۲م

۱۷۵۹۔ **عن** علقمۃ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اکل مع عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ خبزا ولحما، قال: فاتینا نبیذ نبذتہ سیرین فی جرۃخضراء فشربوا منہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت علقمہ بن قیس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضرت عبداللہ

۱۷۵۷۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۷

۱۷۵۸۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۸

۱۷۵۹۔ شرح معانی الآثار للطحاوی ، ۲/۳۲۸

بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ روٹی گوشت کھایا۔ کہتے ہیں: پھر ہمارے پاس نبیذ شدید لایا گیا جسکو انکی باندی سیرین نے ہرے مٹکے میں بنایا تھا۔ آپ نے اپنے ساتھیوں کے ساتھ اسکو پیا۔۱۲م

۱۷۶۰۔ **عن** علقمة رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه عن قول رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فی المسکر، قال: الشربة له الاخیرةْ۔

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے نشہ آور چیز کے بارے میں حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا فرمان پوچھا۔ فرمایا: یہ حکم اس آخری گھونٹ کے بارے میں ہے جس سے نشہ پیدا ہو۔۱۲م

۱۷۶۱۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: کُلُّ مُسْکِرٍ حَرَامٌ، وَکُلُّ مُسْکِرٍ خَمَرٌ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ہر نشہ آور خمر کے حکم میں ہے۔۱۲م

۱۷۶۲۔ **عن** قیس بن حبتر رضی الله تعالیٰ عنه قال: سألت عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما عن الجر الاخضر والجر الاحمر فقال: ان اول من سأل النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن ذلك وفد عبد القیس فقال: لَا تَشْرِبُوا فِی الدُّبَّآءِ وَفِی الْمُزَفَّتِ وَفِی النَّقِیْرِ، وَاشْرَبُوا فِی الْأَسْقِیَةِ، فقالوا: یا رسول الله! فان اشتد فی الاسقیة، قال: صُبُّوا عَلَیْهِ مِنَ الْمَآءِ وقال بهم فی الثالثة او الرابعة: فَأَهْرِیْقُوْهُ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت قیس بن حبتر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہرے اور سرخ مٹکوں کے نبیذ کے بارے میں پوچھا، فرمایا: سب سے پہلے یہ سوال وفد عبد القیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے کیا تھا۔ تو حضور نے

۱۷۶۰۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆

۱۷۶۱۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/۲۲۱ ☆ السنن للنسائی، ۲/۲۸٤

۱۷۶۲۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸ ☆

فرمایا: ہرے مٹکوں، تونبوں اور لکڑی کے شراب والے برتنوں میں نبیذ استعمال نہ کرو، ہاں مشکیزوں میں نبیذ بنا کر پی سکتے ہو۔ تو انہوں نے کہا تھا: یا رسول اللہ! اگر مشکیزوں میں رکھے رہنے کیوجہ سے نبیذ میں تیزی آجائے تو کیا کریں؟ فرمایا: اس میں پانی شامل کرلو۔ تیسری یا چوتھی مرتبہ میں ان سے فرمایا: کہ اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۳۔ **عن** أبی القموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ عن احد وفد عبد القیس او قیس بن النعمان رضی اللہ تعالیٰ عنهما انهم سألوه صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن الاشربة فقال: لَا تَشْرِبُوْا فِي الدُّبَّآءِ وَلَا فِي النَّقِيْرِ، وَاشْرَبُوْا فِي السَّقَآءِ الْحَلَالِ الْمُؤكَا عَلَيْهَا، فَاِنِ اشْتَدَّ مِنْهُ فَأكْسِرُوْهُ بِالْمَآءِ، فَاِنَّ أعْيَاكُمْ فَأهْرِيْقُوْهُ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۳

حضرت ابوقموص زید بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ وفد عبدالقیس کے صاحب یا قیس بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ وفد عبدالقیس نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے نبیذ وغیرہ رقیق اشیاء کے پینے کے سلسلے میں پوچھا تو فرمایا: تونبے اور لکڑی کے برتن میں مت پیو۔ اور صاف ستھرے مشکیزہ سے پیو جسکا منہ باندھ کر رکھا جاتا ہے۔ اگر اس میں رکھنے کی وجہ سے تیزی پیدا ہوجائے تو پانی کے اس کے ذریعہ اس کے جوش کو ختم کرو پھر اگر پانی کے ذریعہ بھی تیزی ختم نہ ہو تو اسکو بہادو۔ ۱۲م

۱۷۶۴۔ **عن** أبی رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: ان عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا خشیتم من نبیذ شدته فاکسروه بالماء۔

حضرت ابورافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا: جب تمہیں نبیذ کی تیزی سے خطرہ ہو تو پانی سے اسکی تیزی ختم کرلو۔ ۱۲م

۱۷۶۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول: تلقّت ثقیف عمر بن

۱۷۶۳۔ شرح معانی الآثار، للطحاوی، ۲/۳۲۸

۱۷۶۴۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب، ۲/۲۸۵

۱۷۶۵۔ السنن للنسائی، باب ذکر الاخبار التی اعتل بها من اباح شراب، ۲/۲۸۵

الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ شرابا فدعابہ فلما قربہ الی فیہ کرھہ فدعا بہ فکسرہ بالماء فقال: ھکذا فافعلوا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۱۷

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ قبیلۂ بنو ثقیف کے لوگوں نے حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خدمت میں نبیذ پیش کی آپ نے اسکو طلب فرمایا جب پیالہ منہ کے قریب کیا تو آپکو ناگوار محسوس ہوئی۔ لہذا آپنے پانی منگا کر اسکی تیزی کو ختم کیا۔ اور فرمایا اسی طرح کیا کرو۔ ۱۲م

۱۷۶۶۔ **عن** اِبن سیربن رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: بعہ عصیر ا ممن یتخذہ طلاء ولایتخذہ خمرا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: رس اسکے ہاتھ فروخت کرسکتے ہو جو طلاء بنائے لیکن اسکے ہاتھ نہ بیچو جو شراب بنائے۔ ۱۲م

۱۷۶۷۔ **عن** سویدبن غفلۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی بعض عمالہ ان رزق المسلمین من طلاء ما ذھب ثلثاہ وبقی ثلثہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سوید بن غفلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے بعض عاملوں کو لکھا مسلمانوں کو ایسا طلاء پینے دو جسکا دو تہائی پکا کر ختم کردیا جائے اور ایک حصہ باقی رہے۔ ۱۲م

۱۷۶۸۔ **عن** عامر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قرأت کتاب عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ الی أبی موسی الأشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ اما بعد! فانھا قدمت علی عیر من الشام تحمل شرابا غلیظا أسود کالطلاء الابل ، وانی سألتھم علی کم یطبخونہ فأخبرونی أنھم یطبخونہ علی الثلثین ،ذھب ثلثاہ الاخبثان ، ثلثہ ببغیہ وثلث بریحہ ذکر الأخبار التی اِعتل بھا من أباح شراب فمر من قبلك یشربونہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

۱۷۶۶۔ السنن للنسائی ، باب الکراھیۃ فی بیع العصیر ، ۲/ ۲۸۵
۱۷۶۷۔ السنن للنسائی ، باب ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء ، ۲/ ۲۸۵
۱۷۶۸۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/ ۲۸۵

حضرت عامر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا خط حضرت ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نام پڑھا۔اس میں حمد و صلاۃ کے بعد لکھا تھا کہ میرے پاس ملک شام سے ایک قافلہ آیا جسکے ساتھ نہایت سیاہ اور گاڑھا مشروب تھا۔جیسے اونٹ کے لیپ کرنے کا طلاء، میں نے ان سے پوچھا کتنا پکاتے ہو؟ بولے: دوتہائی پکا کر جلا دیتے ہیں۔یعنی دوثلث ناپاک حصے ختم ہو جاتے ہیں۔ ایک ثلث ناپاکی کا اور دوسرا اسکی بدبو کا۔لہذا تم اپنے ملک کے باشندوں کو اسکے پینے کی اجازت دو۔۱۲م

۱۷۶۹۔ **عن** عبد الله بن يزيد الخطمي رضى الله تعالىٰ عنه قال: كتب الينا عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه ، أما بعد ! فأطبخوا شرابكم حتى يذهب منه نصيب الشيطان ، فإن له اثنين ولكم واحد۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت یزید بن خطمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں مکتوب روانہ فرمایا۔جس میں تحریر تھا۔تم اپنے شیرۂ انگور کو اتنا پکاؤ کہ اس سے شیطان کا حصہ ختم ہو جائے۔کہ اسکے لئے دو حصے ہیں اور تمہارے لئے ایک۔۱۲م

۱۷۷۰۔ **عن** عامر الشعبى رضى الله تعالىٰ عنه قال:كان على رضى الله تعالىٰ عنه يرزق الناس الطلاء شعبى يقع فيه الذباب ولا يستطيع ان يخرج منه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم لوگوں کو وہ شیرۂ انگور پلاتے جو پکا کر اتنا گاڑھا کرلیا جاتا کہ اس میں مکھی گر جاتی تو نکل نہ پاتی۔۱۲م

۱۷۷۱۔ **عن** داؤد رضى الله تعالىٰ عنه قال: سألت سعيد بن المسيب رضى الله تعالىٰ عنه ما الشراب الذى احله عمر رضى الله تعالىٰ عنه ؟ قال: الذى يطبخ

۱۷۶۹۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸۵

۱۷۷۰۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸۶

۱۷۷۱۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸۶

حتی یذهب ثلثاه ویبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت داؤد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے کونسی شراب حلال قرار دیا تھا؟ آپنے فرمایا: وہ مشروب جسکو پکا کر دو حصے جلا دئے جائیں اور ایک حصہ باقی رہ جائے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ **عن** سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه کان یشرب ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس مشروب کو استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷۳۔ **عن** أبی موسی الأشعری رضی الله تعالیٰ عنه انه کان یشرب من الطلاء ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے جسکا دو تہائی پکا کر ختم کر دیا جاتا اور ایک تہائی باقی رہتا۔۱۲م

۱۷۷٤۔ **عن** یعلی بن عطاء رضی الله تعالیٰ عنه قال: سمعت سعید بن المسیب رضی الله تعالیٰ عنه وسأله أعرابی عن شراب یطبخ علی النصف قال: لا، حتی یذهب ثلثاه وبقی الثلث۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۵

حضرت یعلی بن عطاء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ ایک اعرابی نے ان سے اس شیرۂ انگور کے بارے میں پوچھا جو پکانے سے آدھا جل جائے۔ تو فرمایا: نہیں جب تک دو ثلث جل کر ختم نہ ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۲۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸٦

۱۷۷۳۔ السنن للنسائی ، باب ذکریا مایجوز شربه الخ ۲/۲۸٦

۱۷۷٤۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربه الخ ۲/۲۸٦

۱۷۷۵۔ **عن** سعید بن المسیب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: اذا طبخ الطلاء علی الثلث فلا بأس بہ۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت سعید بن مسیّب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب شیرۂ انگور اتنا پکایا جائے کہ ثلث باقی رہ جائے تو اسکے استعمال میں حرج نہیں۔۱۲م

۱۷۷۶۔ **عن** بشیر بن المہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: سألت الحسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ عما یطبخ من العصیر قال: تطبخہ حتی ذہب الثلثان ویبقی الثلث۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۵

حضرت بشیر بن مہاجر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا کہ انگور کا رس کتنا پکایا جائے؟ فرمایا: اتنا پکاؤ کہ دو تہائی ختم ہو جائے اور ایک تہائی باقی رہے۔۱۲م

۱۷۷۷۔ **عن** أنس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سمعت انس بن مالك رضی اللہ تعالیٰ عنہ یقول : ان نوحا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نازعہ الشیطان فی عود الکرم فقال: ھذا لی،وقال: ھذا لی ، فاصطلحا علی ان لنوح ثلثھا وللشیطان ثلثیھا۔

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فرماتے سنا کہ حضرت نوح علی نبینا علیہ الصلوۃ والسلام اور شیطان مردود کے درمیان انگور کے درخت کے بارے میں نزاع ہوا۔ حضرت نوح نے فرمایا: میرے لئے ہے اور شیطان بولا میرے لئے۔ آخر کار یہ طے پایا کہ حضرت نوح کا ایک حصہ ہے اور شیطان کے دو حصے۔۱۲م

۱۷۷۸۔ **عن** عبد الملك بن الطفیل الجزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: کتب الینا عمر بن عبد العزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان لا تشربوا من الطلاء حتی یذھب

۱۷۷۵۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۶۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ الخ ۲/۲۸۶
۱۷۷۷۔ السنن للنسائی ، باب ذکر مایجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶
۱۷۷۸۔ السنن للنسائی ، ذکر ما یجوز شربہ من الطلاء وما لا یجوز، ۲/۲۸۶

ثلثاہ ویبقی ثلثہ ، و کل مسکر حرام۔

حضرت عبدالملک بن طفیل جزری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہمیں ایک مکتوب ارسال فرمایا: اس میں تحریر تھا۔ جب تک طلاء کے دو حصہ جل نہ جائیں اسے نہ پیو یہاں تک کہ اسکا ایک حصہ باقی رہے۔ اور ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۷۹۔ **عن** عبد اللہ بن عبا س رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: حرمت الخمر بعینھا ، قلیلھا و کثیرھا والسکر من کل شراب۔ فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ خمر (شراب انگور) مطلقا حرام ہے خواہ قلیل ہو یا کثیر اور ہر پینے والی چیز کا نشہ حرام ہے۔

۱۷۸۰۔ **عن** علقمة رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: رأیت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ وھو یأکل طعاما ثم دعا بنبیذ فشرب ، فقلت : رحمك اللہ ، تشرب النبیذ والأمة تقتدی بك ، فقال ابن مسعود : رأیت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یشرب النبیذ ، ولولانی رأیتہ یشربہ ما شربتہ۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کھانا کھاتے دیکھا۔ پھر آپ نے نبیذ منگایا اور پیا۔ میں نے کہا: اللہ تعالیٰ آپ پر رحم فرمائے۔ آپ نبیذ استعمال فرماتے ہیں حالانکہ امت آپکی پیروی کریگی۔ فرمایا: میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نبیذ استعمال کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ اگر میں حضور کو استعمال فرماتے نہ دیکھتا تو ہرگز نہ پیتا۔ ۱۲م

۱۷۸۱۔ **عن** إبراھیم النخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قول الناس کل مسکر حرام خطأ من الناس ، انما ارادوا ان یقول : السکر حرام من کل شراب۔

فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶

۱۷۷۹۔ المسند لا بی حنیفة ، ۲۰۲

۱۷۸۰۔ المسند لا بی حنیفة ، ۲۰۱

۱۷۸۱۔ المسند لا بی حنیفة ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں کا یہ کہنا کہ ہر نشہ آور چیز حرام ہے غلط ہے۔ بلکہ مطلب یہ ہے کہ ہر رقیق چیز کا نشہ حرام ہے۔ ۱۲م

۱۷۸۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه انه كان ينزل على ابى بكر بن ابى موسى الأشعرى رضى الله تعالىٰ عنهما بواسط فيبعث برسول ا لى السوق ليشترى له النبيذ من الخوابى۔ **فتاوی رضویہ ۱۰/۶۶**

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وہ حضرت ابوبکر بن ابی موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس واسط میں مہمان ہوتے تو وہ بازار بھیج کر اپنے قاصد کے ذریعہ نبیذ منگاتے۔ ۱۲م

۱۷۸۳۔ **عن** حماد رضى الله تعالىٰ عنه قال: كنت اتقى النبيذ فدخلت على ابراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه فطعمت معه فناولنى قد حا فيه نبيذ ، فلما رأى اتقائى منه قال حدثنى عامر عن عبد الله بن مسعود رضى الله تعالىٰ عنهما انه كان ربما طعم عند ه ثم دعا بنبيذ له تنبذه له سير ين ام ولد ه فشرب وسقانى۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت حماد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبیذ سے پرہیز رکھتا تھا۔ ایک دن میں حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے یہاں گیا۔ آپ کے ساتھ کھانا کھایا۔ آپ نے مجھے نبیذ کا پیالہ دیا۔ جب مجھے اس سے پرہیز کرتے دیکھا تو فرمایا: مجھ سے حضرت عامر نے اور انہوں نے حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت بیان کی کہ میں نے اکثر و بیشتر حضرت عبد اللہ کے ساتھ کھانا کھایا۔ پھر آپ نے نبیذ منگا کر پیا اور پلایا جو انکے لئے انکی ام ولد سیرین نے تیار کیا تھا۔ ۱۲م

۱۷۸۴۔ **عن** اِبراهيم النخعى رضى الله تعالىٰ عنه انه قال: كتب عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه الى عمار بن ياسر رضى الله تعالىٰ عنهما وهو عامل له على الكوفة ، اما بعد ! فانه انتهى الى شراب من الشام من عصير العنب وقد طبخ

۱۷۸۲۔ المسند لا بى حنيفة ،

۱۷۸۳۔ المسند لا بى حنيفة ،

۱۷۸۴۔ المسند لا بى حنيفة ،

وهوعصير قبل أن يغلى حتى ذهب ثلثاه وبقى ثلثه ، فذهب شيطانه وبقى حلوه وحلاله فهو شبيه بطلاء الإبل، فمر به من قبلك فيتوسعوا به شرابهم۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما عامل کوفہ کو یہ خط ارسال کیا۔ میرے پاس ملک شام سے شیرۂ انگور کا مشروب پہونچا یہ پہلے شیرہ تھا لیکن اس میں جوش پیدا ہونے سے پہلے اسکو پکا لیا گیا اور دو ثلث جلا کر ایک ثلث باقی رکھا گیا ہے۔ لہذا شیطان کا حصہ ختم ہو چکا اور اب یہ میٹھا اور حلال باقی رہ گیا ہے۔ لہذا یہ اونٹ کے طلاء کے مثل ہے۔ لہذا تم اپنی طرف سے یہ حکم جاری کر سکتے ہو کہ لوگوں کو انکے پینے کی چیزوں میں اسکے اضافہ کی بھی گنجائش ہے۔

۱۷۸۵۔ **عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كتب عمر ابن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه الی عمار بن ياسر رضی الله تعالیٰ عنهما اما بعد! فانهاجاء تنا اشربة من قبل الشام كانها طلاء الابل قد طبخ حتى ذهب ثلثا ها الذی فيه خبث الشيطان او قال:خبيث الشيطان وريح جنونه وبقى ثلثه، فاصطنعه ومرمن قبلك ان يصطنعوه۔

فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

حضرت عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المومنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عمار بن یاسر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس ایک مکتوب ارسال کیا۔ حمد وصلوۃ کے بعد۔ ہمارے پاس ملک شام سے کچھ مشروبات آئے ہیں۔ جو طلاء ابل کی طرح ہیں۔ کہ انگور کا رس پکا کر انکا دو تہائی ختم کر دیا گیا ہے۔ جس میں شیطانی خباثت اور برائیاں تھیں۔ اب ایک تہائی باقی ہے۔ تو اس طرح کا طلاء بنانے کی تمہیں اجازت ہے اور دوسروں کو بھی بنانے کی اجازت دے سکتے ہو۔ ۱۲م

۱۷۸٦۔ **عن** ابراهيم النخعی رضی الله تعالیٰ عنه انه قال فی الرجل يشرب النبيذ حتى يسكر ، قال: القدح الاخير الذی سكر منه هو الحرام۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ٦٧

۱۷۸۵۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۵۵

۱۷۸٦۔ المسند لا بی حنيفة ،

حضرت ابراہیم نخعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے اس شخص کے بارے میں فرمایا جسکو نبیذ پی کر نشہ ہو گیا کہ وہ آخری پیالہ پینا اسکے لئے حرام تھا جس سے اسکو نشہ ہوا۔ ۱۲م

۱۷۸۷۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان ابا عبيدة ومعاذ بن جبل وابا طلحة رضی الله تعالیٰ عنهم كانو ا يشربون من الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوعبیدہ، حضرت معاذ بن جبل اور حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم وہ شیرۂ انگور استعمال فرماتے تھے جسکے دو حصے پکا کر ختم کردیئے گئے ہوں اور ایک باقی ہو۔ ۱۲م

۱۷۸۸۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: اذا اطعمك اخوك المسلم طعاما فكل ! واذا سقاك شرابا فاشرب ولا تسئل فان رابك فاشججه بالماء۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۷

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تمہارا مسلمان بھائی جب تمہیں کچھ کھلائے تو کھالو، اور جب کچھ پلائے تو پی لو اور اسکی کچھ چھان بین نہ کرو۔ اگر تمہیں پینے کی چیز نبیذ وغیرہ میں کچھ شبہ ہو تو پانی سے اسکا اثر زائل کرلو۔ ۱۲م

۱۷۸۹۔ **عن** أُم الدرداء رضی الله تعالیٰ عنها قالت: كنت اطبخ لابی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه الطلاء ما ذهب ثلثاه وبقی ثلثه۔

حضرت ام درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ کیلئے انگور کارس پکاتی یہاں تک کہ دو حصہ ختم ہوجاتا اور ایک حصہ باقی رہتا۔ ۱۲م

۱۷۹۰۔ **عن** عبد الرحمن بن ابی ليلی رضی الله تعالیٰ عنه قال: كان علی رضی

۱۷۸۷۔ المصنف لا بن ابی شيبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۸۸۔ المصنف لعبد الرزاق، ۹/ ۲۲۷

۱۷۸۹۔ المصنف لا بن ابی شيبة ، ۵/ ۸۹

۱۷۹۰۔ المصنف لا بن ابی شيبة ، ۵/ ۸۹

الله تعالیٰ عنه یرزقناالطلاء، فقلت له : کیف کان؟ قال: کنا ناکله بالخبز و نحتاسه بالماء۔

حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء کھلاتے۔ میں نے کہا: کس طرح استعمال ہوتا؟ فرمایا: ہم روٹی کے ساتھ کھاتے اور اسکو پانی میں ملالیا کرتے تھے۔

۱۷۹۱۔**عن** أنس بن سیرین رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان انس ابن مالک رضی الله تعالیٰ عنه سقیم البطن فامر نی ان اطبخ له طلاء حتی ذهب ثلثاه وبقی ثلثه ، فکان یشرب منه الشربة علی اثر الطعام۔ **فتاوی رضویہ ۶۸۱۰**

حضرت انس بن سیرین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ پیٹ کے مریض تھے۔ مجھے حکم دیا کہ میں انکے لئے انگور کا رس پکاؤں یہاں تک کہ دوتہائی جل جائے۔ اور ایک حصہ باقی رہے۔ تو آپ اسکو کھانے کے بعد استعمال فرماتے۔ ۱۲م

۱۷۹۲۔ **عن** شریح رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان خالد بن الولید کان یشرب الطلاء بالشام۔

حضرت شریح رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سیف اللہ حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ ملک شام میں قیام کے دوران طلاء نوش فرماتے تھے۔ ۱۲م

۱۷۹۳۔**عن** أبی عبد الرحمن رضی الله تعالیٰ عنه قال: کان علی رضی الله تعالیٰ عنه یرزقنا الطلاء ، فقلت له : ما هیأته؟قال: اسود یا خذه احدنا باصبعه ۔

حضرت ابوعبدالرحمٰن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم ہمیں طلاء استعمال کراتے۔ راوی حضرت عطا کہتے ہیں: میں نے پوچھا اسکی ہیئت وشکل کیا ہوتی تھی؟ فرمایا: سیاہ رنگ اور اتنا گاڑھا کہ ہم میں سے ہر ایک انگلی سے استعمال کرتا۔ ۱۲م

۱۷۹۱۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵ / ۸۹
۱۷۹۲۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵ / ۹۰
۱۷۹۳۔ المصنف لا بن ابی شیبة ، ۵ / ۹۱

۱۷۹۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهماقال: مر رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم علی قوم بالمدینة،قالوا: یا رسول الله !عندنا شراب لنا، افلا نسقیك منه، قال: بلی؟ فاتی بقعب او قدح غلظ فیه نبیذ ، فلما اخذه النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم وقربه الی فیه قطب، قال: فدعا الذی جاء به فقال: خذه فاهرقه، فلماذهب به قالوا : یا رسول الله! هذا شرابنا ان کان حراما لم نشربه ، فدعا به فاخذه ثم دعا بماء فصبه علیه ثم شرب وسقی وقال: اذا کان هکذا فاصنعوا هکذا۔ فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا گزر مدینہ شریف کی ایک قوم کے پاس سے ہوا۔انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بیشک ہمارے پاس ایک طرح کا مشروب ہے، کیا ہم آپکو نہ پلائیں؟ فرمایا: کیوں نہیں،تو ایک بڑا پیالہ پیش ہوا جس میں نبیذ تھی۔جب حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکولیا اور منہ کے قریب کیا تو ناگوار گزرا۔جو صاحب لیکر آئے تھے انکو بلایا اور فرمایا: اسکولو اور بہادو۔جب وہ لیکر چلے گئے تو لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! یہ ہم پیتے ہیں۔اگر حرام ہو تو ہم نہ پئیں۔حضور نے اسکو منگایا اور اس میں پانی ملایا پھر نوش فرمایا اور دوسروں کو بھی پلایا۔پھر فرمایا: جب اس میں اس طرح کی تیزی آجائے تو اس طرح پانی ملالیا کرو۔۱۲م

۱۷۹۵۔**عن** عامر الشعبی رضی الله تعالیٰ عنه قال: ان رجلا شرب من اداوة علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم بصفین فسکر، فضربه الحد،و فی روایة فضربه ثمانین۔

حضرت امام عامر شعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے مقام صفین میں امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کے مشکیزہ سے نبیذ پلی تو اسے نشہ ہو گیا۔آپ نے اس پر حد جاری فرمائی ایک روایت میں ہے کہ اسی کوڑے لگائے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۱۰/ ۶۸

۱۷۹۴۔ السنن للدرا قطنی ، ☆ مجمع الزوائد للهیثمی ، ۷/ ۳۰۱
۱۷۹۵۔ السنن للدارقطنی ، ☆

(۳) نشہ حرام ہے

۱۷۹۶۔ **عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَنْ شَرِبَ مُسْكِرًا مَا كَانَ لَمْ تُقْبَلْ لَهُ صَلٰوةُ أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکوئی نشہ کی چیز پیئے چالیس دن اسکی نماز قبول نہ ہو۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۶

(۴) نشہ باز کے پاس ملائکہ رحمت نہیں آتے

۱۷۹۷۔ **عن** عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : ثَلٰثَةٌ لَا تَقْرُبُهُمُ الْمَلآئِكَةُ بِخَيْرٍ، اَلْجُنُبُ، وَالسَّكْرَانُ وَالْمُتَضَمِّخُ بِالْخَلُوْقِ ۔

فتاوی رضویہ ۲/۷۹

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تین لوگوں کے پاس رحمت کے فرشتے نہیں جاتے، جنبی، شراب وغیرہ کے نشہ میں مدہوش، خلوق پیلے رنگ کی خوشبو جو عورتوں کیلئے کیلئے خاص تھی اسکو استعمال کرنے والا۔ ۱۲م

۱۷۹۶۔ المعجم الکبیر للطبرانی ، ۷/ ۱۸۳ ☆ مجمع الزوائد ، للھیثمی ، ۵/۱۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/ ۵۳۰ ☆ کنز العمال للمتقی ، ۱۳۱۵۶، ۵/۳۴۵
الکامل لابن عدی ، ۲/۲۷ ☆

۱۷۹۷۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۵/۷۳ ☆ السلسة الصحیحه للالبانی، ۱۸۰۴

۳۔ حد شرعی

(۱) حدود قائم کرنے میں احتیاط

۱۷۹۸۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقةرضى الله تعالیٰ عنها قالت: قال رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم : اِدْرَؤُا الْحُدُوْدَ عَنِ الْمُسْلِمِيْنَ مَا اسْتَطَعْتُمْ ، فَاِنْ وَجَدْ تُمْ لِمُسْلِمٍ مَخْرَجًا فَخَلُّو ا سَبِيْلَهٗ ،فَاِنَّ الْاِمَامَ أَنْ يُّخْطِئَ فِی الْعَفْوِ خَيْرٌ مِّنْ أَنْ يُّخْطِئَ فِی الْعُقُوْبَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمانوں سے جہاں تک بن پڑے حدود ٹالو۔ اگر کوئی خلاصی کی راہ دیکھو تو چھوڑ دو۔ کہ بیشک امام کا معافی میں خطا کرنا عقوبت میں خطا کرنے سے بہتر ہے۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۶۳

(۲) زنا کی حد میں رعایت

۱۷۹۹۔ **عن** أبی امامة بن سهل بن حنيف رضی الله تعالیٰ عنه أنه أخبره بعض اصحاب رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم من الأنصار انه اشتكى رجل منهم حتى أضنى قعاد جلدة على عظم فد خلت عليه جارية لبعضهم ،فهش لها فوقع عليها ، فلما دخل عليه رجال قومه يعودونه أخبر هم بذلك فقال : استفتوا الى رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم فانی قد وقعت على جارية دخلت علیّ، فذكروا ذلك لرسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم و قالو ا: ما رأينا با حد من الناس من الضر مثل الذی هو به لو حملنا اليك لتسفخت عظامه ، ما هو الا جلد على عظم فامر رسول الله صلى الله تعالیٰ عليه وسلم أن يا خذوا له مائة شمراخ فيضربوه بها ضربة واحدة ۔

۱۷۹۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی در الحدود ، ۱۷۱/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۲۵/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ٤٢٦/٤
السنن الكبری للبيهقی، ۲۳۸/۸ ☆ كنزا لعمال للمتقی، ١٢٩٧١، ٣٠٩/٥
تاريخ بغداد للخطيب، ۳۳۱/۵ ☆ السنن للدار قطنی، ٨٤/٣
۱۷۹۹۔ السنن لابی داؤد ، باب فی اقامة الحدود على المريض، ٦١٤/٢

حضرت ابوامامہ بن سہل بن حنیف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انکو ایک انصاری صحابی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بتایا کہ ایک انصاری ایسے سخت بیمار ہوئے کہ انکا چمڑا ہڈیوں سے چپک گیا۔ اسی درمیان ایک انصاری صحابی کی باندی کا گزر انکے پاس سے ہوا تو یہ اس سے زنا کر بیٹھے، جب کچھ لوگ انکے خاندانی انکی عیادت کے لئے آئے تو انہوں نے خود یہ واقعہ بتایا اور کہا: میرے لئے سرکار سے یہ مسئلہ معلوم کرو۔ لہذا سرکار سے تذکرہ کیا گیا اور یہ بھی کہا: اس جیسا کمزور شخص ہم نے نہیں دیکھا کہ آپکی خدمت میں انکو لایا جائے تو انکی ہڈیاں ٹوٹ جائیں، وہ تو ایک ہڈی کا ڈھانچہ ہیں۔ یہ سنکر رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حکم دیا کہ سو شاخوں والی ایک ٹہنی لیکر ایک بار مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶

۱۸۰۰۔ **عن** سعید بن سعد بن عبادة رضی اللہ تعالیٰ عنهم قال : كان بين ابيا تنا رجل مخدج ضعيف ،فلم يرع الا وهو على امة من آماء الدار يخبث بها ،فرفع شانه سعد بن عبادة الى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فقال : اِجۡلِدُوۡهُ ضَرۡبَ مِأةَ سَوۡطٍ! قالوا: يا نبى الله ! هوا ضعف من ذلك ، لو ضربناه مائة سوط مات ، قال : فَخُذُوۡا لَهٗ عِثۡكَالًا فِيۡهِ مِأةُ شَمۡرَاخٍ فَاضۡرِبُوۡا ضَرۡبَةً وَّاحِدَةً۔

حضرت سعید بن سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت ہے کہ ہماری بستی میں نہایت کمزور شخص رہتے تھے۔ وہ اپنے خاندان کے کسی شخص کی باندی سے زنا کر بیٹھے۔ حضرت سعد نے یہ معاملہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں پیش کیا۔ سرکار نے فرمایا: سو کوڑے لگاؤ۔ صحابہ نے عرض کیا: یا نبی اللہ! وہ نہایت کمزور ہیں۔ اگر سو کوڑے مارے گئے تو مر جائیں گے۔ فرمایا: اچھا سو شاخوں والی ایک کھجور کی ٹہنی لو اور ایک مرتبہ مارو۔

۱۸۰۱۔ **عن** سهل بن سعد رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان وليدة فى عهد رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم حملت من الزنا فسئلت من احبلك فقالت : احبلنى المقعد ، فسئل فاعترف ، فقال النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّهٗ لَضَعِيۡفُ عَنِ الۡجِلۡدِ ، فأمر بمأة عثكول و ضربه بها ضربة وا حد ۔

۱۸۰۰۔ السنن لابن ماجه ، باب الكبير و المريض يجب عليه الحد ، ۱۸۸/۲

۱۸۰۱۔ كنز العمال للمتقى، ۱۳۵۰۴، ۴۲۶/۵

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ ایک باندی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے عہد مبارک میں زنا سے حاملہ ہوگئی۔ اس سے جب پوچھا گیا تو اس نے مقعد نامی ایک شخص کے بارے میں بتایا۔ اس شخص نے اس فعل کا اعتراف کرلیا۔ تو سرکار نے اسکی کمزور حالت دیکھ کر فرمایا: سوشاخوں والا ایک گچھا لیکر ایک مرتبہ مارو۔

فتاوی رضویہ ۴/۴۴۶





کتاب الہجرۃ والجہاد

۱۔ ہجرت

(۱) بہتر ہجرت کیا ہے؟

۱۸۰۲۔ **عن** عمرو بن عبسة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت لرسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ما الهجرة ؟ قال : أنْ تَهْجُرَ مَا كَرِهَ رَبُّكَ

حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا: بہتر ہجرت کیا ہے؟ اس پر حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: یہ کہ جو تمہارے رب کو ناپسند ہے اس سے کنارہ کرلو۔

فتاوی افریقہ ص ۳۷

(۲) دارالاسلام سے ہجرت نہ کرے

۱۸۰۳۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قا ل: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَا هِجْرَةَ بَعْدَ الْفَتْحِ ، وَ لٰكِنْ جِهَادٌ وَ نِيَّةٌ ، وَ اِنِ اسْتُنْفِرْ تُمْ فَانْفِرُوْا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۳۱۵

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۰۲۔ السنن للنسائی، باب هجرة البادی، ۲/۱٦۲
السنن الکبری للبیهقی، ۱۰/۲٤۳ ☆ الترغیب و الترهیب للمنذری، ۳/۳۷۹
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/۳۸٥ ☆

۱۸۰۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب فضل الجهاد و السیر ، ۱/۳۹۰
الصحیح لمسلم ، باب المبالغة بعد الفتح ، ۲/۱۳۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الهجرة، ۱/۱۹۲
السنن لابی داؤد ، باب الهجرة هل القطعت، ۱/۲۳٦
السنن للنسائی، باب ذکر الاختلاف فی انقطاع الهجرة، ۲/۱٦۳
المسند لاحمدبن حنبل ، ۱/۲۲٦ ☆ السنن للدارمی، ۲/۲۳۹
المستدرك للحاکم ، ۲/۲٥۷ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۰/۳۷۱
المعجم ا لکبیر للطبرانی، ۱۰/٤۱۲ ☆ الدر المنثور للسیوطی، ۱/۲۸۸
اتحاف السادة للزبیدی، ٦/٤۰٦ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ٥/۲٥۰
کنز العمال للمتقی، ۱٥۰٥٤، ٦/۱۰۹ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۰/۱۳٦
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/٥۸٦ ☆ التاریخ الکبیر للبخاری، ۷/۱۰۹

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فتح مکہ کے بعد ہجرت نہیں۔لیکن جہاد اور نیک نیتی کے ذریعہ ہجرت کا ثواب کسی جگہ بھی حاصل ہوسکتا ہے۔اور جب تم سے جنگ کیلئے کہا جائے تو جنگ کرو۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

دارالاسلام سے ہجرت کا حکم نہیں ۔ ہاں اگر کسی جگہ کسی عذر خاص کے سبب کوئی شخص اقامت فرائض سے مجبور ہوتو اسے جگہ کا بدلنا واجب ہے ۔ مکان میں معذوری ہوتو مکان بدلے۔محلّہ میں معذوری ہوتو دوسرے محلّہ میں چلا جائے ۔بستی میں معذوری ہوتو دوسری بستی میں جائے۔ فتاوی رضویہ ۲/۱

(۳) ہجرت ونیت کا حکم

۱۸۰۴۔ **عن** عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی

۱۸۰۴۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب کیف کان بدء الوحی، ۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب انما الاعمال بالنیات ، ۱۴۱/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی ما عنی به الطلاق و النیات، ۳۰۰/۱
الجامع للترمذی ، باب ما جاء من یقاتل ربا الناس ، ۱۹۸/۱
الجامع للترمذی، باب النیة فی الوضوء ۱۹۸/۱
السنن للنسائی، ۱۱/۱
السنن لابن ماجه ، ابواب الزهد ، ۳۲۱/۱

المسند لاحمد بن حنبل ،	۳۵/۱ ☆	السنن الکبری للبیهقی،	۴۱/۱
الترغیب و الترهیب للمنذری،	۵۶/۱ ☆	التفسیر لابن کثیر ،	۳۴۵/۲
التمهید لابن عبدالبر،	۱۰۶/۷ ☆	روح المعانی للحقی،	۹۶/۳
حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۳۴۲/۶ ☆	التفسیر للبغوی،	۴۳۱/۱
المسند للحمیدی،	۲۸ ☆	فتح الباری للعسقلانی،	۹/۱
شرح السنة للبغوی،	۴۰۱/۱ ☆	مشکوة المصابیح للتبریزی،	۱۱/۱
اتحاف السادة للزبیدی،	۳۸۰/۲ ☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	۵۵/۱
المغنی للعراقی،	۳۵۱/۴ ☆	البدایة و النهایة لابن کثیر ،	۱۱۸/۱۰
تاریخ بغداد للخطیب،	۲۴۴/۴ ☆	تاریخ اصفهان لابن کثیر،	۱۵/۲
علل الحدیث لابن ابی حاتم ،	۳۶۲ ☆	الصحیح لابن خزیمة ،	۱۴۲
تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۴۰۳/۱ ☆	مسند الشهاب ،	۱۱۷۱
الزهد لابن المبارک ،	۶۲ ☆	امالی الشجری،	۹/۱
جامع بیان العلم لابن عبد البر،	۹۶/۳ ☆	منحة المعبود للساعاتی،	۱۹۹۷
السنن للدار قطنی،	۵۱/۱ ☆		

الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّیَاتُ ، وَ اِنَّمَا لِاِمْرَءٍ مَا نَوٰی ، فَمَنْ کَانَتُ هِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ فَهِجْرَتُهٗ اِلَی اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ ،وَ مَنْ کَانَتُ هِجْرَتُهٗ اِلیٰ دُنْیَا یُصِیْبُهَا أوْ اِمْرَأۃٌ یتزوَّ جُهَا فَهِجْرَتُهٗ اِلیٰ مَا هَاجَرَ اِلَیْهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اعمال کا دار ومدار نیت پر ہے، اور ہر شخص کو وہی چیز حاصل ہو گی جیسی اسکی نیت ہے۔ چنانچہ ہجرت سے جسکا مقصود اللہ ورسول کی خوشنودی ہے تو اسکو یہ حاصل ہوگی۔اوور جس کا مطلوب دنیا ہے، وہ اسے ملے گی، یا عورت سے شادی کرنا مقصود ہوگی تو اسکی ہجرت ویسی ہی ہے جیسی اسکی نیت۔

فتاوی رضویہ جدید ۱/۴۴۳

۲۔ جہاد

(۱) جہاد کی فضیلت

۱۸۰۵۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: أُغْزُوْا تَغْنِمُوْا ، وَ صُوْمُوْا تَصِحُّوا ، وَ سَافِرُوْا تَسْتَغْنَوْا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جہاد کرو غنیمت پاؤ گے، اور روزہ رکھو تندرست ہو جاؤ گے، اور سیر کرو غنی ہو جاؤ گے۔ فتاوی رضویہ ۲/۶۶۰

(۲) جہاد کی اہمیت

۱۸۰۶۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم يقول : اِذَا تَبَايَعْتُمْ بِالْعَيْنَةِ وَأَخَذْتُمْ أَذْنَابَ الْبَقَرِ وَ رَضِيْتُمْ بِالزَّرْعِ وَ تَرَكْتُمُ الْجِهَادَ سَلَّطَ اللّٰهُ عَلَيْكُمْ ذُلًّا لَا يَنْزِعُهٗ حَتّٰی تَرْجِعُوْا اِلٰی دِيْنِكُمْ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم بطور عینہ خرید وفروخت کرو گے، اور بیلوں کی دموں کے پیچھے چلو گے، نیز جہاد چھوڑ کر کھیتی باڑی میں جاؤ گے تو اللہ تعالیٰ تم پر ذلت اتار دیگا جب تک کہ تم اپنے دین کی طرف نہ لوٹ آؤ۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

امام ابن حجر نے فرمایا: اسکی سند ضعیف ہے۔ اور امام احمد کے یہاں اسکی ایک سند اور

۱۸۰۵۔ الترغیب و الترهيب للمنذری، ۲/۸۳ ☆ التفسير لابن كثير، ۶/۳۰۱
الجامع الصغير للسيوطی، ۱/۲۸٤ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۱/۱۸۲
المسند للعقيلی، ۲/۹۲ ☆

۱۸۰۶۔ السنن لابی داؤد ، باب فی النهی عن العينة ، ۱/٤۹۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/٤۲ ☆ حلية الاولياء لابی نعيم ، ۵/۲۰۹
الجامع الصغير للسيوط، ۱/۲۳۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذری، ۲/۳۲۹
الدر المنثور للسيوطی، ۱/۲٤۸ ☆ السنن الكبری للبيهقی، ۵/۳۱۶
نصب الراية للزيعلی، ٤/۱۷ ☆ الكامل لابن عدی،

ہے اس سے بہتر۔ ابو داؤد کی اس سند میں ابو عبد الرحمٰن خراسانی، اسحاق بن اسید انصاری ہیں ابن ابی حاتم نے کہا: وہ کچھ ایسے مشہور نہیں۔ اور ابو حاتم نے کہا: وہ جائز الحدیث ہیں۔ پھر کنیتوں میں انہیں دوبارہ ذکر کیا اور اس حدیث کو انکی احادیث منکرہ سیگنا۔ اور تقریب میں فرمایا: ان میں ضعف ہے۔ انتھی۔

بالجملہ یہ حدیث درجہ حسن سے نازل نہیں۔ اور بیشک امام سیوطی نے جامع صغیر میں اسکے حسن ہونے کی رمز لکھی۔ اور یہ حدیث بہت سندوں سے آئی جسکے لئے امام بیہقی نے اپنی سنن مس ایک فصل خاص وضع کی اور نکی علتین بیان کیں۔

اقول: کلام فتح القدیر سے ظاہر ہے کہ امام محمد رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے اس حدیث کو حجت ٹھہرایا ہے۔ تو اس صوت مس وہ ضرور صحیح ہے۔ اس لئے مجتہد جب کسی حدیث سے استدلال کرے تو وہ اس حدیث کی صحت کا حکم ہے جیسا کہ محقق علی الاطلاق نے تحریر اور انکے غیر نے غیر میں افادہ فرمایا۔

بہر حال (اس تمام تفصیل کے باوجود) حدیث میں بیع عینہ کی ممانعت پر کوئی دلالت نہیں۔ کیا اسکے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے اس ارشاد کو نہیں دیکھتے کہ جب تم بیلوں کی دمیں پکڑو یعنی کھیتی کرو، زراعت میں پڑو۔ اور معلوم ہے کہ کھیتی منع نہیں بلکہ وہ جمہور کے نزدیک جہاد کے بعد سب پیشوں سے افضل ہے اور بعض نے کہا: جہاد کے بعد تجارت پھر زراعت پھر حرفت۔ جیسا کہ وجیز کردری میں ہے۔

لہذا جب کہ عنایہ میں اس حدیث سے بیع عینہ کی مذمت پر دلیل لائے تو علامہ سعدی آفندی نے فرمایا: میں کہتا ہوں کہ اگر یہ دلیل صحیح ہو جائے تو زراعت بھی مذموم ہو جائے گی۔

فتاوی رضویہ ۷/۱۷۴

(۳) غزوۂ بدر کا انجام

۱۸۰۷۔ **عن** أبی طلحة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان نبی الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۷۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب قتل ابی جهل، ۵٦٦/۲
الصحیح لمسلم، باب عرض مقعد المیت من الجنة و النار، ۳۸۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۱٤٥/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۰۰/۷

علیه وسلم أمر یوم بدر بأربعة و عشرین رجلا من صنادید قریش فقذفوا فی طَوِیٍ من أطواء بدر خبیث بخبث ، و کان اذا ظهر علی قوم أقام بالعرصة ثلث لیال ، فلما کان ببدر الیوم الثالث أمر براحتله فشد علیها رحلها ثم مشی و اتبعه اصحابه و قالوا: ما نری ینطلق الالبعض حاجته حتی قام علی شقه الرکی فجعل ینادیهم بأسمائهم و أسماء آبائهم ، یَا فُلَانُ بْنُ فُلَان! یَا فُلَانُ بْنُ فُلَان ! أَیَسُرُّکُمْ أَنَّکُمْ أَطَعْتُمُ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهُ ؟ فَاِنَّا قَد وَجَدْنَا مَا وَعَدَنَا رَبُّنَا حَقًّا ، فَهَلْ وَجَدْتُم مَا وَعَدَ رَبُّکُمْ حَقًّا ؟ قال : فقال عمر :یا رسول الله! ما تکلم من أجساد لا أرواح لها ؟ فقال النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: وَ الَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٌ بِیَدِهٖ ! مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعُ لِمَا أَقُوْلُ مِنْهُمْ ۔

حضرت ابوطلحہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بدر کے دن چوبیس سرداران کفار قریش کی لاشیں ایک ناپاک گندے کنویں میں پھکوادیں۔اور عادت کریمہ تھی جو مقام فتح فرماتے وہاں تین شب قیام فرماتے۔جب بدر میں تیسرا دن ہوا ناقہ شریف پر کجاوہ کسنے کا حکم دیا۔اور خود مع اصحاب کرام اس کنویں پر تشریف لے گئے۔اور ان کافروں کو نام بنام مع ولدیت پکار کر فرمایا: اے فلاں بن فلاں ! اے فلاں بن فلاں ! کیوں کیا اب تمہیں خوش آتا ہے کہ کاش اللہ ورسول کا حکم مانا ہوتا ؟ ہم نے تو پایا جو ہمارے رب نے ہمیں سچا وعدہ دیا۔کیا تمہیں بھی ملا جو تمہارے رب نے سچا وعدہ تم سے کیا ۔راوی کہتے ہیں: کہ حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ ایسے جسموں سے گفتگو فرمارہے ہیں جن میں جان نہیں؟ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے یہ سنکر فرمایا: قسم اس ذات جس کے قبضہ میں محمد کی جان ہے! تم میرے فرمان کو ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔ فتاوی افریقہ ۳۸

(۴) قومی حمیت کیلئے جنگ مذموم ہے

۱۸۰۸۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۰۸۔ الصحیح لمسلم ،	باب وجوب ملازمة المسلمین ،	۱۲۷/۲
السنن للنسائی،	کتاب لمحاربة،	۱۷۵/۲
السنن لابن ماجه ،	ابواب الفتن،	۲۹۱/۲

علیه وسلم: مَنْ قَاتَلَ تَحتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لَعَصْبَةٍ أَوْ يَدْعُوْ اِلىٰ عَصْبَةٍ أَوْ يَنْصُرُ عَصْبَةً فَقُتِلَ فَقَتْلَةً جَاهِلِيَّةً ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی اندھے جھنڈے کے نیچے لڑے کہ قومی حمیت شیوہ جاہلیت کیلئے غضب کرے، یا عصبت کی طرف بلائے، یا عصبت کی مدد کرے اور مارا جائے تو ایسا ہے جیسے کوئی جاہلیت وزمانہ کفر عغلت میں قتل کیا جائے۔ دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ قُتِلَ تَحتَ رَايَةٍ عَمِيَّةٍ يَغْضِبُ لِلْعَصْبَةِ وَيُقَاتِلُ لِلْعَصْبَةِ فَلَيْسَ مِنْ أُمَّتِي ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جوکسی اندے جھنڈے کے نیچے لڑے اور قومی حمیت کیلئے غضبناک ہوجایا کرے، اور قومی حمیت کیلئے ہی جنگ کرے تو وہ میری امت سے نہیں۔

۱۸۱۰۔ **عن** جبير بن مطعم رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَيْسَ مِنَّا مَنْ دَعَا اِلىٰ عَصَبِيَّةٍ ،وَلَيْسَ مِنَّامَنْ قَاتَلَ عَصَبِيَّةً،وَلَيْسَ مِنَّا مَنْ مَاتَ عَلىٰ عَصَبِيَّةٍ ۔

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ہمارے گروہ سے نہیں جو قومی حمیت کی طرف بلائے، ہم سے نہیں جو قومی حمیت کیلئے لڑے، اور ہم سے نہیں جو عصبت پر مرے۔ دوام العیش ۸۵

۱۸۰۹۔ الصحيح لمسلم ، باب وجوب ملازمة جماعة المسلمين ، ۱۲۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۰۶/۲

۱۸۱۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی العصبية ، ۶۹۸/۲
شرح السنة للبغوی، ۱۲۲/۱۳ ☆ مشكوة المصابيح للتبريزی، ۴۹۰۷
الكامل لابن عدی، ☆

(۵) سفر جہاد پنجشنبہ کو بہتر ہے

۱۸۱۱۔ **عن** كعب بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم خرج يوم الخميس فى غزوة تبوك ، وكان يحب ان يخرج يوم الخميس ۔

حضرت کعب بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم غزوۂ تبوک کیلئے جمعرات کوتشریف لے گئے ۔اور جمعرات کوسفر کرنا آپکو پسند تھا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۴

(۶) جنگ میں مثلہ نہ کرو

۱۸۱۲۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَا أُمَثِّلُ بِهٖ فَيُمَثِّلُ اللّٰهُ بِى يَوۡمَ الۡقِيَامَةِ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو یہاں مثلہ کریگا روز قیامت اللہ تعالیٰ مثلہ بنائے گا۔

۱۸۱۳۔ **عن** صالح بن كيسان رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال ابو بكر الصديق رضى الله تعالىٰ عنه ليزيد بن سفيان رضى الله تعالىٰ عنهما اذا ارسل لا مارة العسكر : لا تغدر ولا تمثل ولا تجبن ولاتغلل ۔

حضرت صالح بن کیسان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت یزید بن سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما کولشکر کی سپہ سالاری کیلئے بھیجتے وقت وصیت فرمائی ۔نہ عہد توڑنا، نہ مثلہ کرنا، نہ بزدلی اور خیانت کرنا۔

فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۳۲/۱۰

۱۸۱۱۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من احب الخروج يوم الخمسين ، ٤١٤/١
المسند لاحمد بن حنبل ، ٣٨٧/٦ ☆ المصنف لعبد الرزاق ، ٩٧٤٤
تاريخ دمشق لابن عساكر ، ١٠٩/١ ☆ كنز العمال للمتقى، ١٨١٦٣، ١٠١/٧
۱۸۱۲۔ كنز العمال للمتقى، ١٣٤٤٧، ٤٠٨/٥ ☆ البداية و النهاية لابن كثير، ٣١٠/٣
۱۸۱۳۔ السنن الكبرى للبيهقى،

كتاب الخلافة



۱۔خلافت

(۱)امامت وخلافت

۱۸۱٤۔**عن** عبد الله بن سبع رضى الله تعالىٰ عنه قال : قالوا لعلى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم : استخلف علينا، قال : لا، ولكن اتركمم الى ما تركمم اليه رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ۔

حضرت عبداللہ بن سبع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ لوگوں نے امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے عرض کیا: آپ ہم پر کسی کو خلیفہ بنادیجئے۔ فرمایا: نہیں، میں کسی کو خلیفہ نہ کرونگا بلکہ یونہی چھوڑ دونگا جیسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم چھوڑ گئے تھے۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۲

۱۸۱۵۔ **عن** صعصعة بن صوحان رضى الله تعالىٰ عنه قال : خطبنا على رضى الله تعالىٰ عنه حين ضربه ابن ملجم فقلنا : يا امير المؤمنين !استخلف علينا فقال : اترككم كما تركنا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ،قلنا : يا رسول الله ! استخلف علينا ! فقال : ان يعلم الله فيكم خيرا يول عليكم خياركم ، قال على كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم : فعلم الله فينا خيرا فولى علينا ابا بكر رضى الله تعالىٰ عنه ۔

حضرت صعصعہ بن صوحان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ جہہ الکریم نے اپنے آخری وقت جب ابن ملجم نے آپ پر حملہ کیا تھا، خطبہ دیا ۔ہم نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! آپ ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔فرمایا: میں تم کو اسی طرح چھوڑوں گا جس طرح حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں چھوڑا تھا۔ہم نے بھی حضور سے یہی عرض کیا تھا کہ یا رسول اللہ! ہم پر کسی کو خلیفہ نامزد فرمادیں۔ارشاد فرمایا: نہ، اگر اللہ تعالیٰ تم میں بھلائی جانے گا تو جو تم میں سب سے بہتر ہے اسے تم پر والی فرمائے گا۔ حضرت مولیٰ علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے ارشاد فرمایا: رب العزت جل وعلا نے ہم میں

۱۸۱٤۔ المسند لاحمد بن حبل ، ۱/۳۰۹ ☆ كنز العمال للمتقى، ۔۳۱٦٥۰ ، ۱۱/۳۲۸

۱۸۱۵۔ المستدرك للحاكم ، ۳/۱۵٦ ☆

بھلائی جانی پس ابوبکر کو ہمارا والی فرمایا۔ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔

(۲) شیخین کی خلافت حضرت مولی علی کے نزدیک حق تھی

۱۸۱۶۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : سأل رجلان عن علی کرم اللہ تعالیٰ وجھہ الکریم فی عھدہ ، اعھد عھدہ الیك النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم أم رأی ر أیتہ ؟ قال : بل رأی رأیتہ ، أما أن یکون عندی عھد من النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم عھدہ الی فی ذلك فلا و اللہ ! لئن کنت صدقت اول الناس فلا أفتری علیہ کذلك ، و لو کان عندی منہ عھد فی ذلك ما ترکت اخا بنی تمیم بن مرۃ و عمر بن الخطاب رضی اللہ تعالیٰ عنھما یثوبان علی منبرہ ، و لقاتلتھما ما بیدی و لو لم أجد الابر دتی ھذہ ، و لکن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لم یقتل قتلا و لم یمت فجاء ۃ ، مکث فی مرضہ ایاما و لیالی ، یا تیہ المؤذن یؤذنہ بالصلوۃ فیامر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، ثم یاتیہ المؤذن فیؤذن بالصلوۃ فیا مر أبا بکر فیصلی بالناس و ھو یری مکانی ، و لقد اراد ت امرأۃ من نسائہ تصرفہ عن أبی بکر فابی و غضب و قال : انتن صواحب یوسف ، مروا أبا بکر فلیصل بالناس ! فلما قبض رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نظرنا فی اُمورنا فأخترنا لدنیانا من رضیہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لدیننا ، و کانت الصلوۃ عظم الاِسلام و قوام الدین ، فبایعنا ابا بکرر ضی اللہ تعالیٰ عنہ و کان لذلك أھلا لم یختلف علیہ منا اثنان۔ قال : فادیت الی أبی بکر حقہ و عرفت لہ طاعتہ و غزوت معہ فی جنودہ ، و کنت اٰخذ اذا أعطانی و أغزو اذا غزانی ، و أضرب بین یدیہ الحدود بسوطی ، ثم قال : لعمر و عثمان ھکذا۔

حضرت امام حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ دوشخصوں نے امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے انکے زمانۂ خلافت میں دربارۂ خلافت سوال کیا کہ کیا یہ کوئی عہد وقرارداد حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے ہے یا آپ کی رائے ہے۔ فرمایا: بلکہ ہماری رائے ہے۔ رہا یہ کہ اس باب میں میرے لئے حضور پرنور صلی

۱۸۱۶۔ تاریخ دمشق لابن عساکر ،
الصواعق المحرق لابن حجر مکی،

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کوئی عہد وقرارداد فرمایا ہو سوا ایسا نہیں۔ اگر سب سے پہلے میں نے حضور کی تصدیق کی تو میں سب سے پہلے حضور پر افترا کرنے والا نہ ہوں گا۔ اور اگر اس باب میں حضور والا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف سے میرے پاس کوئی عہد ہوتا تو میں ابوبکر وعمر کو منبر اطہر حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر جست نہ کرنے دیتا۔ اور بیشک اپنے ہاتھ سے ان سے قتال کرتا اگر چہ میں اپنی اس چادر کے سوا کسی کو ساتھی نہ پاتا۔ بات یہ ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم معاذ اللہ قتل نہ ہوئے، نہ یکا یک انتقال فرمایا۔ بلکہ کئی دن رات حضور کو مرض میں گذرے۔ مؤذن آتا اور نماز کی اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر کو امامت کا حکم فرماتے حالانکہ میں حضور کے پیش نظر موجود ہوتا۔ پھر مؤذن آتا اور اطلاع دیتا۔ حضور ابوبکر ہی کو امامت کا حکم دیتے حالانکہ میں کہیں غائب نہ تھا۔ اور خدا کی قسم ! ازواج مطہرات میں سے ایک بی بی نے اس معاملہ کو ابوبکر سے پھیرنا چاہا تھا لیکن حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اسکو نہ مانا اور غضب فرمایا۔ کہ تم وہی یوسف والیاں ہو۔ ابوبکر کو حکم دو کہ امامت کریں۔ پس جبکہ حضور پر نور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انتقال فرمایا۔ ہم نے اپنے کاموں میں نظر کی تو اپنی دنیا یعنی خلافت کیلئے اسے پسند کرلیا جسے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمارے دین یعنی نماز کیلئے پسند فرمایا تھا ۔کہ نماز تو اسلام کی بزرگی اور دین کی درستی تھی۔ لہذا ہم نے ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیعت کرلی اور وہ اسکے لائق تھے۔ ہم میں کسی نے اس بارے میں اختلاف نہ کیا۔ یہ سب کچھ ارشاد فرما کر حضرت مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے فرمایا: پس میں نے ابوبکر کو انکا حق دیا اور انکی اطاعت لازم جانی۔ اور انکے ساتھ ہو کر انکے لشکروں میں جہاد کیا۔ جب وہ مجھے بیت المال سے کچھ دیتے میں لے لیتا۔ اور جب مجھے لڑائی پر بھیجتے میں جاتا اور انکے سامنے تازیانے سے حد لگاتا۔ پھر بعینہ یہ ہی مضمون امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم اور امیر المؤمنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی نسبت ارشاد فرمایا۔ فتاوی رضویہ ۱۱/۱۴۳

(۳)خلیفہ قریشی ہی ہوگا

۱۸۱۷۔**عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَلأَئِمَّةُ مِنُ قُرَيُشٍ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: تمام خلیفہ قریشی ہونگے۔

دوام العیش ،۶۱ اراءۃ الادب ،۷

۱۸۱۸۔ **عن** معاوية بن ابی سفيان رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اِنَّ هٰذَا الْاَ مُرَ فِی قُرَيُشٍ ،لَا يُعَادِیُ بِهِمُ أَحَدٌ اِلَّا أَکَبَّهُ اللّٰهُ عَلیٰ وَجُهِهٖ فِی النَّارِ ۔

حضرت امیر معاویہ بن ابو سفیان رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک خلافت قریش میں ہے۔۔ جوان سے بیر رکھے گا اللہ تعالیٰ اسے منہ کے بل جہنم میں اوندھا کردے گا۔

۱۸۱۷۔	المسند لاحمد بن حبل ،	۱۸۳/۳	☆	السنن الکبری للبیهقی،	۱۲۱/۳
	الجامع الصغیر للسیوطی،	۱۸٦/۱	☆	المستدرك للحاکم ،	۷٦/٤
	المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۲٤/۱	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۳۲/۷
	المعجم الصغیر للطبرانی،	۱۵۳/۱	☆	مجمع الزوائد للهیثمی،	۱۹۲/۵
	کنز العمال للمتقی، ۱٤۷۹۲،	٤۸/٦	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	٦۲/۱
	المغنی للعراقی،	۱۱٤/۱	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر ،	٤۲/٤
	ارواء الغلیل للالبانی،	۲۹۸/۲	☆	حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۸/۵
	الترغیب و الترهیب للمنذری،	۱۷۰/۳	☆	المصنف لابن ابی شیبة ،	۱۷۰/۱۳
	منحةالمعبود للساعاتی،	۲۵۹٦	☆	جمع الجوامع للسیوطی،	۱۰۲٦٤
	کشف الخفاء للعجلونی،	۳۱۸/۱	☆	علل الحدیث لابن ابی حاتم ،	۲۷۹۹
	لسان المیزان لابن حجر،	۱۳۸٦/۵	☆	الکنی و الاسماء للدولابی	۱۰٦/۱
	السنة لابن ا بی عاصم ،	۵۳۱/۲	☆	الدر المنثور للسیوطی،	۳۹۹/٦
	الدر المنتثرة للسیوطی،	۵٦	☆	تاریخ اوسط ،	۷۰
۱۸۱۸۔	الجامع الصحیح للبخاری،			باب الامر ء من قریش،	۱۰۵۷/۲
	الصحیح لمسلم ،			باب الناس تبع لقیش،	۱۱۹/۳
	المسند لاحمد بن حنبل ،	۹۲/۵	☆		

۱۸۱۹۔ **عن** أبی موسی الا شعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ هٰذَا الْأَ مْرَ فِی قُرَیْشٍ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک خلافت کا معاملہ قریش ہی میں رہے گا۔۱۲م

۱۸۲۰۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ و جهه الکریم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ألَا اِنَّ الْاُمَرَآءَ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سن لو امراء وحکام اسلام قریشی ہیں۔

۱۸۲۱۔ **عن** أبی موسی الاشعری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ، اَلْاُمَرَآءُ مِنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت ابوموسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: امراء قریشی ہیں، امراء قریشی ہیں۔

۱۸۲۲۔ **عن** أمیرالمؤمنین ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه قال :قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: قُرَیْشٌ وُلَا ةُ هٰذَا الْأَمْرِ ۔

اراءۃ الادب ۸

امیر المؤمنین سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اسلامی حکومت کے والی قریشی ہیں۔

۱۸۱۹۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۹۶/۴ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱۴/۱۳
السنن الکبری للبیهقی، ۱۴۲/۸ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۳۸/۱۹
الترغیب والترهیب للمنذری، ۱۷۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۹، ۲۳/۱۲
۱۸۲۰۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۱/۵ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۱۱۴/۱۳
کنز العمال للمتقی، ۳۷۹۸۰، ۷۶/۱۴ ☆ المطالب العالیة، ۲۰۵۵
۱۸۲۱۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الامراء حسن قریش، ۱۰۵۷/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۴۲۱/۴ ☆
۱۸۲۲۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۱/۵ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۷۹۵، ۲۳/۱۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۱/۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۱/۷

۱۸۲۳۔ **عن** عبد اللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: قَدِّمُوا قُرَيْشًا وَ لَا تُقَدِّمُوهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن خطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قریش کو تقدیم دو اور قریش پر تقدیم نہ کرو۔ اراءۃ الادب ص ۸

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے اس پر اجماع کیا تو دلیل قطعی ہوگئی جس سے یقین حاصل ہوا کہ خلافت کے لئے قریشی ہونا بیشک شرط ہے۔ فتاوی رضویہ ۸/۲

۱۸۲۴۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: اِنَّ الْمُلْكَ فِي قُرَيْشٍ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک سلطنت قریش میں ہے۔ دوام العیش ، ۶۱

۱۸۲۵۔ **عن** أبی ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلنَّاسُ تَبَعٌ لِقُرَيْشٍ فِي هٰذَا الْأَمْرِ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: سب لوگ خلافت کے مسئلہ میں قریش کے تابع ہیں۔

۱۸۲۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : قال رسول اللہ صلی

۱۸۲۳۔ مجمع الزوائد للھیثمی، ۲۵/۱۰ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۲۱/۲
کنز العمال للمتقی، ۱۳۷۹۱، ۵۲۱/۵ ☆ تلخیص الحبیر لابن حجر، ۳۶/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۳۸۰/۲ ☆ کشف الخفاء للعجلونی، ۱۴۰/۲
۱۸۲۴۔ علل الحدیث لابن ابی حاتم، ۲۶۰۷ ☆
۱۸۲۵۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۶۱/۲ ☆ المصنف لابن ابی شیبۃ، ۱۶۹/۱۲
السنۃ لابن ابی عاصم، ۵۳۴/۲ ☆
۱۸۲۶۔ المسند لاحمد بن حنبل، ۲۹/۲ ☆ شرح السنۃ للبغوی، ۶۰/۱۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۱۳۱/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۴۷۹۴، ۴۹/۶
مشکوۃ المصابیح للتبریزی، ۵۹۷۲ ☆ السنۃ لابن ابی عاصم، ۵۳۲/۲
البدایۃ و النہایۃ لابن کثیر، ۱۵۳/۱ ☆
یہ حدیث صحیح ہے۔ دوام العیش، ص ۶۵

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: لَا یَزَالُ ھٰذَا الْاَمْرُ فِی قُرَیْشٍ مَا بَقِیَ اِثْنَانٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خلافت ہمیشہ قریش کے لئے ہے جب تک دنیا میں دو آدمی بھی باقی رہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اہل سنت کے مذہب میں خلافت شرعیہ کے لئے ضرور قرشیت شرط ہے۔اس بارے میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے متواتر حدیثیں ہیں۔اسی پر صحابہ کا اجماع، تابعین کا اجماع،اوراہل سنت کا اجماع ہے۔اس میں مخالف نہیں مگر خارجی یا کچھ معتزلی۔کتب عقائد و کتب حدیث وکتب فقہ اس سے مالا مال ہیں۔بادشاہ غیر قرشی کوسلطان،امام،امیر،والی۔اور ملک کہیں گےمگر شرعاً خلیفہ یاامیر المؤمنین کہ یہ بھی عرفاً اسی کا مرادف ہے ہر بادشاہ قرشی کو نہیں کہ سکتے سوا اسکے جوساتوں شرائط خلافت اسلام، عقل، بلوغ،حریت، ذکورت، قدرت، اورقرشیت کا جامع ہوکرتمام مسلمانوں کافرماں روائے اعظم ہو۔ائمہ کرام اس پر صحابہ وتابعین و سلف صالحین رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین سے اب تک تمام اہل سنت کا اجماع بتاتے ہیں اوراسی بناپر کتب عقائد میں اسے مسئلہ قطعیہ یقینیہ فرماتے ہیں۔اسکے مقابل اگرکسی صحابی سے کوئی اثر ملےتو اگر وہ انعقاد اجماع سے پہلے کی گفتگو ہےاس سے نقض اجماع جنون خالص ہے ۔یونہی اگرتاریخ معلوم نہ ہو۔اوراگر بعد کی ہے اورسند صحیح نہیں تو آپ ہی مردود ہے اورصحیح و قابل تاویل ہے تو واجب التاویل۔ورنہ شاذ روایت اجماع کے مقابل قطعاً مضمحل نہ کہ اس سے الٹا اجماع باطل۔

قریش میں حصر خلافت کی احادیث بیشک متواتر ہیں۔بہت متکلمین کی نظر احادیث پر زیادہ وسیع نہ تھی کہ یہ فن دوسرا ہے۔انہوں نے خبر واحد سمجھا تو ساتھ ہی قبول صحابہ سے قطعی یقینی بنادیا۔مگر مسامرہ میں ہے کہ حافظ الحدیث امام عسقلانی نے ایک حدیث ’’الائمۃ من قریش ‘‘کو چالیس کے قریب صحابۂ کرام سے مروی دکھایا اوراس میں مستقل رسالہ تصنیف فرمایا۔ جسکا نام امام سخاوی نے مقاصد حسنہ میں ’’لذۃ العیش فی طرق حدیث الائمۃ من قریش‘‘ بتایا۔یہ عدد صحابۂ کرام میں یقیناً تواتر ہے ۔ یہ ایک حدیث کا حال تھا اسی مدعا پر اور

احادیث علاوہ۔ دوام العیش ص ۷۷

(۴) اسلام میں بارہ خلفاء ہونگے

۱۸۲۷۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَا يَزَالُ أَمْرُالنَّاسِ مَاضِيًامَاوَ لِّيَهُمُ اِثْنَا عَشَرَ رَجُلًا كُلُّهُمُ مِنْ قُرَيْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: لوگوں کا معاملہ اس وقت تک بحسن وخوبی چلتا رہے گا جب تک بارہ خلفاء کا زمانہ رہے گا اور وہ سب قرشی ہوں گے۔۱۲م

۱۸۲۸۔ **عن** عبد الله بن مسعود رضی الله تعالیٰ عنه قال : انه سئل کم یملك هذه الا مة من خلیفة ؟ فقال : سألنا عنها رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقال : اِثْنَا عَشَرَ كَعِدَّةِ نُقَبَآءِ بَنِى اِسْرَآئِيْلَ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے پوچھا گیا کہ اس امت میں کتنے خلفاء ہونگے۔ فرمایا: ہم نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس سلسلہ میں معلوم کیا تھا تو حضور نے فرمایا: بنو اسرائیل کے نقباء کی تعداد کے مطابق بارہ خلفاء ہونگے۔۱۲م

۱۸۲۹۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه یقول : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : لَا يَزَالُ الْاِسْلَامِ عَزِيْزًا اِلیٰ اِثْنَى عَشَرَ خَلِيْفَةً ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا اسلام بارہ خلفاء تک غالب رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۰۔ **عن** أبی جحیفة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَايَزَالُ أَمْرُ أُمَّتِىْ صَالِحًا حَتّٰى يَمْضِىَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِيْفَةً ۔

۱۸۲۸۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۳۴۶/۱۰ ☆ کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۷، ۳۳/۱۲

۱۸۲۹۔ الصحیح لمسلم، باب الناس ، تبع لقریش، ۱۸۹/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۹۰/۵ ☆ مشکوة المصابیح للتبریزی، ۵۹۷۴
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۵۱، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

۱۸۳۰۔ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۹۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۸۶/۵
دلائل النبوة للبیهقی، ۳۲۴/۶ ☆

حضرت ابوجحیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: میری امت کا معاملہ بارہ خلفاء تک اچھا رہے گا۔۱۲م

۱۸۳۱۔ **عن** جابر بن سمرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: لَایَزَالُ الدِّیْنُ قَائِمًا حَتّٰی یَکُوْنَ اِثْنَا عَشَرَ خَلِیْفَةً مِّنْ قُرَیْشٍ ۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: دین اسلام اس وقت تک قائم و دائم رہے گا جب تک بارہ قرشی خلفاء ہونگے ۔۱۲م

﴿۳﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

اصل یہ ہے کہ امور غیب میں اللہ ورسول جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جتنی بات بیان فرمائیں اتنی یقیناً حق ہے۔اور جس قدر ذکر نہ فرمائیں اسکی طرف یقین کی راہ نہیں۔کہ غیب بے خدا ورسول کے بتائے معلوم نہیں ہوسکتا۔لہذا اس حدیث مسلم کے معنی میں زمانۂ تابعین سے اشتباہ رہا۔ مہلب نے فرمایا:لم الق احدا یقطع فی هذا الحدیث بمعنی ، میں نے کوئی ایسانہ پایا کہ اس حدیث کی کوئی مراد قطعی بتاتا۔امام قاضی عیاض مالکی نے شرح صحیح مسلم میں بہت احتمالات بتا کرفرمایا:و قد یحتمل وجوها اخر و الله اعلم بمراد نبیه صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یعنی اسکے سوا حدیث میں اور احتمالات بھی نکل سکتے ہیں۔اور اللہ تعالیٰ اپنے نبی کی مراد خوب جانتا ہے۔جل وعلا وصلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

امام بن الجوزی کشف المشکل میں لکھتے ہیں۔

قد اطلت البحث عن معنی هذا الحدیث ، و طلبت مظانه وسألت عنه فلم ا قع علی المقصود به ۔

میں نے مدتوں اس حدیث کے معنی کی تفتیش کی ۔اور جہاں جہاں گمان تھا وہ کتابیں دیکھیں۔اپنے زمانہ کے ائمہ سے سوال کئے۔مگر مراد متعین نہ ہوئی۔

اور ہو کیونکر، کہ جس غیب کی اللہ ورسول تفصیل نہ فرمائیں اسکی تفصیل قطعا کیونکر معلوم

۱۸۳۱۔ المسند للحاکم ، ۶۱۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۹۰/۵
کنز العمال للمتقی، ۳۳۸۴۹، ۳۲/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۲۱۱/۱۳

ہو۔ہاں لوگ لگتے لگاتے ہیں جن میں سے کسی پر یقین نہیں البتہ یہ معیار صحیح ہے کہ حدیث میں جونشان ان بارہ خلفاء کے ارشاد ہوئے جس معنی میں وہ نہ پائے جائیں باطل ہے۔اور جس میں پائے جائیں وہ احتمالی طور پر مسلم ہوگا نہ کہ یقینی۔

احادیث باب میں انکے نشان یہ ہیں ۔سب قرشی ہوں گے ۔ وہ سب بادشاہ اور والیان ملک ہوں گے ۔ ان کے زمانہ میں اسلام قوی ہوگا ۔ان کا زمانہ صلاح ہوگا ۔ ان پر اجماع امت ہوگا ، یعنی اہل حل وعقد انہیں والی ملک وخلیفہ اصدق مانیں نگے ۔ وہ سب ہدایت ودین حق پر عمل کریں گے۔ان میں سے دو اہل بیت رسالت سے ہوں گے۔

لگتے لگانے والوں میں جس نے سب طرق حدیث نہ دیکھے ایک آدھ طرق کو دیکھ کر کوئی احتمال نکال دیا۔جیسے ابوالحسین بن مناوی نے یہ معنی لئے کہ ایک وقت میں ۱۲ خلیفہ ہوں گے ۔یعنی اس قدر اختلاف یہ فقط اس لفظ مجمل بخاری پر بن سکتا تھا۔اور دیگر الفاظ دیکھئے تو کہاں اس درجہ افتراق اور کہاں اجتماع۔اور ایسی حالت میں اسلام کے قوی وغالب وقائم اور امرامت کے صالح ہونے کے کیا معنی؟

اسی قبیل سے علی قاری کا یہ زعم باتباع ابن حجر شافعی ہے کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے آخر ولاۃ بنی امیہ تک ۱۲ ہوئے اور ان میں یزید پلید علیہ ماعلیہ کو بھی گنادیا۔

حالانکہ اس خبیث کے زمانہ کو قوت دین وصلاح سے کیا تعلق ۔ یہ احادیث دیکھ کر اس قول کی گنجائش نہ ہوتی ۔مگر صرف ۱۲ سلطنتیں نگاہ میں تھیں۔اور حق یہ کہ اس خبیث پر اجماع اہل حل وعقد کب ہوا۔ریحانۂ رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سیدنا امام حسین رضی اللہ تعالی عنہ اسکے دست ناپاک پر بیعت نہ کرنے ہی کے باعث شہید ہوئے۔اہل مدینہ نے اس پر خروج کیا۔ عبداللہ بن حنظلہ غسیل الملائکہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا۔

واللہ ! ما خرجنا علی یزید حتی خفنا ان نری بالحجارۃ من السماء ، ان رجلا ینکح امہات الاولاد و البنات و الاخوات یشرب الخمر و یدع الصلوۃ ،

خدا کی قسم! ہم نے یزید پر خروج نہ کیا جب تک یہ خوف نہوا کہ آسمان سے پتھر آئیں۔ ایسا شخص کہ بہن بیٹی کی آبروریزی کرے۔شراب پئے اور تارک صلٰوۃ ہو۔

غرض جمیع طرق حدیث سے یہ قول باطل ہے۔حدیث میں کہیں نہیں کہ وہ سب بالا

فصل یکے بعد دیگرے ہوں گے۔ان میں سے آٹھ گذر گئے۔صدیق اکبر،فاروق اعظم،عثمان غنی،علی مرتضی،حسن مجتبیٰ،امیر معاویہ،عبداللہ بن زبیر،عمر بن عبدالعزیز۔اور ایک یقیناً آنے والے ہیں۔حضرت امام مہدی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین۔باقی کی تعیین اللہ و رسول کے علم میں ہے۔

عجب عجب ہزار عجب، کہ ان میں حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ تعالی عنہما کو کہ صحابی بن صحابی ہیں،امام عادل ہیں،رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے بھتیجے ہیں۔صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ ہیں،احد العشرۃ المبشرۃ کے صاحبزادے ہیں شمار نہ کئے جائیں۔اور وہ خبیث ناپاک معدود ہو جسے امیر المؤمنین کہنے پر امیر المؤمنین حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ایک شخص کو بیس تازیانے لگوائے۔ نسأل العفو او العافیة ۔عبداللہ بن زبیر بھی درکنار خود امام حسن مجتبیٰ کو نہ گنا کہ انکی خلافت کا زمانہ قلیل تھا۔اور ولید کو گنا جس نے قرآن کریم کو دیوار میں لٹکا کر تیروں سے چھیدا۔ایسے بے سروپا بے معنی اقوال کی سند نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ایک متاخر عالم کی خطا ہے، رائے ہے۔عصمت انبیاء و ملائکہ علیہم الصلوۃ والسلام کے سوا کسی کیلئے نہیں۔نسأل العفو و العافیة ۔و اللہ تعالیٰ اعلم ۔

فتاوی رضویہ ۱۱/ ۵۹

۲۔ قضا

(۱) حاکم افضل شخص کو بنایا جائے

۱۸۳۲۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنِ اسْتَعْمَلَ رَجُلًا مِنْ عِصَابَةٍ وَ فِيهِمْ مَنْ هُوَأَرْضٰی لِلّٰهِ مِنْهُ فَقَدْ خَانَ اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ وَ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی گروہ پر ایسے کو افسر بنایا کہ اس گروہ میں اس سے زیادہ اللہ کو پسندیدہ شخص موجود ہے اس نے اللہ ورسول اور مسلمانوں کی خیانت کی۔

فتاوی رضویہ ۱۹۴/۹

۱۸۳۳۔ **عن** حذیفة بن الیمان رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَيُّمَا رَجُلٌ اِسْتَعْمَلَ رَجُلًا عَلیٰ عَشَرَةِ أَنْفُسٍ وَ عَلِمَ أَنَّ فِی الْعَشَرَةِ أَفْضَلُ مِمَّنِ اسْتَعْمَلَ فَقَدْغَشَّ اللّٰهَ وَغَشَّ رَسُوْلَهٗ وَ غَشَّ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِيْنَ۔

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے مسلمانوں کی جماعت کے دس افراد پر بھی کسی ایسے شخص کو حاکم بنایا کہ اسکے علم میں ان میں اس سے افضل بھی موجود تھا تو اس نے اللہ کی خیانت کی، اللہ کے رسول کی خیانت کی، اور تمام مسلمانوں کی خیانت کی۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ اول ۲۵/۹

۱۸۳۲۔ المستدرك للحاكم، ۹۲/٤ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۱۷۹/۳
الجامع الصغير للسيوطی، ۵۱۲/۲ ☆ المسند للعقيلی، ۲٤۷/۱
نصب الراية للزيلعی، ٦۲/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۱۰۳
كنز العمال للمتقی، ۱٤٦۸۷، ۲۵/٦ ☆
۱۸۳۳۔ نصب الراية للزيلعی، ٦۳/٤ ☆ المطالب العالية لابن حجر، ۲۱۰۲
كنز العمال للمتقی، ۱٤٦۵۳ ☆ جمع الجوامع للسيوطی، ۹٤٤٤

(۲) اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں

١٨٣٤ - **عن** امير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم :لَا طَاعَةَ لِأَحُدٍ فِي مَعُصِيَةِ اللّٰهِ تَعَالیٰ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت نہیں۔

فتاوی رضویہ ۵/۲۹۳

(۳) مدعی گواہ لائے

١٨٣٥ - **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْبَيِّنَةُ عَلىٰ مَنِ ادَّعٰى وَ الْيَمِيُنُ عَلىٰ مَنُ أَنُكَرَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گواہ مدعی پر لازم ہے اور قسم انکار کرنے والے پر۔ ۱۲م

١٨٣٤ - المسند لاحمد بن حنبل ٥/٦٦ ☆ المستدرك للحاكم، ٣/١٢٣
المعجم الكبير للطبرانى، ٣/٢٣٣ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ٢٠٧٠٠
كنز العمال للمتقى، ١٤٨٧٣، ٦/٦٧ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٥/٢٢٦
السلسلة الصحيحة للالبانى، ١٧٩ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٢/٥١٠
علل الحديث لابن ابى حاتم، ١٢٩٢ ☆

١٨٣٥ - الجامع الصحيح للبخارى، باب اذا اختلف الراهين المرتهن ١/٣٤٢
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى ان البينة لعى المدعى، ١/١٦٠
السنن لابن ماجه ، باب البينة على المدعى ، ٢/١٦٩
الجامع الصغير للسيوطى، ١/١٩٣ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ٨/١٣٣
التفسير للقرطبى، ١/٤٥٩ ☆ السنن للدارقطنى، ٤/٢١٨
شرح السنة للبغوى، ١٠/١٠١ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ٤/٢٩
المطالب العالية لابن حجر، ١٢٣٠ ☆ نصب الراية للزيعلى، ٥/٩٥
فتح البارى للعسقلانى، ٥/٢٨٢ ☆ ارواء الغليل للالبانى، ٦/٣٥٧
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٣٧٦٩ ☆ تاريخ دمشق لابن عساكر ، ٢/٤٤٧
كنز العمال للمتقى، ١٥٢٨٢، ٦/١٨٧ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ١٠٣٧
كشف الخفاء للعجلونى، ١/٣٤٢ ☆ جامع مسانيد ابى حنيفة ، ٢/١٧٠
دلائل النبوة للبيهقى، ٥/٤٠٢ ☆ الكامل لابن عدى،

۱۸۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : لَوْ يُعْطَى النَّاسُ بِدَعْوٰهُمْ لَأَدَّعَى النَّاسُ دِمَآءَ رِجَالٍ وَ أَمْوَالِهِمْ، وَ لٰكِنَّ الْيَمِيْنَ عَلَى الْمُدَّعٰى عَلَيْهِ ۔

نور عینی فی الانتصار للامام العینی ۔ ص ا

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر لوگ اپنے دعوی پر دیدئے جائیں تو لوگوں کے خون اور مال کا دعوی کر بیٹھیں، ہاں یوں ہے کہ مدعا علیہ پر قسم ہے۔

فتاوی رضویہ ۷/ ۴۲۷ ☆ فتاوی رضویہ ۷/ ۴۴۳۔ ۸/ ۹۷

(۴) دعوی کو ثابت کرنے میں حق گوئی اختیار کرو

۱۸۳۷۔ **عن** أم المؤمنين أم سلمة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ اِلَيَّ ، فَلَعَلَّ بَعْضُكُمْ أَنْ يَّكُوْنَ الْحَقُّ بِحُجَّتِهٖ مِنْ بَعْضٍ فَأَقْضِيْ لَهٗ عَلٰى نَحْوِمِمَّا أَسْمَعُ ، فَمَنْ قَضَيْتُ لَهٗ بِحَقِّ مُسْلِمٍ فَاِنَّمَا هِيَ قِطْعَةٌ مِّنَ النَّارِ ، فَلْيَأْخُذْهَا أَوْ لِيَتْرُكْهَا۔

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۳۶۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب قواله تعالى ان الذين يشترون الخ، ۶۵۳/۲
الصحيح لمسلم ، كتاب الاقضية ، ۷۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب البينة على المدعى، ۱۶۹/۲
السنن الكبرى للبيهقى، ۲۵۲/۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۴۵۹/۲
السنن للدارقطنى، ۱۰۷/۴ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر، ۲۰۸/۴
مشكوة المصابيح للتبريزى، ۳۷۵۸

۱۸۳۷۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من اقام البينة يوم اليمين ، ۳۶۸/۱
الصحيح لمسلم ، باب بيان احكم الحاكمين لا يغير الباطن ، ۷۴/۲
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى التشديد على ومن يقتضى له، ۱۶۰/۱
السنن لابى داؤد ، باب فى قضاء القاضى اذا اخطاء ، ۵۰۴/۲
السنن لابن ماجه ، باب قضية الحاكم لا تحل حراما، ۱۶۸/۲
السنن للنسائى، باب ما يقطع القضاء ۲۶۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ۲۰۳/۶ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۴۹/۱۰
شرح السنة للبغوى، ۳۶۴/۲ ☆ التفسير للبغوى، ۱۴/۶

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تم اپنے جھگڑے لیکر میرے پاس آتے ہو، تو اگر ایک شخص اپنی چرب زبانی کے باعث حجت میں بازی لیجائے اور ہم اسے ڈگری دیدیں اور واقع میں اسکا حق نہ ہو تو ہمارا ڈگری فرمانا اسے مفید نہ ہوگا، وہ مال نہیں اسکے حق میں، جہنم کی آگ کا گڑھا ہے۔ اب یہ اسکا فعل ہے کہ اسکو ہڑپ کرے یا واپس کردے۔

فتاوی رضویہ ۷/۵۱۱





کتاب الرؤیا

۱۔خواب

(۱)حضور لوگوں سے صبح کو خواب سماعت فرماتے

۱۸۳۸۔ **عن** سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال: كان رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم مما يكثر أن يقول لأ صحابه : هل رأى أحد منكم ؟ قال : فيقص عليه من شاء الله أن يقص ۔　　صفائح اللجين ص ۵

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اکثر و بیشتر صبح کو صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے فرماتے: کیا آج تم میں سے کسی نے خواب دیکھا؟ تو جس کے بارے میں خدا چاہتا وہ اپنا خواب بیان کرتا۔۱۲م

۱۸۳۹۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : ان رسول الله صلى اللہ تعالىٰ عليه وسلم كان اذا انصرف من صلوة الغداة يقول : هَلْ رَأى أَحَدٌ مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤيَا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب نماز فجر سے فارغ ہوتے تو فرماتے: کیا آج رات تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟۱۲م　　صفائح اللجين ص ۵

(۲)اچھے خواب کی فضیلت

۱۸۴۰۔ **عن** عبادة الصامت رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله

۱۸۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب تغير الرؤيا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۴۳/۲
الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲۴۵/۲
۱۸۳۹۔ السنن لابى داؤد ، با ب ففى الرؤا، ۶۸۴/۲
المؤطا لمالك ، ۹۵۷ ☆ السنن الكبرى للبيهقى، ۲۷۵/۵
المعجم الكبير للطبرانى، ۲۸۶/۷ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ۳۸۷/۱
۱۸۴۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب تغير الرؤا بعد صلوة الصبح ، ۱۰۳۵/۲
الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤا ، ۲۴۲/۲
السنن لابى داؤد ، با ب فى الرؤيا، ۶۸۵/۲
الجامع للترمذى، باب الرؤيا، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۸/۲ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۹/۲

تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَاالْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۱۔ **عن** أبی سعيد الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی االلہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۲۔ **عن** العباس بن عبد المطلب رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَا الْمُسْلِمِ الصَّالِحِ بُشْرٰى مِنَ اللّٰهِ ، وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: نیک مسلمان کا خواب اللہ تعالیٰ کی جانب سے بشارت ہے،اور وہ نبوت کا پچاسواں حصہ ہے۱۲م

۱۸۴۳۔ **عن** أبی رزين العقيلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : رُؤيَا الْمُؤْمِنِ جُزْءٌ مِّنْ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ، وَهِيَ عَلٰى رَجُلِ طَائِرٍ مَا لَمْ يُحَدِثْ بِهَا ، فَإِذَا يُحَدِثُ بِهَا سَقَطَتْ ، وَ لَا تُحَدِثْ بِهَا إِلَّا لَبِيْبًا أَوْ حَبِيْبًا ۔

حضرت ابورزین عقیلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چالیسواں حصہ ہے، وہ اس شخص پر مثل پرندہ کے

۱۸۴۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا لصالحة ، ۲۸٦/۲
التمهيد لابن عبد البر، ۲۸۲/۱ ☆ مجمع الزوائد للهيثمی، ۱۷٤/۷
الجامع الصغير للسيو طی، ۲٦۹/۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤۱٤۰۳، ۳٦۷/۱۵
۱۸۴۲۔ الجامع الصغير للسيوطی، ۲٦۹/۲ ☆ التمهيد لابن عبدالبر، ۲۸۱/۱
فتح الباری للعسقلانی، ۳۹۳/۱۲ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤۱٤۰۵، ۳٦۷/۱۵
۱۸۳۳۔ الجامع للترمذی، باب الرؤيا ، ۵۱/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/ ۱۱ ☆ الجامع الصغير للسيوطی، ۲٦۹/۲

اڑتا رہتا ہے جب تک اسکو بیان نہ کرے، اور جب بیان کردیتا ہے تو گرجاتا ہے۔لہٰذا تم اپنے خواب کسی ذی ہوش عقلمند ماہر تعبیر سے بیان کرو یا اپنے کسی خاص دوست سے۔۱۲م

۱۸۴۴۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الْمُؤمِنَ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مومن کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۵۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الْمُسْلِمِ وَ هِيَ جُزْءٌ مِّنْ أَجْزَاءِ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کے حصوں میں سے ایک حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: رُؤيَا الرَّجُلِ الصَّالِحِ جُزْءٌ مِّنْ سِتَّةٍ وَّ أَرْبَعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مرد صالح کا خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۴۷۔ **عن** عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى

۱۸۴۴۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب من راى النبى فى المنام ، ۱۰۳۵/۲
الجامع للترمذى، باب الرؤيا ، ۵۱/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۶۹/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۱۱/۴
۱۸۴۵۔ الجامع للترمذى، باب ذهبت النبوة و بقيت المبشرات ، ۵۱/۲
الدر المنثور للسيوطى، ۳۱۲/۳ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۵/۱۲
ارواء الغليل للالبانى، ۱۲۸/۸ ☆
۱۸۴۶۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲۴۲/۲
المسند لاحمدبن حنبل، ۳۱۴/۲ ☆ كنز العمال للمتقى، ۴۱۴۱۲، ۳۶۸/۱۵
فتح البارى للعسقلانى، ۳۷۴/۱۲ ☆ المصنف لابن ابى شيبة ، ۵۵/۱۱
۱۸۴۷۔ الصحيح لمسلم ، كتاب الرؤيا ، ۲۴۲/۲
السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ۲۸۶/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۲۷۵/۲ ☆

الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرُّؤيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِنْ سَبْعِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

صفائح اللجین ص ۵

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا سترواں حصہ ہے ۱۲م

۱۸۴۸۔ **عن** حذیفة بن اسید رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ فَلَا نُبُوَّةَ بَعْدِیْ اِلَّا الْمُبَشَّرَاتِ الرُّؤيَا الصَّالِحَةِ يَرَاهَا الرَّجُلُ أَوْ تُرٰى لَهٗ ۔

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: نبوت گئی، اب میرے بعد نبوت نہ ہوگی مگر بشارتیں۔ وہ کیا ہیں؟ نیک خواب کہ آدمی خود دیکھے، یا اسکے لئے دیکھی جائے۔ صفائح اللجین ص ۶

۱۸۴۹۔ **عن** عبادة بن الصامت رضی الله تعالیٰ عنه قال : سألت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قول الله سبحانه : لهم البشری فی الحیاة الدنیا و الآخرة، قال : هِیَ الرُّؤيَا الصَّالِحَةُ يَرَاهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تَرٰى لَهٗ ۔

حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے اس آیت کی تفسیر کے بارے میں پوچھا ''مومنین کیلئے دنیا و آخرت میں بشارت ہے'' تو فرمایا: اس سے مراد اچھے خواب ہیں۔ جن کو مسلم اپنے لئے دیکھے یا دوسرا شخص اسکے لئے دیکھے۔ ۱۲م

۱۸۵۰۔ **عن** عبدا لله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اَلرُّؤيَا الصَّالِحَةُ جُزْءٌ مِّنْ خَمْسَةٍ وَّ عِشْرِيْنَ جُزْءً مِّنَ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اچھا خواب نبوت کا پچیسواں حصہ ہے۔ ۱۲م

۱۸۴۸۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲٦٥ صحیح

۱۸۴۹۔ السنن لابن ماجه، باب الرؤیا الصالحة، ۲/۳۸٦

الجامع للترمذی، باب ذهبت النبوة و بقیت المبشرات، ۲/۵۱

۱۸۵۰۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۲۷٥

۱۸۵۱۔ **عن** أم كرز الكعبية رضى الله تعالىٰ عنها قالت : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول : ذَهَبَتِ النُّبُوَّةُ وَ بَقِيَتُ الْمُبَشِّرَاتُ ۔

حضرت ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: نبوت کا سلسلہ ختم ہوا اور بشارتیں یعنی اچھے خواب باقی ہیں ۱۲م

۱۸۵۲۔ **عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: اِنَّ الرِّسَالَةَ وَ النُّبُوَّةَ قَدُ انْقَطَعَتُ فَلاَ رَسُوُلَ بَعُدِیُ وَ لاَ نَبِیَّ ، قال فشق ذلك على الناس فقال : لٰكِنَّ الْمُبَشِّراتِ ، فقالوا : يا رسول الله ! و ما المبشرات ؟ قال : رُؤيَا الْمُسُلِمِ وَ هِيَ جُزُءٌ مِّنُ أجُزَآءِ النُّبُوَّةَ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رسالت و نبوت تو ختم ہوئی لہذا میرے بعد نہ کوئی رسول ہوگا اور نہ نبی۔ یہ امر لوگوں پر نہایت شاق گذرا تو فرمایا: لیکن بشارتیں باقی ہیں، صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا: یارسول اللہ! بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: مسلمان کا خواب کہ نبوت کا ایک حصہ ہے۔۱۲م

۱۸۵۳۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم يقول :لَمُ يَبُقِ مِنَ النُّبُوَّةَ اِلَّا الْمُبَشِّرَاتُ ، قالو: و ماالمبشرات؟ قال : ألرُؤيَا الصَّالِحَةَ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

۱۸۵۱۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤيا الصالحة ، ۲۸٦/۲
المسند لاحمد بن حنبل ٤٠٤/٥ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۲٦٥/۲
۱۸۵۲۔ الجامع للترمذى، باب ذهبت النبوه و بقيت المبشرات ، ٥١/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۱۲۳/۱
۱۸۵۳۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب المبشرات، ۱۰۳٥/۲
شرح السنة للبغوى، ۲۰۳/۱۳ ☆ الدر المنثور للسيوطى، ۳۱۲/۳
كنز العمال للمتقى، ٤١٤١٨، ۳۷۰/۱٥ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۳۷٥/۱۲
التفسير للبغوى، ۱۹۸/۳ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٤۳۸/۱۰
ارواء الغليل للالبانى، ۱۲۹/۸ ☆ التفسير للقرطبى، ۱۲۷/۲

کو میں نے فرماتے سنا، نبوت کے سلسلہ سے صرف بشارتیں باقی ہیں۔صحابۂ کرام نے عرض کیا: بشارتیں کیا ہیں؟ فرمایا: اچھے خواب۔۱۲م

۱۸۵۴۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کشف رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الستارة فی مرضه و الصفوف خلف ابی بکر الصدیق رضی الله تعالیٰ عنه فقال : أَيُّهَا النَّاسُ ! اِنَّهٗ لَمْ يَبْقَ مِنْ مُبَشِّرَاتِ النُّبُوَّةِ اِلَّا الرُّؤْيَا الصَّالِحَةَ يَراهَا الْمُسْلِمُ أَوْ تُرٰی لَهٗ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے مرض وصال میں پردۂ اقدس ہٹایا تو ملاحظہ کیا کہ لوگ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پیچھے صف بستہ کھڑے ہیں۔آپ نے فرمایا: اے لوگو! نبوت کی بشارتوں سے صرف اچھے خواب باقی ہیں جن کو مسلمان خود دیکھے یا اس کے لئے دوسرے لوگوں کو نظر آئیں۔۱۲م

۱۸۵۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه انه سمع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : اِذَا رَأی أَحَدُكُمُ الرُّؤْيَا يُحِبُّها فَاِنَّمَا هِیَ مِنَ اللّٰهِ ، فَلْيَحْمَدُ اللّٰهَ عَلَيْهَا وَ لْيُحَدِّثْ بِهَا ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جب تم میں سے کوئی ایسا خواب دیکھے جو اسے پیارا معلوم ہو وہ اللہ کی طرف سے ہے۔لہذا اس پر اللہ کی حمد بجالائے اور لوگوں کے سامنے بیان کرے۔۱۲م
صفائح اللجین ص۶

۱۸۵۶۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ

۱۸۵۴۔ السنن لابن ماجه ، باب الرؤیا الصالحة ، ۲۸۶/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۸۸/۲ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۴۲۸/۱۰
کنزالعمال للمتقی، ۴۱۴۲۴، ۲۷۱/۱۵ ☆
۱۸۵۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب المبشرات ، ۱۰۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۳۵۰/۳ ☆ الجامع الصغیر للسیوطی، ۴۴/۱
۱۸۵۶۔ الصحیح لمسلم ، کتاب الرؤیا ، ۲۴۱/۲

علیه وسلم رُؤيَا الْمُسلِمِ جُزءٌ مِّنْ خَمسٍ وَّ أَربَعِينَ جُزءً مِّنَ النُّبُوَّةِ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مسلمان کا خواب نبوت کا پینتالیسواں حصہ ہے۔۱۲م

(۳) برا خواب دیکھنے والا کیا کرے

۱۸۵۷۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : إِذَا رَأى أَحَدُكُم الرُّؤيَا يَكرَهُهَا فَلْيَبْصُقْ عَلىٰ يَسَارِهٖ ثَلاَثًا وَ لْيَستَعِذْ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيطَانِ ثَلاَثًا ،و لْيَحوِّلْ عَنْ جَنبِهِ الَّذِى كَانَ عَلَيهِ ۔

فتاوی رضویہ ۳/۵۰

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی نا پسندیدہ خواب دیکھے تو اپنی بائیں جانب تین مرتبہ تھتکارے۔اور تین مرتبہ اعوذ بالله من الشيطان الرجيم ۔ پڑھے۔اور کروٹ بدل کرسو جائے۔۱۲م



۱۸۵۷۔ الصحيح لمسلم ، کتاب الرؤيا ، ۲۴۱/۲
السنن لابی داؤد ، باب فی الرؤيا ، ۶۸۵/۲
الجامع الصغير للسيوطی، ۴۴/۱ ☆ المستدرك للحاكم ، ۳۹۲/۴
شرح السنة للبغوی ، ۲۰۷/۱۲ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۰/۱۲
كنز العما ل للمتقی، ۴۱۳۸۶، ۳۶۳/۱۵ ☆ تاريخ بغداد للخطيب، ۴۸۴/۱



کتاب الاطعمۃ والاشربۃ

ا۔مقدار طعام

(ا) کھانے کی مسنون مقدار

۱۸۵۸۔ **عن** المقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال :قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : مَا مَلأَ آدمِیٌّ وَ عَاءً شَرًّا مِّنْ بَّطْنِہٖ ، بِحَسْبِ اِبْنِ آدَمَ اُکُلاَتٌ یُقِمْنَ صُلْبَہٗ ، فَاِنْ کَانَ لاَمُحَالَۃَ فَثُلُثٌ لِطَعَامِہٖ ، وَ ثُلُثُ لِشَرَابِہٖ،وَ ثُلُثُ لِنَفَسِہٖ۔

حضرت مقداد بن معدی کرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: آدمی نے کوئی برتن پیٹ سے بدتر نہ بھرا۔آدمی کو بہت ہیں چند لقمے جو اسکی پیٹھ سیدھی رکھیں،اوراگریوں نہ گذرے تو تہائی پیٹ کھانے کیلئے،تہائی پانی کیلئے، اورتہائی سانس کیلئے رکھے۔ فتاوی رضویہ ۳/۳۳۱

ہادی الناس ص ۳۵

(۲) زیادہ کھانا مذموم ہے

۱۸۵۹۔**عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی اللہ تعالیٰ عنہا قالت : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ کَثْرَۃَ الْاَکَلِ شُؤُمٌ ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی

۱۸۵۸۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی کراھیة کثر الاکل ، ۲/۶۰
السنن لابن ماجہ ، باب الاکثار فی الاکل ، و کاھیة الشیع ، ۲/۲۴۸

المستدرك للحاکم ،	۴/۲۳۱	☆	مشکوۃ المصابیح للتبریزی،	۵۱۹۲
الترغیب و الترھیب للمنذری،	۳/۱۳۶	☆	کنز العما ل للمتقی،	۴۰۸۷۰، ۱۵/۲۶۱
الجامع الصغیر للسیوطی،	۲/۴۹۶	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۹/۵۲۸
کشف الخفاء للعجلونی،	۱/۳۶۷	☆	التفسیر لابن کثیر ،	۳/۴۰۳
التفسیر للقرطبی،	۷/۱۹۲	☆	اتحاف السادة للزبیدی،	۴/۴۴۸
المغنی للعراقی،	۲/۴	☆	ارواء الغلیل للالبانی،	۷/۴۱
الطبقات الکبری لابن سعد،	۱/۱۲۰	☆	الامالی للشجری،	۲/۲۰۹
مناھل الصفا ،	۱۳	☆	الاحکام النبویة للکحال ،	۲/۱۱
۱۸۵۹۔ مشکوۃ المصابیح للبتریزی،	۴۲۳۸	☆	الکامل لابن عدی،	

اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک بہت کھانا منحوس ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

پیٹ بھر کر قیام لیل کا شوق رکھنا بانجھ سے بچہ مانگنا ہے۔ جو بہت کھائے گا بہت پئے گا۔ جو بہت پئے گا بہت سوئے گا۔ جو بہت سوئے گا آپ ہی خیرات وبرکات کھوئے گا۔

فتاوی رضویہ ۲/۲۳۱



۲۔آداب طعام

(۱) کھانے کے آداب

۱۸۶۰۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا أَکَلْتُمُ الطَّعَامَ فَاخْلَعُوا نِعَالَکُمْ ، فَاِنَّهٗ أَرْوَحُ لِأَقْدَامِکُمْ ، وَ اِنَّهَا سُنَّةٌ جَمِیْلَةٌ ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب کھانا کھانے بیٹھوتو جوتے اتارلو کہ اس میں تمہارے پاؤں کیلئے زیادہ راحت ہے اور یہ اچھی سنت ہے۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

جوتا پہنے کھانا اگر اس عذر سے ہو کہ زمین پر بیٹھا کھا رہا ہے اور فرش نہیں جب تو صرف ایک سنت مستحبہ کا ترک ہے۔اس کیلئے بہتر یہ ہی تھا کہ جوتا اتارے، اور اگر میز پر کھاتا ہے اور یہ کرسی پر جوتا پہنے ہے تو یہ وضع خاص نصاری کی ہے۔اس سے دور بھاگے اور رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا وہ ارشاد یاد کرے۔ من تشبه بقوم وهو منهم ،جو کسی قوم سے مشابہت پیدا کرے وہ انہیں میں سے ہے۔　　فتاوی افریقہ ۵۳

۱۸۶۱۔ **عن** الحسن البصری رضی الله تعالیٰ عنه مرسلا قال : کان رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم اذا اتی بطعام وضعه علی الارض ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کیلئے جب کھانا حاضر کیا جاتا تو زمین پر رکھ کر تناول فرماتے۔۱۲م

۱۸۶۲۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : کان النبی صلی الله تعالیٰ علیه

۱۸۶۰۔ المستدرك للحاکم ،	۱۱۹/٤	☆	کنز العمال للمتقی،	۴۰۷۲۶، ۲۳۵/۱۵
مجمع الزوائد للهیثمی،	۲۳/۵	☆	المطالب العالیة لابن حجر،	۲۳۶۳
السنن للدارمی،	۲۶۶	☆	الجامع الصغیر للسیوطی،	۳۶/۱
المسند لابی یعلی،	۱۸۷/٤	☆		
۱۸۶۱۔ کتاب الزهد لاحمد،		☆		
۱۷۶۲۔ اتحاف السادة للزبدی،	۲۱٤/۵	☆	کنز العمال للمتقی،	۴۰۷۰۸، ۲۳۲/۱۵

وسلم یضعها علی الحضیض و یقول :اِنَّمَا أنَا عَبْدٌ اٰکُلُ کَمَا یَأْکُلُ الْعُبُدُ ، وَ أشْرَبُ کَمَا یَشْرَبُ الْعَبْدُ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کھانے کو فرش پر رکھتے اور فرماتے: میں اطاعت شعار بندوں کی طرح کھاتا پیتا ہوں۔

۱۸۶۳!۔**عن** السائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنه قال: رأیت النبی صلی اللہ تعالی علیه وسلم یأکل ثریدا متکئا علی سریر ثم یشرب من فخاره ۔

حضرت سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو تخت پر ٹیک لگائے ثرید تناول فرماتے دیکھا، پھر کوزہ سے پانی نوش فرمایا۔۱۲م　　فتاوی رضویہ حصہ اول ۱۰/ ۱۳۸

(۲) کھانے کے بعد انگلیاں اور برتن چاٹ لینا چاہیئے

۱۸۶٤۔ **عن** جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امر بلعق الاصابع و الصحفة و قال: اِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِی أیَّةٍ اَلْبَرَکَةُ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے انگلیاں اور پلیٹ چاٹنے کا حکم فرمایا۔ اور ساتھ ہی ارشاد فرمایا: کہ تمہیں کیا معلوم کہ کھانے کے کس حصہ میں برکت ہے۔

۱۸٦۵۔**عن** أنس رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : ان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم أمر نا أن نسلت القصعة و قال: فَاِنَّکُمْ لَا تَدْرُوْنَ فِی أیِّ طَعَامِکُمُ الْبَرَکَةَ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں کھانا کھا کر پیالہ خوب صاف کرنے کا حکم فرمایا۔ اور فرمایا: تم کیا جانو کہ تمہارے کون سے

۱۸٦۳۔ حلیة الاولیاء لابی نعیم ، 

۱۸٦٤۔ الصحیح لمسلم ، باب استحباب لعق الاصابع ، ۲/۱۷۵

۱۸٦۵۔ الصحیح لسملم ، باب استحباب لعق الاصابع، ۲/۱۷۵

الجامع للترمذی، باب ما جاء فی لعق الاصابع، ۲/۲

المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۹۰ 

کھانے میں برکت ہے۔

۱۸۶۶۔ **عن** نبيشة الخير الهذلي رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ ۔

حضرت نبیشہ خیر ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھانا کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرے گا۔

۱۸۶۷۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ وَصَلَّتْ عَلَيْهِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار اور دعا کریگا۔

۱۸۶۸۔ **عن** أنس رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: مَنْ أَكَلَ فِي قَصْعَةٍ ثُمَّ لَحِسَهَا اِسْتَغْفَرَتْ لَهُ الْقَصْعَةُ، فَتَقُوْلُ : أَللّٰهُمَّ !أَعْتِقْهُ مِنَ النَّارِ كَمَا أَعْتَقَنِي مِنَ الشَّيْطَانِ ۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی پیالہ میں کھایا پھر اسکو چاٹا تو وہ پیالہ اسکے لئے استغفار کرتے ہوئے کہتا ہے۔اے اللہ! اس بندہ کو دوزخ سے آزاد کردے جس طرح اس نے مجھے شیطان سے چھٹکارا دلایا۔

۱۸۶۹۔**عن** جابر بن عبد الله رضى االله تعالىٰ عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَا تُرْفَعُ الْقَصْعَةُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا ، فَاِنَّ فِي آخِرِ الطَّعَامِ الْبَرَكَةَ ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ

۱۸۶۶۔ الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اللقمة تقط، ۳/۲
السنن لابن ماجه ، باب تنقية الصحفة ، ۲۳۵/۲
المسند لاحمدبن حنبل ، ۷۶/۵ ☆ كنز العما ل للمتقى، ۴۰۷۸۷، ۲۴۷/۱۵
شرح السنة للبغوى، ۳۱۶/۱۱ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ۳۱۸/۲
۱۸۶۷۔ كنز العمال للمتقى، ۲۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۸۔ كنز العما للمتقى، ۳۵۳/۱۵ ☆
۱۸۶۹۔ الصحيح لابن حبان، ۳۳۵/۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۹۳/۱

علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پیالے کو اس وقت تک نہ اٹھایا جائے جب تک اسکو چاٹ نہ لیا جائے۔ کیونکہ کھانے کے آخر میں برکت ہے۔

۱۸۷۰۔ **عن** رائطة عن أبیها رضی اللہ تعالیٰ عنهما عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم اِنَّ لُعُوقَ الْقَصْعَةِ أَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقُ بِمِثْلِهَا طَعَامًا ۔

حضرت رائطہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے اپنے والد ماجد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی کہ حضور نبی اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میرے نزدیک پیالے کو چاٹنا اسکو بھر کے کھانا صدقہ کرنے سے افضل ہے۔

۱۸۷۱۔ **عن** العرباض بن ساریة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ لَعِقَ الصَّحْفَةَ وَ لَعِقَ أَصَابِعَهُ أَشْبَعَهُ اللّٰهُ تَعَالیٰ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ ۔

حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے پلیٹ کو چاٹا اور انگلیوں کو چاٹا اللہ تعالی اسکو دنیا و آخرت میں شکم سیر فرمائے گا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/ ۵۸

(۳) کھانے میں غیروں سے مشابہت نہ کرو

۱۸۷۲۔ **عن** قبیصة بن هلب عن ابیه رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : سمعت رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم و سأله رجل فقال: اِنَّ مِنَ الطَّعَامِ طَعَامًا أَتَحَرَّجُ مِنْهُ فقال : لَا یَتَخَلَّجَنَّ فِی نَفْسِكَ شَیْءٌ ضَارَعَتْ فِیهِ النَّصْرَانِیَّةُ۔

حضرت قبیصہ بن ہلب سے وہ اپنے والد ہلب رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: جبکہ کسی شخص نے سرکار سے معلوم کیا تھا۔ کچھ کھانے ایسے ہیں جن سے میں حرج محسوس کرتا ہوں۔ تو آپ نے فرمایا: ہرگز اس کھانے کی طرف رغبت نہ کرنا جس میں نصرانیت سے مشابہت ہو۔

۱۸۷۰۔ كنز العمال للمتقی، ۵/۲۷ ☆

۱۸۷۱۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۲۷ ☆ المعجم الكبیر للطبرانی، ۱۸/۲۶۱
اتحاف السادة للزبیدی، ۵/۲۲۵ ☆ كنز العمال للمتقی، ۴۰۷۹۰، ۱۵/۲۴۷

۱۸۷۲۔ السنن لابی داؤد ، باب كراهیة لاتقذر للطعام ، ۲/۵۳۱

(۴) غیر مسلموں کے برتنوں کا استعمال

۱۸۷۳ ـ **عن** أبی ثعلبة الخشنی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قلت یا رسول الله ! صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ، انا نغزو ارض العدو فتحاج الی اٰنیتهم فقال: اِسُتَغُنَوُا عَنُهَامَا اسُتَطَعُتُم ، فَاِنُ لَم تَجِدُوُا غَیُرَهَا فَاغُسِلُوُهَا وَ کُلُوا مِنُهَا وَاشُرَبُوُا ـ

حضرت ثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا یارسول اللہ! ہم دشمن کے ملک میں جہاد کیلئے جاتے ہیں تو وہاں انکے برتنوں کی بھی حاجت پیش آتی ہے۔سرکار نے فرمایا: جہاں تک بن پڑے ان برتنوں سے دور رہو۔اور اگر دوسرے برتن نہ میں تو انہیں دھو کر پاک کرلواسکے بعد ان میں کھاؤ، پیو۔

۱۸۷۴ ـ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالیٰ عنه قال : سئل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن قدور المجوس ؟ قال: اِنُقُوُهَا غَسُلًا وَ اطُبَخُوُا فِیُهَا ، وَنَهٰی عَنُ أکُلِ ذِیُ نَابٍ ـ

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے مجوسیوں کے برتنوں کے بارے میں پوچھا گیا کہ ہم کس طرح استعمال کریں۔فرمایا: خوب دھو کر پاک کرلیا کرو اور پھر اس میں پکاؤ۔ نیز سرکار نے ہر درندہ کے کھانے سے منع فرمایا۔ فتاوی رضویہ جدید ۲/۳۱۶

۱۸۷۵ ـ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : کنا نغزو مع رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فنصیب من آنیة المشرکین و اسقیهم و نستمتع بها فلا یعیب ذلك علینا ـ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ غزوہ میں شریک ہوئے۔ہمیں مشرکین کے کچھ برتن ہاتھ آئے اور مشکیزے بھی۔ ہم ان سے فائدہ اٹھاتے اور حضور ہمارے لئے انکو ممنوع قرار نہیں دیتے۔۱۲م

۱۸۷۳ ـ المصنف لابن ابی شیبة ، ۱/۹۰

۱۸۷۴ ـ الجامع للترمذی، باب الاکل فی آنیة الکفار، ۲/۲

۱۸۷۵ ـ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۲/۵۳۶

۱۸۷۶۔ **عن** عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنه و عن جمع الصحابة رضی اللہ تعالیٰ عنهم ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم توضؤا من مزادة امرأةمشرکة۔

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور دیگر صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم و دیگر صحابۂ کرام نے ایک مشرکہ عورت کے مشکیزہ سے وضو فرمایا۔۱۲م

۱۸۷۷۔ **عن** أسلم رضی اللہ تعالیٰ عنه أن عمر رضی ا للہ تعالی عنه توضأ من ماء فی جرة النصرانیه ۔ فتاوی رضویہ۲/۱۰۵

حضرت اسلم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے نصرانیہ عورت کے مٹکے کے پانی سے وضو فرمایا۔۱۲م

۱۸۷۸۔**عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : ان ابا ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنه سأل رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم افتنا فی آنیة المجوس اذا اضطر رنا الیها قال : اِذَا اضۡطَرَرۡتُمۡ اِلَیۡهَا فَاغۡسِلُوۡهَا بِالۡمَآءِ وَ اطۡبَخُوۡا فِیۡهَا ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت ابو ثعلبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ حضور ہمیں مجوس کے برتنوں کے استعمال کے بارے میں فرمائیں کہ جب ہم ان کے لئے مجبور ہوں تو کیا کریں؟ فرمایا: جب تمہیں انکی سخت حاجت ہی پیش آجائے تو پانی سے دھولو اور ان میں پکاؤ اور کھاؤ۔۱۲م

۱۸۷۹۔ **عن** أبی ثعلبة رضی اللہ تعالیٰ عنه قال : قلت : یا رسول اللہ ! انا بارض

۱۸۷۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب علامات النبوة فی الاسلام ، ۱/۵۰٤
الصحیح لمسلم ، باب قضاء الصلوة الفائتة ، ۱/۲٤۰
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤/٤۳٤

۱۸۷۷۔ المصنف لعبد الرزاق، المسند للشافعی،

۱۸۷۸۔ السنن لابی داؤد، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب ، ۲/۵۳۷
المسند لاحمد بن حنبل، ۲/۱۸٤

۱۸۷۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب آنیة المجوس و المیتة ، ۲/۸۲٦
الجامع للترمذی ، باب ما جاء فی الانتفاع بآنیة المشرکین ، ۱/۱۸۹
السنن لابن ماجه ، باب صید الکلب ، ۲/۲۳۸
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲/۱۸٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۱/۳۳

قوم اهل الکتاب، افنأکل فی آنیتهم ؟ قال :اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَ هَا فَلاَ تَأْكُلُوا فِيهَا، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوا فَاغْسِلُوْهَا وَ كُلُوا فِيهَا ۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ! ہم کتابی لوگوں کے علاقہ میں ہوتے ہیں تو کیا ہم ان کے برتنوں میں کھا سکتے ہیں؟ فرمایا: اگرانکے علاوہ مل جائیں تو ان میں نہ کھاؤ، ورنہ دھوکر کھاپی سکتے ہو۔۱۲م

۱۸۸۰۔ **عن** أبی ثعلبة رضی الله تعالی عنه انه سأل رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقا ل : اِنا نجاوز أهل الکتاب وهم یطبخون قدور هم الخنزیر و یشربون فی آنیتهم الخمر ، فقال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنْ وَجَدْتُمْ غَيْرَهَا فَكُلُوا فِيهَا وَ اشْرَبُوا ، وَ اِنْ لَمْ تَجِدُوا غَيْرَهَا فَارْحَضُوهَا بِالْمَآءِ وَ كُلُوا وَ اشْرَبُوا۔

حضرت ابوثعلبہ خشنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا، ہم کتابیوں کی سرزمین سے گذرتے ہیں اور وہ اپنی ہانڈیوں میں خنزیر کا گوشت پکاتے اور اپنے برتنوں میں شراب پیتے ہیں۔ تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اگر انکے برتنوں کے علاوہ تم کو ملیں تو ان میں کھاؤ اور پیئو۔ اور اگر انکے علاوہ نہ ملیں تو انکے برتنوں کو دھوکر استعمال کرسکتے ہو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۳/۱۱۳

(۵) کافر کے یہاں کھانا جائز ہے

۱۸۸۱۔ **عن** أنس رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان یهودیا دعا النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم الی خبز شعیر و اهالة سخنة فاجابه۔ فتاوی رضویہ ۲/۱۰۴

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ایک یہودی نے جو کی روٹی اور ایسی چربی جس میں بو ہو کی دعوت کی۔ حضور نے منظور فرمائی۔۱۲م

۱۸۸۰۔ السنن لابی داؤد ، باب فی استعمال آنیة اهل الکتاب، ۲/۵۳۷

۱۸۸۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۲۱۱

(٦) جمع ہو کر کھانے کی فضیلت

١٨٨٢ ـ **عن** وحشى بن حرب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه و سلم: اِجْتَمِعُوْا عَلیٰ طَعَامِكُمْ وَ اذْكُرُوا اسْمَ اللّٰهِ يُبَارَكْ لَكُمْ فِيْهِ ـ

حضرت وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جمع ہو کر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو، تمہارے لئے اس میں برکت رکھی جائے گی ۔١٢م

١٨٨٣ ـ **عن** أمير المؤمنين عمر بن الخطاب رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: كُلُوْا جَمِيْعًا وَ لَا تَفَرَّقُوْا ، فَاِنَّ الْبَرَكَةَ مَعَ الْجَمَاعَةِ ـ

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ملکر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے۔

١٨٨٤ ـ **عن** سلمان الفارسى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْبَرَكَةُ فِى ثَلٰثَةٍ ، فِى الْجَمَاعَةِ وَ الثَّرِيْدِ وَالسُّحُوْرِ ـ

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: برکت تین چیزوں میں ہے۔ مسلمانوں کے اجتماع میں، طعام ثرید میں، اور طعام سحری میں۔ رادالقحط والوباء ص ١٥

١٨٨٢ـ السنن لابن ماجه ، باب الاجتماع على الطعام ، ٢٣٦/٢
اتحاف السادة للزبيدى، ٢١٧/٥ ☆ المستدرك للحاكم ، ١٠٣/٣
كشف الخفاء للعجلونى، ٤٨/١ ☆

١٨٨٣ـ السنن لابن ماجه ، باب اجتماع على الطعام ، ٢٣٦/٢
كنز العمال للمتقى، ٤٠٧١٣، ٢٣٣/١٥ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ٢١/٥
الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٣٣/٣ ☆ اتحاف السادة للزبيدى، ٢١٧/٥
مشكوة المصابيح للتبريزى، ٤٢٥٧ ☆ كشف الخفاء للعجلونى، ٥١/٢
التفسير لابن كثير ، ٩٤/٦ ☆

١٨٨٤ـ المعجم الكبير للطبرانى، ٣٠٨/٦ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ١٥١/٣
فتح البارى للعسقلانى، ٥٥١/٩ ☆ الترغيب و الترهيب للمنذرى، ١٣٧/٢
تاريخ اصفهان لابى نعيم ، ٥٧/١ ☆

۱۸۸۵۔ **عن** سمرة بن جندب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : طَعَامُ الْوَاحِدِ يَكْفِي الْإِثْنَيْنِ وَ طَعَامُ الْإِثْنَيْنِ يَكْفِي الْأَرْبَعَةَ ، يَدُ اللّٰهِ عَلَىٰ الْجَمَاعَةِ ۔

حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: ایک آدمی کی خوراک دوکوکفایت کرتی ہے،اوردوکی چارکو،اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔

۱۸۸۶۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَحَبَّ الطَّعَامِ اِلَى اللّٰهِ مَا كَثُرَتْ فِيهِ الْأَيْدِيُ ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: بیشک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ عزوجل کووہ کھاناہے جس پر ہاتھ بہت سے ہوں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جتنے آدمی زیادہ مل کرکھائیں گے اتنا ہی اللہ تعالیٰ کوزیادہ پسند ہوگا۔

رادالقحط ص ۱۶

۱۸۸۵۔ الصحیح لمسلم ،		باب طعام الثنین یکفی الثلاثة ،		۱۸۶/۲
الجامع للترمذی ،		باب ما جاء فی طعام الواحدیکفی الاثنین ،		۴/۲
السنن لابن ماجه ،		باب طعام الواحدیکفی لاثنین		۲۳۴/۲
المسند لاحمد بن حنبل ،	۴۰۷/۲	☆	السنن للدامی،	۱۰۰/۲
المعجم الکبیر للطبرانی،	۲۷۸/۷	☆	مجمع لزوائد للهیثمی،	۲۱/۵
المصنف لابن ابی شیبة ،	۱۳۴/۸	☆	المصنف لعبد الرزاق،	۱۹۵۵۷
شرح السنة للبغوی،	۳۲۰/۱۱	☆	تلخیص الحبیر لابن حجر،	۹/۴
مشکوة المصابیح للتبریزی،	۴۱۷۸	☆	فتح الباری للعسقلانی،	۵۳۵/۹
الترغیب والترهیب للمنذری،	۱۳۳/۲	☆	کنز العمال للمتقی، ۴۰۷۲۱،	۲۳۴/۱۵
حلیة الاولیاء لابی نعیم ،	۲۸/۹	☆	تاریخ دمشق لابن عساکر ،	۳۷۹/۶
المسند للعقیلی،	۱۸۵/۳	☆	السلسلة لصحیحة للالبانی،	۱۶۸۶
۱۸۸۶۔ مجمع الزوائدللهیثمی،	۲۱/۵	☆	الترغیب و الترهیب للنمذری،	۱۴۰/۳

۲۔ دعوت

(۱) دعوت قبول کرو

۱۸۸۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ لَمْ يُجِبِ الدَّعْوَةَ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو دعوت قبول نہ کرے اس نے اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔

احکام شریعت ص ۲۱۱

(۲) بلا دعوت جانا منع ہے

۱۸۸۸ ۔ **عن** عبد الله بن عمر رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم: مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَ رَسُوْلَهٗ، وَ مَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيْرًا۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کو دعوت کی گئی اور اس نے قبول نہ کی تو اللہ و رسول کی نافرمانی کی۔ اور جو بغیر دعوت گیا وہ چور بن کر داخل ہوا اور لٹیرا بن کر نکلا۔ ۱۲ م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خصوصاً جبکہ دعوت عام نہ ہو تو معہود و معروف سے زائد آدمی لیجانا سخت ناجائز ہے۔ مثلا جو لوگ عادی ہیں کہ بے آدمی کے ساتھ لئے ہوئے کہیں نہیں جاتے انکی جو دعوت کریگا آپ جانے گا کہ ساتھ آدمی ہوگا۔ المعروف کالمشروط، ہاں اگر کسی بے تکلفی والے نے دعوت

۱۸۸۷۔ الصحیح لمسلم ، باب لا تحل المطلقة ثلاثا الخ، ۴۶۳/۱
الجامع للترمذی، باب ما جاء فی اجابة الداعی، ۱۲۹/۱
المسند لاحمد بن حنبل ، ۶۸/۲ ☆
۱۸۸۸۔ السنن لابی داؤد، باب ما جاء فی اجابة الدعوة ، ۵۲۵/۲
السنن الکبری للبیهقی، ۶۸/۷ ☆ اتحاف السادة للزبیدی، ۲۳۳/۵
المغنی للعراقی، ۱۰/۲ ☆ تذکرة الموضوعات للفتنی، ۶۷
العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳۶/۲ ☆

کی اور کچھ حاجت مند ہیں کہ یہ انکو ساتھ لے گیا اور ان کا باران پر نہ پڑے گا خواہ یوں کہ دسترخوان وسیع ہے اور دل فراخ، یا یوں کہ انکی وکفالت یہ خود کرے گا اور اسے ناگوار نہ ہوگا تو حرج نہیں۔ حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ نے غزوۂ خندق میں حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اور سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دعوت کی۔ اور دو صاحبوں کے قابل کھانا پکایا۔ جب یہ دعوت کو عرض کرنے گئے حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بآواز بلند ارشاد فرمایا: اہل خندق! جابر تمہاری ضیافت کرتا ہے۔ وہ ایک ہزار صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ عنہم تھے۔ اور حضرت جابر سے فرمایا: جب تک ہم تشریف نہ لائیں کھانا نہ اتارا جائے۔ او کما قال صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ گھبرائے ہوئے اپنے گھر تشریف لائے۔ اپنی زوجۂ مقدسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حال بیان کیا کہ یہاں دو ہی آدمیوں کے قابل کھانا ہے اور حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم مع ایک ہزار صحابہ کے تشریف لاتے ہیں۔ ان بی بی نے عرض کیا: آپ کو اسکی فکر کیا ہے۔ جو لاتے ہیں وہی سامان فرمانے والے ہیں۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف فرما ہوئے۔ آٹے اور ہانڈی میں لعاب دہن اقدس ڈالا اور ارشاد فرمایا روٹی پکانے والی بلالو اور ہانڈی چولہے پر کھی رہنے دو اس قلیل آٹے اور گوشت سے ایک ہزار صحابہ کو پیٹ بھر کر کھلا یا دیا اور ہانڈی ویسا ہی جوش مارتی رہی اور آٹا ذرا کم نہ ہوا۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۱۲/۹

۳۔کھلانے پلانے کی فضیلت

(۱) کھانا کھلانا نہایت اجر کا کام ہے

۱۸۸۹۔ **عن** الحسن البصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ مرسلا قال : قال رسل اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : اِنَّ اللّٰہَ عَزَّوَجَلَّ یُبَاھِیُ مَلَآئِکَتَہٗ بِالَّذِیْنَ یُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ مِنْ عَبِیْدِہٖ ۔

حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مرسلا روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں سے ان لوگوں کے بارے میں فخر فرماتا ہے جو اسکے بندوں کو کھانا کھلاتے ہیں۔۱۲م

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مگر لنگر لٹانا جسے کہتے ہیں کہ لوگ چھتوں پر بیٹھ کر روٹیاں پھینکتے ہیں، کچھ ہاتھوں میں جاتی ہیں، کچھ زمین پر گرتی ہیں، کچھ پاؤں کے نیچے آتی ہیں یہ منع ہے، کہ اس میں رزق الٰہی کی بے تعظیمی ہے ۔ بہت علماء نے روپیوں پیسوں کا لٹانا جس طرح دلہن دولہا کی نچھاور میں معمول ہے منع فرمایا کہ روپے پیسے کو اللہ عزوجل نے خلق کی حاجت روائی کیلئے بنایا ہے تو اسے پھینکنا نہ چاہیئے ۔ پھر روٹی کا پھینکنا سخت بیہودہ ہے۔

اعالی الافادہ ص ۱۵

(۲) پانی پلانے کی فضیلت

۱۸۹۰ ۔ **عن** سعد بن عبادۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ انہ اتی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فقال : ای الصدقۃ اعجب الیك ؟ قال : الماء ۔

حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ کو کونسا صدقہ پسند ہے؟ فرمایا: پانی پلانا۔۱۲م

۱۸۸۹۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۸۹۰۔ السنن لابن داؤد، باب فضل سقی الماء، ۲۳۶/۱

(۳) پانی پلانے سے گناہ جھڑتے ہیں

۱۸۹۱۔ **عن** أنس بن مالك رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِذَا کَثُرَتُ ذُنُوُبُكَ فَاسُقِ الُمَآءَ عَلَی الُمَآءِ، تَتَنَاثَرُ کَمَا یَتَنَاثَرُ الُوَرَقُ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جب تیرے گناہ زیادہ ہوجائیں تو پانی پر پانی ڈال، تیرے گناہ ایسے جھڑجائیں گے جس طرح تیز اہوا سے پیڑ کے پتے جھڑ جاتے ہیں۔

فتاوی رضویہ جدید۲/۲۲

(۴) کھلانے اور پہنانے کی فضیلت

۱۸۹۲۔**عن** أمیر المؤمنین عمر بن الخطاب رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : أَفُضَلُ الُأَعُمَالِ اِدُخَالُ السُّرُوُرِ عَلَی الُمُؤمِنِ، کَسَوُتَ عَوُرَتَهُ ، أَوُ أَشُبَعُتَ جُوُعَتَهُ ، أَوُ قَضَیُتَ لَهُ حَاجَةً ۔

امیر المؤمنین حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: سب سے افضل کام مسلمان کا جی خوش کرنا کہ تو اسکا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے، یا اسکا کوئی کام پورا کرے۔

۱۸۹۳۔**عن** أبی الدرداء رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنُ وَافَقَ مِنُ أَخِیُهِ شَهُوَةً غُفِرَلَهُ ۔ رادالقحط والوباء ص ۱۱

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم کی حلال چیز کو چاہتا ہواور اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہ شئ مہیا کردے اللہ عزوجل اسکے لئے مغفرت فرمادے۔

۱۸۹۱۔ تاریخ بغداد للخطیب، ۶/۴۰۳ ☆ میزان الاعتدال ، ۱/۲۳۶
لسان المیزان لابن حجر ، ۶/۶۷۷ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۰۱۸۳، ۴/۲۵۹
۱۸۹۲۔ الترغیب والترهیب للمنذری ، ۳/۳۹۴
۱۸۹۳۔ مجمع الزوائد للهیثمی، ۵/۱۸ ☆ المسند للعقیلی، ۴/۳۹۶
تنزیه الشریعه لابن عراق، ۲/۱۳۷ ☆ تاریخ اصفهان لابی نعیم ، ۲/۶۶
الفوائد المجموعه للشوکانی، ۷۳ ☆ تذکرة الموضوعات للسیوطی، ۶۷
المغنی للعراقی، ۲/۱۲ ☆ اللآلی المصنوعة للسیوطی، ۳/۴۶

۱۸۹۴۔ **عن** ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ الْمُسْلِمَ شَهْوَتَهٗ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو اسکی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کردے۔ رادالقحط والوباء ص ۱۲

۱۸۹۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم: مِنْ مُوجِبَاتِ الرَّحْمَةِ إِطْعَامُ الْمُسْلِمِ السَّغْبَانِ ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: رحمت الٰہی واجب کردینے والی چیزوں میں ہے غریب مسلمان کو کھانا کھلانا ہے۔

۱۸۹۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلدَّرَجَاتُ إِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ إِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ نِيَامٌ ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: اللہ عزوجل کے یہاں درجے بلند کرنے والے ہیں سلام کو پھیلانا، ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔

رادالقحط والوباء ص ۱۲

(۵) کھلانا اور سلام کو روج دینا گناہوں کا کفارہ ہے

۱۸۹۷۔ **عن** أبی هرير ة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : أَلْكَفَّارَاتُ إِطْعَامُ الطَّعَامِ ، وَ إِفْشَآءُ السَّلَامِ ، وَ الصَّلٰوةُ بِاللَّيْلِ وَ النَّاسُ

۱۸۹۴۔ اتحاف السادة للزبيدی، ۵/۲۳۷ ☆ تذكرة الموضوعات للفتنی، ۶۷

۱۸۹۵۔ المستدرك للحاكم ، ۲/۵۲٤ ☆ كنز العمال للمتقی، ٤۳۰۸۳، ۱۵/۷۸۱

۱۸۹۶۔ الجامع للترمذی، ۳۲۳۳، باب ما جاء فی الشام السلام ، ۲/۹۳

الترغيب والترهيب للمنذری، ۱/۲۶۲ ☆

۱۸۹۷۔ المستدرك للحاكم ، ٤/۱۲۹ ☆ الدر المنثور للسيوطی، ۲/۶۳

نِیَامٌ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: گناہ مٹانے والے ہیں کھانا کھلانا، سلام ظاہر کرنا، اور شب کولوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا۔ رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۶) کھلانا، پلانا جہنم سے دوری کا ذریعہ ہیں

۱۸۹۸۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: مَنْ أَطْعَمَ أَخَاهُ حَتّٰی یُشْبِعَہٗ، وَ سَقَاہُ مِنَ الْمَآءِ حَتّٰی یُرْوِیَہٗ بَاعَدَہُ اللّٰہُ مِنَ النَّارِ سَبْعَ خَنَادِقَ مَا بَیْنَ کُلِّ خَنْدَقَیْنِ مَسِیْرَۃَ خَمْسِ مِاۃِ عَامٍ ۔

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دور کرے۔ ہر کھائی سے دوسری تک پانچسو برس کی راہ۔

رادالقحط والوباء ص ۱۳

(۷) دعوت طعام کے ذریعہ گھر میں خیر وبرکت ہوتی ہے

۱۸۹۹۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم: أَلْخَیْرُ أَسْرَعُ اِلَی الْبَیْتِ الَّذِیْ یُؤْکَلُ فِیْہِ مِنَ الشَّفْرَۃِ اِلٰی سَنَامِ الْبَعِیْرِ ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خیر وبرکت اس گھر کی طرف جس میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے اس سے بھی زیادہ جلد پہونچتی ہے جتنی جلد چھری کوہان شتر کی طرف، کہ اونٹ ذبح کر کے سب سے پہلے اس کا کوہان ہی تراشتے ہیں۔ رادالقحط والوباء ص ۱۴

۱۸۹۸۔ الترغیب و الترھیب للمنذری، ۶۵/۲ ☆ اتحاف السادۃ للزبیدی، ۲۳۳/۵
مجمع الزوائد للھیثمی، ۱۳۰/۲ ☆ تذکرۃ الموضوعات للفتنی، ۶۶
۱۸۹۹۔ السنن لابن ماجہ، ۳۳۵۷، باب الضیافۃ، ۲۴۰/۲
مشکوۃ المصابیح للتبریزی،

(۸) فرشتے کھانا کھلانے والے پر درود بھیجتے ہیں

۱۹۰۰۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلْمَلٰٓئِكَةُ تُصَلِّي عَلىٰ أَحَدِكُمْ مَا دَامَتْ مَائِدَتُهٗ مَوْضُوْعَةً ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جب تک تم میں کسی کا دسترخوان بچھا ہے اتنی دیر فرشتے اس پر درود بھیجتے ہیں۔

(۹) مہمان اپنا رزق ساتھ لاتا ہے

۱۹۰۱۔ **عن** أبى الدرداء رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : أَلضَّيْفُ يَأْتِي بِرِزْقِهٖ وَ يَرْتَحِلُ بِذُنُوْبِ الْقَوْمِ يَتَمَحَّصُ عَنْهُمْ ذُنُوْبِهِمْ ۔

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مہمان اپنا رزق لیکر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لیکر جاتا ہے۔ ان کے گناہ مٹادیتا ہے۔

(۱۰) دینی بھائی کو کھلانے کی فضیلت

۱۹۰۲۔ **عن** الحسن بن على المرتضى رضى الله تعالى عنهما قال: قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم: لَأَنْ أُطْعِمَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ لُقْمَةً أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِدِرْهَمٍ ، وَ لَأَنْ أُعْطِيَ أَخًا لِيْ فِي اللّٰهِ دِرْهَمًا أَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ أَنْ أَتَصَدَّقَ عَلىٰ مِسْكِيْنٍ بِمِأَةِ دِرْهَمٍ ۔

حضرت اما حسن بن علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ

التر غیب والترھیب للمنذری، ۳۷۲/۳

۱۹۰۱۔ کشف الخفاء للعجلونی، ۴۶/۲

۱۹۰۲۔ الترغیب و الترھیب للمنذری ۶۸/۲ ☆ تاریخ جرجان، ۳۵۹

السلسلة الصحیحة، للالبانی، ۳۰۷ ☆

صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک میرا اپنے کسی دینی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو روپیہ دوں اور اپنی دینی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپے خیرات کروں۔

۱۹۰۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ عالیٰ وجهه الکریم قال : لان اجمع نفرا من اخوانی علی صاع او صاعین من طعا م احب الی من ان ادخل سوقکم فاشتری رقبة فاعتقها۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کروں۔

رادالقحط والوباء ص ۱۵

(۱۱) ریاکاری کیلئے کھلانا ممنوع ہے

۱۹۰۴۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم عن طعام المتبارئین ان یؤ کل ۔

حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ایسے کھانوں سے منع فرمایا جو ایک دوسرے پر سبقت لیجانے کیلئے کھلائے جاتے ہیں۔

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

یعنی جو کھانے تفاخر و ریا کیلئے پکائے جاتے ہیں۔ مگر بے دلیل واضح کسی مسلمان کے بارے میں یہ سمجھ لینا کہ یہ کام اس نے تفاخر و ریا اور ناموری کیلئے کیا ہے جائز نہیں کہ قلب کا حال خدا تعالیٰ جانتا ہے اور مسلمان پر بدگمانی حرام ہے۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۳۰

۱۹۰۳۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۶۸/۲

۱۹۰۴۔ السنن لابی داؤد ، باب فی طعام المتبارئین ۵۲۷/۲

المستدرك للحاکم ، ۱۲۹/۴ ☆ المعجم الکبیر للطبرانی، ۱۱/۴۳۰

(۱۲) پرہیز گارہی کی دعوت کرو

۱۹۰۵۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم : لَا یَأْکُلُ طَعَامَکَ اِلَّا تَقِیٌّ ۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تیرا کھانا نہ کھائے گا مگر پرہیز گار۔

فتاوی رضویہ ۴/۲۲۶

(۱۳) کھاتے وقت وہم سے بچو

۱۹۰۶۔ **عن** عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : نہی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ان یفتش التمرعما فیہ ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اس وہم پالنے سے منع فرمایا کہ کھاتے وقت چھوارا توڑ کر اسکی تلاشی لی جائے کہ اس میں کوئی کیڑا تو نہیں۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۹/۱۷۲

۱۹۰۵۔ السنن لابی داؤد ، باب من یومر ان یجالس ، ۲/۶۶۴
اتحاف السادۃ للزبیدی، ۴/۱۲۸ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۳/۳۸
المستدرک للحاکم ، ۴/۱۲۸ ☆
۱۹۰۶۔ الجامع الصغیر للسیوطی ، ۲/۵۶۸ حسن



کتاب الاضحیۃ

۱۔قربانی

(۱)صاحب نصاب

۱۹۰۷۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ كَانَ لَهُ سَعَةٌ وَ لَمْ يُضَحِّ فَلَا يَقْرُبَنَّ مُصَلَّانَا ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس کا ہاتھ پہونچتا ہو اور قربانی نہ کرے وہ ہرگز ہماری مسجد کے پاس نہ آئے۔

فتاوی رضویہ ۵۲۱/۶

(۲)قربانی کا جانور تندرست ہونا بہتر ہے

۱۹۰۸۔ **عن** رجل من الصحابه رضی الله تعالی عنهم قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : اِنَّ أَفْضَلَ الضَّحَايَا أَغْلَاهَا وَأَسْمَنُهَا ۔

ایک صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک قربانی کے جانوروں میں افضل وہ جانور ہے جو قیمتی اور تندرست ہو۔۱۲م

(۳)حضور نے مینڈھوں کی قربانی کی

۱۹۰۹۔ **عن** أبی هریرة رضی الله تعالی عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم ضحی بکبشین املحین ، احدهما عن نفسه و الآخر عن امته ۔

۱۹۰۷۔ السنن لابن ماجه ،	باب الاضاحی واجبةهی ام لا ،		۲۳۳/۲
المستدرك للحاكم ،	۲۳۲/٤ ☆	نصب الراية للزيلعی،	۲۰۷/٤
كنز العمال للمتقی، ۱۲۱٦۹،	۸٦/۵ ☆	تاريخ بغداد للخطيب،	۲۳۸/۸
الجامع الصغير للسيوطی،	۵٤۰/۲ ☆	السنن الكبری للبيهقی،	۲٦۰/۹
۱۹۰۸۔ المسند لاحمد بن حنبل ،	٤۲٤/۳ ☆	السنن الكبری للبيهقی،	۲٦۸/۹
الدر المنثور للسيوطی،	۳٦۱/٤ ☆	مجمع الزوائد للهيثمی،	۲۱/٤
تاريخ دمشق لابن عساكر ،	۱۹۷/۱۰ ☆		
كنز العما ل للمتقی، ۱۲۱۷۵،	۸۸/۵ ☆	الطبقات الكبری لابن سعد،	۱٤۰/۷
۱۹۰۹۔ الجامع الصحيح للبخاری،	باب من ذبح الضاحی بيده ،		۸۳٤/۲
الصحيح لمسلم ،	باب استحباب الصحيحة ،		۱۵۵/۲
الجامع للترمذی،	باب الاضيحة بكشين ،		۱۸۰/۱

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دو فربہ اور سیاہ وسفید مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ایک اپنی جانب سے اور دوسرا اپنی امت کی طرف سے۔۱۲م

۱۹۱۰۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم ضحی بكبشين املحين ، ذبح احدهما عن امته لمن شهد له بالتوحيد و شهد له بالبلاغ ، وذبح الاخر عن محمد و آل محمد صلی الله تعالیٰ عليه وسلم۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے دو فربہ مینڈھوں کی قربانی فرمائی۔ایک اپنی امت اجابت کی طرف سے۔یعنی جس نے اللہ تعالٰی کی وحدانیت اور حضور کی رسالت کی تصدیق کی،اور دوسری قربانی اپنی طرف سے اور اپنی آل کی طرف سے۔۱۲م

(۴) قربانی کی دعا

۱۹۱۱۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : ان النبی صلی الله تعالیٰ عليه وسلم قال عند التضحيه : أَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ ۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے قربانی کے وقت یہ دعا پڑھی۔ أَللّٰهُمَّ لَكَ وَمِنْكَ عَنْ مُحَمَّدٍ وَ اُمَّتِهٖ ۔اے اللہ! تیرے لئے اور تیرے حکم سے اپنی امت کی طرف سے۔ فتاوی رضویہ ۴/۲۰۶

(۵) قربانی کس جانور کی ہو

۱۹۱۲۔ **عن** جابر رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه

۱۹۱۰۔ السنن لابن ماجه ، باب اضاحی رسول الله ﷺ ، ۲۳۲/۲
السنن لابی داؤد ، باب ما يستحب من الضحايا ، ۳۸۶/۲
اتحاف السادة للزبيدی، ۴۰۵/۳ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۳۷۹/۱۳
۱۹۱۱۔ المسند لاحمد بن حنبل ، ☆ السنن لابی داؤد، ۳۸۶/۲
۱۹۱۲۔ الصحيح لمسلم ، باب سن الضيحة ، ۱۵۵/۲
السنن لابی داؤد ، باب ما يجوز من السنن فی الصحايا، ۳۸۶/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما يجزئ من الضاحی، ۲۳۴/۲
السنن للنسائی، باب السنة ولاجزعة ، ۱۸۰/۲

وسلم : لَا تَذْبَحُوْ اِلَّامُسِنَّةً اِلَّا أنُ يَّعُسِرَ عَلَيُكُمُ فَتَذُبَحُوا جَذُعَةً مِّنَ الضَّان ۔

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: پوری عمر والے جانور کی قربانی کرو مگر جب دشوار ہو تو بھیڑ کا چھ ماہ والا بچہ بھی ذبح کر سکتے ہو ۱۲م فتاوی رضویہ ۸/۴۰۱

(۶) گائے کی قربانی سنت ہے

۱۹۱۳۔ **عن** أم المؤمنين عائشة الصديقة رضى الله تعالىٰ عنهما قالت : ضحى رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم عن نسائه البقر ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنی ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہن کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

(۷) گائے اور اونٹ میں سات حصہ تک جائز ہے

۱۹۱۴۔ **عن** جابر بن عبدا لله رضى الله تعالىٰ عنهما قال : امر نا رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم ان نشرك فى الابل و البقر كل سبعة منافى بدنة ۔

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہمیں حکم دیا کہ اونٹ اور گائے ہر بدنہ میں سات سات آدمی شریک ہو جائیں۔

۱۹۱۵۔ **عن** جابر بن عبد الله رضى الله تعالى عنهما قال : اشتركنا مع النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم فى الحج و العمرة كل سبعة منا بدنة ، فقا ل رجل لجابر : ايشترك فى البدنة ما يشترك فى الجزور ؟ قال : ما هى الا من البدن ۔

۱۹۱۳۔ الجامع الصحيح للبخارى،	باب الاضحية للمسافر و النساء ،	۸۳۲/۲
الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى، الخ،	۴۲۴/۲
۱۹۱۴۔ الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى،	۴۲۴/۱
السنن لابى داؤد ،	باب البقر و جزروعن كم يجزى،	۳۸۸/۲
السنن لابن ماجه ،	باب عن كم تجزئ البدنة ،	۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل،	۲۹۳/۳	
۱۹۱۵۔ الصحيح لمسلم ،	باب جواز الاشتراك فى الهدى،	۴۲۴/۱

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حج وعمرہ میں ہم حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ قربانی کے ایک ایک ڈیل دار جانور میں سات سات آدمی شریک ہوئے کسی نے ان سے پوچھا، کیا گائے کی قربانی میں بھی اتنے ہی آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟ فرمایا: گائے بھی تو بدنہ ہی میں داخل ہے۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

۱۹۱۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : کنا مع النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فحضر الاضاحی ، فذبحنا البقرة عن سبعة ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے ساتھ ایک سفر میں تھے کہ بقرعید آئی تو ہم نے سات آدمیوں کی طرف سے ایک گائے ذبح کی۔ فتاوی رضویہ ۸/۴۵۱

(۸) چرم قربانی کے خود مشکیزے بنائے جاسکتے ہیں

۱۹۱۷۔ **عن** اُم المؤمنین عائشة الصدیقة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قالوا: یا رسول الله ! اِن الناس یتخذون الأسقیه من ضحایا هم و یحملون فیها الودك ، فقال : و ماذاك ؟ قالوا : نهیت أن توکل لحوم الأضاحی بعد ثلث ۔ قال : اِنَّمَا نَهِیْتُکُمْ مِنْ أَجَلِ الدَّافَّةِ فَکُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ تَصَدَّقُوْا ۔

ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ صحابۂ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین نے عرض کیا؛ یا رسول اللہ ! لوگ اپنی قربانی کی کھالوں کے مشکیزے بنالیتے ہیں اور ان میں چربی ڈھوتے ہیں۔ فرمایا: اس میں کیا حرج ہے۔ بولے: ہمیں تو تین دن کے بعد قربانی کا گوشت کھانے سے منع کیا گیا تھا۔ فرمایا: مین نے تمہیں ذخیرہ

۱۹۱۶۔ الجامع للترمذی،	باب فی الاشتراك لی الاضیحة ،	۱۸۱/۱
السنن للنسائی،	باب ما یجزی علیه البقر ،	۱۸۱/۲
۱۹۱۷۔ الجامع الصحیح للبخاری،	باب ما یو کل من یحوم لانافی	۸۳۵/۲
الصحیح لمسلم ،	باب بیان ما کان من النهی عن اکل ،	۱۵۸/۲
السنن الابی داؤد ،	باب حبسن لحوم الدضاحی،	۳۸۸/۲
السنن لابن ماجه ، ،	باب اذخار لحوم الحوم الضاحی،	۲۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ،	۵۱/٦	

بنانے کی وجہ سے منع کیا تھا۔ لہذا کھاؤ، ذخیرہ کرو، اور صدقہ کرو اب ہر چیز کی اجازت ہے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۸/۴۷۲

۱۹۱۸۔ **عن** نبشة الهذلی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول لله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوْا وَ ادَّخِرُوْا وَ ائْتَجِرُوْا ۔

حضرت نبشہ ہذلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: کھاؤ اور اٹھا رکھو اور ہر وہ کام کرو جس سے ثواب حاصل ہو۔

فتاوی رضویہ ۸/۴۷۴

(۹) قربانی کی کھال فروخت نہ کرو

۱۹۱۹۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ بَاعَ جِلْدَ اُضْحِيَّةٍ فَلَا اُضْحِيَّةَ لَهٗ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے قربانی کی کھال بیچ دی اسکی قربانی قبول نہیں۔۱۲م

۱۹۲۰۔ **عن** بريدة الأسلمی رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوْا مَا بَدَالَكُمْ وَ اَطْعِمُوْا وَ ادَّخِرُوْا ۔

حضرت بریدہ اسلمی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: قربانی کا گوشت جس قدر تم کھا سکتے ہو کھاؤ، باقی کھلاؤ اور جمع رکھو۔۱۲م

۱۹۲۱۔ **عن** سلمة بن الأكوع رضی الله تعالیٰ عنه قا ل:قال رسول الله صلی

۱۹۱۸۔ السنن لابی داؤد ، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹
۱۹۱۹۔ المستدرك للحاكم ، ۲/۳۹۰ ☆ السنن الكبری لبيهقی، ۹/۲۹۴
الجامع الصغير للسيوطی، ۲/۵۲۰ ☆ كنز العمال للتمقی، ۱۳۳۰۵، ۵/۳۷۵
نصب الراية لزيلعی، ۴/۲۱۸ ☆ الترغيب والترهيب للمنذری، ۲/۱۵۶
۱۹۲۰۔ السن الكبری للبيهقی، ۹/۲۹۱ ☆
۱۹۲۱۔ الجامع الصحيح للبخاری، باب ما يؤكل من لحوم الضاحی، ۲/۸۳۵
السنن لابی د اؤد ، باب حبس لحوم الاضاحی، ۲/۳۸۹
الجامع للترمذی باب فی الرخصه فی كلها بعد ثلاث، ۱/۱۸۲
السنن للنسائی، باب ادخار من اضاحی، ۲/۱۸۴
السنن لابن ماجه ، ۲/۲۳۵ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۳/۲۳

الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت سلمہ بن اکوع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤاور کھلاؤاور ذخیرہ کرو۔۱۲م

۱۹۲۲۔ **عن** أبی سعید الخدری رضی الله تعالیٰ عنه قال ؛ قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : كُلُوا وَ أَطْعِمُوا وَ احْبِسُوا وَ ادَّخِرُوا۔

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: قربانی کا گوشت کھاؤ، کھلاؤ، روک رکھواور ذخیرہ کرلو۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۴۹۷

(۱۱) قربانی کا گوشت اور کھال وغیرہ صدقہ کردو

۱۹۲۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : اهدی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم مائة بدنة فامرنی بلحومها فقسمتها ، ثم امرنی بجلالهافقسمتها ثم بجلود ها فقسمتها۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سواونٹ قربانی کر کے مجھے گوشت تقسیم کرنے کا حکم دیا تو میں نے اسکو بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا کہ جھولیں خیرات کروں تو وہ بھی میں نے تقسیم کردیں۔ پھر حکم ملا کہ کھالیں بھی بانٹ دو تو میں نے ان سب کو بھی تقسیم کردیا۔۱۲م

۱۹۲۴۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال : بعثنی النبی صلی الله تعالیٰ علیه وسلم فقمت علی البدن فامرنی فقسمتلحومها،

۱۹۲۲۔ الصحیح لمسلم ، باب بیان ما کان النهی عن اکل لحوم الاضاحی، ۱۵۹/۲
المستدرك للحاکم، ۲۳۲/٤ ☆ السنن الکبری للبیهقی، ۲۹۲/۹
فتح الباری للعسقلانی، ۲٤/۱۰ ☆
۱۹۲۳۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب یتصدق بهاالبدن ۲۳۲/۱
الصحیح لمسلم ، باب جواز الاشتراك فی الهدی، ٤۲٤/۱
السنن لابن ماجه ، باب جلود الاضحیة ۲۳۵/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۷۹/۱ ☆
۱۹۲٤۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی، شیئا ، ۲۳۲/۱

ثم أمرنی فقسمت جلالها وجلودها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس بھیجا اور حکم دیا کہ گوشت تقسیم کروں تو میں نے بانٹ دیا۔ پھر مجھے حکم ملا تو میں نے انکی جھولیں اور کھالیں تقسیم کردیں۔۱۲م

۱۹۲۵۔ **عن** أمیرالمؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال :امرنی النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم ان اقوم علی البدن و ان لا اعطی علیها شیئا فی جزارتها ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے حکم دیا کہ قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہوجاؤ اور ان میں سے اجرت کے طور پر کچھ بھی قصاب کو نہ دو۔۱۲م

۱۹۲۶۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجهه الکریم قال: ان النبی صلی اللہ تعالیٰ علیه وسلم امره ان یقوم علی بدنه و ان یقسم بدنه کلها لحومها و جلودها و جلالها ، و لا یعطی فی جزار تها شیئا۔

امیر المؤمنین حضرت علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے قربانی کے اونٹوں کے پاس کھڑے ہونے کا حکم فرمایا اور حکم دیا کہ سارے اونٹوں کا گوشت، جھولیں اور کھالیں سب تقسیم کردوں ۔ اور انکی اجرت میں قصاب وغیرہ کو ان میں سے کچھ نہ دوں۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/۵۳۳

۱۹۲۷۔ **عن** نافع رضی اللہ تعالیٰ عنه ان عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنهما کان یجلل بدنه القباطی و الأنماط و الحلل ثم یبعث بها الی الکعبة فیکسوها ایاها۔

۱۹۲۵۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ، ۱/۲۲۲
۱۹۲۶۔ الجامع الصحیح للبخاری، با ب لا یعطی الجزار من الهدی شیئا ، ۱/۲۳۲
الصحیح لمسلم، باب الصدقة للجوما الهدایا، ۱/۴۲۳
۱۹۲۷۔ المؤطا لمالك ، العمل فی الهدی حین یساق ۱۴۸

حضرت نافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنے ہدی کے جانوروں پر بیش قیمت مصری نرم ونازک کپڑوں اونی چادروں اور دوسرے عمدہ کپڑوں کی جھولیں ڈالتے ۔قربانی کے بعد ان کو خانۂ کعبہ کا غلاف بنانے کیلئے بھیج دیتے تھے۔۱۲م

۱۹۲۸۔ **عن** مالك رضى الله تعالى عنه انه سأل عبد الله بن دينار رضى الله تعالىٰ عنه ما كان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهمايصنع بجلال بدنه حين كسيت الكعبة عن الكسوة قال : كان يتصدق بها ۔

حضرت امام مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت عبداللہ بن دینار رضی اللہ تعالی عنہ سے پوچھا کہ جب کعبۂ مقدسہ پر غلاف چڑھا دیا گیا۔تو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے ہدی کے جانوروں کی جھولوں کا کیا کرتے تھے؟ فرمایا: صدقہ کردیا کرتے تھے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۸/۵۳۵

۱۹۲۹۔ **عن** أسامة بن زيد رضى الله تعالىٰ عنهما قال : ان عبد الله بن عمر رضى الله تعالىٰ عنهما كان يجلل بدنه الأنماط و البرد و الحبر حتي يخرج من المدينة ينزعها فيطويها حتى يكون يوم عرفة فيلبسها اياهاحتى يخرهاثم يتصدق بها ۔

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما اپنی ہدی کے جانوروں پر اونی اور یمنی چادروں کی جھولیں ڈالتے جب وہ جانور مدینہ سے باہر آتے تو انکو اتار لیتے اور طے کر کے رکھ لیتے ۔ پھر جب عرفہ کا دن آتا تو انکو پہناتے اور جب قربانی ہوتی تو ان جھولوں کو خیرات کر دیتے۔۱۲م
فتاوی رضویہ ۸/۵۳۶

۱۹۲۸۔ الموطا لمالک العمل فی الھدی حین یساق، ۱۴۸
۱۹۲۹۔ ابن المنذر



کتاب الصید والذبائح

۔ذبیحه

ا۔اللہ کے نام پر ذبح کرو

۱۹۳۰۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالى عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا أُنْهِرَ الدَّمُ وَ ذُكِرَ اسْمُ اللّٰهِ عَلَيْهِ فَكُلُوْا ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشادفرمایا: جس جانور کا خون بہایا گیا اور اللہ تعالیٰ کا نام بھی اسوقت لیا گیا تو اسکو کھاؤ۔۱۲م

۱۹۳۱۔ **عن** عدى بن حاتم رضى الله تعالىٰ عنه قال : قلت : يا رسول الله ! ان نصيد صيدا فلا نجد سكينا الا الظرارة و شقة العصا ، قال : أَمْرِرِ الدَّمَ بِمَا شِئْتَ وَاذْكُرِ اسْمَ اللّٰهِ ۔

حضرت عدی بن حاتم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے بارگاہ رسالت میں عرض کیا: یارسول اللہ! ہم شکار کرتے ہیں تو ہمیں چھری وغیرہ نہیں ملتی۔صرف دھاردار پتھر یا لاٹھی کی ناک،فرمایا: خون بہاؤ،جس سے چاہو اور بسم اللہ پڑھ لو۔۱۲م

۱۹۳۲۔ **عن** رافع بن خديج رضى الله تعالىٰ عنه قال : سألت رسول الله صلى

۱۹۳۰۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب ما انهر الدم من العصب ، ۸۲۷/۲
الصحيح لمسلم ، باب جواز الذبح بكل ماانهر ، ۱۵٦/۲
الجامع للترمذى ، ۱۸، باب فى الزكاة با لقصب ، ۱۸۰/۱
السنن لابى داؤد ، باب فى ذبائح اهل الكتاب ، ۳۸۹/۲
السنن لابن ماجه ، باب ما يذكى به ۲۲۹/۲
السنن للنسائى، باب النهى عند ا لذبح بالظفر ، ۱۸۲/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ٤٦٢/۳ ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۳۲۲/٤
نصب الراية للزيعلى، ۱۸٦/٤ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۱۳۹/۵
۱۹۳۱۔ السنن لابن ماجه ، باب ما يذكى به ، ۲۳٦/۲
السنن لابى داؤد ، باب الذبيحة بالمروة ، ۳۹۰/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲٤۰/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱٦٤/۱
المعجم الكبير للطبرانى، ۱۰٤/۱۷ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۵۸/٤
۱۹۳۲۔ المصنف لابن ابى شيبة ، ۲۵۹/٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۳۹۷/۳

الله تعالیٰ علیه وسلم عن الذبیحة باللیط فقال : کُلُ مَافَرَی الْأَوْدَاجَ اِلَّاسِنٌّ أوْ ظُفُرٌ۔

حضرت رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے پوچھا کہ کیا بانس کی پنچ اور کھوئی وغیرہ سے کسی جانور کو ذبح کر سکتے ہیں؟ فرمایا: دانت اور ناخن کے علاوہ جو بھی دھار دار چیز ہو اور رگیں کاٹ دے اس کے ذریعہ ذبح شدہ جانور جائز ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۸/۳۷۶

(۲) غیر اللہ کے نام پر ذبیحہ حرام ہے

۱۹۳۳۔ **عن** أمیر المؤمنین علی المرتضی کرم الله تعالیٰ وجهه الکریم قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : لَعَنَ اللّٰهُ مَنْ ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰهِ ۔

امیر المؤمنین حضرت علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا خدا کی لعنت ہے اس پر جو اللہ کے غیر کیلئے ذبح کرے۔

فتاوی رضویہ ۶/۳۱۲ ☆ فتاوی رضویہ ۱۲/۹۴

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

(۳) مہمان کی خوشنودی کیلئے ذبیحہ باعث ثواب ہے

۱۹۳٤۔ **عن** جابر بن عبد الله رضی الله تعالیٰ عنهما قال : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم : مَنْ ذَبَحَ لِضَیْفِهٖ ذَبِیْحَةً کَانَتْ فَدَآئُهٗ مِنَ النَّارِ۔

حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو اپنے مہمان کیلئے جانور ذبح کرے وہ دوزخ سے اسکا فدیہ ہو جائے۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۴۳

۱۹۳۳۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الذبح لغیر الله ۱۶۰/۲
الجامع الصغیر للسیوطی، ۴٤۷/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل، ۱۰۸/۱
السنن الکبری للبیهقی، ۲۳۱/۸ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۰۲/۱
۱۹۳٤۔ الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۲۶/۲ ☆ العلل المتناهیة لابن الجوزی، ۳٤/۲

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ ذبیحہ میں غیر خدا کی نیت اور اس کی طرف نسبت مطلقا کفر کیا حرام بھی نہیں۔ بلکہ موجب ثواب ہے۔ تو ایک حکم عام کفر وحرام کیونکر ہوسکتا ہے۔

فتاوی رضویہ ۹۴/۱۲

نیز ایک وجہ وہی ہے کہ اکرام مہمان مکارم اخلاق سے تھا اور مکارم اخلاق سے رضائے الہی مطلوب ہے۔ مہمان کیلئے ذبح کرنا غیر اللہ کیلئے ذبح کرنا نہ ہوا بلکہ عزوجل ہی کیلئے ہے۔

فتاوی رضویہ ۳۱۲/۶

(۴) مجوس کا ذبیحہ ناجائز ہے

۱۹۳۵۔ **عن** عبد الرحمن بن عوف رضی الله تعالیٰ عنه قال : سمعت رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم یقول : سُنُّوا بِهِمْ سُنَّةَ أَهْلِ الْكِتَابِ غَيْرَ نَاكِحِيْ نِسَآئِهِمْ وَ لَا آكِلِيْ ذَبَآئِحِهِمْ ۔

حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مجوس کے ساتھ اہل کتاب جیسا معاملہ کرو لیکن ان کی عورتوں سے نہ نکاح کرو اور نہ ان کا ذبیحہ کھاؤ۔۱۲م

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹

﴿۲﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

مجوس کے ہاتھ کی ذبح کی ہوئی بکری مثل سور ہے۔ اور جہاں مجوس ذابح ہو۔ یا مجوس بھی ذابح ہو اور اس کا کاٹا ہوا اور مسلمان کا ذبیحہ دلیل صحیح شرعی سے متمیز نہ ہو وہاں سے کسی حلال جانور کا گوشت خریدنا کھانا کھلانا سب حرام ہے۔ یونہی اگر مجوس گوشت بیچتا ہو اور حلفاً کہے کہ جانور مسلمان کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا ہے جب بھی اس کا خرید کرنا حرام ہے مگر یہ کہ مسلمان نے ذبح کیا اور وہ یا اور مسلمان اس وقت سے خریداری کے وقت تک اس جانور کو دیکھتا رہا کسی وقت

۱۹۳۵۔ المؤطا لمالك، ۱۲۱ ☆ المصنف لابن ابی شیبة، ۴۳۲/۶
الاصابة لابن حجر، ۸۸/۶ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۶۹/۶
السنن الكبرى للبیهقی، ۱۸۹/۹ ☆

مسلمان کی نگاہ سے غائب نہ ہوا وہ مسلمان کہے کہ یہ میرا یا فلاں مسلمان کا ذبح کیا ہوا ہے اس وقت خریداری جائز ہے۔

فتاوی رضویہ حصہ دوم ۱۰۲/۹



۲۔حرام جانور

(۱)مردار کھانا حرام ہے

۱۹۳۶۔ **عن** عبد الله بن عباس رضى الله تعالىٰ عنهما قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : إِنَّمَا يُحَرَّمُ مِنَ الْمَيْتَةِ أَكْلُهَا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مردار کھانا حرام ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۲/ ۹۷

(۲)زندہ جانور کا عضو کھانا حرام ہے

۱۹۳۷۔ **عن** أبى واقد الليثى رضى الله تعالىٰ عنه قال : قدم النبى صلى الله تعالىٰ عليه وسلم المدينة و هم يجبون اسنمة الايل و يقطعون اليات الغنم ، فقال صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَا يُقْطَعُ مِنَ الْبَهِيْمَةِ وَ هِىَ حَيَّةٌ فَهُوَ مَيْتَةٌ۔

حضرت ابو واقد لیثی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ زندہ اونٹ کا کوہان کاٹتے ہیں اور دنبہ کی چکیاں کاٹ کر کھاتے ہیں۔آپ نے فرمایا: زندہ جانور کا کوئی حصہ کاٹا جائے تو وہ مردار کی طرح حرام ہے۔۱۲م فتاوی رضویہ ۸/ ۳۳۷

(۳)پالتو گدھے حرام ہیں

۱۹۳۸۔**عن** أنس بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال:نهى رسول الله صلى

۱۹۳۶۔ الصحيح لمسلم ، باب طهارة جلود الميتة ، ۱۵۸/۱
الجامع الصحيح للبخارى، باب جلود الميتة ، ۸۳۰/۲
السنن لابى داؤد ، باب فى احب الميتة ۵۶۹/۲
۱۹۳۷۔ الجامع للترمذى، باب ما جاء ما قطع من الحيمن الميت ، ۱۷۹/۱
السنن لابن ماجه ، باب ما قطع من البهيمة و هى خية ، ۲۳۸/۲
المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱۸/۵ ☆
۱۹۳۸۔ الجامع الصحيح للبخارى، باب لحوم الحمر الانسية ، ۸۲۹/۲
الصحيح لمسلم ، باب تحريم ياكل لحم الحمر الانسية ، ۱۴۹/۲
السنن لابن ماجه، با ب تحريم الحمر الهليته ، ۲۳۸/۲
الجامع للترمذى، باب ما جاء فى لحوم الاهليته ، ۲/۲
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۶۱/۲ ☆ المسند لاحمد بن حنبل ، ۲۱/۳

الله تعالیٰ علیه وسلم یوم خیبر عن لحوم الحمر الا هلیة ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے جنگ خیبر کے دن پالتو گدھوں کے گوشت سے منع فرمایا۔۱۲م

فتاوی رضویہ ۸/ ۳۶۵

(۴) کیلے والے درندے اور پنجے والے پرندے ممنوع ہیں

۱۹۳۹۔ **عن** عبد الله بن عباس رضی الله تعالیٰ عنهما قال : نهی رسول الله صلی الله تعالیٰ علیه وسلم عن اکل کل ذی ناب من السباع و کل ذی مخلب من الطیر ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ہر کیلے والے درندے اور پنجے سے کھانے والے ہر پرندہ کا گوشت کھانے سے منع فرمایا۔۱۲م

(۵) جریث نامی مچھلی کا حال

۱۹۴۰۔ **عن** عمرة بنت ابی طبیخ رضی الله تعالیٰ عنها قالت :خرجت مع ولیدة لنا فاشترینا جریثة بقفیز حنطة فوضعنا ها فی زنبیل فخرج راسها من جانب و ذنبها من جانب ، فمر بنا علی المرتضی رضی الله تعالیٰ عنه فقال : بکم اخذت ؟ قالت : فأخبرته فقال : ما أطیبه و أرخصه و أوسعه للعیال ۔

حضرت عمرہ بنت ابی طبیخ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ میں اپنی کنیز کے ساتھ جا کر ایک جریث ایک قفیز گیہوں کو خرید کر لائی جو زنبیل میں نہیں سمائی۔ایک طرف سر نکلا رہا اور ایک طرف سے دم۔اتنے میں مولی علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم کا گزر ہوا۔فرمایا: کتنے کو لی؟

۱۹۳۹۔ الجامع الصحیح للبخاری، باب الالبان الابل، ۲/۸۶۰
الصحیح لمسلم ، باب تحریم اکل کل ذی ناب ، ۲/۱۴۷
المسند لاحمد بن حنبل ، ۱/۳۳۲ ☆ الد رالمنثو رللسیوطی، ۳/۵۱
المصنف لابن ابی شیبة ، ۵/۳۹۸ ☆ فتح الباری للعسقلانی، ۹/۶۵۴
۱۹۴۰۔ المبسوط لمحمد ،

میں نے قیمت عرض کی: فرمایا: کیا پاکیزہ چیز ہے اور کتنی ارزاں اور متعلقین پر کتنی وسعت والی۔

فتاوی رضویہ ۸/۳۷۳

(٦) ماکول اللحم جانور کے سات اعضاء مکروہ ہیں

۱۹۴۱۔ **عن** عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما قال : کان رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم یکرہ من الشاۃ سبعا، المرارۃ و المثانۃ ، و الحیا ، و الذکر ، و الانثیین ، والغدۃ و الدم ۔ و کان احب الشاۃ الیہ مقدمھا۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سات چیزوں کے کھانے کو منع فرماتے ۔ پتہ، مثانہ، فرج، ذکر، انثیین، غدہ، خون، اور حضور کو بکری کا دست پسند تھا۔



۱۹۴۱۔ السنن الکبری للبیہقی، ۱۰/۷۰ ☆ المصنف لعبد الرزاق، ۸۷۷۱
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۷/۱۱۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۲/۴۳۹ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۸۲۱۵، ۷/۱۱۵



کتاب الطب والرقی

۱۔ مرض ودوا

(۱) ہر مرض کی دوا اللہ تعالیٰ نے اتاری ہے

۱۹۴۲۔ **عن** أُسامة بن شريك رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : تَدَاوُوا عِبَادَ اللّٰهِ ! فَاِنَّ اللّٰهَ لَمْ يَضَعْ دَآءً اِلَّا وَضَعَ لَهٗ دَوَآءً غَيْرَ دَآءٍ وَاحِدٍ اَلْهَرِمَ ۔

حضرت اسامہ بن شریک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: خدا کے بندو! دوا کرو، کہ اللہ تعالیٰ نے کوئی بیماری ایسی نہ رکھی جس کی دوا نہ بتائی ہو۔ مگر ایک مرض یعنی بڑھاپا۔

﴿۱﴾ امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ فرماتے ہیں

خود حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا دوا استعمال فرمانا اور امت مرحومہ کو صدہا امراض کا علاج بتانا بکثرت احادیث میں مذکور۔ اور طب نبوی وسیر وغیرہا فنون حدیثیہ میں مسطور۔　　فتاوی رضویہ ۱۱/ ۱۸۷

(۲) بیوی کے مہر سے خریدی گئی دوا میں برکت وشفا ہے

۱۹۴۳۔ **عن** أمير المؤمنين على المرتضى كرم الله تعالىٰ وجهه الكريم قال : اذا اشتكى احدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتربه عسلا ثم ياخذ ماء السماء فيجمع هنيا مريئا مباركا۔　　سند حسن

امیر المؤمنین حضرت علی المرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیمار ہو تو اسے چاہیئے کہ اپنی عورت سے اس کے مہر سے ایک درہم ہبہ کرائے۔ اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لیکر رچتا بچتا برکت والا جمع کرے۔

۱۹۴۲۔ السنن لابی داؤد ، باب الرجل يتداوى ، ۲/۵۳۹
السنن لابن ماجه، باب ما انزل الله داء الا الخ، ۲/۲۵۳
كنز العمال للمتقى، ۲۸۰۷۶، ۱۵/ ٤ ☆ الجامع الصغير للسيوطى، ۱/۱۹۶
اتحاف السادة للزبيدى، ☆ المعجم الكبير للطبرانى، ۱۰/۱۴۵
۱۹۴۳۔ المواهب اللدنية ☆

۱۹۴۴۔ **عن** عوف بن مالك رضى الله تعالىٰ عنه قال : اذا اراد احدكم الشفاء فليكتب آية من كتاب الله فى صحفة و ليغسلها بماء السماء و ليا خذ من امراته درهما عن طيب نفسة منها فليشتربه عسلا فليشربه فانه شفاء ـ

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب تم میں سے کوئی شفا چاہے تو قرآن کریم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور آپ باراں سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے۔اس کا شہد خرید کر پئے کہ بیشک شفا ہے۔

رادالقحط والوباء ص ۱۹

(۳) حرام چیز میں شفا نہیں

۱۹۴۵۔ **عن** أُم المؤمنين أُم اسلمة رضى الله تعالىٰ عنها قالت : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : اِنَّ اللّٰهَ تَعَالىٰ لَمْ يَجْعَلْ شِفَآءَ كُمْ فِيْمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمْ ـ

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بیشک اللہ تعالی نے تمہارے لئے حرام چیزوں میں شفا نہیں رکھی۔۱۲م

جدالممتار ۱/۱۳۴

(۴) کاہن کی تصدیق حرام ہے

۱۹۴۶۔ **عن** أبى هريرة رضى الله تعالىٰ عنه قال : قال رسول الله صلى الله تعالىٰ عليه وسلم : مَنْ أتٰى كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ مَا يَقُوْلُ ، أوْ أتٰى اِمْرَأةً حَائِضًا ،أوْ أتٰى اِمْرَأةً فِیْ دُبُرِهَا فَقَدْ بَرِئَ مِمَّا أُنْزِلَ عَلىٰ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالىٰ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ـ

۱۹۴۴۔ المواهب اللدنية ،

۱۹۴۵۔ السنن الكبرى للبيهقى، ۱۰/۵ ☆ جمع الجوامع للسيوطى، ۴۹۶۱
مجمع الزوائد للهيثمى، ۸۶/۵ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۷۹/۱۰
كنز العما ل للمتقى، ۲۸۳۱۹، ۵۲/۱۵ ☆ تلخيص الحبير لابن حجر ، ۷۴/۴
كشف الخفاء للعجلونى، ۲۷۶/۱ ☆

۱۹۴۶۔ السنن لابن ماجه ، باب النهى عن ايتان الحائض، ۴۷/۱
المسند لاحمد بن حنبل ۴۰۸/۲ ☆ مجمع الزوائد للهيثمى، ۱۱۷/۵
الجامع الصغير للسيوطى، ۵۰۶/۲ ☆ الترغيب والترهيب للمنذرى، ۳۴/۴
المطالب العالية لابن حجر، ۲۴۶۴ ☆ شرح السنة للبغوى، ۱۸۱/۱۲
كنز العمال للمتقى، ۱۷۶۸۵، ۷۴۸/۶ ☆ فتح البارى للعسقلانى، ۲۱۷/۱۰

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی کاہن کے پاس جائے اوراسکی بات سچی سمجھے، یا حالت حیض میں عورت سے قربت کرے۔ یا دوسری طرف دخول کرے۔ وہ بیزار ہوا اس چیز سے کہ محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر اتاری گئی۔

۱۹۴۷۔ **عن** أبی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال: قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أتٰی عَرَّافًا أوْ كَاهِنًا فَصَدَّقَهٗ بِمَا يَقُوْلُ فَقَدْ كَفَرَ بِمَا أُنْزِلَ عَلٰی مُحَمَّدٍ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالیٰ عَلَيهِ وَسَلَّمَ ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی قیافہ شناس یا کاہن کے پاس جائے اوراس کی بات کو سچ اعتقاد کرے وہ کافر ہوا اس چیز سے جو اتاری گئی محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم پر۔ فتاوی افریقہ ۱۸۸

(۵) کاہن کی تصدیق کرنے والے کی چالیس دن کی نماز غیر مقبول

۱۹۴۸۔ **عن** أم المؤمنين حفصة رضی الله تعالیٰ عنها قالت : قال رسول الله صلی الله تعالیٰ عليه وسلم : مَنْ أتٰی عَرَّافًا فَسَألَهٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ تُقْبَلْ لَهٗ صَلٰوةُ أرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ۔

ام المؤمنین حضرت حفصہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جوکسی قیافہ شناس یا کے پاس جا کر اس سے کوئی غیب کی بات پوچھے چالیس دن اس کی نماز قبول نہ ہو۔

۱۹۴۹۔ **عن** واثلة بن الأسقع رضی الله تعالیٰ عنه قال : قال رسول الله صلی

۱۹۴۷۔ السنن الکبری للبیهقی، ۱۲۵/۸ ☆ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۶/٤
جامع صغیر لسیوطی، ۵۰٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷٦۷۸، ۷٤۹/٦
۱۹۴۸۔ الصحیح لمسلم، باب تحریم الکهانة، و اتیان الکهان، ۲۳۳/۲
المسند لاحمد بن حنبل، ٤۲۹/۲ ☆ شرح السنة للبغوی، ۱۲۸/۱۲
الجامع الصغیر للسوطی، ۵۰۵/۲ ☆
۱۹۴۹۔ الترغیب والترهیب للمنذری، ۳۵/٤ ☆ مجمع الزوائد للهیثمی، ۱۱۸/۵
الجامع الصغیر للسیوطی، ۵۰٦/۲ ☆ کنز العمال للمتقی، ۱۷٦۷٦، ۷٤۹/٦

اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:مَنْ أتٰی کَاهِنًا فَسَأَلَهٗ عَنْ شَیْءٍ حُجِبَتْ عَنْهُ التَّوْبَةُ أرْبَعِیْنَ لَیْلَةً، فَاِنْ صَدَّقَهٗ بِمَا قَالَ کَفَرَ۔

حضرت واثلہ بن اسقع رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جو کسی کاہن کے پاس جاکر کچھ پوچھے اسے چالیس دن توبہ نصیب نہ ہو۔ اور اگر وہ اس کی بات پر یقین رکھے تو کافر ہو۔

فتاوی افریقہ ۱۸۹